کتاب العمل بالسنۃ

المعروف

ترتیب شریف

حصہ پنجم

مؤلفہ

احقر برکت علی لودھیانوی

عفی عنہ

مقامِ اشاعت

دربار

(صلی اللہ علیہ وسلم) (علیہ الصلوٰۃ والسلام) (کرم اللہ وجہہ) (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مصطفویہ، خضریہ، علویہ، سعیدیہ، اویسیہ

(رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ) (رضی اللہ عنہ)

علویہ ہجویریہ، قادریہ، صابریہ، قلندریہ، مجددیہ، غفوریہ، رحیمیہ، کریمیہ، امیریہ

اَلْمقام النجاف الصحاف المقبولُ المصطفین

سالاروالہ

ضلع لائل پور ○ مغربی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۹۵
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

الصِّیَامُ وَالشُّھُوْرُ

مُحرّمُ الحرام

عاشورہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ یہ کیا (وجہ ہے کہ تم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہو) ان لوگوں نے کہا کہ یہ ایک عمدہ دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی۔ لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس دن روزہ رکھتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق دار ہوں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۸ شمار ۱۸۵۰ از ترتیب شریف صفحہ ۵۳)

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ یہودی عاشورہ کے دن کو عید سمجھتے تھے

(لہٰذا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہم لوگوں سے) فرمایا کہ تم اس دن کا روزہ رکھو۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۷۴۴ شمارہ ۱۸۵۱/ ترتیب شریف صفحہ ۵۳)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ روزہ کیلئے کسی دن کی تخصیص کرتے ہوں یعنی اس کو اور دنوں پہ فضیلت دیتے ہوں سوائے اس دن کے یعنی عاشورہ کے اور اس مہینہ کے یعنی ماہ رمضان کے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۷۴۴ شمارہ ۱۸۵۲/ ترتیب شریف صفحہ ۵۳)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) اسلم کے ایک شخص کو یہ حکم دیا کہ تو لوگوں میں اس بات کا اعلان کر دے کہ "جو شخص کھا چکا ہو وہ اب باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے، اس لئے کہ آج عاشورہ کا دن ہے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۷۴۴ شمارہ ۱۸۵۳/ ترتیب شریف صفحہ ۵۴)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ قریش (کے لوگ زمانۂ) جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کا حکم دیا، یہاں تک کہ جب رمضان فرض ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص چاہے وہ اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے وہ نہ رکھے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۳ شمار ۱۸۴۸ از ترتیب شریف صفحہ ۵۴۷)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن (یعنی محرم کی دسویں تاریخ کو) روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ علما کا اس بارے میں اختلاف ہے۔ بعضے عاشورہ نویں تاریخ کو بتلاتے ہیں۔ اور بعضے دسویں کو۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہے کہ نویں اور دسویں کو روزے رکھو۔ اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی حدیث کے قائل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۰ شمار ۷۴۷ از ترتیب شریف صفحہ ۵۴۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ اس کے نزدیک عاشورہ کے دن کا روزہ اپنے پہلے (یعنی گذشتہ سال) کا کفارہ کردے گا۔ اس باب میں حضرت علیؓ، حضرت محمد بن صیفی رضؓ حضرت سلمہ بن اکوع رضؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ حضرت ہند بن اسماءؓ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سلمی خزاعیؓ کے چچا سے بھی روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن کے روزے سال بھر کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔ امام احمدؒ۔ اور امام اسحٰقؒ حضرت ابو قتادہ رضؓ کی

حدیث کے قائل ہیں۔ ابو قتادہ رضؓ / ترمذی رحؒ

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۹ اشمار ۱۴۰۷ ترتیب شریف صفحہ ۵۵)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد آپ مجھے کس مہینہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ میں نے کسی کو اس کے متعلق پوچھتے نہیں دیکھا۔ مگر ہاں ایک آدمی کو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی) پوچھتے سنا تھا اور اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ اس نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ مجھے رمضان کے بعد کس مہینے میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تجھے رمضان کے مہینہ کے بعد روزے رکھنے ہیں، تو محرم میں رکھ کیونکہ بلاشک و شبہ یہ اللہ کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ایک دن (ایسا) ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول کی۔ اور اس دن پر دوسرے لوگوں کی توبہ قبول کرے گا۔ (یہ حدیث حسن و غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۷ اشمار ۷۵۹ ترتیب شریف صفحہ ۵۵)

ہم کو ابو نصر رحؒ نے اپنے باپ سے اپنے اسناد سے انہوں نے مجاہد رحؒ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص محرم میں سے ایک دن روزہ رکھے تو اس کے لئے ایک دن کے عوض تیس ۳۰ دن ہیں۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۵۴ ترتیب شریف صفحہ ۵۵)

اور نیز اسمٰعیل سے وہ روایت ہے۔ جو میمون بن مہران رضی اللہ عنہ سے ہے انہوں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جائے گا ثواب دس ہزار فرشتوں کا اور جو کوئی محرم میں سے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھے وہ دیا جائے گا ثواب دس ہزار شہیدوں کا اور دس ہزار حج اور عمرہ کرنے والوں کا اور جو کوئی عاشورہ کے دن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے۔ اللہ تعالیٰ بلند کرے گا اس کے لئے یتیم کے سر کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بہشت میں اور جو کوئی عاشورہ کی رات کو ایک مومن کا روزہ کھلوائے گویا اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کا روزہ کھلوایا اور ان کے پیٹ بھر گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کو اللہ سبحانہٗ نے تمام دنوں پہ بزرگی دی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں!

اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن

اور زمینوں کو بھی۔

اور پیدا کیا پہاڑوں کو عاشورہ کے دن

اور قلم کو پیدا کیا عاشورہ کے دن

اور لوح محفوظ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن ۔
اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن ۔
اور ان کو بہشت میں داخل کیا عاشورہ کے دن
اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے عاشورہ کے دن ۔

اور

فرعون غرق ہوا عاشورہ کے دن ۔
اور اللہ تعالیٰ نے بلا دور کی حضرت ایوب علیہ السلام سے عاشورہ کے دن ۔
اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام سے توبہ قبول کی عاشورہ کے دن ۔
اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف کیا عاشورہ کے دن ۔
اور پیدا ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام عاشورہ کے دن ۔
اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن ۔

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۴۲۵/۶ / ترتیب شریف ص ۵۷

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے

اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ساٹھ برس کی عبادت لکھے گا جن کے دن میں روزہ اور رات کو قیام کیا ہو۔ اور جو کوئی عاشورہ کے دن میں روزہ رکھے ۱۰ ہزار شہیدوں کا ثواب

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ	
اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	

باقی بر صفحات آئندہ

اللہ سبحانہٗ نے آسمانوں کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور زمین کو بھی اسی طرح۔

اور پہاڑوں کو بھی پیدا کیا عاشورہ کے دن اور ستاروں کو اسی طرح۔

اور عرش کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور کرسی کو اسی طرح۔

اور لوح کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور قلم کو اسی طرح۔

اور حضرت جبرائیلؑ کو پیدا کیا عاشورہ کے دن اور فرشتوں کو اسی طرح۔

اور حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن میں۔

اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیدا کیا عاشورہ کے دن میں۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کو نجات دی عاشورہ کے دن

آگ

فرعون کو غرق کیا عاشورہ کے دن میں۔

اور حضرت ادریس علیہ السلام کو (آسمان پر) اٹھا لیا۔ عاشورہ کے دن میں۔

اور حضرت ایوب علیہ السلام سے تکلیف دور کی عاشورہ کے دن میں

اور اٹھا لیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عاشورہ کے دن میں۔ اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا کئے گئے عاشورہ کے دن میں۔

اور اللہ سبحانہٗ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول کی عاشورہ کے

دن میں۔

اور حضرت داؤد علیہ السلام کا گناہ معاف فرمایا عاشورہ کے دن میں۔

اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہی دی حضرت سلیمان علیہ السلام کو عاشورہ کے دن میں۔

اور ٹھہرا سو اعرش پہ پروردگار بلند اور برحق عاشورہ کے دن میں۔

اور قیامت کا دن ہوگا عاشورہ کے دن میں۔

اور پہلی بار آسمان سے مینہ برسا عاشورہ کے دن میں۔

اور سب سے پہلی رحمت اتری عاشورہ کے دن میں۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن نہائے تو کسی بیماری سے بیمار نہ ہوگا سوا موت کی بیماری کے۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن سرمہ لگائے تو اس کی آنکھ نہ دکھے گی اس سال سارے میں

اور جو کوئی عاشورہ کے دن کسی بیمار کی عیادت کرے تو گویا اس نے عیادت کی آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کی۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن ایک بار پانی پلائے تو گویا اس نے اللہ سبحانہٗ کی نافرمانی آنکھ ایک بار جھپکنے کے برابر نہیں کی۔

اور جو کوئی عاشورہ کے دن چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور پچاس بار پڑھے قل ھو اللہ احد تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے پچاس سال گذشتہ کے گناہ اور پچاس سال آیندہ کے بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ اس کیلئے اوپر کے گروہ میں بناوے گا ہزار محل نور سے۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے چار رکعتیں دو سلاموں سے ہر رکعت

(باقی برحاشیہ صفحہ آئندہ)

نفل	۴ رکعتیں (دو دو رکعت)
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	ا بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	ا بار
اور عزت والے	
صَلٰوۃ الشَّرِیفہ	۷۰ بار

بقیہ صفحہ گزشتہ
میں پہلے سورہ فاتحہ ایک بار
اور اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا
ایک بار، اور قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ
ایک بار اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک
بار، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر ۷۰ ستر بار درود بھیجے۔ جب اس سے
فارغ ہو۔ (یہ روایت حضرت ابوہریرہ
سے منقول ہے)
بحوالہ انیس الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور
۱۳۴۴ھ صفحہ نمبر ۳۲۶، ۳۲۶
بحوالہ تحریر صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱

رجب المرجب

ماہِ رجب کا چاند دیکھ کر یہ کہو

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبَ

اے اللہ! ہمیں رجب اور شعبان میں برکت دے

وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ ابار

اور ماہ رمضان ہم تک پہنچا

رجب المرجب کی پہلی تاریخ کو

نفل ۱۰ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ	
اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا	
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں ہے	
شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ	
اس کا شریک کوئی اس کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے ہے	
الْحَمْدُ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَهُوَ	
سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ	

اللہ تعالیٰ آگ سے
اور واجب کرے
واسطے اس کے بہشت
اور ہوگا اللہ سبحانہ کے
قریب ہیں۔

جزا دی مجھ کو ساتھ اس ثواب کے
حضرت جبریل علیہ السلام نے اور کہا اے محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) یہ علامت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
اور منکروں اور منافقوں کے درمیان۔ کیونکہ منافق
نہیں پڑھتے اس نماز کو۔ کہا سلمان نے پس میں نے
کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بتلایئے مجھے
کس طرح اور کس وقت پڑھوں میں اس نماز کو۔
فرمایا اے سلمان! پڑھ تو اس کے اول میں دس
رکعتیں۔ پڑھ تو ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور
قل ھو اللہ احد تین مرتبہ اور قل
یا ایہا الکافرون تین مرتبہ پس
جب سلام پھیرے۔ اٹھا تو
(باقی برصفحہ آئندہ)

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ

زندہ ہے نہیں مرے گا اس کے ہاتھ میں ہے بھلائی

وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور وہ ہر چیز پر قدرت ور ہے

اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ

اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو

وَ لَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَ

دیدے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو جو تو روکے اور

لَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ

نہیں نفع دیتی دولت مند کو تیری بارگاہ میں

الْجَدُّ ا بار

دولت

بقیہ صفحہ گزشتہ

ما قرا ہے ۔ اور کہہ لا الٰہ الا

اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ ... الخ

جب عید ہو تا ہے اپنے منبر پر اور نماز پڑھو و

درمیان میں ... کے دس رکعتیں ۔ پڑھو ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ

ایک مرتبہ ۔ اور قل ھو اللہ احد اور قل یا ایھا الکافرون

تین مرتبہ ۔ پس جب سلام پھیرے تو دونوں ہاتھ اٹھائے طرف آسمان کے اور کہے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ

وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ

بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِلٰھًا وَّاحِدًا

اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَّمْ یَتَّخِذْ

صَاحِبَۃً وَّ لَا وَلَدًا ...

مترجم غنیۃ الطالبین مع ...

۲۶/۲۵ (ج ... ۱۰۵۹)

رجب المرجب کی درمیانی یعنی پندرھویں تاریخ کو

نفل ۱۰ رکعتیں

اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار

میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی

وَالْاِكْرَامِ ۱ بار

اور عزت والے

پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا
نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے نہیں

شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
کوئی اس کا شریک اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے

الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ
لئے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ
زندہ ہے نہیں مرے گا اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی

وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا
وہ اللہ ہے اکیلا تنہا بے پرواہ

فَرْدًا وِّتْرًا لَّمْ یَتَّخِذْ
یگانہ تنہا نہیں کوئی اس کی

صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا ابدا
بیوی اور نہ اولاد

رجب المرجب کی آخری تاریخ کو

(چونکہ چاند کا نظر آنا کسی بھی طرح یقینی بات نہیں، اور اس نماز کا پڑھنا اہم کاموں میں سے ہے، پس پڑھو اس نماز کو انتیس ۲۹ کو، اور پھر اگر انتیس ۲۹ کی شام کو چاند نظر نہ آوے، تو تیس کو بھی اس نماز کو پڑھو)

نفل — ۱۰ رکعتیں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ — ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ — ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی

السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ

سے سلامتی مل سکتی ہے بڑی ہی برکت والا ہے تو اے بزرگی

وَالْاِکْرَامِ — ۱ بار

اور عزت والے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو ایک ہے نہیں

شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ
کوئی اس کا شریک اسی کے لئے ہے ملک

وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
اور اسی کے لئے ہے سب تعریف زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے

بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ
اسی کے ہاتھ میں ہے بھلائی اور وہ ہر چیز پر

شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّصَلَّی اللّٰهُ
قدرت رکھتا ہے اور درود بھیجے اللہ ہمارے

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی

اٰلِهِ الطّٰهِرِیْنَ وَلَا حَوْلَ
آل پاک پر اور نہیں ہے طاقت گناہ سے

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ
بچنے اور توانائی نیکی کرنے کی مگر ساتھ اللہ بلند اور

الْعَظِیْمِ ۱ بار
عظمت والے کے

پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگو

رجب المرجب کے روزے

۱ تا ۳۰

حتی الامکان رجب المرجب کے پورے مہینے کے روزے رکھو جس طرح شریعت الاسلام میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ اسی طرح طریقت الاسلام میں رجب المرجب کے روزے تزکیہ نفس اور روح کی بلندی کیلئے الانسب معمول ہے۔

اگر کسی معذوری کی بنا پر کوئی سارے مہینے کے روزے نہ رکھ سکے تو یہ پانچ روزے کبھی قضا نہ کرے۔ رجب کی پہلی، درمیانی اور آخری تاریخ کا اور رجب کی پہلی جمعرات کا جیسے کہ اسی حدیث میں مذکور ہے۔

۱۔ یکم۔

۲۔ پندرھویں۔

۳۔ انتیسویں۔ اگر انتیسویں کی شام کو چاند نظر آجائے تو فبہا ورنہ تیسویں تاریخ کو بھی روزہ رکھو۔

۴۔ تیسویں

۵۔ رجب المرجب کی نوچندی یعنی پہلی جمعرات۔

رجب المرجب

خبردی ہم کو شیخ امام ہبۃ اللہ بن مبارک سقطیؒ نے ساتھ اسناد اپنی کے اعمش رحمؒ سے وہ ابراہیمؓ سے وہ علقمہؓ سے وہ ابوسعید خدریؓ سے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق مہینوں کی گنتی اللہ سبحانہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں اللہ کی کتاب میں جس دن کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ان سے چار مہینے حرام کے ہیں۔ پس رجب کہا جاتا ہے۔ مہینہ اللہ کا پھر تین اور ہیں۔ پے در پے یعنی ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم۔ مگر یہ کہ تحقیق رجب مہینہ اللہ کا ہے۔ اور شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان مہینہ ہے امت میری کا پس جو شخص کہ روزہ رکھے رجب سے ایک دن کا از روئے ایمان کے اور طلب ثواب کے واجب کرے گا اللہ کی بڑی رضامندی کو اور جگہ دیا جائے گا بہشت کی اونچی میں۔ اور جو شخص اس سے روزہ رکھے دو دن پس واسطے اس کے ثواب ہے دوگنا اور وزن ہر ایک حصہ کا دنیا کے پہاڑوں کی مانند ہے اور جو شخص روزہ رکھے رجب سے تین دن کرے گا اللہ تعالیٰ درمیان اس کے اور درمیان دوزخ کے ایک کھائی کہ لمبائی اس کی راستہ ہے ایک برس کا۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب کے چار دن امن دیا جائے گا سختیوں سے دیوانگی اور جذام اور برص کے اور دجال کے فتنہ سے اور جو شخص روزے رکھے اس سے پانچ دن نگاہ رکھا جائے گا قبر کے عذاب سے اور جو شخص روزے رکھے چھ دن نکلے گا اپنی قبر سے اور منہ

اس کا بہت روشن ہوگا چاند سے چودھویں رات میں۔ اور جو شخص روزے رکھے گا
اس سے سات دن پس تحقیق دوزخ کیلئے سات دروازے ہیں بند کرے گا اللہ پاک
اس سے ہر دن کے روزے کی برکت سے اس کے دنوں سے ایک دروازہ اس کے
دروازوں سے اور جو شخص اس کے آٹھ دن کے روزے رکھے پس تحقیق بہشت کے آٹھ
دروازے ہیں کھولتا ہے اللہ پاک اس کے لئے ہر دن کے روزے کے عوض ایک دروازہ
بہشت کے دروازوں سے اور جو شخص اس کے نو دن کے روزے رکھے نکلے گا قبر
اپنی سے اور وہ کہتا ہوگا ان کلمات کو اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور نہیں پھیرا
جائے گا منہ اس کا مگر بہشت کی طرف اور جو شخص اس کے دس دن کے روزے رکھے کرے
گا اللہ پاک اس کیلئے پل صراط کے ہر میل پر ایک فرش کہ وہ آرام پکڑے گا اس پر اور جو شخص
اس کے گیارہ روزے رکھے قیامت کے دن اس سے کوئی افضل دکھائی نہ دے گا سوائے ایسے
شخص کے جو اس کے برابر یا اس سے زیادہ کرے۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب سے
بارہ دن، پہنائے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دو حُلّہ، ایک حُلّہ بہتر ہوگا
دنیا سے اور اس چیز سے جو اس میں ہے۔ اور جو شخص روزے رکھے رجب سے تیرہ دن
رکھا جائے گا اس کے لئے قیامت کے دن دسترخوان عرش کے سایہ میں۔ پس اسے کھانا
دیا جائے گا۔ اور لوگ سخت شدت میں ہوں گے۔ اور جو شخص روزے رکھے گا رجب سے
چودہ دن دے گا اس کو اللہ عزوجل وہ چیز جو نہیں دیکھی آنکھوں نے اور نہیں سنی
کانوں نے اور نہیں گذری آدمی کے دل پر اور جو شخص روزے رکھے اس سے پندرہ

دن کھڑا کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امن پانے والوں کی کھڑا ہونے کی جگہوں میں اور نہیں گذرے گا ساتھ اس کے فرشتہ نزدیکی اور نہ نبی مرسل مگر کہے گا اس کو کہ خوشی ہو تجھ کو کہ تو امن والوں سے ہے۔

اور دوسری روایت میں زیادتی ہے پندرہ دن پر اور زیادتی یہ ہے کہ جو شخص روزے رکھے اس سے سولہ دن ہو گا پہلو میں ان لوگوں سے جو زیارت کریں گے اللہ تعالیٰ کی اور نظر کریں گے طرف اس کی اور سنیں گے کلام جو شخص روزے رکھے اس سے سترہ دن کھڑا کریگا اللہ تعالیٰ اسکے لئے پلصراط کے برابر آرام لینے کی جگہ کہ آرام لے گا اس پر جو شخص روزے رکھے اس سے اٹھارہ دن برابر کرے گا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنے قبر میں اور جو شخص روزے رکھے اس سے انیس دن بنائے گا اللہ پاک اس کیلئے ایک محل بہشت میں حضرت ابراہیم اور حضرت آدم علیہما السلام کے محل کے سامنے اور سلام کرے گا ان پر اور وہ سلام کریں گے اس پر اور جو شخص روزہ رکھے اس سے بیس دن پکارے گا پکارنے والا آسمان سے اے اللہ کے بندے لیکن وہ چیز کہ گذری ہے (گذشتہ گناہ) پس تحقیق بخش دی اللہ نے تیرے لئے پس نئے سرے سے کر عمل اس مدت میں جو باقی ہے۔ لیکن یہ کہ پاک کرنے والا نام ہے رجب کا پس اس واسطے کہ تحقیق وہ پاک کرتا ہے اپنے روزہ رکھنے والے کو گناہوں اور خطاؤں سے۔ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۱۱-۳۰۹/ ترتیب شریف صفحہ ۶۶۴-۶۶۲)

لَیلَۃُ الرّغائِبُ

رجب المرجّب کے پہلے جمعہ کی رات کو لیلۃ الرغائب

کہتے ھیں

اس رات مغرب اور عشا کی نمازوں کے درمیان

یہ نماز پڑھو

نفل	١٢ رکعتیں

(دو دو رکعت کر کے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ	
اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	
پھر یہ درود شریف پڑھو :	
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ	
اے اللہ ! رحمت اور سلام بھیج حضرت محمد	
النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ	
(صلی اللہ علیہ وسلم) نبی امی پر اور ان کی	
وَسَلِّمْ	۷۰ بار
آل پر	

پھر سجدہ کرو اور سجدہ میں کہو :

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

بہت پاک ہے — بہت منزہ ہے — پروردگار — فرشتوں

وَالرُّوْحِ — ۷۰ بار

اور روح کا

پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور کہو :

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ تَجَاوَزْ

اے میرے پروردگار بخشش کر اور رحم کر اور درگذر کر

عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ

جو تو جانتا ہے — پس تحقیق تو ہی ہے — غالب

الْاَعْظَمُ — ۷۰ بار

بہت بڑا

پھر دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی یہی دُعا پڑھو اور سجدہ ہی میں اللہ سے اپنی حاجت مانگو ۔

پھر دوسرا سجدہ کرے۔ پھر اس میں کہے مانند اس کے، جو کہا پہلے سجدہ میں، پھر مانگے اللہ سبحانہٗ سے حاجت اپنی اپنے سجدے میں، پس تحقیق وہ پوری کی جاتی ہے۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ نہیں کوئی بندہ اور نہیں کوئی لونڈی پڑھے یہ نماز مگر بخشے اللہ سبحانہٗ اس کے سارے گناہ، اگرچہ ہوویں مانند جھاگ سمندر کے اور گنتی ریت اور وزن پہاڑوں کے اور گنتی بارشوں کے قطروں اور درختوں کے پتوں کے اور سفارش قبول کیا جاوے گا قیامت کے دن سات سو اپنے گھر والوں میں سے، پس جب ہوگی پہلی رات اس کی قبر میں تو آئے گا اس کے پاس ثواب اس نماز کا کشادہ روئی اور زبان تیز سے پس اس کو کہے گا۔ اے میرے دوست! خوشخبری قبول کر۔ پس تحقیق تو نے نجات پائی ہر سختی سے۔ پس کہے گا، تو کون ہے؟ پس قسم اللہ کی میں نے نہیں دیکھا کوئی مرد بہت اچھے منہ والا۔ تیرے منہ سے، اور نہیں سنی میں نے کوئی کلام شیریں تر تیرے کلام سے، اور نہیں سونگھی میں نے کوئی بُو خوشتر تیری بُو سے، پس اس کو کہے گا، اے میرے دوست! میں تیری اس نماز کا ثواب ہوں، جس کو تو نے پڑھا ہے۔ فلانی رات فلانے مہینے فلانے برس میں آج رات میں آیا۔ تاکہ تیری حاجت پوری کردوں، (باقی برحاشیہ صفحہ آئندہ)

رجب المرجب کی ستائیسویں کے دن

صبح ہی سے اعتکاف کرو۔ ظہر تک نماز پڑھو، ظہر کے بعد تھوڑی دیر نفل پڑھ کر حسب ذیل چار رکعتیں پڑھو!

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ ہجری صفحہ ۲۷۱-۲۷۲
ترتیب شریف صفحہ ۲۷۷، ۲۷۹

حواشی صفحہ ھذا

جزری ع م کو ہبۃ اللہ ؒ نے ساتھ اسناد اپنی کے حضرت حسن بصری ؒ سے
کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ تعجب ہوتا رجب کی ستائیسویں کا دن، تو
صبح کرتے معتکف ہو کر اور دن میں نماز پڑھتے ظہر تک، پس جب ظہر پڑھ چکتے۔ تو
تھوڑی دیر نفل پڑھتے، پھر چار رکعت نماز پڑھتے، پڑھتے ہر رکعت میں الحمد للہ ایک دفعہ اور
معوذتین ایک دفعہ اور سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورۂ اخلاص پچاس مرتبہ، پھر لگی رہتے دعا کی طرف،
عصر کے وقت تک، اور کہتے تھے اسی طرح کرتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دن بھی
(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۷۲ ترتیب شریف صفحہ ۲۷۶)
اور جزری ع م کو ہبۃ اللہ ؒ نے اپنی اسناد سے ابی سلمہ ؓ سے، انھوں نے حضرت
ابی ہریرہ ؓ اور سلمان فارسی ؓ سے اور کہا۔ انھوں نے فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تحقیق رجب میں ایک دن
ہے اور ایک رات، جو شخص روزہ رکھے اس دن
کا۔ اور قیام کرے اس رات کا، ہو گا
واسطے اس کے ثواب مانند
(باقی بر صفحہ آئندہ)

أَسْتَغْفِرُ اللهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	

پھر نماز سے فارغ ہو کر عصر تک دُعا کرتے رہو۔

رجب المرجب کی پہلی رات

عید الفطر کی رات

عید الاضحیٰ کی رات

شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو یہ دعا پڑھو

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

اے اللہ درود اور رحمت بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی

مَصَابِیْحِ الْحِکْمَۃِ وَ مَوَالِی

آل پر جو حکمت کے چراغ ہیں اور نعمت کے

النِّعْمَۃِ وَ مَعَادِنِ الْعِصْمَۃِ

صاحب اور پاکی کی کانیں ہیں

وَاعْصِمْنِیْ بِهِمْ مِنْ کُلِّ سُوْٓءٍ

اور مجھ کو نگاہ (محفوظ) رکھ ان کے ساتھ ہر برائی سے

وَلَا تَاْخُذْنِیْ عَلٰی غِرَّةٍ وَّ

اور نہ پکڑ مجھ کو ناآزمودگی اور

لَا عَلٰی غَفْلَةٍ وَلَا تَجْعَلْ

غفلت پر اور نہ کر تو میرے

عَوَاقِبَ اَمْرِیْ حَسْرَةً وَّ

انجام کار دل کو افسوس اور

نَدَامَةً وَّارْضَ عَنِّیْ فَاِنَّ

پشیمانی اور تو مجھ سے راضی ہو اس واسطے

مَغْفِرَتَكَ لِلظّٰلِمِیْنَ وَاَنَا مِنَ

کہ تیری بخشش گنہگاروں کے لئے ہے اور میں گنہگاروں

الظّٰلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ

سے ہوں اے اللہ بخش میرے لئے

مَا لَا يَضُرُّكَ وَ اَعْطِنِيْ مَا لَا

وہ چیز (نافرمانیاں) کہ نہ ضرر دے سکیں تجھ کو اور دے مجھ کو وہ چیز

يَنْفَعُكَ فَاِنَّكَ الْوَاسِعَةُ رَحْمَتُهٗ

(فرمانبرداریاں) کہ نہیں فائدہ مند تجھ کو پس تحقیق تو وہ ذات ہے کہ رحمت اس کی

الْبَدِيْعَةُ حِكْمَتُهٗ فَاَعْطِنِي السَّعَةَ

وسیع اور حکمت اس کی عجیب ہے پس دے مجھ کو فراخی

وَالدَّعَةَ وَالْاَمْنَ وَالصِّحَّةَ

اور آرام اور امن اور تندرستی

وَالشُّكْرَ وَالْمُعَافَاةَ وَالتَّقْوٰى

اور شکر نعمت پر اور عافیت اور پرہیزگاری

وَاَفْرِغِ الصَّبْرَ وَالصِّدْقَ عَلَيَّ

اور ڈال دے صبر اور راستی مجھ پر

وَعَلٰى اَوْلِيَآئِكَ وَ اَعْطِنِيْ

اور اپنے دوستوں پر اور دے تو مجھ کو

الْيُسْرَ وَلَا تَجْعَلْ مَعَهُ الْعُسْرَ
آسانی اور نہ کر اس کے ساتھ سختی
وَاعْمُمْ بِذٰلِكَ أَهْلِيْ وَ
اور عام کر دے اس کو میرے اہل اور
وَلَدِيْ وَإِخْوَانِيْ فِيْكَ وَ
میری اولاد پر اور میرے (دینی) بھائیوں پر جو تیرے راستے میں ہیں
مَنْ وَلَدَنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
اور ان پر جنہوں نے مجھے جنا ہے مسلمان مردوں اور مسلمان
وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ
عورتوں اور مومن مردوں اور
وَالْمُؤْمِنَاتِ ابار
مومن عورتوں سے
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ يَا عَالِمَ
اے اللہ! تحقیق میں آپ سے سوال کرتا ہوں اے جاننے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ سے آگے) [illegible]

بیان کیا اس کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے [illegible]

[illegible]

الْخَفِيَّةِ وَ يَا مَنِ السَّمَاءُ
والے پوشیدہ (چیزوں) کے اور اے وہ ذات جس کی قدرت سے
بِقُدْرَتِهٖ مَبْنِيَّةٌ وَ يَا مَنِ
آسمان بنا ہوا ہے اور وہ ذات جس کی عزت
الْاَرْضُ بِعِزَّتِهٖ مَدْحِيَّةٌ وَ
سے زمین بچھی ہوئی ہے اور اے وہ
يَا مَنِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِنُوْرِ
ذات جس کی بزرگی کے نور سے سورج اور
جَلَالِهٖ مُشْرِقَةٌ وَّ مُضِيْئَةٌ
چاند پر نور ہیں اور روشن ہیں
وَ يَا مُقْبِلًا عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ
اور اے آگے آنے والے ہر ایمان والے
مُؤْمِنَةٍ زَكِيَّةٍ وَ يَا مُسَكِّنَ
پاک نفس پر اور اے آرام دینے
رُعْبِ الْخَائِفِيْنَ وَ اَهْلِ
والے ڈرنے والوں کے ڈر سے

[illegible]

کہا حضرت حسین بن علی کرم اللہ وجہہ نے۔ یہی سکھلائی اس کو دعا اور دعا کی ساتھ اس کے اور شفا دی پانی اپنی بیماری سے اور آیا ہے [illegible]

(باقی بر حاشیہ صفحہ آئندہ)

الْتَقِيَّةِ يَا مَنْ حَوَائِجُ الْخَلْقِ

اے وہ ذات جس کے پاس لوگوں کی

عِنْدَهٗ مَقْضِيَّةٌ يَا مَنْ نَجّٰى

حاجتیں پوری کی گئی ہیں اے وہ ذات جس نے

يُوْسُفَ مِنْ رِقِّ الْعُبُوْدِيَّةِ

نجات دی یوسف علیہ السلام کو غلامی سے

يَا مَنْ لَيْسَ لَهٗ بَوَّابٌ يُنَادٰى

اے وہ ذات جس کا نہیں ہے کوئی دربان جو پکارا جاوے

وَلَا صَاحِبٌ يُغْشٰى وَلَا وَزِيْرٌ

اور نہیں کوئی ہم صحبت جس سے راہ و رسم کی جاتے اور نہ وزیر

يُعْطٰى وَلَا غَيْرُهٗ رَبٌّ يُدْعٰى وَ

کر دیا جاوے (نذرانہ) اور نہ سوا اس کے پروردگار ہے جو پکارا

لَا يَزْدَادُ عَلٰى كَثْرَةِ الْحَوَائِجِ

جاوے اور نہیں بڑھتا حاجتوں کی کثرت پر

اِلَّا كَرَمًا وَّجُوْدًا وَّصَلِّ عَلٰى

مگر کرم اور بخشش اور درود بھیج حضرت محمد

مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَعْطِنِیْ

صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر اور دے تو مجھے

سُؤْلِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ

میری مراد تحقیق تو ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ۳ بار

قادر ہے

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) علیہ وسلم کو۔ پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا سننی چاہتا ہوں، پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہہ تو ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا عَالِمَ الْخَفِیَّةِ الخ کہا۔ پس بیدار ہوا میں اور حال یہ تھا، کہ میں اچھا ہو گیا۔ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے، لازم پکڑ و اس دعا کو، پس تحقیق یہ خزانہ ہے عرش کے خزانوں سے۔

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ

صفحہ ۳۲۸ — ۳۲۵

ترتیب شریف ــــ صفحہ ۷۸ تا ۹۰

شعبان المعظم

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ تحقیق اللہ سبحانہٗ بزرگ و برتر متوجہ ہوتا ہے شعبان کی پندرھویں رات میں (بندوں کی طرف) اور اپنی ساری مخلوقات کو بخش دیتا ہے، اگر مشرک اور کینہ رکھنے والے شخص کو نہیں بخشتا۔ (ابن ماجہؒ)

اور احمدؒ کی روایت میں ہے، کہ قاتل کو بھی اللہ سبحانہٗ نہیں بخشتا۔

(ابو موسیٰ اشعریؓ / ابن ماجہؒ / احمدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۴۰ شمار ۱۲۲۱ ترتیب شریف صفحہ ۷۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب شعبان کی پندرھویں رات آئے، تو تم رات کو قیام کرو۔ یعنی نوافل پڑھو۔ اور دن کو روزہ رکھو۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہٗ اس رات میں آفتاب غروب ہونے کے بعد ہی آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ کوئی مغفرت چاہنے والا ہے؟ تاکہ میں اس کو بخش دوں۔ کوئی رزق مانگنے والا ہے، میں اس کو رزق دوں، کوئی گرفتارِ بلا ہے۔ میں اس کو عافیت دوں۔ اور ایسا ایسا فرماتا

رہتا ہے۔ یہاں تک کہ صبح روشن ہو جاتی ہے۔

(علی کرم اللہ وجہہ، ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۴۰

شمار ۱۲۲۲ - ترتیب شریف صفحہ ۷۹۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تم جانتی ہو، اس رات میں کیا واقع ہوتا ہے۔ یعنی شعبان کی پندرھویں رات میں، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس میں کیا ہوتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس میں یہ ہوتا ہے، کہ لکھا جاتا ہے بنی آدم میں سے ہر وہ شخص جو اس سال میں پیدا ہونے والا ہوتا ہے، اور اس رات میں لکھا جاتا ہے۔ وہ شخص جو اس سال میں مرنے والا ہوتا ہے، اور اسی رات میں اعمال اٹھائے جاتے ہیں یعنی آسمان پر اور اسی رات میں نازل کئے جاتے ہیں بندوں کے رزق حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی شخص اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں؟ (یہ سن کر) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پہ ہاتھ رکھا۔ اور فرمایا۔ اور میں بھی اللہ سبحانہٗ کی

رحمت کے بغیر جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ کہ اللہ سبحانہٗ اپنے فضل و کرم کے سایۂ رحمت میں مجھ کو ڈھانک لے۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے۔ (عائشہ صدیقہؓ / بیہقیؒ در دعوات الکبیر)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۴۰ شمار ۱۲۲۰ - ترتیب شریف صفحہ ۹۰/۹۱)

کہا ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام نصف شعبان المعظم کی رات میں اور کہا مجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا طرف آسمان کی۔ فرمایا۔ کہا میں نے ان کو، کیا ہے یہ رات، کہا جبریلؑ نے یہ ایک رات ہے، کھولتا ہے اللہ سبحانہٗ و تعالےٰ اس میں تین سو دروازے رحمت کے دروازوں سے بخشتا ہے واسطے ہر شخص کے، جو نہیں شریک کرتا ساتھ اللہ کے کسی چیز کو، مگر یہ کہ ہووے جادوگر یا کاہن یا ہووے ہمیشہ پینے والا شراب کا، یا اصرار کرنے والا بیاج کا اور زنا پر، پس تحقیق یہ لوگ نہیں بخشے جاتے یہاں تک کہ توبہ کریں، پس جب ہوا چوتھا حصہ رات کا، اترے جبریل علیہ السلام اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! جانم فدا۔ اٹھایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا۔ پس اٹھایا سر اپنا، پس ناگاہ دروازے بہشت کے کھلے ہوئے ہیں، اور پہلے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے، خوشخبری ہووے اس شخص کو جو رجوع کرے اس رات میں اور دوسرے دروازے پر فرشتہ ہے۔ پکارتا ہے، خوشی

ہووے اس شخص کو جو سجدہ کرے اس رات میں اور تیسرے دروازے پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے اس شخص کو جو دعا کرے اس رات میں اور چوتھے دروازہ پر فرشتہ ہے پکارتا ہے خوشی ہووے ذکر کرنے والوں کو اس رات میں اور پانچویں دروازے پر فرشتہ ہے۔ پکارتا ہے خوشی ہووے اس کے لئے جو اس رات میں اللہ کے خوف سے رویا۔ چھٹے دروازے پر فرشتہ پکارتا ہے خوشی ہووے مسلمانوں کو اس رات میں۔ اور ساتویں دروازے پر فرشتہ ہے۔ پکارتا ہے۔ کیا ہے کوئی سوال کرنے والا؟ پس دیا جاوے سوال اس کا۔ اور آٹھویں دروازے پر فرشتہ ہے، پکارتا ہے، کیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا۔ پس اس کو بخشا جاوے۔ پس کہا میں نے، اے جبریل علیہ السلام کب تک ہوں گے یہ دروازے کھلے ہوئے، کہا جبریل علیہ السلام نے، صبح کے نکلنے تک اول رات سے، پھر کہا، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بتحقیق اللہ سبحانہ کے لئے اس رات میں آزاد کئے ہوئے ہیں (لوگ) آگ سے بےشمار بال (بنی) کلب کی بکریوں کے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۷-۳۳۶)

(از ترتیب شریف صفحہ ۷۹۳ - ۷۹۲)

خبر دی مجھ کو ابو نصرؒ نے، کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے، کہا حدیث کی مجھ کو محمد بن احمد حافظؒ نے، کہا خبر کی ہم کو عبد اللہ بن محمدؒ نے، کہا خبر کی ہم کو

ابو العباس ہروی رض نے اور ابراہیم بن محمد بن حسن رض نے، کہا دونوں نے خبر کی ہم کو ابو عامر دمشقی رض نے، کہا خبر کی ہم کو ولید بن مسلم رض نے، کہا خبر دی مجھ کو ہشام بن عمار رض نے اور اور سلیمان بن مسلم رض نے اور ان کے غیر نے مکحول رض سے اور انہوں نے حضرت عائشہ رض سے، بحقیق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ رض۔ کونسی رات ہے یہ، کہا حضرت عائشہ رض نے۔ اللہ تعالے اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں، پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، شعبان کی نصف رات، اس میں اٹھائے جاتے ہیں دنیا کے اعمال اور بندوں کے اعمال اور اللہ کے لئے اس رات میں آزاد کئے ہوئے ہیں (لوگ) آگ سے باندازہ (بنی) کلب کی بکریوں کے بالوں کے، پس کیا تو مجھے اجازت دیتی ہے آج رات، کہا حضرت عائشہ رض نے، کہا میں نے، ہاں؛ پس نماز پڑھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، پس ہلکا کیا قیام اور پڑھا الحمد اور سورۃ چھوٹی سی، پھر سجدہ کیا نصف رات تک، پھر کھڑے ہوئے دوسری رکعت میں، پس پڑھا اس میں قریب قرأت پہلی رکعت کے، پس تھا سجدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا صبح تک فرمایا حضرت عائشہ رض نے، اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کیا۔ کہ تحقیق اللہ تعالے نے قبض کر لیا ہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو، پس جب دیر ہو گئی مجھ پر، تو نزدیک ہوئی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ چھوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلووں کو، پس

(باقی بر حاشیہ صفحہ آئندہ)

نصف شعبان المعظم کی رات کے قیام کے
سجدہ میں بالخصوص ہر شب کو سجدہ میں بالعموم
بلا ناغہ پڑھو

اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ

پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ عفو تیرے کے تیرے عذاب سے

وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ

اور پناہ ڈھونڈتا ہوں ساتھ رضامندی تیری کے تیرے غصے سے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ

اور پناہ ڈھونڈتا ہوں میں ساتھ تیرے تجھ سے بزرگ ہے

وَجْهُكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ

ذات تیری نہیں طاقت رکھتا میں صفت کی تجھ پہ تو ایسا

اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ا بار

ہے جیسا تو نے تعریف کی اپنی ذات کی

شعبان المعظم کی پندرھویں شب کو

صلوٰۃ الخیر	نفل	۱۰۰ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ		۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے		
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ		۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے		
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ		
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے		
السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَاالْجَلَالِ		
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی		
وَالْاِکْرَامِ		۱ بار
اور عزت والے		

اور خبر دی ہم کو ابو نصرؒ نے محمدؒ سے، انہوں نے باپ اپنے سے ساتھ
اسناد اپنی کے ہشام بن عروہؓ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
کہا، کہ روزے رکھتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہاں تک
کہ ہم کہتے تھے، نہیں افطار کرینگے اور افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے نہیں
روزہ رکھیں گے اور شعبان میں یا روزہ رکھنے کو دوست رکھتے تھے، پس کہا میں نے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کیا ہے کہ دیکھتی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے
روزوں کو شعبان میں، پس فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہؓ!
تحقیق یہ ایسا مہینہ ہے، کہ لکھا جاتا ہے واسطے موت کے فرشتہ کے اس میں نام
اس شخص کا۔ کہ قبض کی جاتی ہے اس کی روح اس برس کے باقی دنوں میں پس میں
دوست رکھتا ہوں کہ نہ لکھا جاوے نام میرا مگر ایسے حال میں کہ میں روزہ دار ہوں۔
(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۲۹ ترتیب شریف ۹۷)
تحقیق روایت کی حضرت ابوہریرہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شعبان میرا مہینہ ہے اور رجب اللہ کا مہینہ ہے
اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے، شعبان گناہوں کا دور کرنیوالا ہے اور رمضان
پاک کرنیوالا ہے، اور فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، شعبان مہینہ ہے درمیان رجب
اور رمضان کے، غافل ہیں لوگ اس کی فضیلت سے، اور اس میں اٹھائے جاتے
ہیں لوگوں کے اعمال طرف رب العلمین کے، پس میں دوست رکھتا ہوں کہ اٹھایا

جاوے عمل میرا اور میں روزہ دار ہوں۔ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ۔ صفحہ ۲۳۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۷۹۷)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جب شعبان کا چاند دیکھتے تھے تو گر پڑتے تھے قرآن پر پڑھتے تھے اس کو اور نکالتے تھے مسلمان اپنے مالوں کی زکوٰۃ تا کہ قوی ہو ساتھ اس کے ضعیف اور مسکین ماہ رمضان کے روزوں پر اور بلاتے تھے کاردار قیدیوں کو پس وہ شخص کہ ہوتی تھی اس پر حد قائم کرتے تھے اسکو ورنہ چھوڑتے تھے اس کا راستہ اور جاتے تھے سوداگر ایس ادا کرتے تھے اسکو جو اُن پر ہوتی تھی اور پکڑتے تھے مال اپنے (قرض چکا دیتے اور وصول کر لیتے) یہاں تک کہ جب دیکھتے تھے طرف چاند رمضان کے، نہاتے تھے اور اعتکاف کرتے تھے۔ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور۔ ۱۳۲۳ھ۔ صفحہ ۳۱ ۔ ۲۳۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۸ ۔ ۷۹۷)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ روزے رکھنے کیلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے مہینے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ پھر شعبان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان سے ملا دیتے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۰ شمار ۲۱۵۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۷۹۸)

رمضان المبارک

روزے ۱ تا ۳۰

حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ سے روایت ہے، کہ ایک اعرابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کے سر کے بال پریشان تھے۔ اس نے عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، مجھ کو خبر دیجیے کہ اللہ سبحانہٗ نے مجھ پر کس قدر نماز فرض کی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ ہاں اگر تو کچھ نفل پڑھے، (تو وہ اور بات ہے۔) پھر اس نے عرض کیا۔ کہ مجھے خبر دیجیے کہ اللہ سبحانہٗ نے کس قدر روزے مجھ پر فرض کئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رمضان کے مہینے کے، مگر تو کچھ نفلی روزے رکھے، (تو وہ اور بات ہے) پھر اس نے کہا۔ کہ مجھ کو خبر دیجیے، کہ اللہ سبحانہٗ نے کس قدر زکوٰۃ مجھ پر فرض کی ہے؟ حضرت طلحہؓ کہتے ہیں۔ پھر اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے تمام احکام سے آگاہ کیا، تو اس نے کہا، کہ اس کی قسم، جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بزرگی دی ہے کہ میں نہ کچھ زیادہ عبادت اپنی طرف سے کروں گا۔ اور نہ جس قدر اللہ سبحانہٗ نے مجھ پر فرض کر دیا ہے، اس میں کمی کروں گا۔ تو

(باقی بر حاشیہ صفحہ آئندہ)

جب روزہ افطار کرو، تو کہو،

۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَانَنِیْ

ہر طرح حمد و شکر اللہ کے لئے ہے جس نے میری روزہ رکھنے

فَصُمْتُ وَرَزَقَنِیْ فَاَفْطَرْتُ ۱بار

پر اعانت فرمائی (توفیق بخشی) اور مجھے رزق دیا تو میں نے اس سے افطار کیا

۲ ذَهَبَ الظَّمَاُ وَابْتَلَّتِ

پیاس بجھ گئی اور رگیں تر

الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ

ہو گئیں اور ثواب ضرور ملے گا اگر

شَآءَ اللّٰہُ ۱بار

اللہ نے چاہا!

۳ اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی

اے اللہ! تیرے ہی لئے میں نے روزہ رکھا اور تیرے ہی

رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ ۱بار

رزق سے میں نے افطار کیا

۱ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى

اے اللہ! ہم نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق

رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا

سے افطار کیا پس تو ہم سے قبول فرما

اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۱بار

بیشک تو سننے والا جاننے والا ہے

۲ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ

اے اللہ! میں تیری رحمت سے جو

الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ

ہر چیز سے وسیع ہے سوال کرتا ہوں کہ

تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ ۱بار

تو میرے گناہ بخش دے

۳ بَارَكَ اللّٰهُ لَكُمْ ۱بار

اللہ تمہیں برکت دے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم افطاری (روزہ) کے وقت پڑھتے تھے اللہم لک صمنا... الخ

ابن سنی رح صفحہ ۱۲۸ شمار ۴۸۰ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۰

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب افطار کرے تو کہے اللہم انی اسئلک برحمتک التی وسعت...

حصن حصین صفحہ ۲۴۶ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۱

¹ اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ

روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں

وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَ

اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور

صَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ابار

فرشتے تمہارے لئے دعا کریں

روزہ دار سے جب کوئی جہالت سے پیش

آئے ، تو کہے ،

² اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ اِنِّیْ

میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں ۔ بیشک میں

صَآئِمٌ ابار

روزہ دار ہوں

¹ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اگر (کسی کی دعوت میں) روزہ افطار کیا ۔ اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ کے پاس افطار کرے ، تو کہے ۔۔۔ الخ (عبداللہ بن زبیر رض) — عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ ۔۔۔۔۔۔ (ابن ماجہ / ابن حبان / النسائی / ابوداؤد / حصن حصین صفحہ ۲۲۶ — ترتیب شریف صفحہ ۸۰۲)

² — حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ کہ جب تم میں سے کوئی روزہ کی حالت میں ہو ۔ اور (اس کے ساتھ) کوئی جہالت سے پیش آئے ، تو (روزہ دار) کہے ، اعوذ بک منک انی صائم — (عمل الیوم واللیلۃ / ابن سنی رح صفحہ ۱۱۵ ، شمار ۲۳۲ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۲

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کی پہلی رات آتے ہی شیطان اور شریر و سرکش جن زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے تمام دروازے بھی بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ اس کا ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا۔ اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح کہ اس کا ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور ایک پکارنے والا منادی کرتا ہے کہ بھلائی کرنے والو! (اور نیکی اور سعادت کے طلب گار و!) آگے بڑھو۔ (یعنی نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں منہمک ہو جاؤ) اور اے برائی کرنے والو! رک جاؤ (یعنی اللہ کی نافرمانی اور برے کاموں سے باز آجاؤ) اور اللہ کیلئے کتنے دوزخ سے آزاد ہونے والے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔

اس باب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض حضرت ابن مسعود رض اور حضرت سلمان رض سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث غریب ہے اور امام بخاری رح نے اس کو حضرت مجاہد رض کا قول بتایا ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔ (ابوہریرہ رض ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۶ شمار ۶۴۰ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان میں جلدی مت کرو اس طرح کہ اس سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ لو لیکن جو شخص اپنی عادت کے مطابق روزہ رکھتا ہو (اور وہ دن اس روز آجائے

تو اس کے روزہ رکھنے میں کچھ حرج نہیں) وہ روزہ رکھ لے۔
(یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔ (ابوہریرہ رضی ترمذیؒ)
(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۲ شمار ۶۰۷/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان سے پہلے روزہ نہ رکھو۔ بلکہ چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔ اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ (یعنی رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھنا شروع کرو اور عید کا چاند دیکھ کر ہی افطار کرو) اگر تمہارے اور چاند کے درمیان ابر حائل ہو جائے (یعنی ابر ہو جو اور چاند نظر نہ آئے) تو رمضان یا شعبان) کے تیس دن پورے کر لو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی حضرت ابوبکرہ رضی اور حضرت ابن عمر رضی سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی کی حدیث حسن صحیح ہے۔ (ابن عباس رضی ترمذیؒ)
(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۲ شمارہ ۶۱۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۲)

حضرت ابن عمر رضی کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم چاند (رمضان کا) دیکھو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم چاند (عید الفطر) کا دیکھو تو روزہ ترک کر دو پھر اگر تمہارے مطلع میں ابر ہو تو تم اس کے لئے اندازہ کر لو۔
(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۵۶ شمارہ ۱۷۵۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۲)

حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حضور اقدس و اکمل جناب

رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ ایک ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے رسول ہیں۔ اعرابی نے کہا ہاں۔ حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے بلال رضی لوگوں میں (جا کر) پکار دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ کے بارہ میں ایک مرد کی گواہی قبول کی جائے۔ امام ابن مبارکؒ۔ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ کم از کم دو مردوں کی گواہی سے روزہ رکھنا چاہیے۔ اور افطار کرنے کے بارے میں علماء کا کچھ اختلاف نہیں کہ دو مردوں کی گواہی سے افطار کیا جائے۔ (یعنی عید منائی جائے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳۸ شمار ۶۱۳ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۴)

حضرت کریبؒ کہتے ہیں کہ حضرت ام فضل بنت حارث رضی نے مجھے ملک شام میں امیر معاویہ رضی کے پاس بھیجا پس میں شام میں آیا اور جو کام کرنا تھا کیا۔ رمضان کی چاند رات کو لوگوں نے چاند چاند پکارا میں اس شام کو شام ہی میں تھا۔ غرض میں نے چاند دیکھا اور یہ جمعہ کی رات تھی پھر مہینہ کے آخر میں مدینہ منورہ میں آیا تو حضرت ابن عباس رضی نے مجھ سے پوچھا کہ تم لوگوں نے چاند کب دیکھا۔ میں نے جواب دیا کہ ہم نے جمعہ کی رات کو دیکھا تھا

پھر پوچھا کیا تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا ؟ میں نے کہا ہاں ! اور لوگوں نے بھی
دیکھا اور روزہ رکھا اور حضرت امیر معاویہ رضؓ نے بھی روزہ رکھا حضرت ابن عباس رضؓ
نے فرمایا ہم نے تو ہفتہ کی رات کو چاند دیکھا تھا۔ اس لئے ہم تو روزے رکھتے
جائیں گے اور پھر پورے تیس ۳۰ روزے رکھیں گے یا اگر چاند دیکھ لیں تو افطار کریں
گے ۔میں نے کہا کیا حضرت امیر معاویہ رضؓ کا دیکھنا اور روزہ رکھنا آپ کے لئے کافی
نہیں؟ انہوں نے فرمایا نہیں ہم لوگوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے۔
حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث حسن صحیح و غریب ہے ۔ اور علما کا اسی
پر عمل ہے ۔ کہ تمام شہر والوں کیلئے اپنے اپنے شہر کا چاند دیکھنا ضروری ہے
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۸ شمارہ ۶۱۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۵)
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگو! سحری کھایا کرو کیوں کہ
سحری میں برکت ہوتی ہے ۔
اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضؓ حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ حضرت جابر بن
عبداللہ رضؓ حضرت ابن عباس رضؓ ، حضرت عمرو بن العاص رضؓ اور حضرت ابوالدرداء رضؓ
وغیرہ سے بھی روایت ہے حضرت انس رضؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(انس بن مالک رضؓ / ترمذی رحؒ ـــ ترمذی شریف
جلد اول صفحہ ۱۴۰ شمارہ ۶۲۰ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے فجر ہونے سے

پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ درست نہ ہوگا۔

(ام المومنین حفصہ رضؓ ابوداؤد رحؒ / ابوداؤد شریف

جلد اوّل صفحہ ۵۱۳ شمار ۶۱۷/۳ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہیں حضرت بلال رضؓ

کی اذان سحری (کھانے پینے) سے نہ روک دے اور نہ لمبی فجر (یعنی صبح کاذب جو

لمبی ہوتی ہے۔ چوڑی نہیں ہوتی) مگر ہاں وہ فجر جو افق میں پھیلی ہوتی ہے

(یہ حدیث حسن ہے)۔ (سمرہ بن جندب رضؓ ترمذی رحؒ

ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۱۴ شمار ۶۲۶/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھاؤ پیو تمہیں (سحری

کھانے سے) چڑھنے والی روشنی (صبح کاذب) نہ چھڑادے کھاؤ پیو جب

تک کہ سرخی چوڑی ہو کر نہ پھیلے۔

اس باب میں حضرت عدی بن حاتم رضؓ حضرت ابوذر رضؓ اور حضرت سمرہ رضؓ

سے بھی روایت ہے۔ حضرت طلق بن علی رضؓ کی حدیث اس روایت سے حسن وغریب

ہے۔ علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ جب تک لال رنگ کی چوڑی صبح (صادق)

نہ ہو جائے۔ تب تک کھانا پینا حرام نہیں ہوتا۔ تمام اہل علم اسی کے

قائل ہیں۔ (طلق بن علی رضؓ ترمذی / ترمذی شریف جلد اوّل

صفحہ ۴۱۰ شمار ۶۲۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۶)

حضرت زید بن ثابت رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

(حضرت انس رضؓ کہتے ہیں) میں نے کہا کہ اذان اور سحری کے درمیان میں کس قدر فصل تھا، انہوں نے کہا بقدر پچاس آیتوں کی تلاوت کے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۹-۲۸۸ شمار ۷۷۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کیا کریں گے۔ (سہیل بن سعدؓ۔ بخاریؒ

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۴ شمار ۱۸۲۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اپنے تمام بندوں میں سب سے جلدی اس بندہ سے محبت ہے۔ جو سب سے زیادہ جلدی روزہ افطار کرے۔ (یہ حدیث حسن و غریب ہے)۔

(ابو ہریرہؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳۹ شمار ۶۲۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ دین غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ جلدی کھولا کریں گے کیوں کہ یہود و نصاریٰ روزہ کھولنے میں دیر کیا کرتے ہیں۔ (ابو ہریرہؓ ابو داؤدؒ ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۹۵۴ شمار ۲۰۸۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے تو اس کیلئے روزہ دار کے برابر ثواب لکھا جائے گا۔ اور روزہ دار کے ثواب میں سے کچھ نہیں گھٹایا جائے گا

(زید بن خالد جہنی رض دارمی رح۔ دارمی شریف

صفحہ ۲۶۸ شمار ۱۶۸۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو کھجور سے کرے اور اگر یہ نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے کیوں کہ یہ پاک چیز ہے۔ (یہ حدیث حسن و صحیح ہے) (سلمان بن عامر رض۔ ترمذی رح

ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۳۸ شمار ۶۱۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بڑھ کر ہے اور روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو افطار کے وقت اور ایک خوشی قیامت کے روز۔

(ابوہریرہ رض دارمی رح دارمی شریف

صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۷۵۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ ڈھال ہے (سپر) جو گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے۔ (ابوہریرہ رض نسائی رح

نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۷۰۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں ایک دروازہ ہے اسے ریان کہتے ہیں (یعنی سیراب کرنے والا) اسمیں سے جائیں گے روزہ دار قیامت کے دن اور کوئی ان کے سوا اس میں سے نہ جانے پائے گا اور پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں پھر وہ سب اسمیں چلے جائیں گے۔ پھر جب ان میں کا آخری آدمی بھی داخل ہو جائے گا وہ بند ہو جائے گا اور کوئی اس میں نہ جائے گا۔

(سہل بن سعدؓ مسلمؒ مسلم شریف جلد سوم
صفحہ ۴۔۱۵۲/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۸)

حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ سپر ہے جب تک اس کو نہ پھاڑے (یعنی جب تک غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے۔ کیونکہ اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے جیسے ڈھال پھوٹ جاتی ہے)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۸۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ (شیطانی حملے کیلئے) ڈھال ہے۔ (ابو ہریرہؓ دارمیؒ/ دارمی شریف صفحہ ۲
شمار ۱۷۵۳/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

(ابو ہریرہؓ / ابن ماجہؒ ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۳۵۱، شمار ۱۹۶۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان اور قرآن بندہ کی سفارش کریں گے۔ چنانچہ روزہ یہ کہے گا کہ اے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور خواہشات سے دن میں روکے رکھا۔ پس اس کیلئے میری سفارش کو قبول فرما اور قرآن یہ کہے گا کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے باز رکھا یعنی سونے نہیں دیا۔ پس اس کے حق میں تو میری سفارش قبول کر۔ پس ان کی سفارشیں قبول کی جائیں گی۔ (عبداللہ بن عمرؓ / بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۸۵۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر عمل آدمی کا دونا ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس تک ہو جاتی ہے یہاں تک کہ سات سو تک بڑھتی ہے اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہے کہ روزہ سو وہ خاص میرے لئے ہے۔ اور میں خود اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ اس لئے کہ بندہ میرا اپنی خواہشات اور کھانا میرے لئے چھوڑ دیتا ہے اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی ملاقات پروردگار کے وقت اور البتہ بو روزہ دار کے منہ کی اللہ تبارک و تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے بوئے مشک سے (ابو ہریرہؓ / مسلمؒ)
(مسلم شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۰۹)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر مانگنے والے کو دیتے۔

(ابن عباس رضؓ بیہقی رح مشکوٰۃ شریف

جلد اوّل صفحہ ۴۳۰ شمار ۱۸۵۰ ارتیب شریف صفحہ ۸۹)

حضرت ابن عباس رحؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس واکمل صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ فائدہ رسانی میں سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے۔ جب حضرت جبرائیلؑ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے۔ اور حضرت جبرائیلؑ رمضان کی ہر شب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے۔ یہاں تک کہ رمضان گزر جاتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن کریم سنایا کرتے تھے۔ غرض حضرت جبرائیلؑ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ نیکی میں سخی ہو جاتے تھے۔ (بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴ شمار ۵۶ ، ۱۱رتیب شریف صفحہ ۸۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ (عذاب الٰہی کے لئے) سپر ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیئے کہ فحش بات نہ کہے اور جہالت نہ کرے۔ اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اسے چاہیئے کہ دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔ (اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش میرے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ روزہ دار میرے ہی لئے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔ (لیکن روزہ کا اس سے زیادہ ملے گا)۔

(ابو ہریرہ رضؓ / بخاری رحؒ / بخاری شریف جلد اوّل
صفحہ ۲۶۴ شمار ۱۷۴۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے زور (جھوٹ بات) نہیں چھوڑی اور نہ اس پر عمل کرنا چھوڑا تو اللہ سبحانہٗ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ اس باب میں حضرت انس رضؓ سے بھی روایت ہے۔ (یہ حدیث حسن و صحیح ہے)۔

(ابو ہریرہ رضؓ / ترمذی رحؒ / ترمذی شریف جلد اوّل
صفحہ ۲۷۰ شمار ۶۲۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی کچھ ضرورت نہیں کہ (روزہ کا نام کرکے) وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

(ابو ہریرہ رضؓ / بخاری رحؒ / بخاری شریف جلد اوّل
صفحہ ۲۶۵ شمار ۱۷۵۰ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۰)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

نے بحالت احرام پچھنے لگوائے اور بحالت صوم بھی پچھنے لگوائے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۴ شمار ۹۰۸، از ترتیب شریف صفحہ ۸۱)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام اور روزہ کی حالت میں سینگی کھچوائی۔ (یہ حدیث صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۳ شمار ۶۹۳/ ترتیب شریف صفحہ ۸۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر قے غلبہ کرے روزہ میں اس پر روزہ کی قضا نہیں اور جس نے از خود قے کیا اس پر قضا ہے۔

(ابوہریرہؓ/ ابوداؤدؒ/ ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۹۹۴ شمار ۲۱۰۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۱)

حضرت لقیط بن صبرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے (مستحبات) وضو بتلایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی طرح وضو کرو، انگلیوں میں خلال کرو، ناک میں پانی دور تک چڑھاؤ مگر یہ کہ تم روزہ سے ہو۔ (یعنی روزہ کی حالت میں ناک میں دور تک پانی نہ ڈالو)۔ (یہ حدیث حسن وصحیح ہے)۔

علماء روزہ کی حالت میں ناک میں پانی چڑھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایسا کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس حدیث سے اس قول کو تقویت ملتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۱ شمار ۵۰۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸)

حضرت انس بن مالک رضی فرماتے ہیں کہ ایک شخص رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھوں میں شکایت ہے (یعنی دکھنے آگئی ہیں) میں روزہ سے بھی ہوں۔ کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اس باب میں حضرت ابو رافع رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت انس رض کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ کیونکہ اس کا ایک راوی ابو عاتکہ ضعیف ہے۔ اس باب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر کچھ بھی ثابت نہیں۔ روزہ دار کے سرمہ لگانے کے بارے میں علما کا اختلاف ہے۔ بعض اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام سفیان ثوری رح، امام ابن مبارک رح، امام احمد رح اور امام اسحٰق کا یہی مذہب ہے۔ اور بعضوں نے اس کی اجازت دی ہے۔ اور امام شافعی رح کا یہی مذہب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۴ شمار ۶۴۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۲)

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے دیکھا ہے کہ اس کی گنتی نہیں بتا سکتا۔ اس باب میں حضرت عائشہ رض سے بھی روایت ہے حضرت عامر بن ربیعہ رض کی حدیث حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ روزہ

دار شوق سے مسواک کر سکتا ہے۔ مگر بعض علماء تر و تازہ لکڑی سے مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ اور دن کی آخری گھڑیوں میں بھی مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ شام کے وقت مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک صبح اور شام کسی وقت بھی مسواک کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ (یعنی روزہ دار جس وقت چاہے مسواک کر سکتا ہے) اور امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ دوپہر کے بعد مسواک کرنے کو مکروہ سمجھتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۴ شمارہ ۲۴۱ ترتیب شریف صفحہ ۸۱۲)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے۔ تو (ہم نے دیکھا کہ) روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو برا نہ سمجھتا تھا اور بے روزہ والا روزہ دار کو برا سمجھتا تھا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۴ شمارہ ۱۶۷۹ ترتیب شریف صفحہ ۸۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاس ایسی سواری ہو کہ آسانی سے خاطر خواہ منزل کو پہنچا دیوے اور روز پیٹ بھر کر کھانا ملتا ہو تو اس کو چاہیئے کہ رمضان کا مہینہ (جہاں) آجاوے وہیں روزے رکھے۔

(سلمہؓ ر ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اوّل

صفحہ ۵۰۴/۵ شمار ۲۱۳ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بھول کر کھالے یا پی لے، تو وہ اپنے روزہ کو پورا کرلے۔ کیوں کہ یہ تو اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۱۳ شمارہ ۱۸۰۸/ ترتیب شریف صفحہ ۶۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بغیر کسی رخصت واجازت کے اور بغیر کسی بیماری کے (روزہ) افطار کر لیا تو عمر بھر کے روزے اس کی تلافی نہ کرسکیں گے اگرچہ وہ سارے زمانہ کے روزے رکھ لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضؓ کی اس حدیث کو ہم صرف اسی اسناد سے جانتے ہیں۔ (ابو ہریرہؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۹ شمارہ ۷۱۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ (روزے میں) وصل نہ کیا کرو۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصل کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کے مثل نہیں ہوں۔ اور فرمایا کہ مجھے کھانا کھلا دیا جاتا ہے اور پانی پلا دیا جاتا ہے یا یہ فرمایا کہ میں رات کو سوتا ہوں تو مجھے کھلا پلا دیا جاتا ہے۔

(انسؓ۔ بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۳۹ شمارہ ۱۸۱۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو! صوم وصال سے بچو دو مرتبہ (یہی فرمایا) کسی نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں رات کو سو جاتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ لہذا تم اسی قدر عبادت اپنے ذمے لو جس کی تمہیں برداشت ہو۔

(ابوہریرہ رض۔ بخاری رح بخاری شریف جلد اول
صفحہ ۴۳۹ شمار ۱۸۱۵ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۴)

حضرت ابن عباس رض کہتے ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ماں مر گئی اور اس پر ایک مہینے کے روزے باقی ہیں کیا میں اس کی طرف سے قضا رکھوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں۔ اللہ کا قرض ادا کر دینا زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۵ شمار ۱۸۰۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مر جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ (عائشہ رض۔ بخاری رح)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۳۵ شمار ۱۸۰۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رض کہتے ہیں کہ مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اے عبداللہؓ! کیا مجھے یہ اطلاع نہیں دی گئی کہ تم (ہمیشہ) دن بھر روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے ہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درست ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی نہ رکھو اور تھوڑی دیر نماز پڑھو اور تھوڑی دیر سو رہو۔ اس لئے کہ تم پر تمہارے جسم کا بھی حق ہے اور تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے۔ اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے اور تم پر تمہارے مہمانوں کا بھی حق ہے اور تمہیں کافی ہے کہ تم ہر مہینہ میں تین دن روزہ رکھ لیا کرو اس لئے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے۔ پس وہ تین روزے پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہو جائیں گے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ روزوں کی خواہش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے کچھ زیادہ کیلئے ہرگز اجازت نہ دی میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت حاصل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے مثل روزے رکھ لیا کرو اور اس سے زیادہ نہ رکھو میں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کا روزہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف سال۔ حضرت ابو سلمہؓ (راوی) کہتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہؓ بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے کہ اے کاش! میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت قبول کر لی ہوتی (اب مجھ سے اس قدر روزے نہیں رکھے جاتے)۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۴ شمار ۱۸۲۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۵)

حضرت عبداللہ بن شخیرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا گیا جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ تو اس نے روزہ رکھا ہی اور نہ چھوڑا ہی۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۷۲۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا سب روزوں میں اللہ سبحانہٗ کے نزدیک حضرت داوٗد علیہ السلام کے روزے پسند ہیں اور سب نمازوں میں ان کی نماز اللہ سبحانہٗ کو زیادہ پسند ہے۔ وہ پہلے آدھی رات تک سوتے تھے۔ پھر تہائی رات عبادت کرتے تھے۔ پھر چھٹا حصہ رات سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (اسی کو صومِ داوٗدی کہتے ہیں)

(ابوداوٗد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۲ شمار ۲۱۶۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کے راستہ میں (یعنی دوران جہاد وغیرہ میں) کسی دن روزہ رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی (وسیع) خندق بنا دے گا۔ جیسی کہ زمین و آسمان کے درمیان ہے۔ (ابوامامہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۲۷ شمار ۱۵۲۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ کی خوشنودی کیلئے ایک دن کا روزہ رکھے اللہ سبحانہٗ اس کو دوزخ سے اس قدر دور کر دیتا ہے جتنا کہ کوّا بچپن سے بڑھاپے تک اڑے۔

(ابوہریرہ رضؓ احمدؒ بیہقیؒ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۴۵۲ شمار ۱۹۶۳/ ترتیب شریف صفحہ ۸۱۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے اس روزے کی وجہ سے ستر برس کی راہ دور کر دے گا

(ابوہریرہ رضؓ نسائیؒ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵
ترتیب شریف صفحہ ۸۱۶)
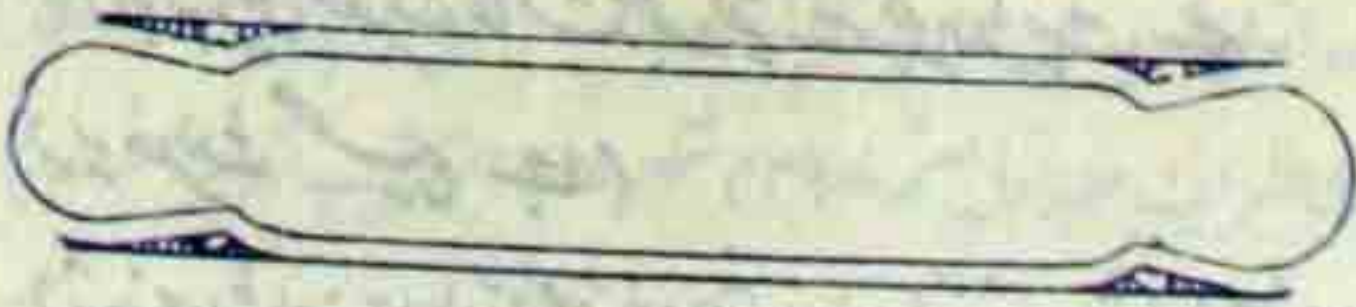
تراویح

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قیام رمضان (یعنی تراویح کی) ترغیب دلایا کرتے تھے۔ بغیر اس کے کہ لوگوں کو سختی کیساتھ حکم فرمائیں اور فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان میں ایمان و ثواب کی نیت سے کھڑا ہوگا (یعنی خلوص دل کے ساتھ تراویح پڑھے گا) اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک تراویح کا یہی طریقہ رہا پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا پھر حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کے شروع میں بھی یہی طریقہ رہا۔

اس باب میں حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہے۔

(یہ حدیث صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۹۵ اشمار ۷۲۳/ ترتیب شریف صفحہ ۸۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص رمضان میں حالت ایمان ثواب سمجھ کر نماز شب پڑھے۔ اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ زہریؒ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ اور یہی حالت

رہی۔ پھر حضرت ابو بکر رضؓ کی خلافت میں اور حضرت عمر رضؓ کی شروع خلافت میں
اسی پر عمل رہا۔ زہریؒ عروہ بن زبیر رضؓ سے وہ عبدالرحمن بن عبدالقاریؒ سے
روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے میں ایک شب رمضان میں حضرت عمر بن خطابؓ
کے ہمراہ مسجد گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی جماعتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ کوئی
شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے اور کوئی کسی کے پیچھے کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو حضرت
عمرؓ نے فرمایا کہ میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اگر ان لوگوں کو ایک قرأت پر جمع
کردوں تو بہت مناسب ہو پھر اس رائے کو پختہ کر لیا اور سب کو حضرت ابی بن کعبؓ
کے پیچھے جمع کر دیا۔ پھر میں ایک دوسری رات حضرت عمر رضؓ کے ہمراہ مسجد میں
گیا تو میں نے دیکھا کہ لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضؓ نے
(یہ دیکھ کر) کہا "یہ کیا عمدہ بدعت ہے اور جس چیز سے غافل ہو کر تم سو رہتے
ہو۔ وہ اس سے افضل ہے جسکا تم اہتمام کرتے ہو۔" مراد آپ کی اخیر شب
تھی اور لوگ اوّل شب میں عبادت کیا کرتے تھے۔ (ابو ہریرہ رضؓ، بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۴ شمارہ ۱۸۵۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۸۰)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آدھی رات کو ایک شب باہر تشریف لائے اور آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز پڑھی اور کچھ دوسرے لوگوں نے بھی آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اس کا چرچا کیا اور

مسجد میں زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ نماز پڑھی پھر صبح کو لوگوں نے اور زیادہ چرچا کیا تو مسجد میں
تیسری رات کو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی پھر جب چوتھی رات ہوئی تو مسجد لوگوں پر تنگ
ہو گئی۔ (لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو باہر تشریف نہ لے گئے)
یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کیلئے تشریف لے گئے۔
پس جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ چکے تو لوگوں کی طرف متوجہ
ہوئے اور تشہد کے بعد فرمایا کہ "اما بعد" مجھ پر تمہارا یہاں موجود ہونا
مخفی نہ تھا۔ مگر مجھے یہ خوف ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے۔
اور پھر تم اس کے ادا کرنے سے عاجز آجاؤ۔ پس حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور یہی حال رہا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۸۴ شمار ۱۸۵۶ از ترتیب شریف صفحہ ۱۸)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکم کیا حضرت عمر نے حضرت
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کو گیارہ رکعت پڑھانے کا۔ کہا حضرت سائب
بن یزید رضی اللہ عنہ نے کہ امام پڑھتا تھا سو سو آیتیں ایک رکعت میں یہاں تک کہ ہم سہارا
لگاتے تھے لکڑی پر اور نہیں فارغ ہوتے تھے ہم قریب فجر کے۔

(موطا شریف صفحہ ۱۱۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۹)

حضرت ابو سلمہؓ بن عبدالرحمنؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان المبارک میں کس طرح ہوتی تھی؟ انہوںؓ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں اور غیر رمضان المبارک میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہ پڑھتے تھے چار رکعت پڑھتے تھے مگر تو انکی درازی کی کیفیت نہ پوچھ۔ پھر چار رکعت نماز پڑھتے تھے تو ان کی خوبی اور ان کی درازی کی کیفیت نہ پوچھ۔ پھر تین رکعت (وتر) پڑھتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے سو رہتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہؓ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔ (اس سے مراد نماز تہجد ہے) (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۶۹ شمار ۱۰۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹)

حضرت یزید بن رومانؓ سے روایت ہے کہ لوگ پڑھتے تھے حضرت عمرؓ کے زمانے میں تئیس رکعتیں (بیس تراویح، تین رکعت وتر)

(موطا شریف صفحہ ۱۱۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۱۹)

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایماندار ہو کر بغرض ثواب شب بیداری کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص رمضان کے روزے بہ حالت ایمان ثواب سمجھ کر رکھے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ابو ہریرہؓ بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۵ شمارہ ۱۷۰۵ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (عائشہؓ۔ بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۴۹ شمار ۱۸۶۱ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۰)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مہینہ تم میں آیا ہے اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ پس جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رہا وہ تمام بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم رکھا جاتا اس کی نیکیوں سے مگر وہ شخص جو بے نصیب ہے

(انس بن مالک رضؓ / ابن ماجہؒ ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۴۳۹ شمارہ ۱۸۵۵ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۰)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا آزار بند مضبوط باندھ لیتے اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۸ شمارہ ۱۸۶۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شب قدر کو ڈھونڈو رمضان کے اخیر دہے میں۔ جب نو راتیں باقی رہیں۔ (یعنی اکیسویں شب کو) اور جب سات راتیں باقی رہیں (یعنی تیئسویں شب کو) اور جب پانچ راتیں باقی رہیں (یعنی پچیسویں شب کو) (ابن عباسؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۱۳ شمارہ ۱۲۱۰ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۱)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس۔ اور فرمایا کہ مجھے شب قدر معلوم ہو گئی تھی۔ مگر دو آدمیوں نے غل مچایا تو میں بھول گیا۔ پس ڈھونڈو اس کو اکیسویں اور تیئسویں اور پچیسویں شب میں یا انتیسویں اور ستائیسویں اور پچیسویں میں۔

(مؤطا امام مالکؒ صفحہ ۶۵ ۔ ۲۶۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۱)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان

کے آخری عشرہ میں غیر معمولی کوشش کرتے تھے۔ عبادت و طاعت
میں اتنی کسی دوسرے عشرہ میں اتنی نہ کرتے تھے (عائشہؓ مسلمؒ)
(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵ شمارہ ۱۹۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لیلۃ القدر ہوتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور ہر اس بندہ پر رحمت بھیجتے ہیں یا اس کی بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ جو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اللہ سبحانہٗ کا ذکر اور عبادت کرتا ہوتا ہے۔ پھر جب ان کی یعنی مسلمانوں کی عید (عید الفطر) کا دن ہوتا ہے تو اللہ سبحانہٗ اپنے ان بندوں کے سبب اپنے فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! اس مزدور کی اجرت کیا ہے جو اپنا کام پورا کردے فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار اس کی اجرت یہ ہے کہ اس کو پورا معاوضہ دیا جائے اللہ سبحانہٗ کہتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے غلاموں اور میری لونڈیوں نے فرض کو ادا کردیا۔ پھر وہ گھروں سے دعا کے لئے عیدگاہ کی طرف نکلے۔ قسم ہے اپنی عزت، اپنے جلال، اپنی بخشش اپنے کرم، اپنے بلند مرتبہ اور اپنی بلند منزلت کی میں ان دعاؤں کو قبول کروں گا۔ پھر اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ اے میرے بندو! اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر

دیا ۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پس واپس ہوتے ہیں مسلمان عیدگاہ سے اس حال میں کہ ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (انس رض۔ بیہقی رح / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵۵ شمار ۱۹۸۳ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۲)

مجھ کو خبر دی ابو نصر رض نے اپنے باپ رض سے اپنی اسناد سے کہا حدیث بیان کی محمد بن احمد رح نے کہا حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد رض نے کہا حدیث بیان کی ابو القاسم بن عبداللہ بن محمد رح نے کہا حدیث بیان کی حسن بن ابراہیم بن یسار رض نے اور ابراھیم بن محمد بن حارث رض نے دونوں نے کہا حدیث بیان کی سلمی بن شبیب رض نے کہا حدیث بیان کی قاسم بن محمد رح نے کہا حدیث بیان کی ہشام بن ولید رض نے کہا حدیث بیان کی حماد بن سلیمان رض نے انہوں نے حسن رض سے انہوں نے ضحاک بن مزاحم رض سے انہوں نے ابن عباس رض سے کہا (سنا) میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کہ) بہشت صاف کی جاتی ہے اور مزین کی جاتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک ماہِ رمضان کے لئے جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے۔ عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جس کو مثیرہ کہتے ہیں۔ جس سے جنت کے پتے اور دہلیزوں کے حلقے ہلتے ہیں۔ پھر اس سے ایک آوازہ نکلتا ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھا آوازہ کبھی نہیں سنا پھر آراستہ ہوتی ہیں حوریں آ کر کھڑی ہوتی

ہیں بالا خانوں میں. پھر آوازہ کرتی ہیں کوئی پیغام دینے والا ہے اللہ کی طرف پھر وہ اس کا نکاح کر دے (ہم سے) پھر رضوان کو کہتی ہیں یہ کیسی رات ہے. وہ ان کو جواب دیتا ہے اے نیک بخت! خوبصورت تو! یہ رمضان کی پہلی رات ہے. جنت کے دروازے (کھول دیئے گئے) ہیں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے روزہ داروں کے لئے۔ اے جبرائیل ؑ! اتر زمین پر اور جکڑ سرکش شیطانوں کو اور ان کو طوق ڈال پھر دریاؤں کے گردابوں میں ڈال دے تاکہ میرے دوست حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر ان کے روزے نہ بگاڑیں، فرمایا اور اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر رات میں تین مرتبہ فرماتا ہے ہے کوئی مانگنے والا جو میں اس کو دوں اس کا سوال، کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ میں اس کی توبہ قبول کروں کوئی بخشش مانگنے والا ہے کہ میں اس کو بخشش دوں وہ کون ہے کہ جو بے پرواہ کو جو نادار نہیں ہے. اور وفا کرنے والا ہے اور ظالم نہیں ہے قرض دیوے. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور رمضان کے ہر دن میں اللہ تعالیٰ افطار کے وقت دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے ہیں. جب جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے. اللہ تعالیٰ ہر گھڑی میں دس لاکھ آدمی آگ سے آزاد کرتا ہے. جو سب کے سب مستحق عذاب کے ہوتے

* اس کی توبہ قبول کروں وہ کون ہے.

ہیں جب رمضان کا پچھلا دن ہوتا ہے اللہ سبحانہٗ اس دن میں اتنے لوگ آزاد کرتا ہے جتنے پہلے دن سے آخر دن تک آزاد کئے جب لیلۃ القدر کی رات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیلؑ کو فرماتا ہے پھر وہ فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ سنہری جھنڈا ہوتا ہے پھر کعبہ کی پشت پر گاڑ دیتے ہیں اور ان کے چھ سو پر ہیں نہیں کھولتے مگر لیلۃ القدر میں۔ پھر ان کو کھولتے ہیں اس رات میں پھر تجاوز کرتے ہیں مشرق اور مغرب میں۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو حکم کرتے ہیں کہ اس امت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر وہ ان کے درمیان داخل ہو جاتے ہیں۔ اور ہر قیام کرنے والے نمازی اور ذاکر پر سلام کرتے ہیں اور ان سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اور ان کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں صبح صادق تک پھر جبرائیل علیہ السلام ندا کرتے ہیں۔ اے اولیا کی جماعت کوچ کرو پھر کہتے ہیں اے جبرائیلؑ اللہ تعالیٰ نے کیا کیا جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے مسلمانوں کی حاجتوں میں پھر کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا مگر چار شخصوں کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ چار یہ ہیں۔ ہمیشہ شراب پینے والا اور ماں باپ کا نافرمان اور قاطع رحم اور مشاحن۔ سوال کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاحن کون ہے فرمایا مسلمانوں سے قطع کرنے والا۔

جب فطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام جائزہ (شب انعام) رکھا جاتا ہے جب فطر کی صبح ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہر شہر میں پھیلاتا ہے۔ پھر وہ زمین پر اترتے ہیں۔ اور کوچوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں جس کو اللہ کی ساری مخلوقات جن و انس کے سوا سب سنتے ہیں کہتے ہیں اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت رب کریم کی طرف نکلو وہ بہت دیتا ہے۔ اور بڑے گناہ معاف کرتا ہے۔ جب عیدگاہ میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے اے میرے فرشتو! مزدور کی کیا جزا ہے جب وہ کام کرے فرمایا۔ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے اللہ اے ہمارے سردار پوری دے ان کو ان کی مزدوری۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ کرتا ہوں اے میرے فرشتو کہ میں نے ان کے رمضان کے روزے اور قیام کا ثواب اپنی خوشی کی اور بخشش پھر فرماتا ہے اے میرے بندو! مجھ سے مانگو مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم تم مجھ سے اپنی اس جماعت میں آخرت کے لئے کچھ نہ مانگو گے۔ مگر میں ضرور دوں گا اور نہ دنیا کے لئے۔ مگر اس کی طرف دیکھوں گا اور مجھے (اپنی) عزت

اور جلال کی قسم میں تمہاری لغزشوں پر پردہ ڈالوں گا
جب تک تم مجھ سے ڈرو گے۔ مجھے عزت کی قسم میں تمہیں
خوار نہیں کروں گا۔ اصحاب الحدود (دنیوی سزا پانے والوں)
کے درمیان پھر جاؤ بخشے ہوئے۔ تم نے مجھ کو راضی کیا۔ اور
میں تم سے راضی ہوا۔ فرمایا پس خوش ہوتے ہیں فرشتے
اور شاد ہوتے ہیں اس انعام سے جو اللہ تبارک و تعالیٰ
اس امت کو رمضان المبارک میں افطار کے وقت
دیتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور
۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۴۷۔ ۳۴۵
ترتیب شریف صفحہ ۸۲۴)

لیلۃ القدر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
اے اللہ! تو بڑا معاف کرنے والا ہے معاف
اَلْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ   ابار
سے محبت رکھتا ہے تو مجھے معاف کر دے

حضرت عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو فرمایئے، کہ اگر مجھے معلوم ہو جائے، کہ فلاں شب کو شب قدر ہے، تو اس میں کیا کہوں؟ (یعنی کیا دُعا مانگوں؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں کہو:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۵ — شمارہ ۱۳۶۳)

(ترتیب شریف صفحہ ۸۲۵)

اِعتکاف

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رمضان المبارک کے آخر دس دنوں میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے۔ آخر زندگی تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی طریقہ رہا۔ اس باب میں حضرت ابی بن کعبؓ حضرت ابو یعلیٰؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۵ شمار ۷۰، ترتیب شریف صفحہ ۸۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز پڑھ کر اعتکاف کی جگہ میں داخل ہوتے۔

بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مرد اگر اعتکاف کرنا چاہے تو صبح کی نماز پڑھے پھر اعتکاف میں داخل ہو۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام اسحٰق بن ابراہیمؒ کا یہی مسلک ہے۔ بعضوں نے کہا ہے کہ جس دن سے اعتکاف کرنا چاہتا ہے اسکی پہلی رات کا سورج غروب ہوتے ہی اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جانا چاہیئے (یعنی مغرب سے کچھ دیر پہلے اعتکاف میں بیٹھ جائے)

امام سفیان ثوریؒ اور مالک بن انسؒ کا یہی مسلک ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۵ شمارہ ۸۰۷/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۶)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پر گزرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں ہوتے پس گزرتے جس طرح کہ ہوتے یعنی نہ ٹھہرتے نہ پوچھتے اس کا حال۔

ابن عیسیٰؒ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرتے تھے حالت اعتکاف میں

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸ ۵ شمارہ ۲۱۸۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۷)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں برابر اعتکاف کیا کرتے یہاں تک کہ اللہ سبحانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اعتکاف کیا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۴ ۔شمارہ ۱۸۶۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۷)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے۔ پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن اعتکاف کیا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۵/۴ شمارہ ۱۸۸۶/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۷)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ وہ باز رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کی جاتی ہیں اس کے لئے نیکیاں ایسی نیکیاں جیسی کہ عام طور پہ نیکیاں کرنے والے ہر قسم کی نیکیاں کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵۶ شمارہ ۱۹۹۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے، اعتکاف کرنے والے کو یہ سنت ہے کہ عیادت نہ کرے مریض کی اور نہ جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہو (یعنی باہر مسجد کے) اور نہ عورت کو چھوئے اور نہ عورت سے مباشرت کرے اور نہ کسی کام کے واسطے نکلے سوائے ضروریات کے کام کے (یعنی پیشاب و پاخانہ وغیرہ کیلئے) اور بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہوتا اور نہ بغیر جامع مسجد کے۔

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۸ شمارہ ۲۱۹۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲)

(امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اعتکاف اس مسجد میں صحیح ہے جسمیں پانچوں نمازیں پڑھی جاتی ہوں اور امام اور موذن مقرر ہو۔)

(شرح وقایہ نور الہدایہ صفحہ ۲۰۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲)

ایامِ بیض

حضرت ملحان القیسی رح سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے کہ ایام بیض کے روزے رکھیں۔ تیرھویں[۱۳]، چودھویں[۱۴]، پندرھویں[۱۵]۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ (بیض جمع ابیض کی ان دنوں میں رات کی چاندنی کی سفیدی ہوتی ہے اس واسطے ان کو ایام بیض کہتے ہیں)۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۴ شمارہ ۲۱۶۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابوذر رض جب تم مہینہ کے تین روزے رکھو تو تیرھویں[۱۳]، چودھویں[۱۴] اور پندرھویں[۱۵] کو رکھو۔ اس باب میں حضرت ابو قتادہ رض حضرت عبداللہ بن عمر رض حضرت عبداللہ بن مسعود رض حضرت ابن عباس رض حضرت عائشہ رض حضرت عثمان بن ابی العاص رض اور حضرت جریر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوذر رض کی حدیث حسن ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھے اس نے گویا عمر بھر روزے رکھے۔ (ابوذر رض۔ ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۱ شمارہ ۶۷۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۷۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے ہر ماہ کے تین روزے رکھے تو گویا اس نے تمام عمر روزے رکھے۔

چنانچہ اللہ سبحانہٗ نے بھی اپنی کتاب میں اس کی تصدیق فرمائی ہے۔

فرمایا جو کوئی ایک نیکی لائے گا ہم اس کو اس کے بدلے میں دس نیکیوں کا ثواب دیں گے۔ لہٰذا ایک دن کا روزہ دس دن کے روزوں کے برابر ہوا

یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی مروی ہے۔

(ابو ذرؓ۔ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۱

شمارہ ۶۸۰ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۹ - ۸۲۸)

روایت کی عبدالملک بن ہارون بن عنترہؒ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ بن ابی طالب سے سنا فرماتے تھے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ دوپہر کے وقت اور (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارک میں

میں تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو جواب دیا پھر فرمایا اے علیؓ! یہ جبرائیلؑ تجھے سلام کہتے ہیں میں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرائیل علیہ السلام پر سلام ہو۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نزدیک ہو۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا فرمایا اے علیؓ! تجھے جبرائیلؑ کہتے ہیں ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرو تمہارے لئے پہلے دن کے بدلے دس ہزار سال کی عبادت لکھی جائے گی اور دوسرے دن کے بدلے تیس ہزار سال کی اور تیسرے دن کے بدلے لاکھ سال کی۔ میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ثواب خاص میرے لئے ہی ہے یا عام لوگوں کے لئے (بھی) فرمایا اے علیؓ! اللہ تجھے یہ ثواب دیگا۔ اور جو تیرے پیچھے ایسا عمل کرے (اُسے بھی) میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سے دن ہیں۔ فرمایا ایام بیض تیرھویں چودھویں اور پندرھویں۔

عنترہؒ کہتے ہیں میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کس لئے ان دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا جب اللہ پاک نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین پر اتارا۔ تو دھوپ کی وجہ سے ان کا بدن کالا ہو گیا۔ پھر ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور بولے اے آدم علیہ السلام آپ چاہتے ہیں آپ کا بدن سفید

ہو جائے بولے ہاں! فرمایا تو ہر مہینے کی تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ
کو روزہ رکھو پھر آدم علیہ السلام نے پہلے دن کا روزہ رکھا ان کا تیسرا حصہ بدن
کا سفید ہو گیا۔ پھر دوسرے دن روزہ رکھا پھر دو حصے بدن سفید ہو گیا پھر تیسرے
دن رکھا پھر سارا بدن سفید ہو گیا۔ اس لئے ایام بیض سے یہ دن نام زد ہوئے
پھر آدم علیہ السلام ان سے ہیں جن پہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہلے روزہ فرض ہوا۔ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۲ھ
صفحہ ۴۰/۳/ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی جماعت کے پاس مہمان
ہو وہ ان لوگوں کی اجازت کے بغیر نفل روزہ نہ رکھے

ہشام بن عروہؒ سے کسی معتبر آدمی نے یہ روایت نہیں کی حضرت عائشہؓ
کی اسی مضمون کی ایک اور حدیث ہے۔ اور یہ حدیث بھی محدثین کے نزدیک
ضعیف ہے۔ (عائشہؓ/ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۵ اشمار ۷۰۶/ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص کھانے
کے واسطے بلایا جاوے اور وہ روزہ دار ہو تو چاہئے کہ یوں کہے کہ میں روزہ
دار ہوں (ابوہریرہؓ/ ابوداؤدؒ/ ابوداؤد شریف جلد اوّل
صفحہ ۱۷۵ شمار ۲۱۸۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان المبارک کے علاوہ اور کسی دن مرد کے موجود رہتے ہوئے مرد کی اجازت کے بغیر عورت روزہ نہ رکھے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ابوہریرہؓ، ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۸ ۱۵ شمارہ ۱۰۰، ترغیب شریف صفحہ ۱۳۴)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اور حضرت حفصہؓ نے روزہ رکھا ہمارے سامنے کھانا پیش کیا گیا ہم دونوں کو اس کی خواہش ہوئی آخر ہم نے اس میں سے کھالیا اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو حضرت حفصہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کلام میں مجھ سے سبقت کی (یعنی مجھ سے پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا ماجرا کہنے لگیں) اور وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی اپنے باپ کی طرح تھیں) انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ہم دونوں نے روزہ رکھا تھا ہمارے سامنے کھانا آیا ہمیں اس کی خواہش ہوئی اور اس کھانے میں سے ہم نے کھالیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں اس کی جگہ قضا کر لینا (یعنی اس روزہ کی قضا پھر کسی دن کر لینا) بعض صحابہؓ اور تابعینؒ اسی طرف گئے ہیں کہ نفل روزہ توڑ دے تو پھر اس کی قضا کرے۔ امام مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۶ شمار ۶۵۳ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۱)

حضرت ام ہانی رضی سے روایت ہے کہ ان کے پاس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے اور کچھ شربت پینے کیلئے مانگا اور اس میں سے کچھ پیا پھر حضرت ام ہانی رض کو دیا انہوں نے بھی پیا، پھر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تو روزہ دار تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نفل روزہ رکھنے والا اپنا امانت دار اور مختار ہے چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے روزہ توڑ دے۔ اور کئی راویوں سے یوں روایت ہے کہ اپنا امین ہے یا اپنا امیر ہے۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امین فرمایا یا اس کی جگہ امیر فرمایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۵ شمار ۶۵۰ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب روزہ دار کے نزدیک روزہ نہ رکھنے والے کھاتے ہیں تو روزہ دار پر فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

(ام عمارہ رض ترمذی رح ترمذی شریف جلد اوّل

صفحہ ۱۵۵ شمار ۷۰۲ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۲)

حضرت ام عمارہ بنت کعب رض سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی کھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میرا

روزہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کے پاس جب کھانا کھایا جاتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ لوگ فارغ ہو جائیں اور اکثر اوقات یوں کہا کہ وہ اپنے کھانے سے فارغ ہو جائیں۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۷۶ شمارہ ۲۱۷۱/ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیر اور جمعرات کے دن (بندوں کے) اعمال (اللہ سبحانہٗ کے سامنے) پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل روزہ کی حالت میں پیش کئے جائیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث اس باب میں حسن اور غریب ہے

(ابوہریرہؓ/ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل

صفحہ ۱۴۳ شمارہ ۷۶۶/ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کا روزہ رکھے تو اس سے پہلے اور اس سے بعد بھی روزہ رکھے اور ایسا نہ کرے تو جمعہ کا روزہ نہ رکھے۔

اس باب میں حضرت علیؓ حضرت جابرؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ اگر صرف جمعہ کا روزہ رکھے اور نہ اس سے پہلے رکھے اور نہ اس کے بعد تو یہ مکروہ ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے

قائل ہیں ۔ (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۱۴۷/۸ شمار ۱۶۶۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمعہ کی رات کو عبادت
کے لئے اور جمعہ کے دن کو روزہ کیلئے مخصوص نہ کرو ، مگر ہاں یہ ہو سکتا ہے
کہ تمہارے روزہ کے دن جمعہ پڑ جائے (ابوہریرہؓ / مسلمؒ
(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۵۰ شمار ۱۹۴۲ / ترتیب شریف ۸۳۲)

حضرت عبداللہ بن بسیرؓ اپنی بہن سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ ہفتہ کے دن وہی روزہ رکھو جو اللہ نے تم پر فرض کیا ہے اگر تم میں سے کسی کو ایسا
اتفاق ہو کہ انگور کی چھال یا کسی درخت کی لکڑی کے سوا کھانے کو کچھ نہ ہو تو وہی چبالے
(مگر روزہ نہ رکھے) یہ حدیث حسن ہے اور اسکی کراہیت کا مطلب یہ ہے کہ آدمی صرف اسی دن
روزہ رکھنا اپنے لئے مخصوص کرے کیونکہ یہود اس دن کی تعظیم کرتے ہیں (اور اس سے مشابہت
ہوتی ہے) (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۸ شمار ۶۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۳)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور
عیدالاضحیٰ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ۔ اسی باب میں حضرت عمر فاروقؓ حضرت علیؓ حضرت
عائشہ صدیقہؓ حضرت ابوہریرہؓ حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے حضرت
ابوسعیدؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۲ شمار ۶۸۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرفہ کا دن اور بقر عید کا دن اور اور ایام تشریق کے اہل اسلام کے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے اور پینے کے ہیں۔

ف: مگر عرفے کے دن جب عرفات میں نہ ہو۔ تو روزہ درست ہے۔

(عقبہ بن عامرؓ/ابوداؤدؒ) ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۶ شمارہ ۲۱۲۳/ترتیب شریف ۳۲۸

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریق کے دن یعنی دسویں گیارھویں بارھویں اور تیرھویں تاریخیں ذی الحجہ کی) کھانے پینے کے دن ہیں اور اللہ کی یاد کرنے کے دن

(نبیشہ ہذلیؓ/مسلمؒ/مسلم شریف جلد اوّل صفحہ ۳۴۹

شمار ۱۹۴۰/ترتیب شریف صفحہ ۸۳۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ اس دن کا ہے جس روز تم سب روزہ رکھو اور عید الفطر اس دن ہے جب تم سب عید الفطر مناؤ اور عید الضحیٰ اس دن ہے جس روز تم سب قربانی کرو (یہ حدیث غریب وحسن ہے)۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی تفسیر یوں کی ہے کہ روزے اور عید کیلئے جماعت کا ہونا ضروری ہے یعنی بڑا مجمع ہونا ضروری ہے۔ (ابوہریرہؓ/ترمذیؒ

(ترمذی شریف جلد اوّل ۱۳۹ شمار ۶۱۹/ترتیب شریف صفحہ ۴۳۴)

— ۞ —

العیدین

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے۔ کہ عیدگاہ کی طرف پیدل چلنا اور جانے سے پہلے کچھ کھالینا سنت میں سے ہے، یہ حدیث حسن ہے۔ اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ عیدگاہ کو پیدل جانا چاہیئے اور جب تک کوئی عذر نہ ہو، سوار ہو کر نہ جائیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۰، شمار ۴۷۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۵)

حضرت بریدہ رضؓ سے منقول ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے روز (عیدگاہ) جانے سے پہلے کھانا کھاتے تھے، اور جب بقرعید کا دن ہوتا تو نہیں کھاتے تھے۔ یہاں تک کہ (عیدگاہ سے) لوٹ کر اپنی قربانی (کے گوشت میں) سے کھاتے تھے۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۵۴۔ شمار ۱۵۸۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۵)

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عیدگاہ جانے سے پہلے کھجوروں سے روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔ (یہ حدیث حسن صحیح وغریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ شمار ۴۸۵ - ترتیب شریف صفحہ ۸۳۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک استبرق (یعنی ریشم کا بنا ہوا) کا جُبہ جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا۔ خرید لیا۔ اور اس کو خرید کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لے لیجئے۔ اس سے عید کے لئے اور قاصدوں کے لئے زینت کیا کیجئے۔ تو ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ تو اس شخص کا لباس ہے، جس کا (آخرت میں) کچھ حصہ نہ ہو۔ پھر جس قدر اللہ نے چاہا۔ حضرت عمرؓ ٹھہرے رہے۔ بعد اس کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دیباج کا حلہ بھیجا۔ تو حضرت عمرؓ اس کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور عرض کی، کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ یہ تو اسی شخص کا لباس ہے، جس کا (آخرت میں) کچھ حصہ نہ ہو۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ جُبہ بھیجا۔ تو ان سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کو بیچ ڈالو۔ اور اس سے اپنا کام نکالو۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۲۳ شمار ۸۸۷ - ترتیب شریف صفحہ ۸۳۶)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز دن نہ چڑھنے دیتے تھے، یہاں تک کہ چند چھوہارے کھا لیتے، اور

حضرت مرجا بن رجا رض کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے حضرت عبید اللہ بن ابوبکر رض نے کہا۔ مجھ سے حضرت انس رض نے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہی مضمون) نقل کیا (مگر اس میں اتنی بات) اور (زیادہ تھی، کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم طاق چھوہارے کھاتے تھے،

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۲۴ شمار ۸۹۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۶)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دو مرتبہ نہیں، بلکہ کئی مرتبہ دونوں عیدیں اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی ہیں۔

اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، حضرت جابر بن سمرہ رض کی حدیث حسن وصحیح ہے اور صحابہ کرام رض وتابعین رح کا اسی پر عمل ہے۔ کہ نہ تو عیدین کے لئے اذان دی جائے اور نہ نفل کے لئے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸-۱۰۷ شمارہ ۴۷۵ ترتیب شریف ص۸۳۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ عید الاضحیٰ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور عید الفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور مسافر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں۔ اور جمعے کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، اور یہ سب پوری ہیں۔ ان میں قصر نہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موافق۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۸ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۶)

حضرت مسروقؒ سے روایت ہے، کہ ہم کو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سکھاتے تھے تکبیر عیدین میں نو تکبیریں ۔ پانچ پہلی رکعت میں اور چار دوسری رکعت میں، اور اس سے مراد یہ ہے ۔ کہ ایک تکبیر تحریمہ کی، اور تین عیدین کی، اور ایک رکوع کی اول رکعت میں، اور دوسری میں ایک رکوع کی اور تین عیدین کی

(مسروقؒ / ابن ابی شیبہؒ (باسناد صحیح) شرح وقایہ نور الہدایہ
جلد اول صفحہ ۱۶۱ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلتے (یعنی عید گاہ جاتے) تو دوسرے راستے سے واپس آتے اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو رافعؓ سے بھی روایت ہے، حضرت ابوھریرہؓ کی حدیث حسن و غریب ہے، بعض راویوں نے یہی حدیث حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی ہے، بعض علماء نے اس حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اس بات کو مستحب بتایا ہے ۔ کہ امام ایک راستہ سے عید گاہ جائے اور دوسرے راستہ سے واپس آئے، امام شافعیؒ کا یہی قول ہے حضرت جابرؓ کی حدیث زیادہ صحیح ہے ۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۹۰ ۔ اشمارہ ۴۸۲ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۷)

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

عیدین اور جمعہ کی نماز میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی اور هَلْ اَتٰاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتے اور جب کبھی عید اور جمعہ ایک ہی دن ہوتا۔ تو دونوں نمازوں میں یہ سورتیں پڑھتے۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۷)

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو واقد لیثی رضؓ سے پوچھا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحٰے میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے، انہوں نے کہا۔ سورہ قٓ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے، ابو واقد لیثی رضؓ کا نام حارث ابن عوف رضؓ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۷۷ ۴ ترتیب شریف ص ۸۳۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحٰے اور عید الفطر میں نماز پڑھ لیتے تھے پھر بعد نماز کے خطبہ پڑھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۵ شمار ۸۹۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں عید الفطر یا عید الاضحٰی کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (عید گاہ) گیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی، بعد اس کے خطبہ پڑھا۔ اور پھر عورتوں

(کی صف) کے پاس آئے، اور انہیں وعظ و نصیحت فرمائی۔ اور ان کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸ شمار ۹۱۰ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۸)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عید الفطر اور عید الاضحٰے کے دن (سُترے کے لئے) حربہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۸ شمار ۹۰۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحٰے کے روز عیدگاہ میں جاتے تھے۔ اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے، جب دوسری رکعت میں بیٹھ کر سلام پھیرتے، تو کھڑے ہو جاتے، اور لوگوں کی طرف منہ کر لیتے، لیکن سب لوگ بیٹھے رہتے، پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام منظور ہوتا جیسے کہیں فوج بھیجنا، تو لوگوں سے بیان کر دیتے، ورنہ صدقہ دینے کا حکم دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، صدقہ دو تین بار۔ سب سے زیادہ عورتیں صدقہ دیتیں۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۸)

حضرت عبد اللہ بن السائبؓ سے روایت ہے۔ کہ میں حضورِ اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید میں آیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہم خطبہ پڑھیں گے، جس کا جی چاہے خطبہ سننے کے لئے بیٹھے، اور جس کا جی چاہے، چلا جائے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۷۱ شمارہ ۲۰۰ ا ترتیب شریف ص ۸۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تو اپنے ساتھی کو کہے "چپ رہ"! اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو، تو تو نے بھی ایک بیہودہ بات کی (کیونکہ اشارے سے منع کرنا کافی تھا) (ابوہریرہؓ/نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۰۱، ترتیب شریف صفحہ ۸۳۹)

حضرت ابو کامل احمسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اونٹ پر خطبہ پڑھتے ہوئے، ایک حبشی تھامے ہوئے تھا نکیل اونٹ کی۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۰۰-۳۹۹ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۹)

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں۔ کہ عید الاضحٰے کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ سنایا۔ تو فرمایا۔ کہ سب سے پہلا کام جو ہم اپنے اس دن میں کریں، یہ ہے۔ کہ ہم نماز پڑھیں، پھر واپس ہو کر قربانی کریں تو جس نے ایسا کیا، وہ بے شک ہمارے طریقہ پہ پہنچ گیا۔ اور جس نے اپنی نماز پڑھنے سے پیشتر قربانی کر لی، تو سوائے اس کے نہیں، کہ وہ (اس کی قربانی)

ایک گوشت ہے، جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے جلدی سے تیار کر لیا۔ قربانی میں شمار نہیں ہے، تو میرے ماموں حضرت ابو بردہ بن نیار رضی کھڑے ہو گئے، اور انہوں نے کہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کر لیا ہے، اور میرے پاس ایک بھیڑ کا بچہ ہے، جو سال بھر کے بکرے سے بہتر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو اس کے عوض میں کر دو۔ اور یہ بات تمہارے سوا کسی کے لئے ہرگز کافی نہیں

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶/۱ شمارہ ۹۰۳ ترتیب شریف صفحہ ۸۳۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے روز عید گاہ تشریف لے گئے۔ اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ اس باب میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ امام شافعیؒ، امام احمد اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں، اور بعض کی رائے یہ ہے۔ کہ عید سے پہلے بھی نماز ہے، اور بعد میں بھی۔ مگر ان دونوں میں پہلا قول زیادہ صحیح ہے (یعنی عید سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہیں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمارہ ۹۷ ترتیب شریف ۸۳۹/۴)

حضرت ابی عمیرؓ نے اپنے چچاؤں سے سُنا۔ وہ اصحابؓ تھے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے، کچھ سوار آئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انہوں نے بیان کیا۔ ہم نے چاند دیکھا کل کے روز۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا۔ لوگوں کو روزہ کھول ڈالنے کا، اور جب صبح ہو تو عیدگاہ کو چلنے کا

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۲ شمار ۱۰۰۴ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۰)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک بار پانی برسا عید کے روز، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز مسجد میں پڑھی (عیدگاہ میں نہ گئے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷۲ شمار ۱۰۰۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۰)

زکوٰۃ الفطر

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کیلئے چھوارے کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور بچہ اور بڑے پر فرض فرمایا ہے اور لوگوں پر نماز (عید) کیلئے نکلنے سے پہلے اسکے ادا کر دینے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴ شمارہ ۱۳۹۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۱)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں موجود تھے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) ہم لوگ زکوٰۃ فطر کا ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع گیہوں یا ایک صاع سوکھے انگور (منقے) یا ایک صاع پنیر نکالا کرتے تھے۔ (ہم برابر اسی طرح صدقہ فطر نکالتے رہے) لیکن جب امیر معاویہؓ مدینہ میں آئے تو انہوں نے (اسمیں) کلام کیا انہوں نے لوگوں سے جو باتیں کہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں شام کے دو مد گیہوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ ایک صاع کے برابر ہیں (دو مد آدھے صاع کے ہوتے ہیں) لوگوں نے یہی بات اختیار کر لی حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں مگر میں جیسے پہلے نکالا کرتا تھا اسی طرح اب بھی نکالتا ہوں (یعنی میں نے حضرت امیر معاویہؓ کی رائے قبول نہیں کی)۔

یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض علماء کا اسی پر عمل ہے کہ ہر چیز ایک صاع (یعنی چار مُد چار سیر چھ چھٹانک اور ایک تولہ کا ہوتا ہے) ہونی چاہیے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہؓ اور تابعینؒ نے کہا ہے کہ ہر چیز ایک صاع دینا مگر گیہوں آدھا صاع دینا کافی ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور امام ابن مبارکؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے کہ گیہوں نصف صاع دیں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۲، ۱۲۴ شمارہ ۵۹۵ / ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

حضرت عبداللہ بن ثعلبہؓ یا حضرت ثعلبہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک صاع گیہوں کا ہر دو آدمیوں پر لازم ہے۔ (ہر ایک کی طرف سے آدھا صاع) چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر جو غنی ہے اللہ اس کو پاک کرے گا۔ اور جو فقیر ہے اللہ اس کو اس سے زیادہ دے گا۔ جتنا اس نے دیا ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۵۹ شمارہ ۱۶۱۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

حضرت عمرو بن شعیبؒ کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے فراخ راستوں میں ایک منادی کرنے والا بھیجا (اس بات کی منادی کرنے کو کہ) صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد غلام چھوٹے اور بڑے سب پر واجب ہے دو مُد (آدھا صاع) گیہوں دیں یا ایک صاع اس کے علاوہ کوئی چیز دیں مثلاً کھانا۔

یہ حدیث غریب و حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۲۵ شمارہ ۵۹۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صدقہ فطر نکالا کرتے تھے ایک صاع جو یا کھجور یا سلت (بی پوست کا جو) یا انگور جب حضرت عمرؓ کا زمانہ آیا اور گیہوں بہت آنے لگا انہوں نے آدھا صاع گیہوں کا ان چیزوں کے بدلے مقرر کیا۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵۸ شمار ۱۴۱۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب امیر تھے بصرہ کے تو انہوں نے رمضان کے آخیر مہینے میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو۔ لوگوں نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے۔ انہوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں سے کون ہے، اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ وہ نہیں جانتے۔ اس زکوٰۃ کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہے ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے اور ایک صاع کھجور سے یا آدھا صاع گیہوں سے پھر وہ لوگ اٹھے (سب لوگوں کو سمجھانے کیلئے)

(آدھا صاع گیہوں کے وزن کی مقدار قریباً دو سیر ہے)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۵-۱۰۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۴۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا۔ روزہ دار کو پاک کرنے کیواسطے لغو اور بیہودہ بات سے

اور مسکینوں کی پرورش کے واسطے جو شخص ادا کرے صدقہ فطر کو عید کی نماز سے پہلے تو وہ مقبول کیا جاوے گا اور جو ادا کرے۔ اس کو نماز کے بعد تو وہ بھی ایک صدقہ ہوگا مثل اور صدقوں کے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵۷ شمارہ ۱۴۱۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر دینے کا پہلے اس سے کہ لوگ عید کی نماز کو نکلیں۔ راویؓ نے کہا تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ ادا کرتے تھے صدقہ عید سے ایک دن اور دو دن پہلے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۵۸
شمارہ ۱۴۱۶/ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۳)

شوّال المکرّم
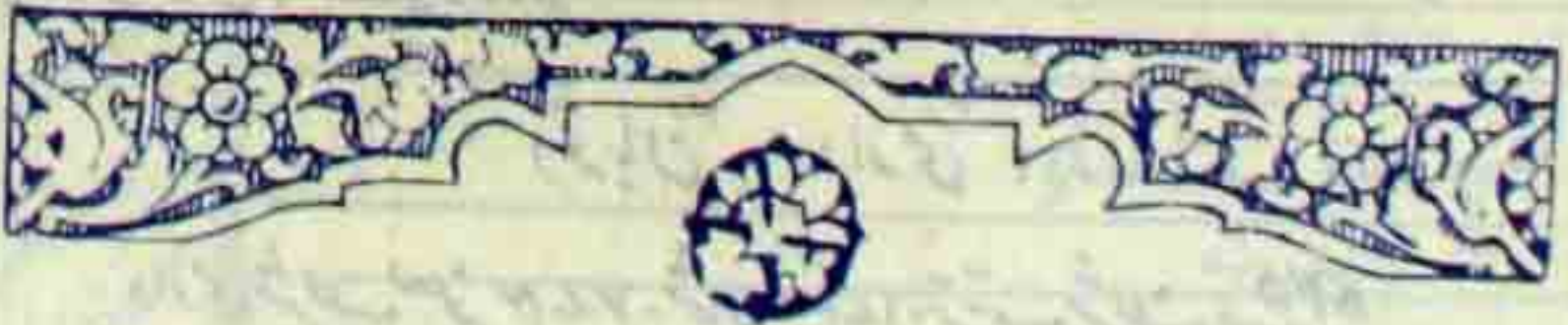
الصّوم ۲ تا ۷

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص روزے رکھے رمضان کے، پھر چھ روزے رکھے شوال میں، تو گویا اس نے روزے رکھے ہمیشہ کے۔

ابوایوب انصاریؓ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول

صفحہ ۴۴۹ شمار ۱۹۳۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۵

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ایک مہینے کے روزے دس مہینے کے روزوں کے برابر ہیں۔ اور ان کے چھ روزے دو مہینے کے برابر ہیں ــــ تو یہ ایک پورا برس ہوا۔ یعنی یہ رمضان اور اس کے بعد (شوال) کے چھ روز

(ثوبانؓ ــ دارمیؒ)

دارمی شریف صفحہ ۲۷۴، شمار ۱۷۳۷، ترتیب شریف صـ ۸۴۵

شوّال المکرّم

نفل	۸ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِکْرَامِ اور عزت والے	۱ بار
سُبْحَانَ اللّٰہِ اللہ پاک ہے	۷۰ بار
درود شریف	۷۰ بار

سے کہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے شوال میں رات کو یا دن کو آٹھ رکعتیں پڑھیں ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور پندرہ بار سورۂ اخلاص اور نماز سے فارغ ہو کر ستر بار سبحان اللہ کہا اور ستر بار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا کوئی شخص یہ نماز نہیں پڑھتا مگر اللہ اس کے لیے حکمت کے چشمے دل میں جاری کرتا ہے

اور اس کے ساتھ اس کی زبان چلاتا ہے اور اس کی دنیا کی بیماری اور اس کی دوا دکھا دیتا ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جس نے یہ نماز جیسے میں نے بتائی پڑھی، نہیں اٹھاتا سر پچھلے سجدے سے مگر اللہ سبحانہ، اس کو معاف کر دیتا ہے اور اگر مرا شہید مرا بخشا ہوا۔ اور کوئی بندہ اس نماز کو سفر میں نہیں پڑھتا مگر اس پر آنا جانا آسان ہو جاتا ہے۔ اس کے مقصود تک اور اگر مقروض ہو تو اللہ سبحانہ اس کا قرض ادا کرتا ہے اور اگر صاحب حاجت ہوتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتا ہے اس کی قسم جس نے مجھے سچا دین دے کر بھیجا جو شخص یہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر حرف کے بدل جنت میں ایک مخرفہ دیتا ہے عرض کیا گیا مخرفہ کیا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کے باغ اگر ان کے ایک درخت کے نیچے سوار سیر کرے سو برس تک تو نہ قطع کر سکے۔

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ ہجری
صفحہ ۵۸۰-۵۸۱/ ترتیب شریف صفحہ ۸۴۷

ذی الحجۃ الحرام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دس دنوں میں (یعنی ذی الحجہ کے دس دنوں میں) عمل صالح جس قدر اللہ تبارک و تعالیٰ عز و جل ذوالجلال والاکرام کو محبوب ہے اور کوئی ایسا دن نہیں (جس میں عمل صالح اتنا محبوب ہو) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ اللہ سبحانہٗ کے راستہ میں جہاد کرنا (یعنی کیا اللہ سبحانہٗ کے راستہ میں جہاد کرنا بھی اتنا محبوب نہیں؟) حضور اقدس و اکمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور نہ اللہ سبحانہٗ کے راستہ میں جہاد کرنا مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال لیکر نکلا پھر ان میں سے کسی کے ساتھ واپس نہ ہو (یعنی شہید ہو جائے۔)۔

اس باب میں حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ (حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب و صحیح ہے)

(ابن عباسؓ از ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۵۰ شمارہ ۶۷۵ از ترتیب شریف صفحہ ۸۸۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان دس دنوں میں اللہ سبحانہٗ کو جس قدر یہ بات پسند ہے کہ محنت و کوشش کرکے اس کے عابد بنیں اس سے بڑھ کر اور دنوں میں نہیں

پسند نہیں ان دس دنوں میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا کھڑا ہونا شب قدر میں کھڑے ہونے کے برابر ہے یہ حدیث غریب ہے میں نے امام محمد بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس اسناد کے علاوہ دوسرے طریقہ سے نہیں جانا۔

(ابوہریرہؓ۔ ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اوّل

صفحہ ۱۵۰ شمارہ ۷۴۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۵۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ عرفہ کے دن کا روزہ اس کے ایک سال پہلے کا کفارہ ہو جائے۔

اس باب میں حضرت ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

حضرت ابو قتادہؓ کی حدیث حسن ہے۔ علماء عرفہ کا روزہ بہتر و مستحب سمجھتے ہیں، مگر عرفات میں اس دن روزہ رکھنا منع ہے۔ (ابو قتادہؓ / بخاریؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۸ شمارہ ۷۴۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۵۰)

عشرۂ ذی الحجہ

ذی الحجہ کے پہلے دس دن اللہ کی عبادت کثرت سے کرو

دس راتوں میں سے کسی ایک رات کے آخری تہائی حصّہ

میں یہ نماز پڑھو، یا اگر ہو سکے ہر رات میں پڑھو:

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی

اس نے اپنے باپ علی بن حسین زین العابدین رض سے، اس نے اپنے باپ حسین بن علی رض سے، اس نے اپنے باپ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب عشرۂ ذی الحجہ آوے، تو عبادت میں کوشش کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کو فضیلت دی ہے، اور اس کی رات کی حرمت اس کے دن کی حرمت کی سی ہے جو کوئی دس راتوں

(باقی بر حاشیہ صفحہ آئندہ)

وَالْاِکْرَامِ ۔ ابار
اور عزت والے
نماز سے فارغ ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگو
سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ
پاک ہے عزت اور غلبے والا
سُبْحَانَ ذِی الْقُدْرَةِ وَالْمَلَكُوْتِ
پاک ہے قدرت اور بڑے ملک والا
سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ
پاک ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا جو نہیں مرتا
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ
اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلاتا ہے اور مارتا ہے
وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ سُبْحَانَ
اور آپ ہمیشہ زندہ رہنے والا نہ مرنے والا پاک ہے
اللّٰهِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ
اللہ بندوں اور شہروں کا پروردگار
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِیْرًا طَیِّبًا
اور اللہ کو ہے تعریف بہت پاکیزہ

(باقی از صفحہ گزشتہ) کے کسی رات کی تہائی پچھلی میں چار رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ ... ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار اور آیۃ الکرسی پڑھے تین بار ہر رکعت

میں پھر جب نماز سے فارغ ہو تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھاوے اور کہے سبحان ذی العزۃ والجبروت سبحان ذی القدرۃ والملکوت ... الخ

مُبَارَکًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

مبارک ہر حال پر اللہ بہت بڑا

کَبِیْرًا رَبُّنَا جَلَّ جَلَالُہٗ وَ

بزرگ ہمارا رب ہے اور اس کی بزرگی اور

قُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ ۱ بار

قدرت ہر مکان میں ہے

پھر جو چاہو دعا کرو، عرفہ کے دن روزہ رکھو،
عرفہ کی رات کو نماز پڑھو اور اسی دعا کے ساتھ دعا مانگو

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اور اگر دس راتوں میں سے ہر رات میں نماز پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو فردوسِ اعلیٰ میں داخل کرے گا۔ اور اس سے ہر برائی مٹا دے گا۔ اور اس سے کہا جاوے گا۔ نئے سرے سے عمل کئے جا۔ پھر جب عرفہ کا دن ہوا اور وہ اس کے دن میں روزے رکھے اور اس کی رات میں نماز پڑھے اور اس دعا سے دعا کرے اور اللہ تعالے کے سامنے بہت گڑگڑائے، تو اللہ تعالے فرماتا ہے، اے میرے فرشتو تم گواہ رہو۔ کہ میں نے اس کو بخش دیا۔ اور بیت اللہ کے حاجیوں میں اس کو شریک کر لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فرشتے بشارت دیتے ہیں اس کی؛ جو اللہ تعالیٰ ص۳

* دیکھو نزہۃ المجالس ج۱ صفحہ ۱۵۷-۱۵۸
* غنیۃ الطالبین ج۲ صفحہ ۱۴۲-۱۴۳
* نزہۃ المجالس ج۱ صفحہ ۱۵۷-۱۵۸ [handwritten notes, partly illegible]

عرفہ کے دن کی دوسری نماز

جسے ظہر و عصر کے درمیان پڑھو

نفل	۴ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ	
اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے۔ بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِکْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	

اس نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس نے سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص عرفہ کے دن ظہر اور عصر کے درمیان چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور قل ھو اللہ احد پچاس بار [illegible]

نہیں لگی اس کو آگ اور نہ رہا لوہا۔ پاوے گا اس کے آخری لقمہ میں مزا جیسے پاتا تھا اس کے پہلے لقمہ میں پھر ان کے پاس ایک جانور آوے گا۔ جس کے دونوں پر دو سرخ یاقوت کے ہونگے اور اس کی چونچ سونے کی اس کے ستر ہزار پر ہوں گے سو وہ لذیذ آواز سے پکارے گا۔ جو نہیں سنا ہوگا سننے والوں نے اس جیسا۔ اور کہے گا خوشی ہو عرفہ والوں کو (راوی نے کہا) گر پڑے گا وہ جانور ان میں سے ایک مرد کے پیالے میں پھر نکل پڑے گا اس کے ہر پر کے نیچے سے اس کے پروں میں سے ستر قسم کا کھانا وہ اس میں سے کھاوے گا پھر وہ جانور آپ کو جھاڑے گا اڑ جاوے گا۔ پھر جب وہ اپنی قبر میں رکھا جاوے گا تو اس کے قرآن کے ہر حرف کے برابر نور کی روشنی کرے گا یہاں تک کہ بیت اللہ کے گرد طواف کرنے والوں کو دیکھے گا۔ اور اس کے لئے ایک دروازہ بہشت کے دروازوں میں سے کھولا جائیگا۔ پھر وہ اس کے نزدیک کہے گا اے پروردگار قیامت قائم کر بسبب دیکھنے ثواب اور بزرگی کے۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۳۹۷)

ترتیب شریف صفحہ ۸۵۵

عرفہ کے دن پڑھو

نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ بہت بڑا ہے	۱ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ سلامتی مل سکتی ہے۔ بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی وَالْاِكْرَامِ اور عزت والے	۱ بار

عیدالاضحیٰ کی رات میں پڑھو

نفل	۲ رکعتیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۱ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ	
اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے	
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ	
سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی	
وَالْاِكْرَامِ	۱ بار
اور عزت والے	
پھر سلام پھیر کر	
آیۃ الکرسی	۳ بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ	۱۵ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	
پھر جو چاہو دعا کرو دنیا اور آخرت کی بھلائی سے	

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ پیچھے صفحہ

اسی طرح اور تقی ... النسی اتنا ہی پھر جب سلام پھیرے آیۃ الکرسی پڑھے تین بار اور استغفراللہ پندرہ بار پھر دعا کرے جو چاہے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے۔ بغیۃ العالمین بطبع صدیقی ... ۱۳۲۳ صفحہ ۱۴ ... تزکیہ شریف صفحہ ۳۵۶

عشرہ ذی الحجہ

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے شریف ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن یحییٰ مہدیؒ نے اپنی اسناد سے ہشام بن عروہؒ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے حضور اقدس جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کی دس راتوں میں سے ایک رات زندہ رکھی گویا اس نے اللہ کی اس شخص کی سی عبادت کی جو ایک سال بھر کی طوال میں حج اور عمرہ کرتا رہا اور جس نے ان دنوں میں ایک دن روزہ رکھا گویا اس نے اللہ تعالیٰ کی تمام سال عبادت کی۔

(غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی طرقح لاہور ۱۳۲۲ھ صفحہ ۲۰۷، از ترتیب شریف صفحہ ۸۵۰)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے حمزہ بن علی ابن الحسن وراقؓ سے اپنی اسناد سے سعید بن مسیبؒ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن نہیں جن میں اللہ سبحانہٗ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو زیادہ پیاری ہو ذی الحجہ کے دس دنوں سے اور بیشک ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال بھر کے روزہ کے برابر ہے اور ایک رات کا قیام سال

بھر کے قیام کے مثل ہے۔ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور)

(۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۷۶) (ترتیب شریف صفحہ ۸۵۸)

ہم کو خبر دی شیخ ابوالبرکات نے قاضی ابوالمظفر ہناد بن ابراہیم بخاری نسفیؒ سے اپنے اسناد سے عطا بن ابی رباحؒ سے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے سُنا انہوں نے کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص سماع یعنی راگ کو دوست رکھتا تھا۔ اور جب ذی الحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا سو یہ خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کو حاضر کرو پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے فرمایا ان دنوں کے روزہ رکھنے پہ تجھے کس چیز نے آمادہ کیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عبادت اور حج کے دن ہیں میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ ان لوگوں کی دعا میں مجھے شریک کرے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تیرے لیے ہر دن کی گنتی کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدی (قربانی کیلئے حرم) بھیجنے اور سو گھوڑوں کا ثواب ہے جن پر اللہ عزوجل کی راہ میں سوار کیا جائے۔ پھر جب یوم الترویہ ہوگا تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے اور ہزار اونٹ قربانی بھیجنے اور ہزار گھوڑوں کا جن پر اللہ عزوجل کی راہ میں سوار کیا جائے ثواب ہے جب عرفہ کا دن ہوگا تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور دو ہزار اونٹ جن کو تو ہدی بھیجے

اور جہاد کے لئے دو ہزار گھوڑوں کے دینے کا ثواب ہے (غنیۃ الطالبین) (مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۲۷۵/۲۷۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۵۹)

ہم کو خبر دی حضرت شیخ ابوالبرکات نے اپنی اسناد سے سعید بن جبیرؓ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کوئی دن نہیں جن میں نیک عمل اللہ عزوجل کی طرف زیادہ پیارا ہو۔ ان دنوں سے یعنی ایام تشریق کے دنوں میں عمل کرنے سے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جہاد بھی اللہ کی راہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال سے پھر نہ لوٹے اس میں سے کسی چیز کے ساتھ۔

(غنیۃ الطالبین۔ مطبع صدیقی واقع لاہور

۱۳۲۳ ہجری۔ صفحہ ۲۷۶

ترتیب شریف صفحہ ۸۵۹)

الاُضْحِیَۃُ

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے ہم کو کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ عرض کیا اور اون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اون کے ہر بال میں ایک نیکی۔

(زید بن ارقمؓ / احمدؒ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۶۱/ شمارہ ۹ ۱۳۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (یعنی عید البقر کے روز) اللہ سبحانہٗ کے نزدیک انسان کا کوئی عمل (قربانی کے جانور کا) خون بہانے سے زیادہ محبوب و مرغوب نہیں یہ (قربانی کا جانور) قیامت کے دن اپنے سینگوں اپنے بالوں اور اپنے گھروں کے ساتھ (صحیح سالم) آئے گا نیز وہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ سبحانہٗ (کی قبولیت) میں سے ایک

جگر میں گھر کر لیتا ہے۔ پس تم لوگ قربانی سے اپنا دل خوش کرو اس باب میں حضرت زید بن ارقم اور حضرت عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ دوسری روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قربانی کرنے کیلئے (جانور کے) ہر بال کے بدلہ ایک نیکی ہے۔ اور بعض نے روایت کیا ہے کہ ہر سینگ کے بدلہ (ایک نیکی ہے)

(عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۷۳۰ شمار ۱۳۹۲

ترتیب شریف صفحہ ۸۶

روایت ہے کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے معبود اس کو کیا ثواب ہے جو قربانی کرے امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اللہ عزوجل نے فرمایا اس کا ثواب یہ ہے کہ اس کو اس کے ہر بال کے عوض دی جاویں دس نیکیاں اور اس سے دس برائیاں دور کی جاویں اور اس کے لئے بلند کئے جاویں دس درجے۔ عرض کیا اے میرے معبود اس کو کیا ثواب ہے، جب وہ قربانی کا پیٹ پھاڑے فرمایا جب پھٹے گی اس کی قبر اللہ تعالیٰ اس کو بے خوف نکالے گا، بھوک اور پیاس اور قیامت کے خوفوں سے اے داؤدؑ! اس کے لئے اس قربانی کے ہر ٹکڑے کے بدلے ایک جانور ہوگا بہشت میں بختی اونٹ کی طرح اور اس قربانی کے

پائے کے کھروں سے گوشت کے عوض ایک گھوڑا ہوگا بہشت کے
گھوڑوں میں سے اور اس کے بدن کے ہر بال کے عوض جنت میں ایک محل ہوگا
اور سر کے بال کے عوض حُور العین میں سے ایک خدمت گار ہوگی۔ اے داؤد تو
نے نہیں جانا کہ قربانیاں ہی سواری ہیں اور بیشک قربانیاں گناہوں کو مٹاتی ہیں اور
مصیبتوں کو دور کرتی ہیں۔ تو قربانیوں کا حکم کہ کیونکہ وہ مومن کا عوض ہیں اسحاقؑ
(حضرت اسمٰعیلؑ) کے عوض کی طرح ذبح ہے۔ (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی
واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۱۶۱ اھ/ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۱)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منوّرہ میں دس
سال رہے (اور اس تمام عرصہ میں) برابر قربانی کرتے رہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔
(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۰ شمار ۱۴۰۷/ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۱)

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الضحیٰ
کے دن ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا "تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے بغیر قربانی نہ کرے
راویؓ کہتے ہیں کہ اس پر میرے ماموں نے اٹھ کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آج کے دن گوشت ناپسند ہوتا ہے لہٰذا میں نے جلدی قربانی کر لی تاکہ اپنے اہل اور
گھر والوں کو یا (کہا) پڑوسیوں کو کھلاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر دوسرا
جانور ذبح کرو۔ میرے ماموں نے عرض کیا میرے پاس بکری کا ایک سال کا بچہ ہے جو
گوشت میں دو بکریوں سے اچھا ہے۔ کیا میں اسے ذبح کر دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا ہاں یہ تو تیری بہترین قربانی ہے اور تیرے بعد جذعہ (بکری کا چھ ماہ کا بچہ) اور کسی کیلئے کافی نہ ہوگا اس باب میں حضرت جابرؓ حضرت جندبؓ حضرت انسؓ حضرت عویمر بن اشقرؓ حضرت ابن عمرؓ حضرت ابو زیدؓ انصاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے جب تک امام نماز نہ پڑھ لے تب تک شہر والے قربانی نہ کریں۔ علماء کی ایک جماعت نے دیہات والوں کو صبح کی نماز کے بعد قربانی کرنے کی اجازت دی ہے امام ابن مبارکؒ وغیرہ کا یہی قول ہے۔ علماء کا اتفاق و اجماع ہے کہ بکری کا جذعہ (چھ ماہ کا بچہ) کافی نہیں ہاں بھیڑ کا جذعہ (چھ ماہی بچہ) کافی ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۵۰ شمارہ ۱۴۰۳ از ترتیب شریف صفحہ ۸۶۱)

حضرت جبلہ بن سحیمؒ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا قربانی واجب ہے آپ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے قربانی کی پوچھنے والے نے پھر وہی سوال کیا۔ آپ رضؓ نے فرمایا تم کچھ سمجھتے بھی ہو (یا نہیں میں کہہ رہا ہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تمام مسلمانوں نے قربانی کی ہے یہ حدیث حسن ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے بلکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے بہتر ہے کہ اس سنت پر عمل کیا جائے۔ امام سفیان ثوریؒ اور امام عبداللہ بن مبارکؒ کا یہی قول ہے۔

(امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک قربانی واجب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۵۴ شمارہ ۱۴۰۶ از ترتیب شریف صفحہ ۸۶۲)

جب ذبح کرنے لگو تو یوں تکبیر کہو

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ۱ بار

اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے

اپنا پاؤں جانور کے پہلو میں رکھو

جب قربانی کرو، تو جانور کو قبلہ کے رُخ لٹاؤ

اور یہ دعا پڑھو

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر اس کی طرف منہ کیا جس نے

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا

آسمانوں کو اور زمین کو پیدا کیا موحد بن کر

وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ

اور میں ان میں سے نہیں جو اللہ کا شریک بناتے ہیں بیری

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سینگوں والے سفید و سیاہ مینڈھے کی تکبیر کہہ کر اپنے دست مبارک سے ذبح کئے بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔ اس باب میں حضرت علی، حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر، حضرت ابو ایوب، حضرت ابو درداء، حضرت ابو رافع، حضرت ابن عمر اور حضرت ابوبکرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ نمبر ۱۳۹۳ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۲

حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے روز دو مینڈھے قربانی کئے۔ اور جب ان کو قبلہ رخ کیا تو یہ دعا پڑھی اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ...... الخ پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کیا۔

دارمی شریف صفحہ ۳۰۱ نمبر ۱۹۲۵ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۳

صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ

نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور

مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ

ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہی حکم مجھ کو ہوا ہے

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ

اور میں سب سے پہلے فرمانبرداری (اسلام) کا اقرار کرتا ہوں اے اللہ

اِنَّ ھٰذَا مِنْکَ وَ لَکَ عَنْ

یہ قربانی تیری ہی عطا کی ہوئی ہے اور تیری خوشنودی کے لئے ہے تو

مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِہٖ (اَوْ عَنْ

اس کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کی امت کی جانب سے قبول فرما

فُلَانٍ)

(یا فلاں کی طرف سے قبول فرما)

پھر

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے

کہہ کر ذبح کرو

روایت ہے کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسولِ اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنی قربانی کی طرف اٹھ اور اس کے پاس حاضر ہو، کیونکہ تیرے لئے بخشا جاوے گا پہلے قطرے سے جو اس کے خون سے گرے گا۔ جو گناہ تو نے کیا، اور کہہ

اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ :۔ "بے شک میری نماز اور عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے۔ جو جہان کا رب ہے۔"

غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی واقع لاہور ۱۳۲۳ھ صفحہ ۱۶-۴۱۵

ترتیب شریف صفحہ ۸۶۴

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ذبح یا نحر کرتے عیدگاہ میں (ذبح بکری یا گائے کو اور نحر یعنی برچھا مارنا اونٹ کو)

نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کیا مدینہ میں اور جب نحر نہیں کرتے تھے، تو ذبح کرتے تھے عیدگاہ میں

نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۴)

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں عید قربان میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عید گاہ میں حاضر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا خطبہ پورا کر کے منبر پر سے اترے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کیا۔ اور فرمایا کہ یہ میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کیطرف سے ہے جنہوں نے قربانی نہیں کی یہ حدیث اس طریقہ اسناد سے غریب ہے صحابہؓ وتابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ آدمی جب ذبح کرے تو بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے امام ابن مبارکؒ کا یہی قول ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۷ شمار ۱۴۲۱ ترتیب شریف صـ ۸۶۴)

حضرت حنشؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے۔ ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے، آپ سے کہا گیا (یعنی پوچھا گیا) کہ آپ دو مینڈھوں کی قربانی کیوں کرتے ہیں؟) تو آپ نے فرمایا۔ اس کا مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔ اس لئے میں ہمیشہ ہی کرتا رہوں گا اور کبھی نہ چھوڑوں گا۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۹۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہ چھریوں کو خوب تیز کیا جائے اور ذبیحوں کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے، بلکہ اس کو پوشیدہ رکھا جائے جب ذبح کرنے کا وقت ہو تو بہت جلدی سے ذبح کر دیا جائے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶۵)

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے اور وہ اس حدیث کو مرفوع کرتے ہیں (یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں) کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس لنگڑے جانور کی قربانی نہ کی جائے جس کا لنگڑا ہونا ظاہر ہو۔ (اگر معمولی لنگ ہو تو کوئی حرج نہیں) اور نہ اس کانے کی جس کا کانا پن ظاہر ہو، اور نہ اس بیمار کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ اس دبلے کی جس (کی ہڈی تک) میں گودا نہ ہو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمارہ ۱۳۹۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶۵)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگ والے جوان نر اور موٹے تازے مینڈھے کی قربانی کی جو سیاہ منہ سے کھاتا تھا، سیاہ پاؤں سے چلتا تھا۔ اور سیاہ آنکھوں سے دیکھتا تھا (یعنی اس کا منہ ٹانگیں اور آنکھیں سیاہ تھیں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمارہ ۱۳۹۵/ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۵)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا (جانور) سینگ یا کان آدھا یا آدھے سے زیادہ غائب ہو اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (یعنی جس جانور کا کان یا سینگ آدھا یا آدھے سے زیادہ غائب ہو اس کی قربانی نہیں ہو سکتی۔) حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیبؓ سے اس (مسئلہ) کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ عضب نصف یا نصف سے زیادہ کٹ کر غائب ہو جانے کو کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے (اس حدیث میں عضب کا لفظ آیا ہے۔)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمارہ ۱۴۰۴/ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۵)

حضرت ابو کباشؓ کہتے ہیں کہ میں کچھ جذع (چھ ماہی بھیڑیں) بیچنے کے لئے مدینہ منورہ میں لایا لیکن ان کی بہت کم قیمت لگی۔ (اور بک نہ سکے) میں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مل کر اس کے متعلق سوال کیا تو انہوںؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے چھ ماہی بھیڑ قربانی کے لئے بہت اچھا جانور ہے راویؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ فرمانا تھا کہ لوگوں نے میرے جانور ہاتھوں ہاتھ مول لے لئے۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت ام بلالؓ اپنے جانور سے حضرت جابرؓ حضرت عقبہ بن عامرؓ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث

غریب ہے۔ یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ جذع (چھ ماہی بھیڑ) کی قربانی جائز ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۳ شمار ۱۳۹۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶۶)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم نظر اٹھا کر آنکھ کان غور سے دیکھ لیا کرو۔ اور ان جانوروں کی قربانی نہ کرو مقابلہ (اس جانور کو کہتے ہیں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو) مدابرہ (جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہوا ہو) اور خرقا (جس کے کان میں سوراخ ہو۔)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۳۹۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶۶)

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور اپنے اصحابؓ کو تقسیم کئے تو مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک برس کا پہنچا تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو ایک بکری کا بچہ ایک برس کا ملا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس کی قربانی کرو۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۹۳۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۶۶)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقام) حدیبیہ میں قربانی کی اونٹ کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی اور گائے کی قربانی بھی سات آدمیوں کی طرف سے کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ امام ابن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور اسحٰقؒ کا بھی قول ہے

امام اسحٰقؒ نے فرمایا ہے کہ اونٹ دس آدمی کیطرف سے بھی کافی ہے اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کو دلیل پیش کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۰۲/ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۶)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ کہ عید قربان آگئی تو ہم لوگ (قربانی کے جانوروں میں ہم) شریک ہو گئے۔ ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی اس باب میں حضرت ابوالاسد اسلمیؓ کے دادا اور حضرت ابوایوبؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۲ شمار ۱۴۰۱/ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۷)

حضرت حجیہ بن عدیؓ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ گائے سات آدمیوں کیطرف سے کافی ہے۔ راویؒ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اگر اس کے بچہ پیدا ہو (تو کیا کیا جائے) آپ نے فرمایا اس کے بچے کو بھی اس کے ساتھ ہی ذبح کرو۔ میں نے عرض کیا اگر لنگڑی گائے ہو تو پھر (اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا جب قربانی کی جگہ جا سکے (تو اس کی قربانی جائز ہے) میں نے عرض کیا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا اس کی قربانی میں کوئی حرج نہیں۔ ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے یا (فرمایا) ہمیں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا ہے۔ کہ نظر اٹھا کر دونوں آنکھوں اور

کانوں کو دیکھ لو (اگر وہ ٹھیک ہیں تو قربانی کر لو) یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۳ شمار ۱۴۰۳ از ترتیب شریف صفحہ ۸۶)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے قربانی کے لئے پانچ برس یا زیادہ کا اونٹ ہونا چاہیئے۔

(موطا امام مالکؒ صفحہ ۳۴۹/۴۹ از ترتیب شریف صفحہ ۱۸۸)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اونٹوں کے پاس جانے کا (جب وہ نحر ہوتے تھے) اور حکم کیا ان کی جھولوں اور کھالوں کے بانٹ دینے کا اور حکم کیا قصاب کی مزدوری اس میں سے نہ دینے کا۔ کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے بلکہ مزدوری قصاب کی ہم اپنے پاس سے دیا کرتے تھے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۸۲ شمار ۱۵۵۴ از ترتیب شریف صفحہ ۱۸۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن سابطؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اونٹ کا بایاں پاؤں باندھ کر کھڑا کر کے اس کو نحر کرتے تھے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۸۲ شمار ۱۵۵۲ از ترتیب شریف صفحہ ۱۸۸)

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم نحر کے بعد یعنی دسویں تاریخ کے بعد دو دن تک قربانی کی جا سکتی ہے

(نافع رض/مالک رح/ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۱ شمار ۱۳۷۷
ترتیب شریف صفحہ ۸۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "میں نے تم لوگوں کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ امیر لوگ غریبوں کو تقسیم کر دیں مگر اب تم سے کہتا ہوں کہ جتنا جی چاہے کھاؤ کھلاؤ اور جمع کر کے رکھ لو۔" اس باب میں حضرت ابن مسعود رض حضرت عائشہ رض حضرت نبیشہ رض حضرت ابو سعید رض حضرت قتادہ بن نعمان رض حضرت انس رض اور حضرت ام سلمہ سے بھی روایت ہے حضرت بریدہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ صحابہ رض و تابعین رح کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ (بریدہ رض/ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد اوّل
صفحہ ۳۰۵ شمارہ ۱۴۸۱/ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جس نے عید قربان کا چاند دیکھا اور قربانی کا ارادہ کیا تو وہ (قربانی کے ذبح ہونے تک) اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ یہ حدیث اور طریقہ سے بھی ام سلمہ رض سے مروی ہے بعض علماء کا یہی قول ہے۔ سعید بن مسیب رح اسی کے قائل ہیں۔ امام احمد رح اور امام اسحاق رح بھی اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ لیکن بعض علماء نے اس کی اجازت دی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ سر کے بال منڈوانے یا ترشوانے میں اور اسی طرح ناخن ترشوانے میں کچھ حرج نہیں۔ امام شافعی رح کا یہی قول ہے اور حضرت عائشہ رض

کی اس حدیث سے دلیل لائے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی بھیجتے اور جن چیزوں سے محرم بچا کرتے ہیں ان میں سے کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے تھے۔ (ام سلمہؓ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۷ شمارہ ۴۲۳ از ترتیب شریف صفحہ ۸۶۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص سے مجھے حکم ہوا ذی الحجہ کی دسویں تاریخ عید کرنے کا اللہ تعالیٰ نے اس دن کو عید کیا اس امت کے لئے وہ بولا اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (یعنی قربانی کے موافق نصاب نہ ہو) مگر ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اس کو بھی کاٹ ڈالے گا تو تکلیف ہوگی) لیکن تو اپنے بال بنا اور ناخن کترا اور مونچھ کے بال لے اور زیر ناف کے بال مونڈھ۔ بس یہی تیری قربانی ہے پوری اللہ کے نزدیک۔

(نسائی شریف جلد سوم صفحہ ۱۵۸-۱۵۷

ترتیب شریف صفحہ ۸۶۸)
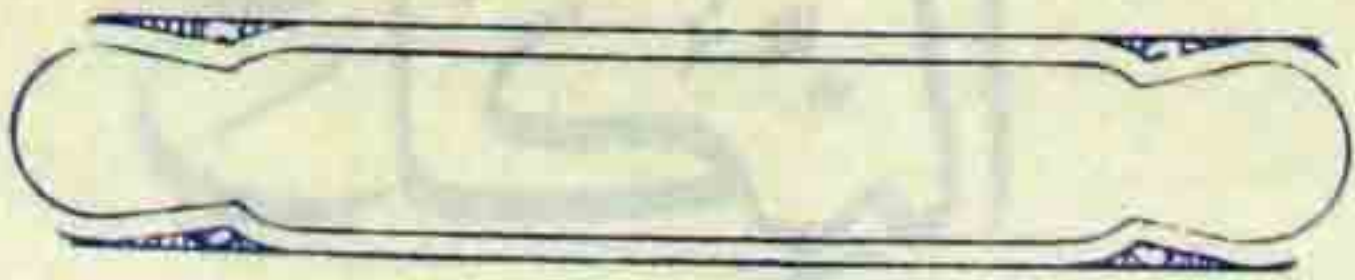
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ
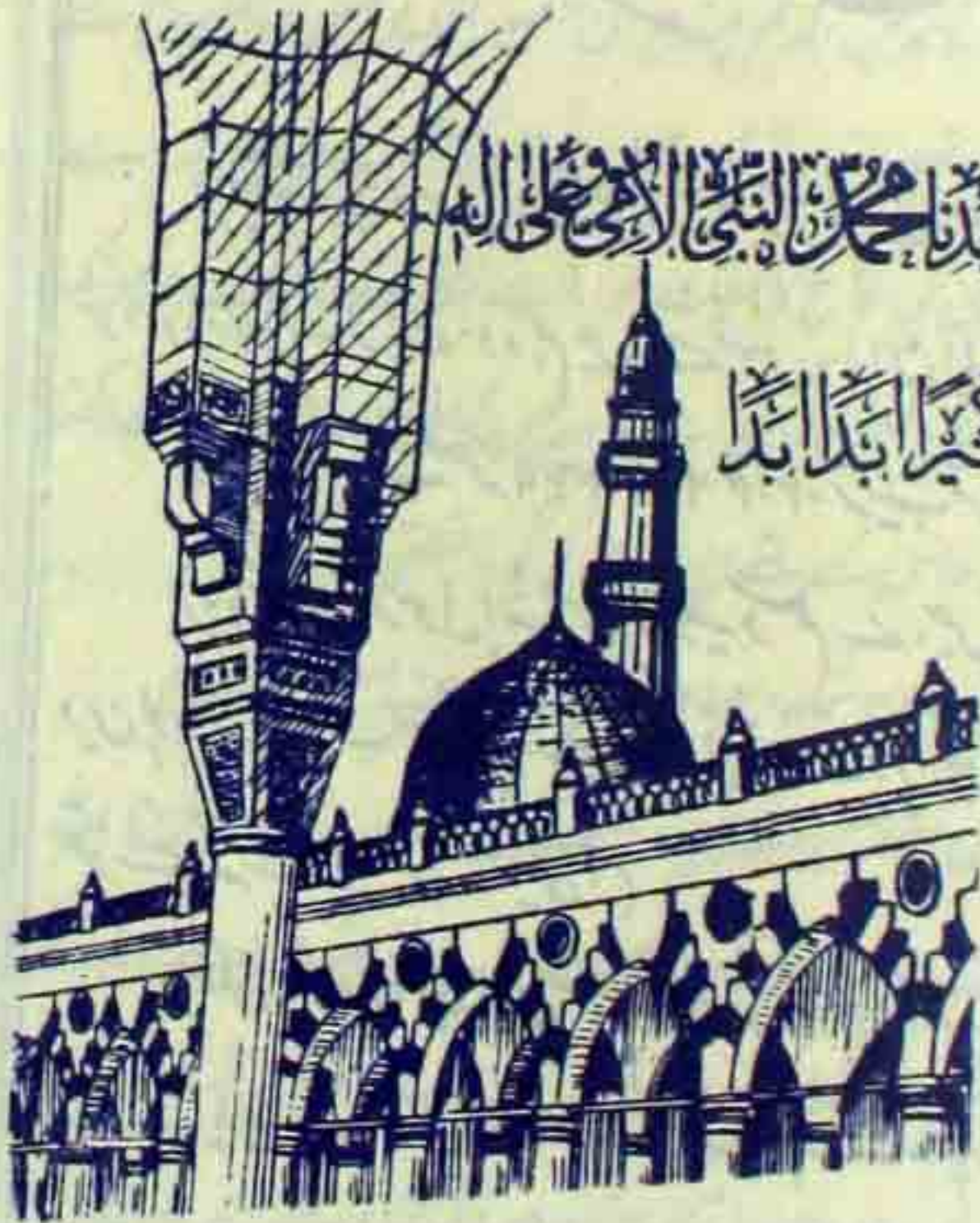
یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۴۶
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ الہٖ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

النکاح

اَلنِّکَاح

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس کو نکاح کرنے کا مقدور ہو، اور نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابن ابی نجیح رض / دارمی رح)

(دارمی شریف صفحہ ۳۲۹ شمار ۲۱۴۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس نے نکاح کیا، اپنا آدھا دین پورا کر لیا۔ اب اس کو چاہیے، کہ باقی نصف دین میں اللہ سبحانہٗ سے خوف و تقوےٰ کرے (انس رض / بیہقی رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۹ شمار ۲۹۴۶۔ ترتیب شریف صہ ۸۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کی سنت میں سے ہیں۔ (۱) حیا کرنا (۲) عطر و خوشبو کا استعمال کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) نکاح کرنا۔

اس باب میں حضرت عثمان رض، حضرت ثوبان رض، حضرت ابنِ مسعود رض، حضرت عائشہ رض، حضرت عبد اللہ بن عمر رض، حضرت جابر رض اور حضرت عکاف رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ایوب انصاری رض کی حدیث حسن و غریب ہے، دوسرے راویوں رح

کے ذریعہ بھی حضرت ابو ایوبؓ کی زبانی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے۔ (ابو ایوب انصاریؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۹۸۴ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۹)

حضرت عبد اللہؓ کہتے ہیں، کہ ہم چند جوان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، ہمارے پاس کچھ نہیں تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے جوان لوگو! تم میں سے جس کو نکاح کا مقدور ہو، اسے نکاح کرنا چاہیئے، کیونکہ اس میں نگاہ نیچی اور شرمگاہ محفوظ رہتی ہے، اور جس کو مقدور نہ ہو، وہ روزہ رکھنا اختیار کرے کیونکہ روزہ اس کے لئے ایسا ہے کہ گویا خصی کر دیا گیا۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۲۹ شمار ۲۱۴۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ سبحانہٗ نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک حق ٹھہرایا ہے، ایک تو مکاتب ہے، وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت کے ادا کرنے کا ہو دوسرا نکاح کرنے والا اس ارادے سے (نکاح کرے) کہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے۔ اور تیسرا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔ (ابو ہریرہؓ / نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۴ ترتیب شریف صفحہ ۸۶۹/۸۷۰)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کی ترکِ نکاح کی درخواست کو ردّ فرما دیا اگر آپ

صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت دے دیتے، تو ہم سب لوگ خصی ہو جاتے۔
یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۹۸۶ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، نکاح کیا جاتا ہے عورت سے چار سبب سے، اس کے مال کے سبب سے اور اس کے حسب و نسب کے سبب سے اور اس کی خوبصورتی کے سبب سے، اور اس کی دینداری کے سبب سے، سو تو دیندار عورت کو طلب کر، تیرے ہاتھوں میں خاک، اگر تو نے دیندار کو چھوڑا۔ (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۴ شمار ۱۸۰۹ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ کا مومن بندہ اللہ سے تقویٰ (خوف) کے بعد جو چیز سب سے بہتر اپنے لئے انتخاب کرتا ہے وہ نیک بخت عورت ہے (ایسی عورت) جس کو وہ (کسی بات کا) حکم دے، تو وہ فوراً اس پر عمل کرے، اس کی طرف دیکھے، تو وہ اس کا دل خوش کرے، اس کو قسم دے، تو وہ قسم کو پورا کرے اور وہ غائب ہو۔ تو اپنی عصمت اور اس کے مال کی حفاظت کرے (ابو امامہؓ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۹ شمار ۲۹۴۵ ترتیب شریف ص ۸۷۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب تمہارے پاس کوئی

ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے، جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو، تو اس سے نکاح کر دو۔ اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور لمبا چوڑا فساد رونما ہو جائے گا۔ اس باب میں حضرت ابو حاتم مزنیؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بعض راویوںؒ نے مرسلاً روایت کی ہے (یعنی بیچ میں سے ایک راویؓ کا نام چھوڑ کر روایت کی ہے)

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۰ شمار ۹۸۸ ترتیب شریف ف۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بابرکت نکاح وہ ہے جو محنت کے لحاظ سے آسان ہو، یعنی جس کا مہر کم ہو، اور عورت زیادہ مصارف کے لئے مرد کو پریشان نہ کرے، بلکہ جو کچھ مل جائے، اس پر قناعت کرے (عائشہؓ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۹۹ شمار ۲۹۴۷ - ترتیب شریف صفحہ ۱۷۱ / ۸۷)

حضرت ابو زبیر مکیؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے پیغام دیا نکاح کا ایک شخص کی بہن کو اس نے بیان کیا، کہ وہ عورت بدکار ہے۔ جب حضرت عمر فاروقؓ کو اس کی خبر پہنچی، آپ نے اس شخص کو بلا کر مارا یا مارنے کا قصد کیا اور فرمایا، کہ تجھے اس خبر کے پہنچانے سے کیا غرض تھی (مؤطا شریف صفحہ ۴۵۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۱ / ۸۷)

حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص آیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا، مجھے ایک عورت ملی ہے، جو نہایت خوبصورت اور شریف ہے مگر اس کے اولاد نہیں ہوتی، کیا میں اس سے نکاح کروں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا، نہیں، پھر وہ دوسری بار آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نہیں پھر تیسری بار آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، نکاح کرو چاہنے والی محبت کرنے والی بہت (بچے جننے والی عورت سے کیونکہ میں اپنی امت کو بڑھانے والا ہوں تمہاری وجہ سے

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۲۹ شمارہ ۱۸۱۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ساری دنیا متاع ہے (یعنی دنیوی فائدہ) اور دنیا کی بہترین متاع نیک بخت عورت ہے (عبداللہ بن عمرؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۸۹۴ شمارہ ۲۹۳۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۸)

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے، پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اس کو؟ میں نے عرض کیا، نہیں، فرمایا کہ دیکھ لے اس کو اس سے الفت زیادہ ہوگی

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ محرم نہ تو خود نکاح کرے اور نہ کسی اور کا نکاح کرائے (عثمانؓ / دارمیؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۳ شمارہ ۲۱۷۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۸

اعلان النکاح

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس نکاح کو مشہور کیا کرو، اور اسے مسجدوں میں کیا کرو۔ اس موقع پر دف بجایا کرو۔ یہ حدیث اس باب میں حسن و غریب ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱ شمارہ ۹۹۳ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ حلال اور حرام کو جدا کرنیوالی چیز دف اور آواز ہے (یعنی گانا) اس باب میں حضرت عائشہؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ربیع بنت معوذؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت محمد بن حاطبؓ کی حدیث حسن ہے، انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹی عمر میں دیکھا ہے۔

(محمد بن حاطب جمحیؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱ شمارہ ۹۹۲ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۲)

حضرت عامر بن سعدؓ سے روایت ہے اگیا میں ایک شادی میں، جہاں حضرت قرظہ بن کعبؓ اور حضرت ابو مسعود انصاریؓ بھی تھے۔ اتفاق سے وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں۔ میں نے کہا، تم دونوں اصحاب ہو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو۔ تمہارے روبرو یہ کام ہو رہا ہے۔ وہ دونوں صاحب فرمانے لگے، تمہارا جی

چاہے، سنو ہمارے ساتھ میٹھ کر، اور نہیں تو چلے جاؤ، ہمارے لئے رخصت دی گئی ہے شادی میں کھیلنے کی (کیونکہ شادی ایک خوشی ہے، اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے۔ گانا اگر دیگر چیزوں سے خالی ہو، تو منع نہیں)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۷ - ترتیب شریف صفحہ ۸۷۲)

حضرت عائشہ صدیقہ رض کہتی ہیں، کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی میں نے اس کا نکاح کیا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ رض! تم گانا نہیں کرائیں! قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے (عائشہ رض / ابن حبان رض)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ شمار ۳۰۰۰ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۲)

حضرت ربیع بنت معوذ رض فرماتی ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے، تو میرے پاس تشریف لائے، اس رات کی صبح کو جس رات مجھ پر خیمہ بنایا گیا تھا۔ اور میری شب زفاف تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بچھونے پر بیٹھے، جہاں (اے خالد بن ذکوان رض) تم بیٹھے ہو، اور ہماری لڑکیاں گا کر اور دف بجا بجا کر میرے باپ دادا کی جو جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے، تعریفیں بیان کر رہی تھیں اور نوحہ و فریاد بھی کر رہی تھیں۔ انہوں نے مرثیے گاتے گاتے کہا۔ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ (اور ہم میں ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں، جو کل کے دن ہونے والی باتوں کو بھی جانتے ہیں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ اس کو چھوڑ دو۔ بلکہ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں، وہی کہو، یہ حدیث حسن و صحیح ہے،

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۹۹۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۲/۸۷۳)

حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرنیسے منع فرمایا۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۳۰ شمار ۲۱۵۰ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۳)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے یعنی کوئی ایک دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے، نہ ایک مرد دوسرے کی منگنی پر منگنی بھیجے، جب تک کہ پہلا منگیتر اپنی منگنی نہ چھوڑ دے یا دوسرے کو اجازت دیدے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۷۴ شمار ۱۳۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۳)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدگمانی سے تم بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب باتوں سے جھوٹی بات ہے۔ اور لوگوں کی باتوں کی کرید نہ کرو۔ اور باہم دشمنی نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے کے بھائی بنے رہو۔ اور کوئی مرد اپنے بھائی مسلمان کی منگنی پر منگنی نہ بھیجے۔ جب تک وہ نکاح نہ کرے یا منگنی چھوڑ دے

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۷۴ شمار ۱۳۱ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۳)

الولی

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ بیوہ عورت (اپنے نکاح کے معاملہ میں) اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے (یعنی نکاح کی اجازت دینے یا نکاح کے معاملہ میں) اور کنواری عورت بھی اس کی حقدار ہے۔ کہ اس سے نکاح کی اجازت حاصل کی جائے، اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے، اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ بیوہ عورت اپنے ولی سے اپنے معاملات (نکاح وغیرہ کا) زیادہ حق رکھتی ہے۔ اور کنواری عورت سے بھی اجازت حاصل کی جائے، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ بیوہ زیادہ حقدار ہے۔ اپنے ولی سے اور کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کی اجازت اس کا باپ حاصل کرے اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے۔

(ابن عباسؓ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۲ شمارہ ۲۹۷

(ترتیب شریف صفحہ ۸۷۴)

حضرت ابوسلمہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ہم سے یہ حدیث بیان کی، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔ کہ رانڈ (بیوہ) کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جاوے، اور نہ باکرہ (کنواری لڑکی) کا نکاح

اس کی بغیر اجازت کیا جاوے۔ اصحابؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باکرہ کا اذن کیونکر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسکا خاموش رہنا اذن ہے

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۴ شمار ۱۲۴ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اجازت لی جائے باکرہ (کنواری لڑکی) سے اس کی ذات اور نفس کے کاموں میں۔ اگر چپ رہے، تو وہی اس کی اجازت ہے۔ اور اگر انکار کیا، تو نہیں زور اس پر۔ (ابو ہریرہؓ/نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۴)

حضرت خنسار دختر خذام انصاریہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ میرے باپ نے میرا نکاح کر دیا۔ اور میں ثیبہ (بیوہ) تھی۔ مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح فسخ کر دیا (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۴ شمار ۱۲۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس عورت نے اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا۔ اس کا نکاح باطل ہے۔ اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ پس اگر اس کے ساتھ وہ (مرد) صحبت کرے تو عورت کے لئے مہر ہے، کیونکہ اس نے اس کی فرج کو حلال کیا ہے۔ اور اگر (اس کے ولیوں میں) پھوٹ پڑ جائے، تو جس کا ولی کوئی نہیں، اس کا ولی حاکم وقت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت ابو موسیٰؓ کی حدیث کی اسناد میں اختلاف ہے اس

باب میں حضرت ابوموسیٰؓ کی یہ حدیث کہ "بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا" صحیح تر ہے، اور حضرت عائشہؓ کی حدیث کہ "بغیر ولی کی اجازت کے نکاح نہیں ہوتا" حسن ہے، اور اس باب میں حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مثلاً حضرت عمر بن الخطابؓ، حضرت علی المرتضےؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حدیث پر عمل ہے کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔ اور بعض فقہاءؒ و تابعینؒ مثلاً حضرت حسن بصریؒ، حضرت سعید بن المسیبؒ، حضرت شریحؒ، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے ایسا ہی منقول ہے۔ حضرت سفیان ثوریؒ امام اوزاعیؒ امام مالکؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا بھی یہی قول ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ قوم ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۱۳ شمار ۱۰۰۵ / ترتیب شریف صفحہ ۵۷۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زانی وہی عورتیں ہیں جو اپنا نکاح بغیر گواہوں کے کرتی ہیں۔ حضرت یوسف بن حمادؒ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالعلیؒ نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں مرفوع بیان کیا ہے (یعنی اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول بتلایا ہے) لیکن کتاب الطلاق میں مرفوع نہیں کیا بلکہ موقوف رکھا ہے۔ اور صحیح روایت یہ ہے کہ خود حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا گواہ کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ یعنی موقوف روایت زیادہ صحیح ہے اس باب میں حضرت عمران بن حصینؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل

ہے۔ ان سب نے فرمایا کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل اس میں اختلاف کیا ہو۔ (یعنی اس مسئلہ میں کبھی اختلاف نہیں) مگر ان بعد والے علماء کے ایک گروہ نے اختلاف کیا ہے تو ان کا بھی اختلاف اس بارے میں نہیں کہ گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا بلکہ اس مسئلہ میں ہے کہ ایک گواہ کے بعد دوسرا حاضر ہو۔ (تو کوئی حرج ہے یا نہیں یا دونوں بیک وقت حاضر ہوں۔) اکثر علماء اور کوفہ والے کہتے ہیں کہ جب تک نکاح کے وقت دونوں گواہ ساتھ ساتھ موجود نہ ہوں نکاح نہیں ہوتا۔ بعض مدنی علماء کہتے ہیں کہ ایک گواہ کے چلے جانے کے بعد دوسرا گواہ آئے تب بھی نکاح ہو جائے گا۔ بشرطیکہ لوگ اس کا اعلان کر دیں۔ امام مالکؒ کا یہی قول ہے اور مدینہ والوں کی روایت کے مطابق امام اسحٰق بن ابراہیمؒ نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ نکاح میں ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کافی ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ (ابن عباسؓ / ترمذیؒ

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۳ شمار ۱۰۰۷ / ترتیب شریف صفحہ ۸۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیم لڑکی سے اجازت لی جائے گی۔ اگر چپکی ہو گئی تو اجازت ہو گئی۔ اور اگر انکار کرے تو جبر نہیں کیا جائے گا۔

(ابو موسیٰؓ / دارمیؒ / دارمی شریف صفحہ ۲۳۲

شمار ۲۱۶۰ / ترتیب شریف صفحہ ۸۷۶)

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں مجھ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

نکاح کیا ہے۔ اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی اور نو سال کی عمر میں مجھ سے خلوت کی گئی اور نو برس تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں رہی۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۰ شمار ۱۲۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ایسے ہیں جن کو دوہرا اجر اور ثواب ہے پہلا وہ جس کے پاس لونڈی ہو اور ادب سکھایا ہو اس کو جیسا کہ ادب سکھانے کا حق ہے اور علم پڑھایا اس کو جیسا کہ علم پڑھانے کا حق ہے یعنی علم و ادب میں اس کو لائق و فائق کیا ہو اور آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کر لے اور دوسرا غلام جو ادا کرے حق عبادت اپنے مالک کا حق اور حق اللہ سبحانہ کا، اور تیسرا اہل کتاب مسلمان ایمان لایا ہو (ابو موسیٰؓ نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۶۳ / ترتیب شریف صفحہ ۸۷۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس عورت کا نکاح دو ولیوں نے (الگ الگ جگہ) کر دیا (یعنی ایک نے کسی سے اور ایک نے کسی سے) تو وہ عورت پہلے کیلئے ہے اور اگر کسی نے کوئی چیز دو آدمیوں کے ہاتھ بیچی تو وہ (بھی) پہلے کیلئے ہے یہ حدیث حسن ہے اور علما کے نزدیک اسی پر عمل ہے ہم نہیں جانتے کہ علماء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جب ایک ولی نے دوسرے ولی سے پہلے نکاح کیا تو پہلے کا نکاح جائز ہے اور دوسرے کا نکاح فسخ ہے (یعنی جس ولی نے پہلے نکاح کیا ہے وہ جائز رہے گا اور دوسرے کا کیا ہوا نکاح فسخ ہو گا) اور جب دونوں ولیوں نے ایک ساتھ ہی نکاح کیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہے۔ امام سفیان ثوریؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔ (سمرہ بن جندبؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۱۵/۲۱۶ شمار ۱۰۱۲/ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۶/۸۷۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی عورت کسی عورت کا نکاح نہ کرے۔ اور نہ کوئی عورت خود اپنا نکاح (اپنے اختیار سے) کرے اسلئے کہ جو عورت اپنا نکاح خود کرتی ہے وہ زنا کرنے والی ہے۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۳/ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ہاں بچہ پیدا ہو وہ اسکا اچھا نام رکھے اس کو ادب (آداب و احکام شرع وعلم) سکھائے پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے اور بالغ ہونے پر اگر اس کا نکاح نہ کیا گیا اور لڑکا گناہ میں مبتلا ہو تو اس کا گناہ باپ پر ہوگا۔ (ابوسعیدؓ و ابن عباسؓ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تورات میں لکھا ہے کہ جس شخص کا بیٹا بارہ برس کا ہو جائے اور وہ اس کا نکاح نہ کرے تو بیٹا جو گناہ کریگا۔ اس کا گناہ باپ پر ہوگا

(عمرؓ / انس بن مالکؓ / بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمار ۲۹۸۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غلام اپنے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گا، وہ زانی ہے۔ اس کا نکاح درست نہیں۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے (جابرؓ بن عبداللہ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمار ۱۰۱۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۷)

الشّغار

بٹے کا نکاح

حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت عبدالرحمن بن حکم کو بیاہ دی۔ اور حضرت عبدالرحمن نے اپنی بیٹی حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس کو، اور اسی کو مہر سمجھا۔ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا، کہ ان دونوں کا نکاح توڑ دادو۔ اور لکھا، کہ یہی شغار ہے۔ جس سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمارہ ۱۸۳۵، ترتیب شریف ۸۷۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث حسن وصحیح ہے، اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ نکاح شغار نہ کرنا چاہیئے۔ اور شغار یہ ہے۔ کہ ایک شخص اپنی بیٹی کا نکاح کسی شخص سے اس شرط پر کرے، کہ وہ شخص اپنی بیٹی یا بہن سے اس کا نکاح کر دے۔ اور ان دونوں کے درمیان کوئی مہر مقرر نہ ہو۔ (صرف یہی شرط ہو)

بعض علمار کہتے ہیں۔ کہ شغار کا نکاح فسخ ہو گا۔ اور یہ جائز نہیں ہوگا۔ اگرچہ مہر بھی دے دے۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے

حضرت عطا بن رباحؒ کہتے ہیں۔ کہ دونوں اپنے اپنے نکاح پر ثابت و برقرار رکھے جائیں، اور دونوں کے لئے مہر مثل مقرر کر دیا جائے، کوفہ کے علمار کا یہی قول ہے۔

(مہر مثل اس کو کہتے ہیں۔ جو عورت کی بہنوں، پھوپھیوں اور ممانیوں وغیرہ کا مہر ہو)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۱۹ اشمارہ ۱۰۲۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۸)
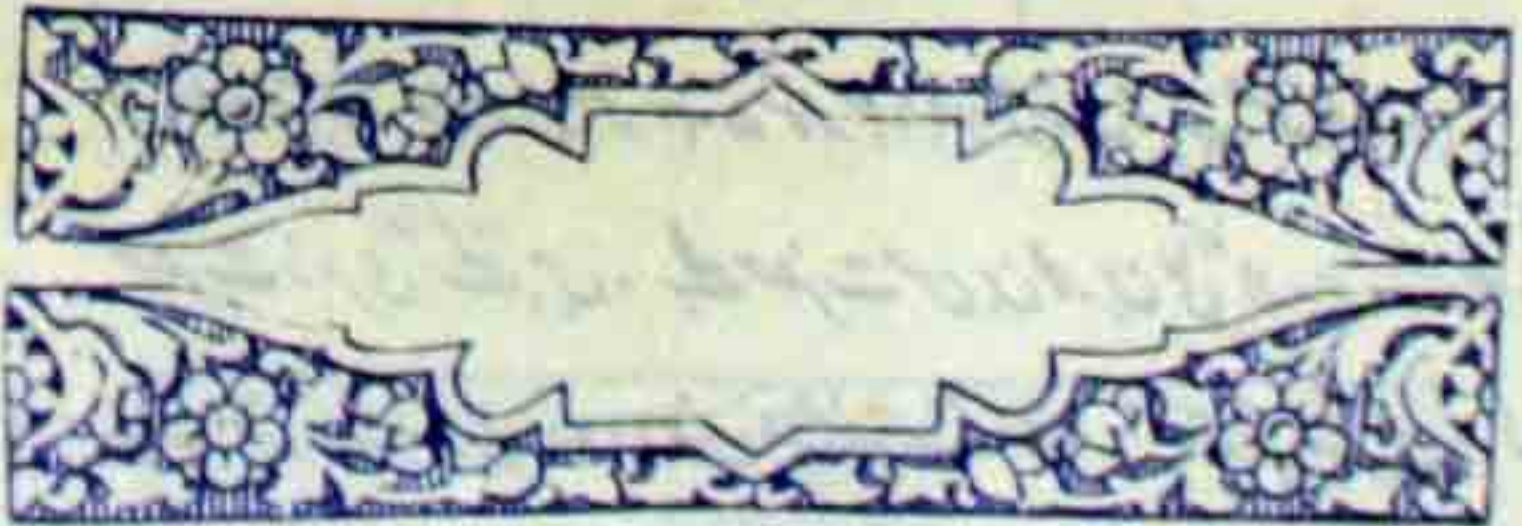
المتعۃ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اے لوگو! البتہ میں نے تم کو اجازت دی تھی، عورتوں سے متعہ کرنے کی، اور بے شک اللہ سبحانہٗ نے اس متعہ کو حرام کیا قیامت تک۔ جس کے پاس متعہ والی عورتوں میں سے کوئی عورت ہو۔ تو اس کو چھوڑ دیوے، اور جو اُن کو دیا ہو یعنی مہر یا خرچ سو اس میں سے کچھ بھی نہ واپس لو۔ (سبرہ بن معبدؓ / مسلمؒ)

(مشارق الانوار صفحہ ۲۵۳ شمارہ ۱۹۱۷ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۹)

حضرت سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ اوطاس کے سال میں صرف تین دن کے لئے متعہ کی اجازت دے دی تھی، پھر اس سے منع فرما دیا۔ (سلمہ بن اکوعؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۳ شمارہ ۲۹۹۴ ترتیب شریف صفحہ ۸۷۹)

حضرت زہریؒ کہتے ہیں۔ مجھے حضرت حسن بن محمد بن علیؒ اور ان کے بھائی حضرت عبد اللہؒ نے خبر دی، وہ دونوں اپنے باپؒ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے حضرت ابن عباسؓ سے ارشاد فرمایا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جنگ خیبر میں نکاح متعہ اور

گدھے کے گوشت سے منع فرمایا ہے

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۱ شمارہ ۵۰۱۰ از ترتیب شریف صفحہ ۸۷۹)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ متعہ اسلام کے شروع میں تھا۔ کہ اگر ایک شخص نئے شہر میں جاتا۔ جہاں کے لوگوں سے شناسائی نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دن کے لئے شادی کر لیتا، جتنے دن وہ ٹھہرنا چاہتا وہ عورت اس کے سامان کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی، آخر جب یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُکُمْ (مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے وہ صحبت کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ اور کسی سے نہیں) تو نکاحی بیویوں اور لونڈیوں کے سوا تمام عورتیں حرام ہو گئیں

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۹ شمارہ ۱۰۲۵

ترتیب شریف صفحہ ۸۷۹)

المحرمات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کسی عورت کا نکاح اس کی پھوپھی پر یا پھوپھی کا نکاح اس کی بھتیجی پر کیا جائے یا کسی عورت کا نکاح اس کی خالہ پر یا خالہ کا نکاح اس کی بھانجی پر کیا جائے نہ چھوٹی کا نکاح بڑی پر اور نہ بڑی کا نکاح چھوٹی پر کیا جائے (چھوٹی سے مراد بھانجی بھتیجی اور بڑی سے مراد خالہ اور پھوپھی ہے) حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ (دونوں کی حدیث حسن وصحیح ہے اور جمہور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے ہم اس میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔ سب یہی کہتے ہیں کہ مرد کیلئے یہ حلال نہیں کہ بھتیجی اور پھوپھی یا بھانجی اور خالہ کو ایک ساتھ بیوی بنائے اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی پھوپھی یا خالہ اس شخص کی بیوی ہے یا اگر کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس عورت کی بھتیجی یا بھانجی اس شخص کی بیوی ہے تو دونوں صورتوں میں جو نکاح بعد میں ہوگا فسخ ہو جائے گا (اور پہلا نکاح برقرار رہے گا) جمہور علماء اسی کے قائل ہیں۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۱۹/۲۰ شمار ۱۰۲۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی اور ایک پھوپھی کو نکاح میں جمع نہ کرنا چاہیئے اور نہ خالہ بھانجی جمع کی جائے۔ (ابوہریرہؓ، بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۰ شمار ۰۰ از ترتیب شریف صفحہ ۴۸۰)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت غیلان بن سلمی ثقفیؓ مسلمان ہوئے ان کے پاس جاہلیت میں (یعنی مسلمان ہونے سے پہلے) دس عورتیں تھیں۔ وہ بھی ان کے ساتھ مسلمان ہوگئیں۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ ان میں سے صرف چار عورتوں کو پسند کر کے (نکاح میں) رہنے دیں۔ (باقی کو طلاق دے دیں) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں۔ (اس باب میں) صحیح روایت وہ ہے جو حضرت شعیب بن ابی حمزہؓ وغیرہ نے حضرت زہریؒ سے روایت کی ہے۔ حضرت زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت محمد بن ثوید ثقفیؓ سے حدیث ملی ہے کہ جب حضرت غیلان بن سلمہ ثقفیؓ مسلمان ہوئے تو ان کے پاس دس عورتیں تھیں اور حضرت زہریؒ کی حدیث جس میں حضرت سالمؒ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں یہ ہے کہ بنو ثقیف کے ایک شخص نے اپنی بیویوں کو طلاق دی تو حضرت عمرؓ نے اس سے کہا تو اپنی بیویوں سے رجوع کر (یعنی دوبارہ نکاح میں لے لے) ورنہ میں تیری قبر کو اس طرح سنگسار کروں گا جس طرح ابو رغال کی قبر سنگسار کی گئی تھی۔ ہمارے ساتھیوں کے نزدیک حضرت غیلانؓ بن سلمہ کی حدیث پر عمل ہے۔ انہی میں سے امام شافعیؒ

امام احمدؒ اور امام اسحاق بھی شامل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۰۳۱/ ترتیب شریف صفحہ ۸۸۱)

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں، اپنے چچا سے ملا اور ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا، میں نے کہا آپ کا کہاں کا ارادہ ہے۔ کہا مجھکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے پاس بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کیا ہے اور مجھ کو حکم دیا ہے کہ اس کی گردن مار کر اس کا مال لے لوں۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۳۹/۲ شمار ۲۲۱۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۸۱)

حضرت فیروز دیلمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ لیکن میرے پاس (نکاح میں) دو عورتیں ہیں جو آپس میں بہنیں ہیں (میں کیا کروں؟) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے کسی ایک کو چن لو، جس کو چاہو (یہ حدیث حسن و غریب ہے۔)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰/۲۲۱ شمار ۱۰۳۲/ ترتیب شریف صفحہ ۸۸۱)

حضرت نوفل بن معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں جب مسلمان ہوا تو میرے پاس پانچ عورتیں تھیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کو علیحدہ کر دے اور چار کو باقی رکھ چنانچہ میں نے اپنی سب سے پہلی عورت کو جو بانجھ تھی اور ساٹھ برس سے میرے ساتھ زندگی

بسر کر رہی تھی علیحدہ کر دیا۔ (نوفل بن معاویہؓ / شرح السنۃ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۸ شمار ۳۰۲۱ / ترتیب شریف صفحہ ۸۸۲)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ کہ (جنگ) اوطاس کے دن ہم نے کئی عورتیں قید کر لیں، اور ان کی قوم میں ان کے شوہر موجود تھے لوگوں نے اس بات کا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ تو اس پر یہ آیت اتری۔ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (یعنی تم پر شوہر والی عورتیں حرام ہیں۔ مگر جن کے تم مالک ہو وہ حلال ہیں)

یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۱ شمار ۱۰۴۳ / ترتیب شریف صفحہ ۸۸۲)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نسب کے اعتبار سے سات عورتوں سے نکاح حرام ہے، اور نکاح کے ذریعہ جو رشتہ اور قرابت قائم ہو۔ اس سے بھی سات عورتوں سے نکاح حرام ہے۔ پھر آپؓ نے یہ آیت پڑھی:-

"حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ كُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا

دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ..... الخ

(یعنی تم پر مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور وہ مائیں جنھوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔ اور رضاعی بہنیں اور ساسیں حرام کر دی گئی ہیں۔ اور جن عورتوں سے تم مباشرت کر چکے ہو، ان کی لڑکیاں، جنہیں تم پرورش کرتے ہو (وہ بھی تم پر حرام ہیں) ہاں! اگر ان کے ساتھ تم نے مباشرت نہ کی ہو، تو (انکی لڑکیوں کے ساتھ نکاح کر لینے میں) تم پر کچھ گناہ نہیں۔

(ابن عباسؓ / بخاریؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۹ شمار ۳۰۷۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۸۸۲)

الرّضاعت

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے رضاعی چچا نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیے بغیر ان کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ (اجازت مانگنے پر) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اندر آنا چاہیے وہ تمہارا چچا ہے فرماتی ہیں پھر میں نے عرض کیا عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارا چچا ہے اسے اندر آنے دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ بعض صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کو مکروہ کہا ہے۔ اور اس کی اصل حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث ہے۔ بعض نے رضاعی رشتہ والے مرد کے سامنے ہونے کی اجازت دی ہے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۴/۲۵ شمار ۱۰۵۰ از ترتیب شریف صفحہ ۸۸۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے جو رشتہ نسب کے سے حرام کیا ہے وہی دودھ پینے سے بھی حرام کیا ہے۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ام حبیبہؓ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث صحیح ہے۔ (علی رض ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۴۲ شمارہ ۱۰۴۴، ترتیب شریف صفحہ ۴۴۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک دو دفعہ دودھ چوسنے سے رشتہ حرام نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ رض کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ بعض صحابہ رض و تابعین رح کا اسی پر عمل ہے۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ قرآن پاک میں نازل ہوا کہ دس دفعہ معلوم طور پر دودھ پینے سے رشتہ و نکاح حرام ہو جاتا ہے ان میں سے پانچ (مرتبہ) منسوخ ہو گیا اور ٹھیک پانچ باقی رہ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک یہی مسئلہ تھا۔ (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہی مسئلہ رہا) دوسری روایت سے بھی حضرت عائشہ سے اسی طرح مروی ہے۔ حضرت عائشہ رض اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواجِ مطہرات رض یہی فتوے دیتی تھیں۔ امام شافعی رح اور امام اسحٰق رح کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد رح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق قائل ہیں کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ دودھ چوسنے سے رشتہ و نکاح حرام نہیں ہوتا۔ امام احمد رح نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ رض کے قول کیطرف جائے کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے رشتہ و نکاح حرام ہو جاتا ہے تو یہ حدیث قوی ہے اور اس میں کچھ کلام کرنا بزدلی و ایمان کی کمزوری ہے)۔ لیکن بعض صحابہ رح و تابعین رح یہ فرماتے ہیں کہ دودھ کم ہو یا زیادہ جب پیٹ میں پہنچ جائے

تو اس کی وجہ سے رشتہ و نکاح حرام ہو جاتا ہے۔ امام سفیان ثوریؒ امام مالکؒ امام اوزاعیؒ امام عبداللہ بن مبارکؒ امام وکیعؒ اور کوفہ والے اسی کے قائل ہیں۔ (عائشہؓ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۲۲ شمار ۱۰۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۸۴)

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہؒ کہتے ہیں مجھ سے حضرت عبید بن ابی مریمؒ نے حدیث بیان کی وہ حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہؒ کہتے ہیں۔ اس حدیث کو میں نے حضرت عقبہؓ سے بھی سنا ہے لیکن مجھے حضرت عبیدؒ کی حدیث (کے لفظ) خوب یاد ہیں۔ حضرت عقبہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا۔ ایک سیاہ فام عورت نے آکر بیان کیا میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر عرض کیا کہ میں نے فلاں عورت دختر فلاں سے نکاح کیا ہے ایک سیاہ فام عورت نے آکر بیان کیا تم دونوں کو میں نے دودھ پلایا ہے۔ حالانکہ وہ جھوٹی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف سے منہ پھیر لیا۔ پھر میں نے سامنے آکر عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنی بیوی کو کیونکر رکھ سکتا ہے۔ حالانکہ یہ عورت کہتی ہے میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اسے چھوڑ دے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۸۰،۳ / شمار ۹۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۸۴)

حضرت حجاج بن حجاج رضؓ سے روایت ہے کہ حجاج اسلمی رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ حضرت حجاج رضؓ کا سوال کہ میرے دودھ پینے کا حق کس طرح ادا ہو سکتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ دودھ پلانے کی خدمت جو میری ماں نے کی ہے۔ اس کا حق یا بدلہ کس طرح ادا ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب تم نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا ایک لونڈی دے دی تو اس کا حق ادا کر دیا۔ حضرت ابو الطفیل فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں ایک عورت آئی (اس کے ملنے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر بچھا دی۔ وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ جب وہ چلی گئی تو کہا گیا کہ یہی وہ عورت ہے جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (بچپن میں) دودھ پلایا ہے۔ (یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائی حضرت حلیمہ سعدیہ رضؓ تھیں۔)۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۶ شمارہ ۱۰۵۵ / ترغیب شریف صفحہ ۸۸۴–۸۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دودھ پینے سے

حرمت (رشتہ و نکاح) اسی وقت ثابت ہوتی ہے جب کہ (بچہ کی) آنتیں صرف پستانوں کے دودھ کی وجہ سے کھلیں اور ابھی تک دودھ نہ چھڑایا ہو۔ (یعنی اصل رضاعت جس کی وجہ سے رشتہ حرام ہو جاتا ہے۔ اس وقت کی ہوتی ہے جب کہ بچہ کی غذا دودھ ہوتی ہے۔ یعنی دو برس۔ یہ نہیں کہ بڑی عمر میں دودھ پلا کر رشتہ حرام کر لیا جائے۔) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ رضاعت سے حرمت (نکاح) اسی وقت تک ثابت ہوتی ہے۔ جب کہ بچہ دو سال سے چھوٹا ہو۔ دو سال کے بعد اگر لڑکا دودھ پئے تو اس رضاعت سے حرمتِ رشتہ ثابت نہ ہوگی۔

(ام سلمہؓ از ترمذی۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۶ شمارہ ۱۰۵۰ از ترتیب شریف صفحہ ۸۰۸)

اَلنِّکَاح

(اَلْاِسْتِخَارَۃُ)

جب نکاح کے لئے منگنی چاہو، تو

۱ :۔ اچھی طرح وضو کرو

۲ :۔ نفل پڑھو

۳ :۔ اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثناء بیان کرو

۴ :۔ پھر یہ دُعا مانگو

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَآ اَقْدِرُ

اے اللہ! بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے کچھ

وَ تَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ

قدرت نہیں اور تو جانتا ہے اور مجھے کچھ علم نہیں اور تو تمام پوشیدہ

الْغُيُوْبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِيْ

باتوں کو خوب جانتا ہے اگر فلاں عورت (اس کا نام لے) میرے

فُلَانَةٍ وَيُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا

لیے میرے دین و دنیا اور

لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَاٰخِرَتِيْ

آخرت کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو

فَاقْدِرْهَا لِيْ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا

میرے لیے مقدر فرما دے اور اگر دوسری عورت میرے

خَيْرًا مِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَاٰخِرَتِيْ

لیے میرے دین اور آخرت کے لحاظ سے اس سے بہتر ہے

فَاقْدِرْهَا لِيْ ۱ بار

تو اس کو میرے لیے مقدر فرما

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جس اہم و شاندار کام کو اللہ سبحانہ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے وہ ابتر اور بے برکت ہے

(ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۵ شمار ۲۹۹۷ / ترتیب شریف ۹۹۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس خطبہ میں تشہد (حمد و ثنائے الٰہی) نہ ہو وہ اس ہاتھ کی طرح ہے جو کٹا ہوا ہو (یہ حدیث حسن وغریب ہے)

(ابوہریرہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول ص ۲۱۳ شمارہ ۱۰۰۸ / ترتیب شریف ص ۹۹۶)

نکاح میں یہ خطبہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ

سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے

وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

ہیں اور اسی سے مدد اور مغفرت چاہتے ہیں اور اپنے نفسوں کی

شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ

برائیوں اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ

اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا

لیتے ہیں جس شخص کو اللہ تعالےٰ ہدایت دے

مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا

اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کردے

هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا

اس کو کوئی ہدایت کرنے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ (اپنی ذات وصفات میں) یکتا ہے

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں لوگو! اپنے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اور اگر نکاح پڑھائے تو اس کا خطبہ یہ ہے الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ الخ

سنن اربعہ / ابن مسعود / ماثر ابو عوانہ / حصن حصین صفحہ ۲۶۸/۲۶ / ترتیب شریف صفحہ ۸۸-۸۴

اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو جان واحد (یعنی حضرت

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا

آدمؑ) سے پیدا کیا۔ اور (یہ اس طرح پر کہ پہلے) اس

زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا

سے اس کی بیوی (حضرت حواؑ) کو پیدا کیا اور ان دو (میاں بیوی) ا

وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ

سے بہت سے مرد و عورت (دنیا میں) پھیلا دیے اور اللہ سے جس کا واسطہ

تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط

دے کر تم اپنے کتنے کام نکال لیتے ہو ڈرو اور رشتوں کا پاس ملحوظ رکھو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ط يٰۤاَيُّهَا

کیونکہ اللہ تمہارا نگران کار ہے اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ

ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے

تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ

کا حق ہے اور اسلام ہی پر

مُّسْلِمُوْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

مرنا اے ایمان والو

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا

اللہ سے ڈرتے رہو اور بات (بھی) کہو

سَدِيْدًا ۙ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

(تو راہ کی اور) سیدھی (بھی) (ایسا کرو گے) تو (اللہ) تم کو اعمال صالحہ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ

کی توفیق دے گا۔ اور تمہارے گناہ (بھی) بخش دے گا۔ اور جس

يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ

نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانا تو اس

فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ ۱ بار

نے بڑی کامیابی حاصل کی

جس شخص کا نکاح ہو اسے یہ دُعا دو

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ۱ بار

اللہ تمہیں مبارک کرے

جس کا نکاح ہو اسے یہ دُعا دو

بَارَكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَ

اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور تمہیں برکت دے اور تم دونوں

جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۱ بار

کے ملنے میں بھلائی پیدا کرے

(۱یا) یوں کہو

فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ابار

اللہ تمہیں مبارک کرے

جس کا نکاح ہو اُسے یوں دُعا دو

بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ ابار

برکت دے اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت ڈالا کرے تم پر

جب کوئی اپنی بیوی کے پاس (پہلی مرتبہ) جائے ایا

غلام خریدے، تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر برکت

کی دُعا مانگے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا

اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس عادت

وَخَيْرِ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُ بِكَ

پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور اس کی

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ

برائی اس چیز کی برائی سے جس پر تو نے اس کو پیدا کیا ہے تیری پناہ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهَا — ۱ بار

لیتا ہوں اے اللہ مجھے اس میں برکت دے

جب اپنے لڑکے کی شادی کرو تو اسکے سامنے بیٹھ کر یہ کہو :-

لَا جَعَلَكَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِتْنَةً فِي الدُّنْيَا

نہ بنائے اللہ تجھے مجھ پر فتنے کا سبب دنیا میں

وَلَا فِي الْآخِرَةِ — ۱ بار

اور نہ آخرت میں

لڑکی کے نکاح کے موقعہ پر اس لڑکی سے پانی کا پیالہ منگواؤ اس میں کلی کر دو پھر اس پانی میں سے لڑکی کے سر اور سینے پر چھڑکو اور کہو

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — ۱ بار

سے تیری پناہ میں دیتا ہوں

پھر اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی چھڑکو اور یہی دعا پڑھو

پھر دولہا سے کہو کہ وہ پانی لائے، اس میں بھی کلی کرو اور اس

(دولہا) کے سر اور سینے پر پانی چھڑکو، اور کہو :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُعِیْذُہٗ بِکَ وَذُرِّیَّتَہٗ

اے اللہ! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۱ بار

سے تیری پناہ میں دیتا ہوں

پھر اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان پانی چھڑکو، اور

یہی دعا پڑھو، پھر کہو :-

اُدْخُلْ بِاَھْلِکَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْبَرَکَۃِ ۱ بار

اپنی اہلیہ کے پاس اللہ کے نام اور اس کی برکت سے داخل ہو

الصّداق

حضرت سہل بن سعدؓ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نفس ہبہ کرنے کو آئی ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف نظر کی پھر اسے اوپر نیچے سے غور کرکے دیکھا پھر اپنا سر مبارک نیچا کر لیا عورت نے جب دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ حکم نہ فرمایا۔ بیٹھ گئی۔ ایک صحابیؓ کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس عورت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت نہ ہو تو مجھ سے بیاہ دیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے وہ بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھر جاکر دیکھ تو سہی شاید کچھ مل جاوے۔ وہ گیا پھر واپس آکر کہنے لگا اللہ کی قسم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھ تو سہی اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔ وہ جاکر پھر لوٹ آیا اور عرض کیا اللہ کی قسم — یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ ہاں یہ میرا تہبند ہے آدھا اس کو دیجئے۔ حضرت سہلؓ فرماتے

ہیں اس کے پاس دوسری چادر نہ تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تیرے تہبند کو وہ کیا کرے گی۔ اگر تو باندھے تو وہ ننگی اور اگر وہ اوڑھے
تو تو ننگا وہ بے چارہ بیٹھ گیا پھر کچھ دیر بیٹھ کر جانے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب اسے دیکھا تو بلوا کر فرمایا تجھے قرآن کی کون کون سی سورتیں یاد ہیں
اس نے چند سورتیں گنوں کر کہا مجھے یہ یہ سورتیں یاد ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا تو ان کا حافظ ہے۔ اس نے کہا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جا میں نے تجھے قرآن یاد ہونے کے سبب اس عورت کا مالک بنا دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۲ شمارہ ۱۱۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۱)

حضرت عقبہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر سب شرطوں سے نکاح کی شرطوں کے پورا کرنے
کا زیادہ حق ہے۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۴ شمارہ ۱۳۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۲)

حضرت ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عبید اللہ بن جحشؓ کے
نکاح میں تھیں، حضرت عبید اللہ ملک حبش میں مر گئے۔ تو حبشہ کے بادشاہ
نجاشی نے ان کا نکاح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ اور
حضرت ام حبیبہؓ کا مہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے چار ہزار درہم
مقرر کر کے ان کو حضرت حسنہؓ کے بیٹے حضرت شرجیلؓ کے ساتھ حضور اقدس

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا۔

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۴۴۱ شمار ۱۸۸۱ / ترتیب شریف صفحہ ۱۲۹۹)

حضرت انس رض روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رض کو آزاد کر کے ان سے نکاح کر لیا اور انہیں آزاد کرنا ہی مہر قرار دیا اور ان کے ولیمہ میں ملیدہ کھلایا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۰۵ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۲)

حضرت ابی سلمہ رض سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ رض سے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا، انہوں نے کہا بارہ اوقیہ اور ایک نش میں نے کہا نش کیا ہے۔ حضرت عائشہ رض نے کہا آدھا اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے بارہ اوقیہ کے ۴۸۰ درم اور ایک نش کے ۲۰ درم سب پانچ سو درم ہوئے جس سے ایک سو اکتالیس روپے چار آنے (پاکستانی) ہوتے ہیں۔ یہی مہر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سب بیبیوں کا تھا سوائے حضرت ام حبیبہ رض کے)۔

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۴۴۱ شمار ۱۸۵۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۲)

حضرت عامر بن ربیعہ رض سے روایت ہے کہ بنو فزارہ کی ایک عورت نے دو جوتیوں کے عوض نکاح کیا۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو دو جوتیوں کے عوض اپنی جان اور مال دینے پر راضی ہو گئی اس نے کہا

ہاں راویؒ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اس نکاح کو جائز رکھا۔

اس باب میں حضرت عمر فاروقؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ حضرت سہل بن سعدؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت انسؓ حضرت عائشہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے حضرت عامر بن ربیعہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور مہر کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مہر وہی ہے جس سے آپس میں (مرد و عورت) راضی ہو جائیں۔ امام سفیان ثوریؒ۔ امام شافعیؒ۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں امام مالکؒ بن انسؓ فرماتے ہیں کہ مہر دینار کی ایک چوتھائی سے کم نہ ہو بعض علمائے کوفہ کہتے ہیں کہ کم از کم دس درم مہر اس سے کم نہ ہو۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۶ شمارہ ۱۰۱۵ از ترتیب شریف صفحہ ۸۹۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عورت کے مہر میں لپ بھر ستو دیئے یا کھجوریں دیں تو اس نے عورت کو اپنے پر حلال کر لیا۔

(جابر بن عبداللہؓ ابو داود۔ ابو داؤد شریف جلد اول

صفحہ ۲۸۴ شمارہ ۱۸۴ از ترتیب شریف صفحہ ۸۹۳)

حضرت علقمہؒ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا۔ اور نہ اس سے

صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنے کیلئے قریب ایک مہینہ کے پھرتے رہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو فتویٰ نہ دیا۔ آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبہ کی عورتوں کی مانند ہے نہ کم اور نہ زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے۔ اور عدت بیٹھنا اس کو لازم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بات پر حضرت معقل بن نسانؓ نے گواہی دی اور کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بروع بنت واشقؓ کا جھگڑا اسی طرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم نے فیصلہ کیا۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۸ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۳)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نکاح کیا حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے اور تھا مہر ان کے درمیان اسلام۔ مسلمان ہوئیں حضرت ام سلیمؓ پہلے حضرت ابو طلحہؓ سے پھر پیام بھیجا حضرت ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ کو۔ حضرت ام سلیمؓ نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تو بھی مسلمان ہو جائے گا تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی۔ پھر مسلمان ہوئے حضرت طلحہؓ اور مہر اس کا اسلام مقرر ہوا۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۲۲ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۴)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ عہد نبوت میں ایک شخص مسلمان ہو کر آیا

پھر اس کی عورت بھی مسلمان ہو کر آئی۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ عورت اس کو واپس دیدی۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۲ شمارہ ۱۱۴۴ ترتیب شریف صفحہ ۴۲۹)

حضرت ابو مسعود انصاریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور زانی عورت کے مہر اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا ہے (زانی کے مہر سے اجرت زنا مراد ہے) اس باب میں حضرت رافع بن خدیجؓ۔ حضرت ابو جحیفہؓ۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو مسعودؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۱ شمارہ ۱۰۳۵ ترتیب شریف صفحہ ۴۸۹)

حضرت ابو العجفاء سلمیؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے سنا کہ وہ وعظ کر رہے تھے۔ (اوّل) اللہ سبحانہٗ کی تعریف اور توصیف کی پھر کہا خبردار عورتوں کے مہر میں زیادتی نہ کرو، کیونکہ یہ کام اگر دنیا میں بزرگی اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک پرہیزگاری کا ہوتا تو تم سے بڑھ کر اس کے مستحق جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے حالانکہ بارہ اوقیہ سے بڑھ کر نہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا مہر مقرر کیا اور نہ آپ صلے اللہ

علیہ وسلم کی لڑکیوں میں سے کسی عورت کا مہر مقرر کیا گیا۔ خبردار تم میں سے بعض لوگ اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے جی میں عورت کی طرف سے عداوت باقی رہتی ہے یہاں تک کہ کہتا ہے کہ میں نے تیری وجہ سے سخت تکلیف اٹھائی۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۴۳/۲، شمارہ ۲۱۷، ترتیب شریف صفحہ ۸۹)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے جہیز دیا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرہؓ کو مشک اور تکیہ جس میں گھاس بھرا ہوا تھا۔ جس کو اذخر کہتے ہیں اور خمیل یعنی چادر سیاہ رنگ کی۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۳، ترتیب شریف صفحہ ۸۹)

اَلْوَلِیْمَۃُ

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ بنت حجش رضؓ سے نکاح کرنے کے موقعہ پہ ستو اور چھاروں سے ولیمہ کیا۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے یہ حدیث اور راویوں رضؓ سے بھی مروی ہے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۱۲ شمار ۹۹۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۵)

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب رضؓ کے برابر کسی بیوی کا ولیمہ نہیں کھلایا کیونکہ ایک بکری کا ولیمہ کر دیا

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۲ شمارہ ۱۵۵/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۵)

حضرت انس رضؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ پہ زردی کا دھبہ دیکھ کر پوچھا یہ کیا چیز ہے وہ بولے میں نے بعوض ایک گٹھلی برابر سونے کی ایک عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے برکت دے ولیمہ کر ڈال اگرچہ ایک بکری ہو،

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۰ شمار ۱۴۲/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۵)

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بیویوں کا ولیمہ چار سیر جو ہی میں کر دیا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۲ شمار ۱۵۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعوت (یعنی ولیمہ وغیرہ) کے واسطے جب تمہیں کوئی بلا دے تو قبول کر لو۔

حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ شادی وغیرہ کی دعوت میں باوجود روزہ دار ہونے کے چلے جاتے تھے۔ (عبداللہ بن عمرؓ / بخاری)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۴ شمار ۱۶۶/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کھانے پر بلایا جائے اور وہ دعوت قبول نہ کرے تو اس نے اللہ (سبحانہ) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اور جو شخص بغیر بلائے کسی کے ہاں کھانے چلا جائے وہ چوروں کی طرح آیا اور مال لوٹ کر واپس ہوا۔ (عبداللہ بن عمرؓ / ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۵۴ شمار ۳۰۴۲/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ اگر کوئی دعوت ولیمہ کے واسطے بلا دے تو ضرور جاوے

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵۳ شمار ۱۶۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جس ولیمہ میں امیروں کو دعوت

ہو اور غریب نہ بلائے جاویں وہ کھانا سب سے برا ہے اور جو دعوت ولیمہ کو چھوڑ دے اس نے اللہ (سبحانہٗ) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۵ شمار ۱۶۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۶)

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ پہلے دن کا کھانا حق ہے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سنانا ہے (یعنی نام ونمود کے لئے ہے) اور جو سنائے گا اللہ (قیامت کے دن) اسے سنائے گا۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہم صرف حضرت زیاد بن عبداللہؓ سے مرفوع جانتے ہیں۔ اور حضرت زیاد بن عبداللہ زیادہ تر منکر اور غریب حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ (الغرض یہ حدیث ضعیف ہے)

امام بخاریؒ حضرت محمد بن عقبہؓ کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت وکیعؒ نے کہا کہ حضرت زیادہ بن عبداللہ باوجود شریف ہونے کے جھوٹی حدیثیں بیان کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۱۲ شمار ۱۰۰۰/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۶)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو دعوت ولیمہ سے آتے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے باعث ٹھہر گئے پھر کہا اے خدایا تم لوگ مجھے سب آدمیوں سے زیادہ محبوب ہو۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۴۵ شمار ۱۶۷/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۶)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے مقابلہ کرنے والے شخصوں کی نہ تو دعوت قبول کی جائے اور نہ ان کا کھانا کھایا جائے

امام احمدؒ کہتے ہیں کہ مقابلہ کرنے والوں سے مراد وہ شخص ہیں، جو فخر وریا کے طور پر دعوت میں مقابلہ کریں۔

(ابوہریرہؓ، بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۱۵۴ شمار ۳۰۶۷، ترتیب شریف صفحہ ۸۹)

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فاسق لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(عمران بن حصینؓ، بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۱۵۴ شمار ۳۰۶۸، ترتیب شریف صفحہ ۸۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے جب کوئی شخص کسی مسلمان بھائی کے ہاں جائے تو اس کا کھانا کھائے اور پانی پی لے اور یہ نہ پوچھے کہ اس کا کھانا اور پانی کہاں سے آتا ہے اور کیوں کر آتا ہے۔

(ابوہریرہؓ، بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۱۵۴ شمار ۳۰۶۹، ترتیب شریف صفحہ ۸۹)

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے یہاں ایک مہمان

آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضرت فاطمۃ الزہرا
نے کہا اگر ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی بلا لیں اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم ہمارے ساتھ کھانا کھائیں تو بہتر ہو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور دروازہ کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے اندر ایک گوشہ میں پردہ پڑا ہوا دیکھا۔ اور
واپس تشریف لے گئے۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پیچھے گئی۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کیوں تشریف لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ کو
اور کسی نبی کو زینت والے گھر میں داخل ہونا مناسب نہیں ہے ر

(حضرت سفینہؓ، ابن ماجہؒ، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۱۵۴ شمار ۳۰۶۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹)
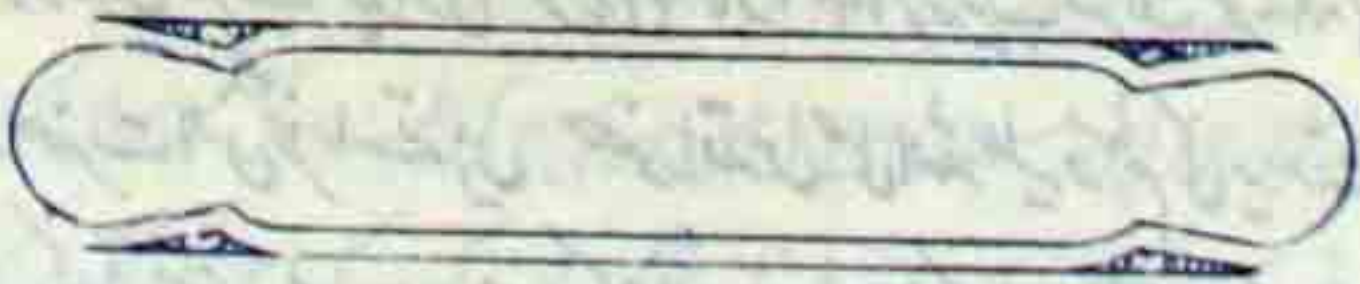
جَامعُ النّکاح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں کے درمیان (کوئی چیز یا باری) تقسیم کرتے تھے تو برابر برابر تقسیم کرتے تھے اور فرماتے تھے "یا الٰہی جہاں تک میرے قابو کی بات ہے۔ یہ میری تقسیم ہے وہ جو تیرے قبضہ میں ہے، میرے قبضہ میں نہیں۔ بس تو اس پر مجھے ملامت نہ کر۔"

بعض روایتوں میں یہ حدیث حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے۔ یہ مرسل روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور اس میں اس جملہ "جو تیرے قبضہ میں ہے وہ میرے قبضہ میں نہیں"۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ مادی چیزوں کی تقسیم پر تو میرا بس ہے لیکن معنوی اور روحانی چیزیں مثلاً محبت و الفت وغیرہ یہ اختیاری امر نہیں بعض علماء نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی یہی تفسیر کی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۰۴۲، ترتیب شریف صفحہ ۸۹۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت ہے کہ جب کوئی شخص بیوہ عورت پر کنواری سے بیاہ کرے تو اس کے پاس سات دن رہے، پھر باری باری سے رہے اور جب کسی کنواری پر بیوہ عورت سے

نکاح کرے تو اس کے پاس تین دن رہے۔ پھر باری باری سے رہے۔
حضرت ابو قلابہ رضؓ کہتے ہیں میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں کہ حضرت انس رضؓ نے اس حدیث کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے۔
(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۱۴ شمار ۱۹۹ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۸)
حضرت اسماء رضؓ سے روایت ہے کسی عورت نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک سوکن ہے۔ اگر میں اس کے (جلانے کو) اپنے خاوند کی طرف سے جسقدر مجھے دیتا ہے اس سے زیادہ ظاہر کر دوں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نہ دی ہوئی چیز کا ظاہر کرنے والا (بطور دھوکا) ایسا ہے جیسے کوئی دو کپڑے مکر کے پہنے ہوئے ہے (یعنی وہ ایسا ہے جیسے کوئی گواہی دینے جائے اور کسی شریف آدمی کے کپڑے پہن کر اس خیال سے چلا جاوے کہ لوگ مجھے شریف جانیں اور معتبر سمجھیں)۔
(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۵ شمار ۲۰۴ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۹)
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو جائز نہیں (کہ بوقت نکاح) اپنی مسلمان بہن (یعنی سوکن) کی طلاق کا سوال کرے، تاکہ اپنی رکابی کو اپنے واسطے فارغ کر لے۔ کیوں کہ اس کی تقدیر کا جو ہوگا وہی ملے گا۔ (ابو ہریرہ رضؓ / بخاری)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۴ شمار ۱۳۹/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۹)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ اور روز قیامت پر ایمان ہے اسے چاہیئے اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچاوے اور عورتوں کے حق میں بھلائی کرنے کی میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پسلی سے پیدا ہوئی ہیں۔ جو سب سے بڑی پسلی ہے۔ وہ سب سے زیادہ ٹیڑھی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے تو وہ ٹوٹ جائے گی اور جو یونہی رہنے دے گا ہمیشہ ٹیڑھی رہے گی۔ میری وصیت مستورات کی خیر خواہی کے بارے میں قبول کرو۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۵ شمار ۲۱۷/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کسی شخص کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان دونوں کو برابر حقوق نہ دیئے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ ایک طرف کا بدن گرا ہوا ہوگا (یعنی مفلوج ہوگا) (ابو ہریرہؓ ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۳ شمار ۲۴/ ترتیب شریف صفحہ ۸۹۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں اچھا شخص وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے اچھا برتاؤ ہو اور جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اس کی برائی نہ کرو۔ (عائشہؓ دارمیؒ دارمی شریف صفحہ ۲۴۲

شمائل ۵ ۲۲۳ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۹)

حضرت عائشہ رح کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو کبھی کسی نوکر کو مارا اور نہ کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے مارا مگر یہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے تھے۔ (دارمی شریف صفحہ ۴۳۳ شمار ۲۱۹۳ / ترتیب شریف صفحہ ۸۹۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اپنی بیویوں کے مارنے میں آدمی کو پوچھ نہیں ہے۔ (عمر بن خطاب رض / ابوداؤد رح

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۹۹ شمار ۸۹۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۰)

حضرت یقیط بن صبرہ رض کہتے ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی بدزبان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو طلاق دیدے میں نے عرض کیا اس کے بطن سے میری اولاد ہے اور پرانی صحبت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو سمجھا یعنی اس کو نصیحت کر اگر اسمیں کچھ بھی بھلائی ہو گی تو وہ تیری نصیحت کو قبول کرے گی۔ اور اس کو ایسا نہ مار جیسا اپنے بچوں کو مارا جاتا ہے یعنی زیادہ نہ مار۔ (یقیط بن صبرہ رض / ابوداؤد رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۹ شمار ۳۱۰۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کی بندیوں کو نہ مارو تو حضرت عمر بن خطاب رض نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر عرض کیا کہ عورتیں اپنے شوہروں پر غالب ہو گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے لوگوں کو ان کے مارنے کی اجازت دی تو بہت سی عورتوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اپنے شوہروں کی شکایت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس بہت سی عورتوں نے آکر اپنے شوہروں کی شکایت کی کہ یہ اچھے آدمی نہیں ہیں۔

(ایاس بن عبداللہ بن ابو ذباب رض / دارمی رح / دارمی شریف صفحہ ۲۳۶ شمارہ ۲۱۹۴ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی عورت کو بد چلن بنائے یا کسی غلام کو آقا کے خلاف بد راہ کرے۔

(ابو ہریرہ رض / ابو داود رح / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۹ شمارہ ۳۱۰۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۰)

حضرت عائشہ رض سے منقول ہے کہ حضرت معاویہ رض کی ماں حضرت ابو سفیان رض کی بیوی حضرت ہند رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو سفیان رض ایک بخیل آدمی ہیں اور وہ مجھے اس قدر نہیں دیتے کہ میرے اور میرے بچوں کیلئے کافی ہو۔ مگر جو کچھ میں ان کی بے علمی میں لے لوں تو کیا میرے ذمے اس کے بارے میں کچھ گناہ ہے۔ فرمایا اس قدر لے لیا کرو جو دستور کے موافق تمہارے اور تمہارے بچوں کے لئے کافی ہو۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۴۷ شمارہ ۲۲۳۴ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اس حال میں انتقال کر جائے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ بہشت میں داخل ہوگی۔

یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ (ام سلمہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۸ شمارہ ۱۰۶۳ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسی کو (اللہ سبحانہ کے علاوہ کسی اور کے آگے) سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت سراقہ بن مالکؓ بن جعشمؓ حضرت عائشہؓ حضرت ابن عباسؓ حضرت عبداللہ بن ادفیؓ حضرت طلق بن علیؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے مگر اس طریقِ اسناد سے غریب ہے۔

(ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۷ شمارہ ۱۰۶۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ستاتی ہے اور تکلیف دیتی ہے تو جنت کی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے وہ حور جو اسکی بیوی بنے گی کہتی ہے اللہ تجھے غارت کرے تو اسے مت ستا

وہ تو تیرے پاس (چند دن کے لیے) مہمان ہے اور بہت جلد تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس (جنت میں) آنے والا ہے۔" یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں۔ (معاذ بن جبلؓ، ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۰، شمار ۱۰۷۶، ترتیب صفحہ ۹۰۱)

حضرت معاویہ قشیریؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر بیوی کا حق کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کھانا کھائے تو اس کو کھلا اور جب کپڑا پہنے اس کو پہنا اور اس کے منہ پر نہ مار اور برا مت کہہ۔ اور سوائے گھر کے اس سے جدا مت رہ۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۴۸۰، شمار ۱۸۹۳، ترتیب شریف صفحہ ۹۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان والوں میں سب سے بڑھ کر کمالِ ایمان کے اعتبار سے وہ ہے جس کا خلق (اخلاق و عادات) سب سے اچھا ہے اور تم میں اچھے وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے لیے اچھے ہیں۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے، حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ابوہریرہؓ، ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۸، شمار ۱۰۹۳، ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب نگہبان ہو اور تم سب اپنی رعیت سے

پوچھے جاؤ گے اور امیر نگہبان ہے اور مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے ۔ (مختصر یہ کہ) تم سب نگہبان ہو اور سب سے رعیت کا سوال ہوگا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۲ شمارہ ۱۰۶ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کسی نے پوچھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں میں سے کون سی عورت اچھی ہوتی ہے ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب وہ دیکھے اس کی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجا لاوے اور مخالفت نہ رکھے اس سے اپنے جی میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے ۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اس میں سب سے بڑھ کر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیک بخت ہے یعنی جس کو عورت نیک بخت خوش اخلاق ملے اس کو سب سے بڑھ کر دنیا میں دولت ملی ۔ (عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ (نسائیؒ ۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۹۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین آدمیوں کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف جاتی ہے ۔ ایک تو بھاگا

ہوا غلام جب تک کہ وہ واپس آ کر اپنے آپ کو مالک کے حوالہ نہ کر دے دوسری وہ عورت جس سے اس کا شوہر ناراض ہو. تیسرا نشہ باز جب تک کہ ہوش میں نہ آ جائے۔ (جابرؓ/بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ شمار ۳۱۱۰/ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چار چیزیں ایسی ہیں کہ جس کو وہ مل جائیں دین و دنیا کی بھلائی اس کو نصیب ہو جائے۔ ایک تو شکر گذار دل اور دوسرے ہر حال میں اللہ کو یاد رکھنے والی زبان تیسرے بلاؤں پر صبر کرنے والا جسم چوتھے وہ عورت جو اپنی ذات اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرے۔ (ابن عباسؓ/بیہقیؒ/مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۱ شمار ۳۱۱۲/ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان مرد کسی مسلمان عورت سے بغض نہ رکھے۔ اس لئے کہ اگر کسی کی ایک عادت و خصلت ناپسندیدہ ہو گی تو دوسری عادت پسندیدہ (ہو گی) ابوہریرہؓ/مسلمؒ

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۶ شمار ۳۰۸۱/ترتیب شریف صفحہ ۹۰۲)

حضرت مغیرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ حضرت سعد بن عبادہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے ساتھ پالوں تو سیدھی تلوار سے اپنی بیوی کو مار دوں تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ کیا تم لوگوں کو حضرت سعدؓ کی غیرت سے تعجب آیا ہے میں حضرت سعدؓ سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ سبحانہٗ مجھ سے زیادہ غیرت دار ہے۔ اور اسی واسطے اس نے ظاہر و باطن (ہر قسم کی) برائیوں کو حرام کر دیا۔ اور نہ کوئی شخص اللہ سبحانہٗ سے بڑھ کر غیرت دار ہے۔ اور نہ اس سے زیادہ کسی کو عذر پسند ہے۔ اسی لیے اس نے انبیاء علیہم السلام کو (بھلائی کی) خوشخبری اور (برائی سے) ڈرانے کیلئے بھیجا۔ اور نہ کسی شخص کو اللہ سبحانہٗ سے بڑھ کر تعریف پسند ہے اسی واسطے اس نے جنت کا وعدہ کیا ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۳۰۲ شمارہ ۲۲۰۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۳)

حضرت عمرو بن العاصؓ کے غلام سے روایت ہے کہ ان کو حضرت عمرو بن العاصؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اس غرض سے بھیجا کہ حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے پاس جانے کی اجازت مانگیں۔ حضرت علی المرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے ان کو اس کی اجازت دے دی۔ جب وہ حضرت اسماءؓ سے جو بات کرنی تھی کر چکے تو ان کے غلام نے ان سے اس (اجازت طلب کرنے) کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شوہروں کی اجازت کے بغیر ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے (میں نے اسی لئے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اجازت لی)

راویؓ نے اس بارے میں شک کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے ہم

لوگوں کو بیان کیا ہے یا نہیں بیان کیا۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲ شمار ۲۳۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کو روزہ بغیر اجازت شوہر کے جائز نہیں، جب کہ وہ (گھر) حاضر ہو اور نہ شوہر کی بغیر مرضی کے کسی کو گھر میں آنے دے اور اگر عورت بغیر حکم شوہر کے اس کے مال سے خرچ کر دے تو آدھا اس کے ذمہ مرد کو دینا رہے گا۔ (ابوہریرہؓ، بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۰ شمار ۱۸۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۴)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں (بیٹھی) تھی اور حضرت میمونہؓ بھی (وہیں) تھیں، حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیٹھی) تھیں کہ اتنے میں حضرت ابن ام مکتومؓ (نابینا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے۔ اور اندر داخل ہوئے اور یہ واقعہ اس کے بعد کا ہے، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پردہ کا حکم دے چکے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ اندھا نہیں (یعنی یہ تو اندھے ہیں ان سے پردہ کرنا کیا ضروری ہے) یہ نہ ہمیں دیکھ سکتے ہیں

اور نہ پہچان سکتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا تم دونوں بھی اندھی ہو کہ تم دونوں ان کو نہ دیکھ سکو گی۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے)۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۲ شمارہ ۳۶ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو عورتوں کے پاس آنے جانے سے بچتے رہو۔ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمو (دیور یا جیٹھ) کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمو تو صریح موت و ہلاکت ہے اس باب میں حضرت جابرؓ اور حضرت عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کی حدیث حسن صحیح ہے عورت کے پاس جانے کی ممانعت کے معنی اس حدیث کے طریقہ پر ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب ایک مرد ایک عورت کیساتھ اکیلا ہوگا اس کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔ اس حدیث میں حمو کا مطلب شوہر کا بھائی بتایا جاتا ہے (یعنی حمو سے مراد دیور اور جیٹھ ہے) گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیور اور جیٹھ کے لئے اپنی بھاوج کے ساتھ اکیلا ہونے کو منع فرمایا ہے۔

(عقبہ بن عامرؓ ترمذیؒ ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمارہ ۳، ۱۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۵)

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ میرے گھر میں ایک زنانہ تھا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں (موجود) تھے۔ اس نے حضرت

ام سلمہ رضؓ کے بھائی حضرت عبداللہ بن ابی امیہ رضؓ سے کہا اگر کل اللہ طائف کو فتح کر دے تو میں تجھے دختر غیلان کو بتاؤں گا وہ (ایسی فربہ ہے) جب سامنے سے آتی ہے تو اس کے پیٹ میں چار شکن ہوتے ہیں۔ اور جب پیٹھ موڑ کر جاتی ہے تو آٹھ ہوتے ہیں (یہ سن کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بیویو! یہ زنانے (مخنث) تمہارے ہاں نہ آنے پایا کریں۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۸ شمارہ ۲۲۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان عورتوں کے پاس نہ جاؤ جن کے خاوند باہر سفر پر گئے ہوئے ہوں، کیونکہ ایسے موقع پر شیطان تمہاری رگوں میں خون کیطرح دوڑنے لگتا ہے۔ (یعنی شیطان ایسے موقع پہ وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ اور فتنہ میں مبتلا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے)۔ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شیطان آپ کی رگوں میں بھی دوڑتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں میری رگوں میں بھی دوڑتا ہے لیکن اللہ سبحانہٗ نے مجھے اس کے مقابلہ کیلئے خاص مدد عطا فرمائی ہے۔ لہٰذا وہ میرے قابو میں ہے۔ اور اس طرح (اس کے شر سے) میں بچ جاتا ہوں۔ یہ حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔

بعض محدثین رحؒ نے اس کے ایک راوی رحؒ حضرت مجالد بن سعید رضؓ کے حافظہ میں کلام کیا ہے، حضرت سفیان بن عیینہ رضؓ (اس حدیث کے ایک لفظ)

فَاَسْلَمُ کے یہ معنی کرتے ہیں کہ میں سلامت رہتا ہوں۔ (اس کی ضمیر وہ
شیطان کی طرف نہیں لے جاتے ان معنوں میں کہ وہ میرا فرمانبردار بن گیا ہے)
وہ کہتے ہیں کہ شیطان کبھی فرمانبردار نہیں بنتا۔

(اس حدیث میں جو لفظ) مغیبات (آیا ہے وہ) مغیبہ کی جمع ہے اس عورت
کو کہتے ہیں جس کا شوہر غائب ہو۔ (جابرؓ/ترمذیؒ)
(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۰ شمار ۱۰۷۴/ترتیب شریف صفحہ ۹۰۵/۹۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کوئی شخص کسی جوان
عورت کے ساتھ تنہائی میں رات بسر نہ کرے۔ ہاں وہ شخص خلوت میں رہ
سکتا ہے جو عورت کا شوہر یا محرم ہو۔ (محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ ہمیشہ
ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہو۔) (جابرؓ/مسلمؒ)
(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۰۰ شمار ۲۹۵۱/ترتیب شریف صفحہ ۹۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عورت اللہ اور قیامت
کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے یہ بات حلال نہیں کہ تین دن یا
اس سے زیادہ کا سفر اپنے باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹے یا محرم کے بغیر طے
کرے۔

اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے
بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نیز روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت ایک دن اور ایک رات کے راستہ کا سفر اپنے محرم کے ساتھ ہی طے کرے۔ اس کے بغیر نہ کرے۔

علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا مکروہ ہے۔ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ ایک عورت مال دار ہو اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو وہ حج کرے یا نہیں۔

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ اس پر حج فرض نہیں کیونکہ محرم (کی شرط) بھی راستہ (کی شرط) میں داخل ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا ہے کہ "جو کعبہ تک کا راستہ طے کرنے کی قوت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے"۔

یہ کہتے ہیں کہ جس عورت کا محرم نہیں (تو سمجھو کہ) وہ کعبہ تک جانے کا راستہ نہیں پاتی۔ امام سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ جب راستہ محفوظ ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے (امام مالکؒ بن انسؒ اور امام شافعیؒ کا یہی قول ہے)۔ (ابو سعیدؓ / ترمذیؒ)

ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۷۱ از ترتیب شریف صفحہ ۹۰۶/۹۰۷

حضرت میمونہ بن سعدؓ (خادمہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عورت کی مثال جو اپنے خاوند کے علاوہ کسی دوسرے کے سامنے زیب و زینت کے ساتھ دامن

گھسیٹتے اور اتراتے ہوئے چلتی ہے ایسی ہے جیسے قیامت کے دن تاریکی ہو، جسمیں کچھ روشنی نہ ہو۔

یہ حدیث ہم صرف حضرت موسیٰ بن عبیدہؒ سے جانتے ہیں حالانکہ وہ بڑے سچے ہیں۔ (یہ امام ترمذیؒ کی رائے ہے) اس حدیث کو بعض راویوںؒ نے حضرت موسیٰ بن عبیدہؒ تک ہی روایت کیا ہے اور اس کو مرفوع نہیں کیا (یعنی اس کو حضرت موسیٰ بن عبیدہؒ کا اپنا قول بتایا ہے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۰۶۹/ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت عورۃ (پردہ میں رہنے کی چیز) ہے۔ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان جھانک جھانک کر دیکھتا ہے (یعنی شیطان صفت انسان تاک جھانک میں لگ جاتے ہیں) یہ حدیث حسن صحیح و غریب ہے۔ (عبداللہؓ/ ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۰ شمار ۱۰۷۵/ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آنکھ زنا کرتی ہے (اگر کوئی شخص نامحرم عورت پر شہوت سے نظر کرے تو یہ آنکھ کا زنا ہے۔) اور عورت نے جب عطر لگایا اور وہ کسی مجلس سے گذری تو وہ ایسی اور ایسی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ وہ زنا کار ہے اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح

(ابو موسیٰ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد دوم
صفحہ ۲۱ شمار ۶۹۴ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۷)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے میں نے کوئی گناہ صغیرہ نہ دیکھا مگر جو حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہٗ نے جتنا حصہ زنا کا ہر شخص کے حصے میں لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پاوے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا (غیر محرم کو شہوت کی نظر سے عورت ہو یا مرد حسین) اور زبان کا زنا بولنا (یعنی غیر محرم عورت سے شہوت کی باتیں کرنا) اور نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے جماع کی اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۴ شمار ۱۹۰۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جھوٹے بناوٹی) بال ملانے والی ملانے کی خواہش کرنے والی اور (بدن) گودنے والی اور گدوانے والی پر اللہ سبحانہٗ نے لعنت بھیجی ہے۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے) حضرت نافعؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں گودنے سے دانتوں کو الگ الگ کرنا اور ران کی جڑوں کو کالا یا صاف کرنا مراد ہے

اس باب میں حضرت عائشہؓ حضرت معقل بن یسارؓ حضرت اسماء بنت ابو بکرؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ (ابن عمرؓ / ترمذیؒ

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۱۴/ ۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۸)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں (یعنی عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے والے مردوں) اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ (یعنی ان عورتوں پر جو لباس یا دیگر عادات واطوار میں مردوں کے مشابہ بنیں)۔ (یہ حدیث حسن صحیح ہے) اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۱۳/ ۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۸)

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسم) گودنے والی اور گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے اور ان پر جو اپنے چہرے کے بال نوچتی ہیں حسین بننے کے لیے اور اللہ کی پیدائش بدلتے ہوئے۔

(یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمار ۴۰/ ۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۸)

حضرت اسامہ بن زیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پیچھے مردوں پر کوئی فتنہ عورتوں سے زیادہ ضرر رساں باقی نہیں رہا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۵ شمار ۸۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۸)

حضرت اسامہ بن زیدؓ اور حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیلؓ سے روایت

ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے بعد کے لوگوں کے درمیان عورتوں سے بڑھ کر نقصان دہ فتنہ مردوں کے لئے اور کوئی نہیں چھوڑا (یعنی میرے بعد جہاں اور بہت سے فتنے ہوں گے ان فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ عورتوں کا ہے) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (اس باب میں حضرت ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۳ شمارہ ۶۳۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی بو ظاہر اور رنگ پوشیدہ ہو۔ (مثلاً عطر یا سینٹ) اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر اور بو چھپی ہوئی ہو (مثلاً زعفران) اس باب میں حضرت عمران بن حصینؓ سے بھی روایت ہے۔ (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴ شمارہ ۶۴۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا (نہایت) شیریں اور سبز یعنی نظر میں پسندیدہ چیز ہے اور اللہ تم کو دنیا میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر وہ کہے گا کہ تم کس طرح عملی زندگی بسر کرتے ہو۔ پس تم دنیا سے بچو اور عورتوں سے بچو اس لئے کہ بنو اسرائیل کی تباہی کا فتنہ یہی عورتیں تھیں۔

(ابوسعید خدریؓ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۸ شمارہ ۲۹۳۶ / ترتیب شریف صفحہ ۹۰۹)

حضرت اسامہ بن زیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت کے دروازہ پر کھڑے ہو کر دیکھا اس میں زیادہ مسکین تھے اور مال دار لوگ دروازے پر روک دئے گئے بجز اس کے دوزخیوں کو دوزخ بھیجنے کا حکم دے دیا گیا۔ پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں عموماً عورتیں تھیں۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۱۱۶ شمار ۱۸۲/ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحوست ان تین چیزوں میں ہے عورت۔ گھر۔ گھوڑا (عورت کی برائی بانجھ ہونا۔ نافرمان ہونا مکان کی برائی تنگ ہونا اور ہمسایوں کا برا ہونا۔ اور گھوڑے کی برائی یہ ہے کہ سواری نہ دے جہاد میں کام نہ آوے) (عبداللہ بن عمرؓ بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۵ شمار ۵۵/ ترتیب شریف صفحہ ۹۰۹)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو فرمایا اے علیؓ! نظر کی پیروی مت کر (یعنی نظر کے پیچھے نظر مت ڈال جو اوّل نظر ناگہاں کسی اجنبیہ پر جا پڑی تو دوبارہ پھر کر اس کو نہ دیکھ) اس لئے کہ پہلی نظر تیرے واسطے جائز ہے اور دوسری نظر تجھ کو جائز نہیں۔

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۹۴ شمار ۱۸۹۹/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۰)

کی شرم گاہ کو) دیکھے اور اس پر بھی لعنت (جس کی شرم گاہ کو) دیکھا گیا ہو۔

(حسنؓ بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول

صفحہ ۵۰۲ شمار ۲۷۴۹ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ننگے ہونے سے پرہیز کرو۔ اس لئے کہ تمہارے ساتھ وہ رہتے ہیں جو تم سے کسی وقت بھی جدا نہیں ہوتے (یعنی کراماً کاتبین) سوائے ان دو وقتوں کے ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک اس وقت جب آدمی اپنی بیوی کی طرف بڑھتا ہے۔ تم لوگ ان (فرشتوں) سے شرم کرو اور ان کا ادب ملحوظ رکھو

(یہ حدیث غریب ہے)　　ابن عمرؓ / ترمذیؒ

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمارہ ۶۵۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۱۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ اپنی بیوی کو حمام میں داخل نہ کرے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ حمام میں بغیر تہبند کے نہ جائے۔ اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔ (یہ حدیث حسن و غریب ہے)

(جابرؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد دوم

صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۵۹ / ترتیب شریف صفحہ ۹۱۱)

حضرت ابو ملیح ہذلی رضؓ سے روایت ہے کہ حمص والوں کی عورتیں یا شام والوں کی عورتیں حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے پاس آئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے فرمایا تمہیں وہ ہو جو عورتیں حماموں میں داخل ہوتی ہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس عورت نے اپنے شوہر کے حجرہ (یا گھر) کے علاوہ اور کہیں اپنے کپڑے اتارے اس نے اس پردہ کو چاک کر دیا جو اس کے اور پروردگار کے درمیان ہے۔

(یہ حدیث حسن ہے)۔

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۶ شمار ۶۶۱/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۲)

وحیہ بن خلیفہ رضؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قباطی (مصری کپڑا جو سفید اور باریک ہوتا ہے) کے تھان لائے گئے۔ اس میں سے ایک قباطی (ایک تھان) مجھ کو بھی دیا اور فرمایا۔ اس کے دو ٹکڑے کر لے ایک ٹکڑے کا کرتہ بنا لے اور دوسرا اپنی بیوی کو دے دے وہ اس کا دوپٹہ بنا لے گی۔ جب میں واپس چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور اپنی بیوی کو یہ ہدایت کر کہ وہ اس کے نیچے ایک اور کپڑا لگا لے۔ تاکہ سر کے بال اور جسم نظر نہ آئے۔

(وحیہ بن خلیفہ رضؓ/ ابو داؤدؒ/ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۱ شمار ۴۱۴۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۲)

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ ان کی ایک آزاد کردہ لونڈی ان کی لڑکی کو عمر بن خطابؓ کی خدمت میں لے گئی۔ لڑکی کے پاؤں میں گھونگرو تھے۔ حضرت عمرؓ نے ان گھونگروؤں کو کاٹ ڈالا اور فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہوتا ہے

(حضرت زبیرؓ / ابو داؤد رحمہ)

(مشکوٰۃ شریف ـــــ جلد دوم
صفحہ ۱۵۴ شمار ۴۱۷۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۱۲)

المبشرات

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل (صحبت کے وقت جب انزال قریب ہو، عضو کو باہر نکال کر انزال کرانا) کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ منی کے تمام پانی سے لڑکا نہیں بنتا۔ (بلکہ اس کے لئے ایک ہی قطرہ کافی ہے) اور جس چیز کو اللہ سبحانہٗ پیدا کرنا چاہتا ہے، اسے کوئی نہیں روک سکتا۔

(مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۹/۱۸ شمار ۱۰۶۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۳)

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں۔ ہمیں (مال غنیمت میں) لونڈیاں قیدی ملیں۔ ہم ان سے عزل کرتے تھے۔ پھر ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو روح دنیا میں آنے والی ہے، وہ ضرور آوے گی (تمہاری تدبیر سے) قیامت تک (کچھ نہیں ہوگا)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۶۳ شمار ۱۹۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۳)

حضرت جدامہ بنت وہب اخت عکاشہؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ میں کچھ آدمیوں کے ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ

اس وقت فرما رہے تھے - میں نے ارادہ کیا تھا کہ غیلہ (اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ بچہ کی شیر خوارگی کے ایام میں اس کی ماں سے جماع کیا جائے اور دوسرے حمل کی حالت میں بچہ کو دودھ پلانا) سے منع کردوں۔ مگر میں نے روم اور فارس (کے لوگوں) کو دیکھا، کہ وہ حالتِ رضاعت میں اپنی بیویوں سے صحبت کرتے ہیں۔ اور یہ چیز ان کی اولاد کو کسی قسم کا نقصان نہیں دیتی، اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق دریافت کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو در پردہ زندہ درگور کرنا ہے۔ حضرت عبید اللہؒ نے اپنی روایت میں حضرت مقریؒ سے یہ زیادہ نقل کیا ہے کہ اس آیت کے مفہوم میں داخل ہے۔ وَاِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ یعنی جو عورت بچہ کو زندہ دفن کرے گی، اس سے اس کی بابت پوچھا جائے گا۔

(مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۴۲۳ شمار ۱۰۷۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۳)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ تم اپنی اولاد کو مخفی طریقہ پر قتل نہ کرو (یعنی غیلہ نہ کرو) اس لئے، کہ یہ غیلہ سوار کو کمزور کر دیتا ہے، اور اس کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے (یعنی رضاعت کی حالت میں استقرار حمل سے بچہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اور جوانی میں یہ کمزوری اپنا اثر دکھاتی ہے)

(اسماء بنت یزیدؓ / ابوداؤدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۱

(شمار ۳۰۲۹ - ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴)

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد عورت کے ساتھ جماع میں عزل کی بلا اجازت عورت کے ممانعت فرمائی ہے۔ (یعنی عورت کی اجازت کے بغیر عزل کرنے سے منع فرمایا ہے)

(عمر بن خطابؓ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۱۱

شمار ۳۰۴۰ - ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ عورت آتی ہے شیطان کی صورت میں اور جاتی ہے شیطان کی شکل میں۔ پس تم میں سے جس کو کوئی عورت اچھی معلوم ہو، اور دل میں اس کی خلش یا محبت پیدا ہونے لگے، وہ فوراً اپنے گھر چلا جائے، اور اپنی بیوی سے جماع کرے اس لئے یہ جماع دل کے تردّد کو دور کر دے گا۔ (جابرؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۰۔ شمار ۲۹۵۵ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی حاجت (یعنی جماع) کے لئے بلائے، تو چاہیئے، کہ عورت اس کے پاس چلی جائے، خواہ تنور پہ ہی کیوں نہ ہو (یعنی خواہ کتنا ہی ضروری کام کیوں نہ ہو) یہ حدیث حسن و غریب ہے (طلق بن علیؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۷/۲۰۸ شمار ۱۰۶۲ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے اور مرد رات بھر اس سے ناراض رہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ (ابوہریرہؓ/مسلمؒ)

(مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۵/۱۴۱۴ شمارہ ۴۷۰ ۱۰ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کو کبھی نہیں دیکھا (عائشہؓ/ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۰۶ شمارہ ۲۹۷۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴)

حضرت خزیمہ بن ثابتؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا۔ فرماتے تھے، کہ اللہ سبحانہٗ کا حق بات کہنے سے شرمانے کا حکم نہیں ہے، عورتوں سے پاخانے کے مقام میں صحبت نہ کرو۔

(دارمی شریف صفحہ ۲۳۵ شمارہ ۲۱۸۸ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۴/۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہٗ (قیامت میں) اس شخص کی طرف نظر رحمت نہ کریگا۔ جس نے کسی مرد یا عورت کے مقعد میں لواطت کی ہوگی۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ (ابن عباسؓ/ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۹ شمارہ ۱۰۶۸ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اپنی بیوی کی دُبر (یعنی پاخانہ کی جگہ) میں صحبت کرے وہ ملعون ہے (ابوہریرہؓ/ابوداؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲ ہم شمار ۱۹۱۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۵)

حضرت بہز بن حکیمؓ کے دادا فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مَیں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے عریاں بدن (یعنی شرمگاہ) کے کتنے حصے کو چھپائیں اور کتنے کو کھلا رہنے دیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیوی اور لونڈی کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو، انہوں نے عرض کیا (کبھی) مرد مرد کے ساتھ رہتا ہے (کیا اس صورت میں بھی ستر ضروری ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم سے یہ ہو سکے، کہ اس کو کوئی نہ دیکھنے پائے تو پھر ایسا ہی کرو۔ کہ کوئی نہ دیکھنے پائے۔ میں نے عرض کیا۔ انسان (کبھی) اکیلا بھی ہوتا ہے (کیا اس صورت میں بھی ستر کرنا چاہیئے) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پھر اللہ سبحانہٗ اس کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔ کہ اس سے شرم کیجائے (اور تنہائی میں بھی اپنی شرمگاہ نہ کھولی جائے) حضرت بہز بن حکیمؓ کے دادا کا نام حضرت معاویہ بن حیدہ قشیریؓ ہے (یہ حدیث حسن ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۲ شمار ۶۲۷ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۵)

حضرت انس بن مالکؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ بزرگ و برتر نے رحم میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے، جو کہتا ہے۔ یَا رَبِّ نُطْفَۃٌ یَا رَبِّ عَلَقَۃٌ یَا رَبِّ مُضْغَۃٌ پس جب اللہ سبحانہٗ چاہتا ہے، کہ اس کی خلقت پوری کر دے، تو وہ فرشتہ

کہتا ہے۔ کہ مرد (بنے) یا عورت۔ شقی (ہو) یا سعید پھر رزق کس قدر ہو اور عمر کتنی ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ پھر وہ فرشتہ (یہ سب پوچھ کر) اس کی ماں کے پیٹ میں (اس کی پیشانی پر) لکھ دیتا ہے

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۴۰۸ شمارہ ۳۰۵ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۶)

حضرت عمر بن شعیبؓ کے دادا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ کہ بچہ پیدا ہونے کے ساتویں دن اس کا نام رکھنا چاہیئے اور اس سے تکلیف دور کی جائے (یعنی بال مونڈ دئے جائیں اور اسے پاک صاف کیا جائے) اور عقیقہ کیا جائے (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۳۰ شمارہ ۶۹۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۶)

حضرت حسن ابن علیؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی کا بچہ پیدا ہو، تو اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے (اس کی ایک برکت یہ ہے کہ) بچہ سے ام الصبیان کا مرض دور رہے گا۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان / تحفۃ الودود ابن قیمؒ صفحہ ۹ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۶)

ان کلمات کو پڑھ کر بچہ پر دم کرو، یا لکھ کر گلے میں ڈال دو

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ

میں اللہ کے کلمات تامہ کی ہر شیطان اور

مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ

ہر زہریلے کاٹنے والے اور ہر لگ جانے والی نظر کی

كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

برائی سے پناہ مانگتا ہوں

جب بچہ بولنے لگے تو سکھاؤ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ لَمْ يَتَّخِذْ

اور کہو سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس کی نہ کوئی اولاد

وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِى

ہے اور نہ کوئی اس کا سلطنت میں شریک ہے

الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِىٌّ مِّنَ

اور نہ کوئی کمزوری کی وجہ سے اس کا مددگار ہے

الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا

اور اس کی بڑائی بیان کرتے رہو

الغُسلُ

حضرت ابوہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد عورت کے چاروں شعبوں (یعنی اس کی دونوں رانوں اور پنڈلیوں کے بیچ میں بیٹھ جائے) پھر اس کے ساتھ کوشش کرے تو یقیناً غسل واجب ہو گیا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۷، شمارہ ۲۸۰/ترتیب شریف صفحہ ۹۱۸)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب مرد عورت میں سے ایک کی ختنہ کی جگہ دوسرے کی ختنہ کی جگہ سے گذر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے

حضرت ابو عیسیٰؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ان ہی احادیث کی بنا پہ اکثر اکابر صحابہؓ مثلاً حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمانؓ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت عائشہؓ اور کئی فقہائے تابعینؒ و تبع تابعینؒ مثلاً امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے کہ جب دونوں ختنے کی جگہ مل جائیں تو غسل واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴ شمارہ ۹۷/ترتیب شریف صفحہ ۹۱۸)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر پردہ کیا اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل جنابت کر رہے تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی گرایا۔ اور اپنی شرمگاہ کو اور جہاں کہیں (نجاست) لگ گئی تھی اس کو دھویا پھر اپنا ہاتھ دیوار پر یا زمین پر ملا پھر وضو فرمایا جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نماز کیلئے ہوتا تھا، سوا پیروں کے (دھونے کے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن پر پانی بہایا بعد اس کے (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر دھوئے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۰، شمارہ ۲۷۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جنابت فرمایا بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر برتن جھکایا اور دونوں ہتھیلیاں دھوئیں (یعنی پونچوں تک دونوں ہاتھ دھوئے) پھر برتن میں ہاتھ ڈال کر اپنے عضو مخصوص پر پانی ڈالا پھر دیوار یا زمین پر ہاتھ ملا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ دھویا۔ پھر دونوں بازو دھوئے پھر سر پر تین دفعہ پانی ڈالا پھر تمام بدن پر تین بار پانی بہایا پھر اس جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اور حضرت

ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲ شمارہ ۹۱/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۹)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لئے وضو فرماتے تھے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو (پانی) اپنے ہاتھ سے ڈالتے پھر اپنے تمام بدن پہ پانی بہا لیتے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷، شمارہ ۲۴۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۹)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وضو فرماتے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو نماز کے لئے ہوتا تھا، پھر غسل کرتے یعنی اپنے ہاتھ سے بالوں کا خلال کرتے تھے۔ یہاں تک کے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ لیتے کہ کھال کو تر کر دیا تو اس پر تین بار پانی بہاتے۔ پھر اپنے باقی بدن کو دھوتے اور حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک ظرف سے نہاتے تھے۔ دونوں اس سے چلو بھر بھر کر لیتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۵، شمارہ ۲۷۲/ ترتیب شریف صفحہ ۹۱۹)

حضرت میمونہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کے

غسل کے لیے پانی رکھا پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ
پانی گرایا۔ اور اپنی شرم گاہ کو دھویا پھر اپنا ہاتھ زمین یا دیوار میں دو یا تین مرتبہ
مارا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھ اور کہنیاں دھوئیں
پھر اپنے (باقی) بدن کو دھویا پھر (وہاں سے) ہٹ گئے اور اپنے دونوں پیر
دھوئے۔ حضرت میمونہؓ کہتی ہیں پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا
لے گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نہیں لیا اور اپنے ہاتھ سے پانی
نچوڑتے رہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ، شمارہ ۲۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۰)

حضرت حمید الحمیریؒ نے بیان کیا کہ میں نے ایک شخص سے ملاقات
کی جس نے ابوہریرہؓ کی طرح چار برس تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت
میں رہنے کا شرف حاصل کیا تھا۔ کہا اس شخص نے کہ منع فرمایا ہے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ غسل کرے عورت مرد کے غسل کے بچے ہوئے
پانی سے اور غسل کرے مرد عورت کے غسل کے بچے ہوئے پانی سے اور اس حدیث
کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ اور چاہیئے کہ مرد و عورت دونوں
ایک برتن میں سے چلو لے کر نہالیں (ابوداؤدؒ، نسائیؒ اور احمدؒ نے اس حدیث
کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ اور منع کیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کنگھی کرے ہم میں سے کوئی شخص روزانہ یا پیشاب کرے غسل خانہ

کے اندر) (ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۲۵ شمارہ ۴۳۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۰)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل (جنابت) فرما کر میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے ملکر گرم ہونا چاہا تو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹا لیا حالانکہ میں غسل کئے ہوئے نہ ہوتی تھی۔ (یعنی حالت جنابت میں ہوتی تھی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں کوئی حرج نہیں (یعنی یہ حدیث اسناد کے اعتبار سے کمزور نہیں۔) اور کئی علماء و صحابہؓ و تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ اگر مرد غسل کرنے کے بعد عورت سے گرمی حاصل کرنا اور اس کے ساتھ سونا چاہے تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ امام سفیان ثوریؒ، شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶/۲۷ شمارہ ۱۰۸ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور جنابت سے سات بار غسل کرنے کا حکم ہوا تھا اسی طرح پیشاب کپڑے میں لگ جاوے تو سات بار دھونے کا حکم تھا پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پروردگار سے دعا کرتے رہے (اور اپنی امت پر تخفیف چاہتے رہے) یہاں تک کہ نمازیں پانچ رہ گئیں اور جنابت سے غسل ایکبار رہ گیا

اور پیشاب سے کپڑا دھونا ایک بار رہ گیا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول ۲؍۱ شمار ۲۱۹/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے تھے جنابت سے اس برتن سے جس میں تین صاع پانی آتا تھا (صاع میں پاکستان کے وزن کے مطابق آٹھ سیر پانی آتا ہے)۔

(مؤطا شریف صفحہ ۴۰-۵۳/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۱)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم سے کسی کو جنابت ہو جاتی تھی تو وہ (اس طرح غسل کرتی تھی) اپنے دونوں ہاتھوں سے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی لیتی تھی (یعنی ڈالتی تھی) پھر اپنے ہاتھ سے سر کے داہنے حصہ کو پکڑتی (یعنی پکڑ کر ملتی) تھی اور دوسرے ہاتھ سے سر کے بائیں حصہ کو (ملتی تھی)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۶۷ شمار ۲۶۶/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۱)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے (ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے سر کی چوٹی بہت سخت گندھی ہوئی ہوتی ہے۔ کیا غسل جنابت کے وقت اسے کھول لیا کروں فرمایا نہیں تمہارے لیے تو صرف) اتنا کافی ہے کہ تین چلو سر پر پانی ڈالو۔ پھر سارے بدن پر پانی بہا لیا کرو بس پاک ہو جاؤ گی یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور اہل علم کا اسی پر عمل ہے۔ کہ اگر عورت غسل جنابت کرے اور جوڑا نہ

کھولے تو سر پر پانی بہالینا کافی ہے۔ (مگر اس طرح کہ تمام بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچ جائے)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳ شمار ۹۳ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۱)

حضرت جمیع ابن عمیر رضؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ کے پاس گیا۔ ان میں سے ایک نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا تم کیونکر غسل کرتی تھیں۔ انہوں نے کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پہلے وضو کرتے تھے جیسے نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈالتے تھے۔ اور ہم پانچ بار ڈالتی تھیں، چوٹیوں کے سبب سے (یعنی ہمارے سر پر بال زیادہ ہوتے تھے۔ اور چوٹیاں بندھی رہتی تھیں اس وجہ سے ہم پانچ بار پانی ڈالتی تھیں، تاکہ پانی خوب بالوں کی جڑوں میں پہنچ جائے)۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰۵ شمار ۲۱۳ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ایک بال برابر چھوڑ دیا غسل جنابت میں اس کو جہنم کا ایسا ایسا عذاب ہوگا تو حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا۔ اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا۔ اسی وجہ سے میں اپنے سر کا دشمن ہوا۔ وہ اپنے بال کترایا کرتے تھے۔

علی رضؓ / ابوداؤد / ابوداؤد شریف جلد اوّل

(صفحہ ۱۰۷، شمار ۲۲۱/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۲)

حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے ناپاکی کو دور کرنے کیلئے غسل کیا اور پھر صبح کی نماز پڑھی اس کے بعد معلوم ہوا کہ ناخن برابر جگہ غسل میں خشک رہ گئی ہے۔ پس فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تو اس پر مسح کر لیتا اپنے ہاتھ سے تو کافی ہوتا۔ (علیؓ/ ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۲ شمار ۴۰۹/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص زخمی ہوا پھر اس کو احتلام ہوا تو اس کو غسل کا حکم کیا گیا اور (اس وجہ سے) مر گیا تو یہ بات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا کہ لوگوں نے اس کو قتل کر ڈالا۔ اللہ سبحانہٗ انہیں قتل کرے کیا (علم نہیں) عاجز شخص کی شفا (واقف کار) سے پوچھنا نہیں ہے۔ حضرت عطاؒ کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی اس قصے کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا (کہ اسے کیا کرنا چاہیئے تھا) تو فرمایا کہ کاش وہ اپنا جسم دھوتا اور اپنا سر چھوڑ دیتا جہاں اس کے زخم تھے۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۵ شمار ۷۵۱/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۲)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان کے لئے طہارت ہے (اگرچہ) دس سال تک مسلمان کو پانی نہ ملے پھر جب پانی مل جائے تو بدن کو پانی سے مس کرے (یعنی اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کرے اور وضو کی ضرورت ہو تو وضو کرے پھر تیمم کرنا جائز نہیں) کیونکہ یہی بہتر ہے۔ حضرت محمود (ایک راوی) نے اپنی حدیث میں کہا کہ پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ حضرت عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور جمہور فقہا کا یہی قول ہے کہ اگر جنب مرد و عورت اور حائضہ پانی نہ پائیں تو تیمم کرکے نماز پڑھ لیں۔ امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ وہ جنبی کے لئے تیمم جائز نہیں رکھتے تھے۔ اگرچہ اس کو پانی نہ ملے لیکن ان کا اپنے اس قول سے رجوع بھی مروی ہے چنانچہ بعد میں کہا کہ جب وہ پانی نہ پائے تو تیمم کرلے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۷، شمار ۱۰۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۳/۹۲۲)

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔ اصحابؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ غسل کے بعد وضو نہ کیا جائے۔ (کیونکہ پھر اس کی ضرورت نہیں)۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴ شمارہ ۹۵ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۳)

(حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جو شخص تری پائے اور اس کو احتلام یاد نہ ہو (اس کا کیا حکم ہے) فرمایا وہ غسل کرے (پھر ایسے شخص کی بابت پوچھا) جو دیکھے کہ اسے احتلام ہو گیا ہے مگر تری نہ پائے فرمایا اس پر غسل نہیں۔ حضرت ام سلمہؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر عورت اسی طرح دیکھے اس پر غسل واجب ہے یا نہیں فرمایا (اسمیں) عورتیں مردوں کی نظائر ہیں (خلقت طبیعت اور احکام میں مردوں کی مشابہ ہیں یا دونوں ایک درخت کی شاخیں ہیں اور دونوں کا ایک حکم ہے) حضرت یحیٰی بن سعیدؓ نے اس حدیث کے ایک راوی حضرت عبد اللہؒ کی تضعیف کی ہے۔ کئی اصحاب کرامؓ اور تابعینؒ کا یہی قول ہے کہ جب کوئی شخص سو کر اٹھے اور تری پائے تو وہ غسل کرے یہی امام سفیانؒ، امام احمدؒ اور بعض اہل علم کا قول ہے کہ اس پر غسل واجب ہے جبکہ وہ تری نطفہ کی ہو لیکن اگر خواب دیکھے اور کپڑے پر تری نہ پائے تو تمام اہل علم کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴ / شمارہ ۹۹ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۳)

حضرت سہل بن حنیفؓ کہتے ہیں کہ میں مذی کی وجہ سے سخت مصیبت و تکلیف میں مبتلا تھا کیونکہ میں اس کی وجہ سے اکثر غسل کیا کرتا تھا میں

نے اس تکلیف کا تذکرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور اس کی بابت پوچھا (یعنی مذی کا کیا حکم ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس کے نکلنے پر صرف وضو کر لینا کافی ہے (نہانے کی ضرورت نہیں) پھر میں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کپڑے پر مذی لگ جائے تو کیا کروں؟ فرمایا (اس کے لئے بھی) بس اتنا کافی ہے کہ ایک چلو پانی لے کر مذی کی جگہ ڈال دو (یعنی جہاں کپڑے پر مذی لگی ہو اور جہاں لگنے کا خیال ہو اس پر پانی ڈال دو یا دھولو) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اہل علم کپڑے پر مذی لگ جانے کے حکم میں مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں اسے دھونا چاہیئے۔ امام شافعیؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور بعض کہتے ہیں کہ صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے (دھونے کی ضرورت نہیں) امام احمدؒ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس پر صرف پانی چھڑکنا ہی کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۹ شمارہ ۱۰۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۲)

حضرت ہمام بن حارثؒ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک مہمان آیا۔ آپ نے اس کے پاس ایک زرد لحاف بھجوا دیا (مہمان بھی) لحاف اوڑھ کر سو گیا رات کو اسے احتلام ہو گیا وہ (لحاف کو اس طرح بھیجنے سے) شرمایا کیوں کہ اس پر احتلام کا اثر تھا (یعنی منی لگی ہوئی نظر آتی تھی) لہٰذا اس نے لحاف کو پانی میں ڈبو دیا اور حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس پہنچا دیا۔ آپؓ نے فرمایا

اس نے ناحق ہمارا کپڑا خراب کر دیا حالانکہ اتنا کافی تھا کہ (منی کو) انگلیوں سے رگڑ دیتا
میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو بارہا انگلیوں سے
کھرچا ہے۔ (یعنی رگڑ رگڑ کر جھاڑا ہے) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ کئی فقہا
کا یہی قول ہے جن میں امام سفیان ثوریؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ داخل ہیں
کہ اگر کپڑے پر منی لگ جائے تو اس کا رگڑ دینا ہی کافی ہے۔ دھونا ضروری
نہیں۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۴)

حضرت سلیمان بن یسارؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے حضور
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے
اور یہ حدیث منی کو رگڑ دینے والی حدیث کے مخالف نہیں مگر آدمی کیلئے
مستحب یہ ہے کہ وہ منی کا اثر کپڑے پر نہ رہنے دے (اب یہ اختیار ہے کہ خواہ
اس دھبے کو کھرچ کر دور کرے یا دھو کر) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ
منی رینٹھ کی مانند ہے اسے اپنے کپڑے سے دور کرنا چاہیے۔ خواہ اذخر
کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۵ شمار ۱۰۳ / ترتیب شریف صفحہ ۹۲۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے بیان کیا
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھے رات کو نہانے کی حاجت ہوتی
ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کر لیا کر اور شرم گاہ دھو لیا کر پھر

سو رہا کرے۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۹۹ شمارہ ۱۹۵/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب سو رہنے یا کھانے کا ارادہ رکھتے حالت جنابت میں منہ دھوتے اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک اور مسح کرتے سر پر پھر کھانا کھاتے یا سو رہتے (پاؤں نہ دھوتے اس لئے کہ یہ وضو واجب نہیں استحباباً ہے یا کسی عذر کے سبب ہے)

(موطا شریف صفحہ ۵۶/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۵)

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھاتے یا پیتے یا سوتے وقت وضو کر لینے کی (یعنی اگر غسل نہ کر سکے تو وضو کر کے کھانا یا پینا سو رہنا درست ہے)۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ شمارہ ۱۹۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم میں سے اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر دوبارہ صحبت کرنا چاہے تو وضو کر لے۔

ابوسعید خدریؓ/ ابوداؤدؒ/ ابوداؤد شریف جلد اوّل

صفحہ ۹۹ شمارہ ۱۹۴/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۵)

حضرت ابورافعؓ نے بیان کیا کہ گئے ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام بیویوں کے پاس (یعنی سب سے جماع کیا) غسل کیا اس بیوی کے پاس اور نہائے اس بیوی

کے پاس (یعنی ہر بیوی سے جماع کے بعد غسل کیا) پس کہا میں نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں ایک ہی غسل کیوں نہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ (ہر جماع کے بعد غسل کرنا) خوب پاک کرتا ہے اور بہت خوش آیند ہے اور خوب صاف کرتا ہے جسم کو۔

(ابو رافع احمدؒ۔ ابو داؤدؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۱۲۵ شمار ۴۲۹/ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا یا جنب ہو (حضرت خطابیؒ نے کہا مراد فرشتوں سے رحمت اور برکت کے فرشتے ہیں نہ حفاظتی فرشتے کیونکہ وہ کسی وقت میں جدا نہیں ہوتے۔ اس حدیث سے جنب کو غسل میں دیر کرنا ممنوع ہوا۔ مگر مراد یہ ہے جو عادت سے زیادہ دیر کرے یا نماز ترک کرے، اور کئی دنوں تک جنب رہا کرے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل میں تاخیر کی ہے۔ اور کتے سے مراد وہ کتا ہے جو شکاری نہ ہو، اور جانوروں اور کھیتوں کی محافظت کے لئے بھی نہ ہو اور نہ درست ہے۔ اور مورت سے وہ تصویر ہے۔ جو مجسم ہو یا غیر مجسم، کسی دیوار یا چھت یا کپڑے پر ہو، اور بعضوں نے خاص کیا ہے مجسم سے)۔

(علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ / ابو داؤدؒ۔ ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۱ شمار ۲۰۰ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۶)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے راہ میں مدینہ کے، اور میں جنب تھا۔ تو میں پیچھے ہٹ گیا۔ اور چلا گیا۔ غسل کر کے پھر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تو کہاں تھا اے ابوہریرہ؟ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جنب تھا۔ تو مجھے بُرا معلوم ہُوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھوں بغیر طہارت کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ! مسلمان نجس نہیں ہوتا (اور کافر نجس ہے۔ لیکن مراد کافر کی نجاست سے نجاست معنوی ہے نہ ظاہری)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲/۲ شمارہ ۲۰۴ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۶)

حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں قرآن پڑھا یا کرتے تھے، جب تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی نہ ہوں۔

یہ حدیث حسن و صحیح ہے، اور اکثر صحابہؓ و تابعینؒ اسی کے قائل ہیں۔ کہ آدمی بے وضو (زبانی) قرآن کریم پڑھ سکتا ہے۔ لیکن قرآن کریم میں دیکھ کر پڑھنے کے لئے وضو کرنا ضروری ہے۔ امام سفیان ثوریؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۳ شمارہ ۱۳۰ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۷-۹۲۶)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو دیکھا، اصحابؓ کے گھروں کے رُخ مسجد کی طرف ہیں یعنی دروازے ان گھروں کے مسجد کی طرف ہیں تا کہ ہر وقت جلدی سے مسجد کو جا سکیں اور ایک رُخ والے دوسری رُخ والے مکانوں میں مسجد سے ہو کر چلے جاویں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان گھروں کا رُخ مسجد سے پھیر دو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور لوگوں نے ابھی تک کچھ نہیں کیا تھا۔ اس امید سے، کہ شاید ان کے بارے میں رخصت نازل ہو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان گھروں کا رُخ مسجد کی طرف سے پھیر دو۔ کیونکہ میں مسجد کو حلال نہیں کرتا حائضہ اور جنب کے واسطے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲ شمار ۲۰۵ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۷)

حضرت زبید بن الصلتؓ سے روایت ہے۔ کہ نکلا میں ساتھ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے جرف تک، تو دیکھا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے کو، اور پایا نشان احتلام کا۔ اور نماز پڑھ چکے تھے بغیر غسل کے تب کہا، قسم اللہ کی، نہیں دیکھتا ہوں میں اپنے آپ کو، مگر مجھے احتلام ہوا، اور خبر نہ ہوئی۔ اور نماز پڑھ لی اور غسل نہیں کیا۔ کہا زبیدؓ نے، پس غسل کیا حضرت عمرؓ نے اور دھویا جو نشان دکھائی دیا کپڑے میں، اور جو نہ دکھائی دیا، اس پر پانی چھڑک دیا۔ اور اذان کہی، یا اقامت کہی، پھر نماز پڑھی جب آفتاب

بلند ہو گیا اطمینان سے۔

(جُرف ایک موضع ہے مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر)

(مُوطا شریف صفحہ ۵۸، ۵۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو پانی جاری نہ ہو، ٹھہرا ہُوا ہو اس میں جنابت کا غسل نہ کرے (یعنی غسل فرض نہ کرے) (ابو ہریرہؓ / مسلمؒ)

بلوغ المرام صفحہ ۲/۱ شمار ۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۷)

قنفذ کے مہاجرین سے روایت ہے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ وضو کیا۔ بعد وضو کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر کیا ان سے۔ اور فرمایا۔ مجھے بُرا معلوم ہُوا۔ کہ میں اللہ کا ذکر کروں بغیر طہارت کے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۰۔ شمار ۱۶)

(ترتیب شریف صفحہ ۹۲۷)

الحَیض

حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے۔ کہ یہودیوں کی عورتوں میں جب
کسی کو حیض آتا (تو) اس کو گھر سے نکال باہر کرتے، نہ اس کو ساتھ کھلاتے نہ ساتھ
پلاتے، نہ اس کے ساتھ گھر میں رہتے، لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے اس باب میں سوال کیا، اس وقت اللہ جل جلالہٗ نے یہ آئتیں اتاریں۔
"پوچھتے ہیں تجھ سے لوگ حیض کو، تو کہہ حیض ایک پلیدی ہے، تم جدا رہو
عورتوں سے حیض میں، اور مت جماع کرو ان سے، جب تک کہ وہ پاک نہ ہوں"
حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کے ساتھ رہو ایک گھر میں
اور سب کام کرو۔ (یعنی ساتھ کھاؤ، سوؤ، بیٹھو، اٹھو، پیار مس کرو) سوائے جماع
کے، یہود نے یہ سن کر کہا۔ یہ شخص (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) اچاہتا ہے
کوئی امر نہ چھوڑے، جس میں ہمارے خلاف نہ کرے، اتنے میں اسید بن حضیرؓ
اور عباد بن بشرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور کہا یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم! یہود ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ اگر فرمائیں، تو ہم حائضہ
عورتوں کے ساتھ جماع کیا کریں، یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ
متغیر ہوا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ اس بات پر آیا۔ کہ بخصیلِ مخالفت ساتھ

ارتکاب معصیت کے جائز نہیں ہے، ہم کو گمان ہوا، شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں آدمیوں پر غصہ آیا، بعد اس کے وہ دونوں چل نکلے، اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے دودھ کا ہدیہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلا بھیجا، اور دودھ پلایا۔ جب ہم کو معلوم ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ ان پر نہ تھا (انس بن مالکؓ / ابوداؤدؒ)

(سنن ابوداؤد جلد اول صفحہ ۱۰۸ شمار ۲۲۹ - ترتیب شریف صفحہ ۹۲۸)

فرمایا حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب حیض (کا زمانہ) سامنے آجائے، تو نماز چھوڑ دو۔ اور جب گذر جائے، تو اپنے (جسم) سے خون کو دھو ڈالو، اور نماز پڑھو (عائشہؓ / بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۷۰ شمار ۳۱۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۸)

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں، کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے، ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے، پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آگیا، پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میں رو رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیوں رو رہی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ یہ چاہتی ہوں، کہ کاش میں نے اس سال حج (کا ارادہ) نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تمہیں نفاس آگیا، میں نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو ایک چیز ہے، جو اللہ سبحانہ نے حضرت آدم

علیہ السلام کی تمام بیٹیوں پر لکھ دی ہے (اس میں رونا کیا؟) جو افعال حج کرنیوالا کرتا ہے تم (بھی) کرو، سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرو جب تک پاک نہ ہو جاؤ

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۲ شمارہ ۲۹۲ - ترتیب شریف صفحہ ۹۲۹)

حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کہ کیا ہم میں سے کوئی حیض کے دنوں کی نمازیں قضا کرے؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تو حروریہ (خارجی) ہے۔ ہم میں سے کسی کو ایام ہوتے تھے تو اسے فوت شدہ نمازوں کے قضا کرنے کا حکم نہ ہوتا تھا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حضرت عائشہ رض سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔ کہ حائضہ نمازوں کی قضا نہ کرے۔ تمام فقہا کا بھی یہی قول ہے اور ان تمام کا متفقہ فیصلہ ہے، کہ حائضہ روزوں کی تو قضا کرے مگر نمازوں کی قضا نہ کرے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۹ شمارہ ۱۲۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۹)

حضرت عائشہ رض سے (روایت ہے کہ) ایک عورت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا۔ کہ اس طرح غسل کرے، فرمایا۔ کہ ایک ٹکڑا (کپڑے کا) مشک سے (بسا ہوا) لے، اور اس سے طہارت کرے، اس نے عرض کیا۔ کہ اس سے کس طرح طہارت کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سبحان اللہ! طہارت کر لے

تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور کہا۔ کہ اسے خون کے نشان پر پھیرے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۰۳ شمار ۳۰۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۹)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضرت اسماء بنت شکل انصاریہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو، تو کیونکر غسل کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیری کا ملا ہوا پانی لے کر پہلے وضو کرے پھر سر دھوئے اور اس کو ملے۔ یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے سارے جسم پر پانی ڈالیں۔ پھر اپنا فرصہ لے کر (فرصہ وہ ٹکڑا ہے روئی کا، یا اونی کپڑے کا، اس سے شرمگاہ کو صاف کرتے ہیں۔ بعضوں نے اس کو قرصہ یا قرضہ بھی پڑھا ہے) اس سے طہارت کرے۔ اسماءؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیونکر طہارت کروں اس سے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا، میں سمجھ گئی اس مطلب کو، جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے کنائے کے طور پر کہا تھا۔ میں نے اس سے کہہ دیا۔ جہاں خون لگا ہو، اس سے صاف کر ڈال (یعنی فرج کے اندر اس کپڑے کو ڈال کر خون کے لگاوٹ کو صاف کر ڈال)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۷ شمار ۲۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۹/۳ب)

حضرت اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

کہ ایک عورت نے حضور اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کپڑے کے متعلق پوچھا۔ جس پر حیض کا خون لگ جائے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو کھرچ دو۔ پھر پانی سے انگلیوں اور ناخن کو دھوؤ اور پھر پانی چھڑک دو۔ اور اس کپڑے سے نماز پڑھو۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ام قیس بنت محصن رض سے بھی روایت ہے۔ مگر حضرت اسمار رض کی یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ اس بارے میں اہل علم کی رائیں مختلف ہیں۔ کہ اگر کپڑے پر خونِ حیض لگ جائے، تو اسے دھوئے بغیر اسی کپڑے میں نماز پڑھنی چاہیے یا نہیں؛ بعض اہلِ علم تابعینؒ کہتے ہیں۔ کہ اگر خون ایک درہم کے برابر ہو۔ اور اسے دھوئے بغیر اسی کپڑے سے نماز پڑھ لی۔ تو نماز پھر سے پڑھے اور بعض اہلِ علم یہ کہتے ہیں۔ کہ اگر خون ایک درہم سے زیادہ ہو تب نماز کا اعادہ کرے، سفیان ثوریؒ اور امام ابن مبارکؒ اس کے قائل ہیں۔ امام شافعیؒ نے اس بارے میں بڑی سختی برتی ہے۔ کہ اگر ایک درہم سے کم بھی ہو۔ تب بھی اس کا دھونا واجب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳۱ شمار ۱۲۲، ترتیب شریف صفحہ ۹۳۰)

حضرت اسمارؓ بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتی ہیں۔ کہ میں نے ایک عورت کو سنا۔ کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ رہی تھی۔ کہ جب وہ ایام سے پاک ہو۔ تو اپنے کپڑے کو کیونکر پاک کرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ کہ اگر تو اس میں خون دیکھے، تو اس کو گھس دے۔ پھر اسکو انگلیوں سے مل کر دھو دے۔ پھر اپنے باقی کپڑے پر پانی چھڑک دے پھر اس سے نماز پڑھ

(دارمی شریف صفحہ ۱۵۷ اشمار ۱۷۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۳۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ میں ہڈی چوستی تھی حیض کی حالت میں پھر میں اس ہڈی کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنا منہ مبارک اس ہڈی میں اسی مقام پر لگاتے جہاں میں نے لگایا تھا۔ اور پانی پی کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھ کر پیتے جہاں سے میں نے پیا تھا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ اشمار ۲۳۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۳۱)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر مبارک میری گود میں رکھ کر قرآن کریم پڑھتے اور میں حائضہ ہوتی

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ اشمار ۲۳۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۳۱)

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے متعلق سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے ساتھ کھاؤ اور اس کو اپنے ساتھ کھلاؤ۔ اس باب میں حضرت عائشہؓ اور حضرت انسؓ سے روایت ہے

کہ حضرت عبد اللہ بن سعدؓ کی (مذکورہ بالا) حدیث حسن و غریب ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ کہ حائضہ کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی کے متعلق علماء میں اختلاف ہے بعضوں نے اس کے استعمال کی اجازت دی ہے۔ اور بعضوں نے اسکو مکروہ بتلایا ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمار ۷ ۱۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جناب رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ کہ مجھے مسجد سے کھجور کی چار نماز لا دو۔ میں نے عرض کیا، میں تو حائضہ ہوں۔ فرمایا۔ حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں۔ اس باب میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ و حضرت ابوہریرہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ مگر حضرت عائشہ رضؓ کی یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ جمہور اہلِ علم کا یہی قول ہے۔ ہمارا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حائضہ مسجد سے کوئی چیز اٹھا سکتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمار ۸ ۱۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۱/۳۲)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جو حیض کی حالت میں عورت کے پاس آئے اصحبت کرے اسے فرمایا کہ وہ آدھا دینار صدقہ دے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰ شمار ۱۲۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب لال خون ہو
تو ایک دینار (اشرفی)، اور جب زرد خون ہو۔ تو آدھا دینار صدقہ دے
حائضہ سے جماع کرنے کا کفارہ کی حدیث حضرت ابنِ عباس رضی اللہ
عنہ سے دو طرح سے مروی ہے۔ موقوف بھی اور مرفوع بھی۔ بعض اہلِ علم
کا یہی قول ہے۔ امام احمدؒ و امام اسحٰقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

امام مبارکؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ بلکہ اللہ سبحانہٗ
سے بخشش و معافی مانگے۔ بعض تابعینؒ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔ جس
طرح امام مبارکؒ نے فرمایا۔ (ابنِ عباسؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۴۲ شمارہ ۱۲۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۲)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص
نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا درست ہے مجھے اپنی
بیوی سے جب وہ حائضہ ہو؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ باندھ
اس پر تہہ بند اس کے، پھر تجھے اختیار ہے تہبند کے اوپر (اس سے
معلوم ہوا۔ کہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک عورت حائضہ سے لذت نہ اٹھانا
چاہیئے۔ یہی مذہب ہے جمہور علماء کا)

(مؤطا شریف صفحہ ۶۴/۶۳ - ترتیب شریف صفحہ ۹۳۲)

حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے۔ کہ میں جب حائضہ ہوتی، تو بستر پر سے بوریئے پر چلی آتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک نہ ہوتی، جب تک پاک نہ ہوتی۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۱ شمار ۱۴۲ ترتیب شریف ص ۹۳۲)

حضرت مرجانہ رضی اللہ عنہا جو ماں ہیں حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کی، اور مولاۃ ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔ روایت ہے۔ کہ عورتیں ڈبیوں میں روئی رکھ کر حضرت عائشہ رض کو دکھانے کو بھیجتی تھیں۔ اور اس روئی میں زردی ہوتی تھی حیض کے خون کی، پوچھتی تھیں، کہ نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں، تو کہتی تھیں حضرت عائشہ رض۔ مت جلدی کرو تم نماز میں۔ یہاں تک کہ دیکھو سفید قصہ، مراد یہ تھی۔ کہ پاک ہوجاؤ حیض سے (قصہ وہ پانی ہے سفید جو وقت بند ہونے حیض کے رحم سے نکلتا ہے۔ اور بعضوں نے کہا۔ قصہ وہ کپڑا ہے۔ جو عورتیں فرج میں رکھتی ہیں۔ جب بالکل سفید نکلے، تو معلوم ہوا، کہ اب خون بند ہوگیا)

(مؤطا شریف صفحہ ۶۴/۶۵ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۲)

امام مالک رح کو پہنچا حضرت عائشہ رض سے کہ کہا انہوں نے عورت حاملہ اگر دیکھے خون کو، تو چھوڑ دے نماز کو (کیونکہ حاملہ کو بھی کبھی حیض آتا ہے یہی مذہب ہے ابن المسیب رح اور ابن شہاب رح اور امام مالک رح کا، اور امام ابو حنیفہ رح اور امام احمد رح اور امام سفیان ثوری رح کا مذہب یہ ہے، کہ وہ حیض

نہیں ہے (موطا شریف صفحہ ۶۶/۶۵ - ترتیب شریف صفحہ ۹۲۲)

حضرت عطاءؒ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حاملہ عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں جسے خون نظر آئے کہ انہوں نے کہا غسل کرے اور نماز پڑھے۔ حضرت یزیدؒ نے کہا، غسل نہ کرے امام عبد اللہؒ (دارمی) کہتے ہیں۔ میرا بھی وہی قول ہے جو حضرت یزیدؒ کا قول ہے۔

(دارمی شریف صفحہ ۱۷۳ شمار ۹۲۸ ترتیب شریف صہ ۹۲۳)

حضرت یونسؒ نے حضرت حسنؒ سے حاملہ عورت کے بارے میں نقل کرتے ہیں، کہ جب اسے درد زہ شروع ہو اور بچے کے پہلے خون نظر آئے تو نماز سے رک جائے، اور امام عبد اللہؒ (دارمیؒ) کا قول ہے کہ جب تک بچہ نہ جنے، نماز پڑھے

(دارمی شریف صفحہ ۱۷۴ شمار ۹۳۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۲۳)

مُستحاضہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضرت فاطمہ بنت ابی جبیش رضؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کہ میں مستحاضہ ہوتی ہوں پھر (مدتوں تک) پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ یہ تو ایک رگ (کا خون) ہے۔ ولیکن بقدر ان دنوں کے، جن میں تم حائضہ ہوتی تھیں نماز چھوڑ دو۔ (پھر جب اس قدر وقت گذر جائے تو غسل کرو اور نماز پڑھو

(مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں۔ جس کے رحم میں سے خون جاری ہوتا ہے۔ اور یہ خون حیض نفاس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۶ شمار ۳۱۲ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۴)

حضرت عدی بن ثابتؓ کے والدؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا۔ کہ وہ اپنے حیض کے (مقررہ) ایام میں جن میں اُسے ماہواری آیا کرتی تھی، نماز کو چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لئے وضو کیا کرے، روزے بھی رکھے، اور نماز بھی پڑھے۔ اس حدیث

کے ایک راوی حضرت شریکؒ اکیلے ہیں۔ نیز حضرت عدیؓ کے دادا کا نام بتانے سے امام بخاریؒ نے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کہتے ہیں۔ کہ اگر استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لئے غسل کر لیا کرے، تو احتیاطاً اچھا ہے۔ اگر ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرے تو بھی جائز ہے، اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لے تو بھی کافی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷، شمار ۱۱۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۴

حضرت حمنہ بنت جحشؓ کہتی ہیں۔ کہ مجھے استحاضہ کی سخت تکلیف تھی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتویٰ پوچھنے کے لئے حاضر ہوئی۔ اور اس حالت کی خبر دی۔ (اس وقت) آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہن حضرت زینب بنت جحشؓ کے گھر رونق افروز تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے استحاضہ کی سخت شکایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ اس (تکلیف) نے تو مجھے نماز و روزہ سے محروم کر رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تمہیں کرسف (ایک قسم کی روئی ہوتی ہے، جس کو عورتیں خون روکنے کے لئے اپنی شرمگاہ میں رکھتی ہیں۔) رکھنے کو بتایا ہے (اس کو استعمال کرو) کیونکہ وہ خون کو روکتی ہے (یعنی کرسف کو استعمال کر شاید خون منقطع ہو جائے۔) انہوں نے کہا۔ کہ وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ (حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا۔ لگام باندھ لو (لگام کی طرح کپڑا باندھ لو) عرض کیا۔ وہ اس سے بھی زیادہ ہے' میں تو بہی جاتی ہوں۔ (یعنی خون نہایت کثرت کے ساتھ جاری ہے' اس سے بھی نہیں رکے گا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا۔ میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ جیسے بھی کر لو کافی ہے۔ اور اگر تم دونوں کر سکتی ہو۔ تو تم اس سے زیادہ واقف ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ تو ایک شیطانی ٹھوکر ہے' تم چھ٦ یا سات دن' جو اللہ سبحانہٗ کے علم میں ہیں' اپنے آپ کو حائضہ سمجھو پھر غسل کرو۔ جب تم دیکھ لو (سمجھ لو) کہ ہیں (حیض سے) پاک وصاف ہو گئی ہوں۔ تو چوبیس رات دن یا تئیس رات دن نماز پڑھو (یہ راویؓ کا شک ہے کہ چوبیس رات دن فرمائے یا تئیس رات دن) روزے رکھتی رہو اور نماز پڑھتی رہو' اور اس بات کا یقین رکھو' کہ یہ تمہارے لئے کافی ہے اور اسی طرح کرتی رہو' جیسا کہ عورتیں اوقاتِ مقررہ پر حائضہ ہوتی اور پاک ہوتی ہیں۔ (اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسری صورت بتاتے ہیں) اور اگر ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنے کی قدرت ہو۔ اور عصر کی نماز میں جلدی اور ان دونوں کو جمع کرنے کے لئے پہلے غسل کر لو۔ پھر مغرب کی نماز میں تاخیر کرو اور عشاء کی نماز میں جلدی اور ان دونوں نمازوں سے پہلے غسل کر لو (اگر ایسا کر سکتی ہو) تو کرو۔ اور صبح کی نماز کے لئے غسل

کرو۔ اور اسی طرح کئے جاؤ۔ (اسی طرح) روزے بھی رکھو، اگر تم ایسا کرنے کی قدرت رکھتی ہو۔ (کہ روزانہ تین تین دفعہ نہا سکو) پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے یہ دوسری صورت مرغوب ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے، امام محمد بخاریؒ سے میں نے اس حدیث کے متعلق پوچھا۔ (انھوں نے) جواب دیا، یہ حدیث حسن ہے، امام احمدؒ بھی کہتے ہیں، کہ یہ حدیث حسن و صحیح ہے، امام احمدؒ اور امام اسحقؒ فرماتے ہیں۔ کہ اگر استحاضہ والی عورت حیض کے شروع اور ختم ہونے کو پہچانتی ہو، پس جب خون شروع ہوتا ہے۔ تو اس کا رنگ کالا ہوتا ہے، اور جب ختم ہونے کو ہوتا ہے۔ تو وہ زردی میں بدل جاتا ہے، ایسی عورت کے لئے حضرت فاطمہ بنت حبیشؓ والی حدیث کا حکم ہے۔ اور اگر مستحاضہ کی حالت پہلے سے یہ تھی۔ کہ مقررہ ایام میں آیا کرتی تھی۔ (یعنی اس کے حیض کی میعاد مقرر و معروف تھی) بعد میں استحاضہ کی شکایت میں مبتلا ہو گئی، تو ایسی عورت کے لئے یہ حکم ہے کہ حیض کے مقررہ دنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے، اور ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کر کے نمازیں پڑھتی رہے۔ اور اگر عورت کو برابر خون آتا رہے، اور پہلے سے اس کی کوئی خاص میعاد اور عادت بھی نہ تھی، کہ حیض کتنے دنوں آتا ہے، (حیض و استحاضہ کے خون میں فرق و امتیاز بھی نہیں کر سکتی۔) تو ایسی عورت کے لئے حمنہ بنت جحشؓ کی حدیث کا حکم ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر استحاضہ والی عورت کو پہلی بار خون آیا۔ اور پندرہ دن میں یا پندرہ دن سے کم میں خون بند ہوا۔

تو اس کے لئے خون آنے کے دن حیض میں شمار ہوں گے۔ ان ایام میں نماز چھوڑ دے۔ اور اگر خون پندرہ دن سے بھی زیادہ آتا رہے، تو چودہ دن کی نمازیں قضا کرے۔ پھر اس کے بعد ایک دن رات نماز چھوڑ دے اگرچہ امام صاحب کے نزدیک حیض کی کم سے کم مدت ایک دن اور ایک رات ہے، امام ترمذیؒ کہتے ہیں۔ کہ ایام حیض کی کم سے کم مدت اور زیادہ سے زیادہ مدت میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کہتے ہیں۔ کہ کم سے کم مدت تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہیں۔ امام سفیان ثوریؒ اہل کوفہ (یعنی امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب) کا یہی قول ہے۔ امام مبارکؒ نے بھی اسی کو پسند کیا ہے۔ بعض اہل علم جن میں حضرت عطا بن رباحؒ بھی شامل ہیں۔ حیض کی کم سے کم مدت ایک دن ایک رات اور زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دن بتلاتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، امام اسحٰقؒ اور حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ کا یہی قول ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۹ – ۱۱۲ شمار ۱۱۲)

(ترتیب شریف صفحہ ۹۳۲ – ۹۳۴)

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں۔ کہ ایک عورت کا خون بہا کرتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں، تو فتویٰ پوچھا اس کے واسطے حضرت ام سلمہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ شمار کرے ان دنوں اور راتوں کا جن میں حیض آتا تھا قبل اس بیماری کے۔ تو چھوڑ دے نماز کو اسی قدر

مدت میں ہر مہینے سے جب گذر جائے وہ مدت، تو غسل کرے اور ایک کپڑا باندھ لے فرج پر، پھر نماز پڑھے۔

(مؤطا شریف صفحہ ۶۶/۶۷ - ترتیب شریف صفحہ ۹۳۶/۹۳۷)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ جب مستحاضہ کا حیض گذر جائے تو ہر روز غسل کیا کرے۔ اور ایک کپڑے کو گھی یا روغن زیتون لگا کر شرمگاہ میں رکھ لیوے۔ (کیونکہ یہ خون کو کم کرے گا، اور عروق کی تشنج کو جو باعث ہے خون نکلنے کا، نرم کر دے گا۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۵ شمارہ ۲۵۸ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۷)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے۔ کہ نفاس والی عورتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چالیس دن یا چالیس راتیں زچگی کے بعد بیٹھی رہتی تھیں، اور ہم اپنے منہ پر ورس (ایک گھاس ہے خوشبودار) ملا کرتے تھے، جھائیں کے دفع کرنے کو (جو چہرہ پر نمودار ہوتی ہیں گرمی کی وجہ سے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۶ شمارہ ۲۶۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۹۳۷)

الطلاق

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ سبحانہ کے نزدیک مباح چیزوں میں طلاق سے بڑھ کر مبغوض کوئی چیز نہیں، (یعنی ہر چند طلاق دینا درست ہے، لیکن اللہ سبحانہ کو بہت ناپسند ہے) (محارب رض، ابوداؤد رح)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمار ۱۹۲۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۸)

حضرت معاذ بن جبل رض کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ معاذ رض! اللہ سبحانہ نے روئے زمین پر جتنی چیزیں پیدا کی ہیں، ان میں مجھے سب سے زیادہ محبوب غلام اور لونڈی کا آزاد کرنا ہے، اور سب سے زیادہ مبغوض و ناپسندیدہ طلاق ہے۔ (معاذ بن جبل رض / دارقطنی رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۳۱۳۳ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۸)

حضرت ثوبان رض سے روایت ہے۔ کہ جس عورت نے بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی معقول عذر کے طلاق طلب کی، (یعنی خلع کیا) اس پر جنت کی خوشبو تک حرام ہے (وہ کبھی اسے نہیں سونگھے گی) یہ حدیث حسن ہے۔ یہ دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔ لیکن اس میں اس کو مرفوع بیان نہیں کیا گیا۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۲۳ شمار ۱۰۹۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص کسی عورت کو بدراہ کرے، یعنی اس کا دل برا کر دے، اس کے خاوند سے، یا غلام کو اس کے مالک سے، وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی طریقہ اسلام سے یہ بات بہت دور ہے) (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمارہ ۱۹۲۴ ترتیب شریف ص ۹۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ تین چیزیں ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدگی ہے۔ اور ان کا مذاق بھی سنجیدگی ہے۔ ایک نکاح اور دوسری طلاق، تیسری رجعت۔

یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ صحابہؓ وغیرہ کا اسی پر عمل ہے۔ (کہ طلاق مذاق سے کہنے سے بھی واقع ہو جاتی ہے) (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۳۵ شمارہ ۱۰۸۷ ترتیب شریف ص ۹۳۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جبراً زبردستی کی، نہ طلاق نہ اعتاق (غلام کی آزادگی) ہے۔

(عائشہؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۰ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۸ تا ۹۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ دیوانہ اور نابالغ اور سونے والے سے معافی ہے۔ یعنی اس حالت میں ان سے جو امور صادر ہوں وہ معاف ہیں، ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میری امت کے دلوں میں جو کچھ وسوسے آئیں، انہیں اللہ سبحانہٗ نے معاف کر دیا ہے۔ جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں، یا اسے منہ سے نہ کہیں، حضرت قتادہؓ کہتے ہیں، اگر اپنے دل میں طلاق دے، تو لغو ہے۔ (ابوہریرہؓ/بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۸۰ شمار ۲۵۳ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ہر طلاق واقع ہوتی ہے، سوائے اس کی طلاق کے، جس کی عقل مغلوب ہو، (یعنی جو پاگل ہو، اور جس پر جنون غالب ہو) اس حدیث کو مرفوع ہم صرف حضرت عطاؒ بن عجلانؒ کی حدیث سے جانتے ہیں۔ اور حضرت عطاء بن عجلان ضعیف ہیں، اصحابؓ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ دیوانے اور پاگل کی طلاق واقع نہیں ہوتی، مگر ایسا پاگل، جس کو کبھی کبھی ہوش آجاتا ہو، اور وہ ہوش وحواس درست ہونے کی صورت میں طلاق دے، تو طلاق پڑ جائے گی۔ (ابوہریرہؓ/ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۰۹۵ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۹)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ لوگوں کا طریقہ تھا۔ کہ مرد جتنی بار چاہتا، اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا، اور

پھر جب وہ ایام عدت میں اسے لوٹا لیتا۔ تو وہ اس کی بیوی ہی رہتی، اگرچہ اس کو سو بار سے بھی زیادہ طلاق دی ہوتی۔ نوبت یہاں تک پہنچی، کہ ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا اللہ کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے اور نہ میں تجھے پناہ دوں گا (یعنی نہ اپنے پاس رکھوں گا) اس عورت نے کہا یہ کیسے؟ اس نے کہا (یوں) ایسے کہ میں تجھے طلاق دوں گا پھر جب عدت ختم ہونے کے قریب ہوگی تو رجوع کر لوں گا پھر طلاق دوں گا اور عدت ختم ہونے سے پہلے لوٹا لوں گا بس اسی طرح کرتا رہوں گا (یہ بات سن کر) وہ عورت حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس آئی، اور ان سے پورا حال کہہ سنایا۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (آپؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کا حال کہہ سنایا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی چپ ہو رہے، اتنے میں قرآن کریم کی یہ آیت اتری۔ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ؕ (طلاق صرف دو مرتبہ ہوتی ہے۔ اس کے بعد یا تو دستور کے مطابق اور بھلائی کے ساتھ اپنے پاس روک رکھنا چاہیے یا احسان اور نیکی کے ساتھ جدا کر دینا چاہیے) حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ کہ اس پر لوگوں نے آئندہ سے نئے سرے سے طلاق (کی گنتی) شروع کی۔ جس نے طلاق دی تھی، اس نے بھی، اور جس نے نہیں دی تھی، اس نے بھی۔ دوسری روایت میں حضرت

عروہ رض سے اسی کی مانند حدیث مروی ہے۔ مگر اس میں یہ ذکر نہیں کہ یہ حضرت عائشہ رض سے روایت ہے، یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶/۲۳۷ شمارہ ۱۰۹۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۳۹/۹۴۰)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا۔ ایک شخص نے اپنی جورو کو تین طلاق دی، اور اس عورت نے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر لیا۔ وہ اس کے پاس گیا۔ لیکن اس شخص نے جماع کرنے سے پہلے اس عورت کو طلاق دے دی، تو کیا وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے درست ہو جاوے گی، کہا، حضرت عائشہ صدیقہ رض نے فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے خاوند پر وہ عورت حلال نہ ہو گی، جب تک کہ دوسرا خاوند اس عورت سے لذتِ جماع کی حاصل نہ کرے (یعنی صرف نکاح سے حلالہ نہ ہو گا۔ جب تک جماع نہ کرے۔ اکثر علماء کا یہی قول ہے)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۷۰۸ شمارہ ۲۰۱۴ ترتیب شریف ص ۹۴۰)

امام مالک رح کہتے ہیں۔ کہ ان کو معلوم ہوا۔ کہ ایک شخص نے کہا حضرت ابن عباس رض سے، کہ میں نے اپنی عورت کو سو طلاق دیں۔ حضرت ابن عباس رض نے جواب دیا۔ کہ وہ تین طلاق میں تجھ سے بائن ہو گئی اور ستانوے طلاقوں سے تو نے اللہ کی آیتوں کا مذاق اڑایا۔

(موطا شریف صفحہ ۵/۴۵۶، ترتیب شریف صفحہ ۹۴۰)

حضرت محمود بن لبیدؓ سے روایت ہے۔ کہ خبر دی گئی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی، کہ اس نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق بیک وقت، یہ سن کر حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے۔ اور غصّے میں فرمانے لگے، کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے؟ حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کو قتل کر ڈالوں (اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہ ہے۔ کہ جو اس میں فرمایا، اس کے موافق عمل نہ کرنا)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳۵۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۰/۱۴)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کہتے تھے، جو شخص اپنی عورت سے کہے تو مجھ پر حرام ہے، تو تین طلاق پڑ جائیں گے

(موطا شریف صفحہ ۴/۵۸ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۱)

حضرت رکانہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اپنی عورت کو طلاق بائن (قطعی طلاق) دے دی ہے۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس سے تمہاری نیت کیا تھی؟ میں نے عرض کیا ایک۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! میں نے عرض کیا۔ ہاں اللہ کی

قسم (میں نے ایک ہی طلاق کی نیت کی تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تو تمہارے لئے وہی ہے جو تم نے ارادہ کیا۔ اس حدیث کو ہم صرف اسی طریقہ
اسناد سے جانتے ہیں۔ طلاق بائن کے بارے میں اصحابؓ حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم اور تابعینؒ کا اختلاف ہے حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت
ہے کہ انہوں نے طلاق بائن کو ایک طلاق تبلایا ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے طلاق بائن کو تین طلاق
ہی تبلایا ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ مرد کی نیت پر موقوف ہے۔ اگر ایک
کی نیت کی تو ایک ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے گا تو تین ہوں گی (یعنی
طلاق بائن ہوگی) اور اگر دو کی نیت کی تب بھی ایک ہی ہوگی۔ امام سفیان
ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے۔ امام مالک بن انسؒ فرماتے ہیں کہ اگر
عورت کے پاس جا چکا ہے تو یہ تین طلاقیں ہیں۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ
اگر ایک کی نیت کی تو ایک ہوگی اور لوٹانے کا حق حاصل ہوگا۔ اگر دو کی
نیت کی تو دو اور تین کی نیت کی تو تین ہوں گی۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۳ شمارہ ۱۰۷۹، ترتیب شریف صفحہ ۱۴۱)

حضرت یونس بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ
سے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنی عورت کو ایام ماہواری میں طلاق
دے دی ہو۔ آپ نے فرمایا کیا تم عبداللہ بن عمرؓ کو پہچانتے ہو۔ اس نے

اپنی عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی (اس کے متعلق) حضرت عمر فاروق رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ اس عورت سے رجوع کرلے وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا وہ طلاق بھی شمار کی جائے گی۔ انہوں نے فرمایا بس چپ رہو (ایسی ظاہر بات پوچھتے ہو) دیکھو اگر (کوئی بولنے سے) عاجز ہو یا بے وقوفی سے طلاق دے دے تو کیا یہ طلاق شمار ہوگی، ضرور شمار ہوگی۔ (اس لئے ماہواری کی حالت میں اگر کوئی طلاق دے دے تو اس کا بھی شمار ہوگا اگرچہ رجوع کرلے اس کے بعد صرف دو طلاقوں کا حق باقی رہ جائے گا۔) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمار ۱۰۷۱، ترتیب شریف صفحہ ۹۸۲)

حضرت ابن عمر رض فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت (نکاح میں) تھی میں اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا۔ لیکن میرے والد رض اس کو پسند نہیں کرتے تھے (یعنی اس سے ناراض تھے) میرے والد محترم رض نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے طلاق دے دوں۔ میں نے (ان کا یہ حکم ماننے سے) انکار کر دیا۔ پھر میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ بن عمر رض تم اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۶ شمار ۱۰۹۳، ترتیب شریف صفحہ ۹۸۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حلالہ کرنے والے اور اپنے
لئے کرانے والے دونوں پر لعنت ہے۔

(علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ / ابن ماجہؒ - ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵)
(ترتیب شریف ـ صفحہ ۹۴۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں تم لوگوں کو مانگا
ہوا بکرا بتلاؤں، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے
فرمایا، وہ حلالہ کرنے والا ہے۔ اللہ تعالےٰ حلالہ کرنے والے اور کرانے
والے دونوں پر لعنت فرمائے۔

(حلالہ کی تفصیل یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے، اگر کوئی شخص اپنی
بیوی کو تین طلاقیں دیدے، تو وہ اس سے اس وقت تک دوبارہ نکاح
نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ عورت کسی اور شخص سے نکاح نہ کرے اور
پھر ناراضنگی کی صورت میں اس کو طلاق نہ دیدے۔ اگر اس عورت کو دوسرا
شخص بھی طلاق دیدے، تو وہ عورت اور اس کا پہلا شوہر دوبارہ شادی کر
سکتے ہیں) (عقبہ بن عامرؓ / ابن ماجہؒ)

(ابنِ ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵ - ترتیب شریف صفحہ ۹۴۳)

حضرت سلیمان بن یسارؒ کہتے ہیں۔ کہ دس سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابیوںؓ کو میں نے دیکھا ہے۔ ان سب کا بیان ہے، کہ ایلا کرنے

والے کو مہلت دی جائے، (یعنی جس شخص نے یہ قسم کھائی ہو، کہ وہ چار مہینے تک یا اس سے زیادہ اپنی بیوی سے صحبت نہ کرے گا۔ میعاد گذرنے کے بعد اس کو وقفہ دیا جائے) کہ یا تو وہ اپنی بیوی کو واپس لے لے (یعنی جماع کرے اور قسم کا کفارہ دے دے، اور یا طلاق دے دے۔

(سلیمان بن یسارؒ / شرح السنۃ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۲۴

(شمار ۳۱۳۶ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۳)

حضرت ابو تمیمہ ہجیمیؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا، اے چھوٹی بہن میری حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا وہ تیری بہن ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا جانا۔ اور اس سے منع کیا (اگرچہ اس کے کہنے سے وہ اس کی بہن نہ ہو جائے گی، مگر بری بات کا منہ سے نکالنا برا ہے)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۶۲۴ شمار ۱۹۵۳ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۳)

حضرت سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ظہار کرنے والے کے متعلق جو کفارہ دینے سے پہلے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے۔ یہ روایت ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ (ایسے شخص پر) ایک ہی کفارہ ہے۔

یہ حدیث حسن و غریب ہے۔ اور اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے

حضرت سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے، بعض علماء یہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر کفارہ دینے سے پہلے عورت سے صحبت کر بیٹھے، تو اس پر دو کفارے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن مہدیؒ کا یہی قول ہے۔ (ظہار کا مطلب یہ ہے۔ کہ خاوند اپنی بیوی کو یا اس کے کسی حصہ مثلاً پیٹھ، پیٹ یا ران وغیرہ کو اپنی ماں یا بہن یا پھوپھی جیسی محرمات سے تشبیہ دے کہ تو یا تیرا فلاں حصہ میرے لئے، میری ماں کے فلاں عضو کی طرح ہے، اگر کوئی اس قول سے رجوع کرنا چاہے تو اس کا کفارہ دے۔)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۱۰۰ ترتیب شریف صٓ ۹۴۳)

حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت محمد بن عبدالرحمٰنؒ بیان کرتے ہیں — کہ حضرت سلمان بن صخر انصاریؓ نے (جو بنو بیاضہ میں سے ہیں۔) رمضان المبارک ختم ہونے تک کی مدت کے لئے اپنے اوپر اپنی بیوی کو اپنی ماں کی پیٹھ کی طرح بنا لیا (یعنی ظہار کیا، اور اس کے لئے وقت مقرر کر لیا) لیکن ابھی نصف رمضان گذرا تھا۔ کہ ایک رات اپنی بیوی سے صحبت کر بیٹھے، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ ماجرا بیان کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک غلام آزاد کر، انہوں نے کہا، کہ مجھے غلام آزاد کرنے کی توفیق نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ دو مہینے کے مسلسل روزے رکھ لو۔ انہوں نے عرض کیا، مجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ انہوں نے عرض کیا۔ مجھ میں اتنی بھی طاقت نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فروہ بن عمروؓ سے فرمایا کہ یہ عرق (کھجوروں کی) اس کو دے دو۔ (عرق ایک ٹوکرا یا زنبیل ہوتی ہے۔ جس میں پندرہ سولہ صاع کی گنجائش ہوتی ہے) تاکہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

ظہار کے کفارہ کے بارے میں علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے، اس باب میں حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ سے بھی روایت ہے، جو حضرت اوس بن صامتؓ کی بیوی ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۹/۲۳۸ شمارہ ۲-۱۱ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۴)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے داداؓ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب عورت یہ دعویٰ کرے، کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی ہے، اور اس پر ایک گواہ عادل بھی پیش کرے اور دوسرا گواہ نہ ہو، ایسی صورت میں اس کے شوہر کو قسم دی جائے گی، اگر اس نے قسم کھالی۔ کہ میں نے طلاق نہیں دی، تو اس گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی، اور جو اس نے قسم کھانے سے انکار کیا، تو یہ انکار دوسرے گواہ کے قائمقام ہو

جائے گا۔ اور عورت کو طلاق ہو جائے گی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۴)

حضرت سعید بن جبیرؓ کہتے ہیں۔ کہ دو لعنت کرنے والوں (یعنی میاں بیوی) کے متعلق حضرت مصعب بن زبیرؓ کی امارت کے زمانے میں مجھ سے سوال کیا گیا۔ کہ کیا دونوں میں تفریق کرادی جائے؟ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ کہ کیا کہوں۔ میں اٹھا۔ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور ان سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، مجھ سے کہا گیا۔ کہ وہ دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد لیٹے ہیں۔ حضرت عبداللہؓ نے میری آواز سُنی، تو فرمایا۔ ابن جبیرؓ! اندر آجاؤ! تم ضرور کسی نہ کسی ضرورت ہی سے آئے ہو گے میں ان کے پاس گیا وہ اپنے کجاوے کے نیچے ٹاٹ بچھا کر لیٹے ہوئے تھے میں نے ان سے کہا، اے ابو عبدالرحمٰنؓ کیا لعان کرنے والے میاں بیوی کو جدا کر دیا جائے انہوں نے فرمایا سبحان اللہ ہاں اس کے متعلق سب سے پہلا پوچھنے والا فلاں کا بیٹا فلاں ہے وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے ہے کوئی شخص اپنی بیوی کو بے حیائی (زنا) کی حالت میں دیکھے تو کیا کرے اگر بولتا ہے تو بڑی بات بولتا ہے اگر چپ رہتا ہے تو بڑی بات سے چپ رہتا ہے اس آدمی کا بیان ہے کہ دیہ سن کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم) چپ رہے اور کچھ جواب نہ دیا (وہ شخص چلا گیا) اس کے بعد پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا۔ میں خود اس میں مبتلا ہو گیا ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے وہ آیتیں نازل فرمائیں جو سورۂ نور میں ہیں۔ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ الآیہ (وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو (زنا کا الزام) لگائیں اور سوائے ان کے اپنی ذات کے ان کے اور کوئی گواہ نہ ہوں (تو ایسے میاں بیوی اپنی سچائی کی چار مرتبہ قسمیں کھا کر جھوٹے ہونے کیصورت میں اپنے پر لعنت کریں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیتیں آخر تک پڑھیں۔ پھر اس شخص کو بلایا اور اس کو یہ آیتیں پڑھ کر سنائیں اسکو نصیحت کی اور سمجھایا اور بتایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے اس نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا ہے میں نے اس پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیوی کو (بلا کر اسے) لعان کا حکم بتایا اور نصیحت کی اور عذاب آخرت یاد دلایا۔ اور فرمایا کہ دنیا کا عذاب (سزا) آخرت کے عذاب سے آسان ہے وہ عورت کہنے لگی۔ قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اس نے سچ نہیں کہا۔ راوی کا بیان ہے کہ پہلے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (قسم لینا) مرد سے شروع کیا تو اس نے
چار بار اللہ کی (قسم کھا کر) گواہی دی کہ واقعی میں سچا ہوں اور پانچویں
بار کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ عورت سے شروع کیا (یعنی پھر اسی طرح عورت سے قسم لینا شروع کیا)
اس نے چار مرتبہ قسم کھائی کہ میرا خاوند بے شک جھوٹا ہے اور پانچویں بار
کہا کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے دونوں کو علیحدہ کر دیا اس باب میں حضرت سہل ابن سعدؓ، حضرت ابنِ
عباسؓ حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت
ابن عمرؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۰۴/۶۲۹ شمار ۱۱۰۴/ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۶)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے
عورت اور مرد کے درمیان لعان کرا کے اس کے بچہ کو مرد سے نفی کر دیا۔
اور دونوں میں تفریق کر کے بچہ عورت کو دے دیا (یعنی جب حمل پر لعان کیا
گیا تھا اس کا بچہ عورت کو دے دیا گیا اور اس مرد کا بچہ قرار نہ دیا گیا۔)
(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۱ شمار ۲۹۴/ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۶)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی
بیوی کے پاس کسی غیر مرد کو پاؤں تو میں اس کو ہاتھ نہ لگاؤں جب تک

کہ چار گواہوں کو فراہم نہ کر لوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں (درست ہے) حضرت سعدؓ نے عرض کیا ہرگز نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ شاہد ہم پہنچانے سے پہلے میں تلوار سے اس کا خاتمہ کر دوں گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔ وہ البتہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالےٰ مجھ سے زیادہ غیرتمند ہے۔

(ابو ہریرہؓ۔ مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۵۲۶ شمار ۳۱۴۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سبحانہٗ غیرت مند ہے اور مسلمان بھی غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مسلمان بندہ اس کام کو نہ کرے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔

(ابو ہریرہؓ۔ بخاریؒ و مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۵۲۷ شمار ۳۱۵۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۶)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاں سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا

ان کا رنگ کیسا ہے وہ بولا سرخ رنگ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا ان میں کوئی سفید مائل بہ سیاہی بھی ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہاں سے ہو گیا؟ وہ بولا شاید کسی رگ کی ایسی کھینچ ہو گئی ہو۔ (یعنی شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے اور تیرے بیٹے کی بھی یہی وجہ ہو گی۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۰۰ شمارہ ۲۸ / ترتیب شریف صفحہ ۹۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جب آیت لعان کے باب میں اتری۔ جس عورت نے اس بچہ کو غیر قوم میں داخل کیا جس قوم میں سے وہ نہیں ہے (یعنی عورت نے زنا کرا کر بچہ جنا اور اس کو اپنے خاوند کی طرف نسبت کیا کہ اس کی اولاد ہے) تو وہ عورت اللہ کی رحمت کی چیزوں میں سے کسی چیز میں داخل نہیں ہے اور اللہ اس عورت کو ہرگز اپنی جنت میں نہ داخل کرے گا اور جو کوئی مرد ایسا ہو کہ اپنی اولاد ہونے سے انکار کرے جان بوجھ کر (یعنی دیدہ دانستہ اپنی اولاد کو حرام کا بچہ کہتا ہے) اس کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نہ ہو گا۔ قیامت کے روز اللہ تعالے اس کو تمام جہان کی اگلی پچھلی مخلوق کے روبرو رسوا کرے گا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۶۲ شمارہ ۱۹۹۴ / ترتیب شریف صفحہ ۹۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لڑکا فراش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر (یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جس کے قبضہ میں اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کاری کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا ہوا ہو تو اس کو سنگ سار کرنا چاہیئے)۔

(ابو ہریرہؓ۔ نسائیؒ/ نسائی شریف جلد دوم

صفحہ ۳۹۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۴)

حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاصؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ چار قسم کی عورتوں میں لعان نہیں جاری ہو سکتا ہے۔ اوّل نصرانیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو دوم یہودن جو مسلمان کے نکاح میں ہو۔ تیسرے آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو۔ چہارم وہ لونڈی جو کسی آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۴۵/ ۲/ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۸)

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو تہمت لگائی (اس کا کیا حکم ہے) انہوں نے جواب دیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے دو مرد و عورت کے درمیان تفریق کر دی تھی اور فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ایک نہ ایک تم میں سے

سے جھوٹا ہے۔ پھر اب کوئی تم میں سے توبہ کرنے والا ہے ان دونوں نے اپنے قول پر اصرار کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ایک نہ ایک تم میں سے جھوٹا ہے آیا کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے انہوں نے توبہ کا اقرار نہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق کر دی حضرت ایوبؒ (شاگرد حضرت سعید بن جبیرؓ) کہتے ہیں مجھ سے حضرت عمرو بن دینارؒ نے کہا کہ حدیث میں کچھ (اور عبارت) ہے میں تجھے وہ مضمون بیان کرتے نہیں دیکھتا (وہ یہ ہے کہ) مرد بولا میرا مال (یعنی مہر ملنا چاہیے)۔ اسے جواب دیا گیا تیرا مال نہیں رہا۔ اگر تو سچا ہے تب بھی تو اس سے فائدہ اٹھا چکا اور اگر تو جھوٹا ہے تو تو اس کا مستحق ہی نہیں ہو سکتا۔

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۹۱ شمار ۱۰۹ از ترتیب شریف صفحہ ۹۴۸)

حضرت مسروقؒ اور عقبہؒ کا بیان ہے کہ ان دونوں نے حضرت سبیعہ بنت حارثؓ کو لکھا کہ اپنی عدت کا حال لکھو۔ انہوں نے تحریر کیا کہ میرے خاوند کی وفات کے پچیس روز بعد بچہ پیدا ہوا تو میں نے دوسرے نکاح کی تیاری کی ایک روز حضرت ابو سنابلؓ کا میرے پاس سے گزر ہوا کہنے لگے تم نے عدت گزارنے میں جلدی کی دونوں میعادوں میں جو بعید ترین میعاد ہو اس کی تم کو عدت کرنی چاہیے (یعنی چار ماہ دس روز) میں یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعا فرمائیے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا؟ میں نے وہ واقعہ عرض کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو

کوئی نیک شخص مل جائے تو فوراً نکاح کرلینا۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۴۲ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۵)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لیئے (شوہر کے ذمہ عدت گزارنے کیلئے) نہ رہنے کی جگہ ہے نہ نفقہ۔ مغیرہ راویؒ کہتے ہیں کہ اسکا ذکر میں نے ابراہیمؒ سے کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ ہم اللہ کی کتاب اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ایک عورت کے کہنے کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتے جس کے متعلق ہمیں معلوم نہیں کہ اسے پوری طرح یاد ہے یا بھول گئی۔ غرض حضرت عمرؓ ایسی عورت کے لئے رہنے کی جگہ اور نفقہ واجب بتاتے تھے (نفقہ وسکنی شوہر سے دلاتے تھے کہ وہ عدت تک اس کے کھانے اور رہنے کا انتظام کرے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲۳ شمارہ ۱۰۸ ترتیب شریف صفحہ ۹۴۹)

حضرت شعبیؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بارے میں کیا فیصلہ کیا تھا انہوں نے کہا کہ مجھے میرے شوہر نے طلاق بتہ (قطعی) دیدی تو میں نے اس سے گھر اور نفقہ کے متعلق مخاصمت ومحبت کی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے گھر اور نفقہ نہیں بتایا ابو داؤدؒ کی حدیث میں ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیسؓ نے فرمایا کہ پھر مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ابن ام مکتومؓ کے گھر میں عدت گزار"۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور بعض علماء مثلاً حسن بصریؒ، عطاء بن ابی رباحؒ اور شعبیؒ کا یہی قول ہے امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے

قائل ہیں۔ ان علماء نے فرمایا ہے کہ مطلقہ کو لوٹانے کا جب حق نہ رہے
تو ایسی عورت کے لئے گھر اور خرچ دینا ضروری نہیں۔ بعض اصحاب رضؓ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً حضرت عمرؓ اور حضرت عبداللہؓ فرماتے
ہیں کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں۔ اس کے لئے گھر اور
نفقہ دینا ضروری ہے۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول
ہے بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس کے لئے رہنے کی جگہ ہے۔ مگر نفقہ
نہیں ہے۔ امام مالک بن انسؒ کا یہی قول ہے۔ امام لیثؒ اور امام
شافعیؒ کا بھی یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کے
لئے رہنے کی جگہ قرآن مجید سے ٹھہرائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَا
تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ الآیۃ (انکو انکے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ
خود باہر نکلیں اور جب تک وہ کھلم کھلا کسی بے حیائی کا
ارتکاب نہ کریں گھروں سے نہ نکالی جائیں) علما کہتے ہیں کہ اس
بے حیائی سے مراد یہ ہے کہ مرد سے بدتمیزی اور زبان درازی
کریں اور یہ علت بیان کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے فاطمہ بنت قیسؓ کو رہنے کا گھر اس لئے نہیں دلایا کہ وہ اپنے
خاوند سے بدتمیزی اور بدزبانی کرتی تھی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں
کہ ایسی طلاق دی ہوئی عورت کے لئے مرد کے ذمہ خرچ دینا بھی (واجب)

نہیں کیونکہ فاطمہ بنت قیسؓ کے قصہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا یہی مطلب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۳۲ شمار ۱۰۸۳، ترتیب شریف صفحہ ۹۵۰)

میمون بن مہرانؒ سے روایت ہے کہ میں مدینے میں آیا تو سعید بن المسیبؒ کے پاس گیا اور کہا فاطمہ بنت قیسؓ کو طلاق دیا گیا تھا اور وہ اپنے گھر سے نکل گئی تھی۔ سعیدؒ نے کہا فاطمہ بنت قیسؓ ایک عورت تھی جس نے لوگوں کو فتنے میں ڈال دیا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ وہ بدزبان تھی۔ تو عبداللہ بن ام مکتومؓ کے گھر میں رکھی گئی۔ (اس واسطے پہلے گھر سے اٹھائی گئی)۔

(سنن ابوداؤد جلد اوّل صفحہ ۸۳ / ۲۸۲ شمار ۲۰۷۸)

(ترتیب شریف صفحہ ۹۵۰)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۴۷
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ اٰلہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

مناسک الحج

مَنَاسِكُ الْحَجِّ

حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ جب یہ آیت اتری
وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا ط
(ترجمہ :- ان لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج فرض ہے، جو وہاں تک جا سکتے ہیں) تو لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال (حج کرنا فرض ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ جواب نہ دیا۔ پھر دوبارہ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو واجب ہو جاتا (یعنی اگر جلدی میں ہاں کہہ دیتا، تو تم پر ہر سال حج کرنا واجب ہو جاتا۔ اور تمہیں تکلیف ہوتی) اس پر اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت نازل کی۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ (ترجمہ :- اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو، جو اگر ظاہر کر دی جائیں، تو تمہیں بری لگیں)
اس باب میں حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت

ہے، حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث حسن ہے، اور اس طریقہ
اسناد سے غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۰/۱۶۱ شمارہ ۷۲۹ ترتیب شریف صفحہ ۹۵۱)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ خطبہ فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم لوگوں کے سامنے اور کہا لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس تم حج
کرو۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال ہم حج کریں
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص
نے یہ بات تین مرتبہ کہی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہتا کہ
ہاں تو البتہ حج فرض ہو جاتا ہر سال اور تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چھوڑ دو مجھ کو جب تک کہ چھوڑ دوں
میں تم کو (یعنی مجھ سے یہ نہ پوچھو کہ یہ فعل کتنا ہے اور کیسا ہے جب تک
میں خود تم سے بیان نہ کروں) اس لئے کہ وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے کثرت
سوال اور اپنے انبیاء علیہم السلام کے متعلق باہمی اختلافات کے سبب ہی
ہلاک ہوئے ہیں، جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں تو اپنی قوت کے
موافق اس کو ادا کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں تو تم اس
کو چھوڑ دو۔ (ابو ہریرہؓ/مسلم/مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۲۲۴ شمارہ ۲۳۷۶/ ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت اقرع بن حابسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج ہر سال میں فرض ہے یا ساری عمر میں ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار فرض ہے پھر جو زیادہ کرے تو نفل ہے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵،۳ شمار ۵۰۹ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو آدمی اتنا توشہ (زاد راہ) اور سواری رکھتا ہو کہ اللہ کے گھر تک ان کے ذریعے پہنچ سکے اور اس کے باوجود حج نہ کرے تو اس پر کوئی ذمہ نہیں وہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ اور اسی طرح اللہ سبحانہ نے اپنی مقدس کتاب میں فرمایا ہے "لوگوں پر اللہ کے گھر کا حج کرنا فرض ہے جو وہاں تک جانے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور جس نے (یہ فرض ترک کر کے) کفر کیا تو اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہے (یعنی تارک حج گویا یہودی یا نصرانی ہو جاتا ہے) یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں کلام ہے۔ (علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۰ شمار ۷۷۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کو کوئی ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری حج سے مانع نہ ہو اور وہ بلا حج کئے ہوئے مرجائے تو اسے اختیار ہے، چاہے یہودی مرے چاہے نصرانی مرے

(ابوامامہؓ / دارمیؒ / دارمی شریف —
صفحہ ۲۰۷، شمار ۱۷۶۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صرورۃ (یعنی حج اور نکاح کا ترک کردینا) اسلام میں نہیں ہے۔ (ابن عباسؓ / ابوداؤدؒ)
(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۴۶ شمار ۱۵۱۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کو کون سی چیز واجب کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زادِ راہ اور سواری یہ حدیث حسن ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے کہ جب آدمی زادِ راہ اور سواری کا مالک ہو تو اس پر حج واجب ہے۔
(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۰ شمار ۷۲۸ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۳)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے بعض لوگ حج کرتے تھے اور توشہ (کھانے پینے کا سامان) ساتھ نہ رکھتے تھے حضرت ابن مسعودؓ نے کہا یمن کے لوگ حج کرتے تھے اور سفر خرچ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے ہم متوکل ہیں تب اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت اتاری وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی (ترجمہ :- کھانے اور پینے کا سامان ساتھ لو اور بہترین توشہ تقویٰ ہے۔)

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۷ شمارہ ۱۵ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص حج کا ارادہ کرے تو اس کو بہت جلدی کرنا چاہیئے۔ کیوں کہ بسا اوقات انسان مریض ہوتا ہے۔ اور بسا اوقات کوئی چیز گم ہو جاتی ہے کبھی کوئی ضرورت درپیش ہو جاتی ہے۔ (ابن عباسؓ یا فضلؓ / ابن ماجہؒ)

ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹/۵۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام عبادات میں کونسی عبادت (زیادہ) افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہٗ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا۔ دریافت کیا گیا اس کے بعد کون سی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جہاد کرنا عرض کیا گیا اس کے بعد کونسی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور (خالص و قابل قبول)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۶ شمارہ ۱۴۰۹ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے حج کیا اور عورت کی طرف رغبت نہ کی اور نہ کوئی اور برائی کی اور نہ جھگڑا کیا وہ اس طرح لوٹ آیا کہ گویا وہ اپنی ماں سے (پھر) پیدا ہوا۔ (ابو ہریرہؓ / دارمیؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۲۶۹ شمارہ ۱۷۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ پے درپے کرتے رہو (یعنی جب حج کرو تو ساتھ ہی اس کے عمرہ بھی کر لو اور اسی طرح عمرہ کے بعد حج) کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے اور سونے چاندی کی میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور (مقبول) کا ثواب بہشت ہی ہے۔ اس باب میں حضرت عمر فاروق رض حضرت عامر بن ربیعہ رض حضرت ابوہریرہ رض حضرت عبداللہ بن حبشی رض حضرت ام سلمہ رض اور حضرت جابر رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رض کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (عبداللہ بن مسعود رض / ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۶۰ شمارہ ۷۲۵ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوتے ہیں عمرہ ان کے واسطے کفارہ ہو جاتا ہے اور حج مبرور کی جزا تو سوائے جنت کے اور کوئی چیز نہیں۔ (ابوہریرہ رض / ابن ماجہ رح)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رمضان کا ایک عمرہ ایک حج کے برابر ہے اس باب میں حضرت ابن عباس رض حضرت جابر رض حضرت ابوہریرہ رض حضرت انس رض اور حضرت وہب بن خنبش رض سے بھی روایت ہے۔ حضرت ام معقل رض کی حدیث اس طریقہ اسناد سے حسن و غریب ہے۔ امام احمد رح اور

امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کا عمرہ حج کے برابر ہے امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ معنوں کے اعتبار سے یہ حدیث ایسی ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھی اس نے قرآن کریم کا ایک تہائی حصہ پڑھ لیا (یعنی تہائی قرآن کے برابر اس کا ثواب ہوتا ہے)۔

(امام معقل ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۱۸۳ شمار ۸۴۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں اللہ سبحانہٗ کے اگر وہ اللہ سے دعا مانگیں تو اللہ سبحانہٗ ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر اس سے بخشش چاہیں تو ان کی بخشش فرمائے گا۔ (ابو ہریرہؓ / ابن ماجہؒ ، ابن ماجہ شریف
صفحہ ۳۵۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجاہد فی سبیل اللہ اور حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اگر یہ اللہ سبحانہٗ سے دعا مانگیں تو اللہ سبحانہٗ ان کی دعا قبول فرمائے گا اور اگر اس سے طلب کریں گے تو اللہ سبحانہٗ ان کو عطا فرمائے گا۔ (ابن عمرؓ / ابن ماجہؒ)
(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۵۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۴)

حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کرنے کی اجازت چاہی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دیتے ہوئے فرمایا بھائی ہم کو دعا کے وقت نہ بھولنا اور اس میں شریک رکھنا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۵)

حضرت صفوان ابن عبداللہ ابن صفوانؓ جن کے نکاح میں حضرت ابو الدرداؓ کی بیٹی تھیں اپنے خسرؓ کے ہاں ایک مرتبہ گئے تو انہوں نے اپنی ساس کو موجود پایا لیکن ابو الدرداؓ موجود نہ تھے حضرت ام الدرداؓ کہنے لگیں کہ کیا تم اس سال حج کو جانا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا ہاں (ضرور جاؤں گا) انہوں (ام الدرداؓ) نے کہا تب تو تم ہمارے واسطے دعا کرنا کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے بھائی کے پس پشت اس کیلئے دعا مانگتا ہے اللہ سبحانہٗ اس کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے اور دعا کے وقت اس کے ہمراہ ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ جو آمین کہتا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے واسطے بھی ایسا ہی ہوگا (جس طرح تو اپنے بھائی کے واسطے طالب خیر ہے اسی طرح تجھے بھی ملے گی) حضرت صفوانؓ نے کہا یہ حدیث سن کر میں بازار کو چل دیا جب بازار میں پہنچا تو حضرت ابو الدرداؓ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی یہی حدیث نقل کی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو کسی حاجی کو ملے تو

اس کو سلام کر اور اس کو معافحہ کر اور اس سے درخواست کر کہ وہ تیرے لئے مغفرت کی دعا مانگے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ بخش دیا گیا ہے۔ (ابن عمرؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۹ شمار ۲۴۰۸ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ ہی میں مرگیا تو اللہ سبحانہٗ اس کیلئے مجاہد حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ (ابوہریرہؓ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۴ شمار ۲۴۰۹ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۵)

حضرت عائشہؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عورتوں پر بھی جہاد فرض ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ان کا جہاد حج اور عمرہ کرنا ہے، یہ جنگ ان کا جہاد نہیں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے کسی مسلمان عورت کو سفر کرنا ایک رات کی راہ پر بغیر محرم کے۔ (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۵۱۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے اس عورت کو جو ایمان لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر (یعنی قیامت کے دن پر)

کر سفر کرے تین دن سے زیادہ کا مگر اس کے ساتھ ہو اس کا باپ بھائی یا خاوند یا بیٹا یا اور کوئی ناتے والا (رشتہ دار) جس سے نکاح نہ ہو سکے (جیسے ماموں بھانجا وغیرہ) (ابو سعید خدریؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۵۱۴ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۱)

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرتے ہیں یہ کہتے سنا کہ میں حضرت شبرمہؓ کی طرف سے حج کرنے کو حاضر ہوں (یعنی وہ تلبیہ میں یہ الفاظ کہہ رہا تھا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبرمہ کون تھا؟ اس نے عرض کیا میرا ایک رشتہ دار تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے کبھی حج کیا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرو اس کے بعد شبرمہ کی طرف سے حج کرو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۶)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مر گئی اس کا بھائی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کا قرض ادا کرو اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲ ۳۴۱، ترتیب شریف صفحہ ۹۵۶)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مرگیا ہے اس نے حج نہیں کیا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو حج کرے اپنے باپ کی طرف سے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲ ۳۴۱، ترتیب شریف صفحہ ۹۵۶)

حضرت ابو رزین عقیلیؓ سے روایت ہے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۳ ۳۴۱، ترتیب شریف صفحہ ۹۵۶)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے کہ حج میں ایک عورت نے اپنے بچے کو اٹھا کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (کے سامنے پیش کرکے) عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا حج بھی قبول ہوگا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ہوگا اور اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۲ ۲ ترتیب شریف صفحہ ۹۵۰)

حضرت انس ابن مالکؓ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑے پر حج فرمایا جس کی زین پرانی تھی اور چادر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیب تن تھی وہ تقریباً چار درہم کی ہوگی۔ یا اتنے کی بھی نہیں ہوگی اور اس (حج) میں فرمایا اے اللہ میں وہ حج کرتا ہوں جس میں نہ ریا کاری ہے نہ کسی کا دکھلاوا ہے (اس کو

حج مبرور کہتے ہیں۔)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۵)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حاجی کی کیا صفت ہے؟ فرمایا غبار آلود سر اور پریشان بال۔ دوسرے شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج میں کون سی باتیں زیادہ ثواب رکھتی ہیں؟ فرمایا لبیک کے ساتھ بلند آواز کرنا اور قربانی کے خون کا بہانا۔ تیسرے شخص نے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبیل سے کیا مراد ہے؟ (جو قرآن کریم میں آیا ہے یعنی مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط) فرمایا کھانا کھانے کا سامان سارے سفر کے لئے اور سواری۔

(ابن عمرؓ/ شرح السنۃ/ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۴/۲۵ شمار ۲۴۹۷/ ترتیب شریف صفحہ ۹۵)

الاحرام

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ مقرر کی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور نجد والوں کے لئے قرن منازل اور یمن والوں کے لئے یلملم (پاکستان کے لوگ بھی یلملم ہو کر جاتے ہیں لہذا ان کی میقات احرام باندھنے کی جگہ بھی یلملم ہے) یہ تمام مقامات احرام باندھنے کے ہیں۔ اور جو شخص ان شہروں کا نہ ہو یعنی دوسرے شہروں کا رہنے والا ہو۔ اور ان مقامات میں سے کسی مقام سے گذرے وہ اسی مقام سے احرام باندھے اور یہ احرام ان لوگوں کے لئے ہے جو حج و عمرہ کے ارادہ سے ادھر سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر رہتے ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں اور اسی طرح یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

(ابن عباسؓ / بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۳ شمار ۲۳۸۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۵۸)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لئے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لئے جحفہ اور یمن والوں کیلئے یلملم اور نجد والوں کے لئے قرن جو یہاں رہتے ہوں یا آویں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا (اور جو حج یا عمرے کا قصد نہ ہو کسی اور کام کے لئے یہیں آئیں تو احرام باندھنا ضروری نہیں لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک ضروری ہے) اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں۔ یہاں تک کہ مکّہ والے مکّہ سے احرام باندھیں

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۷۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۵۸)

جب میقات پہ پہنچو، تو کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تعریف اللہ ہی کے لئے ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ

پاک ہے اللہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

غسل کرو

احرام باندھو

حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم نکلے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع کے سال۔ تو ہم میں سے بعض لوگوں نے احرام باندھا عمرہ کا اور بعضوں نے حج اور عمرہ دونوں کا، اور بعضوں نے صرف حج کا اور

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ سو جس نے عمرہ کا احرام باندھا تھا، اس نے عمرہ کرکے احرام کھول ڈالا۔ اور جس نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا۔ یا صرف حج کا، اس نے احرام نہ کھولا۔ دسویں تاریخ تک (حج کے مہینوں میں میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جانا، پھر ایام حج میں مکہ سے احرام حج کا باندھ لینا اس کو تمتع کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں آدمی فائدہ اٹھا سکتا ہے عمرہ کا احرام کھول کر اور میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھنا اس کو قران کہتے ہیں۔ اس میں آدمی عمرہ کرکے احرام باندھے ہوئے مکہ میں بیٹھا رہتا ہے۔ حج کرکے احرام کھولتا ہے، اور میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا اس کو افراد کہتے ہیں۔)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۸۴ شمارہ ۱۵۶۴)
(ترتیب شریف صفحہ ۹۶۰، ۹۵۹)

اگر حج مفردؒ (یعنی صرف حج) کی نیت سے احرام باندھو، تو کہو

لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ

میں حاضر ہوں حج کی نیت سے

اگر حجِ قرانؒ (یعنی حج اور عمرہ) کی نیت سے

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری حج کی نیت سے۔ نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۷ ترتیب شریف ۹۶۰

۴۷ حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تمتع سے اور قران سے منع کیا۔ تو حضرت علی نے احرام باندھا اور پکارا۔ لبیک بعمرۃ و حجۃ معاً۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس کو کرتے ہو میں منع کرتا ہوں۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی آدمی کے کہنے سے چھوڑنے والا نہیں۔

نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۵۹ ترتیب شریف ۹۶۰

احرام باندھو، تو کہو

لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا

میں حاضر ہوں حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے

اگر حج تمتعؒ (پہلے عمرہ پھر حج) کی نیت سے

احرام باندھو، تو کہو

لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ

میں حاضر ہوں عمرہ کی نیت سے

صَلٰوةُ الْاِحْرَام

۱ نفل	۲ رکعتیں
۲ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے	۱ بار
۳ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے۔ بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی

وَالْاِكْرَامِ ۱ بار

اور عزت والے۔

بلند آواز سے تلبیہ کہو

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں

لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ

تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں سب

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

خوبیاں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور سلطنت تیری ہی ہے

لَا شَرِيْكَ لَكَ بار بار

تیرا کوئی شریک نہیں

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں

لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَ

میں حاضر ہوں سب خوبیاں اور نعمتیں تیری ہی ہیں اور

الْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ وَ

سلطنت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں اور

سَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ وَالرَّغْبَآءُ

فرمانبرداری کے لئے تیار ہوں اور ہر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور

اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ بار بار

تو ہی مقصود ہے اور تیرے ہی پاس اعمال جاتے ہیں

لہ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ بار بار

میں حاضر ہوں اے معبود برحق میں حاضر ہوں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے۔ اور کہا، کہ حکم کروں میں اپنے اصحابؓ کو بلند آواز سے لبیک پکارنے کا۔ (سائب بن خلاد انصاریؓ / مالکؒ)

موطا شریف صفحہ ۳۱۰/۳۰۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۲)

کہا امام مالکؒ نے، میں نے سنا اہلِ علم سے، وہ کہتے تھے۔ یہ حکم عورتوں کو نہیں ہے۔ بلکہ عورتیں آہستہ سے لبیک کہیں، اس طرح کہ آپ ہی سنیں۔ کہا امام مالکؒ نے محرم اپنی آواز کو بلند کرے جامع مسجدوں میں، بلکہ اس طرح کہے، کہ آپ خود سنے اور پاس والا سنے۔ مگر مسجد منیٰ اور مسجد حرام میں، یہاں بلند آواز سے لبیک کہے۔ کہا امام مالکؒ نے میں نے سنا بعض اہلِ علم سے (باقی بر صفحہ آئندہ)

لہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

لبیک الٰہ الحق لبیک

ابو ہریرہؓ / نسائی / ابن ماجہ / ابن حبان / حاکم

حصن حصین صفحہ ۲۸۹

ترتیب شریف صفحہ ۹۶۲

(بقیہ صفحہ گذشتہ) وہ مستحب جانتے لبیک کہنا، ہر نماز کے بعد اور ہر چڑھاؤ پر چڑھنے کے وقت

(مؤطا شریف صفحہ ۳۱۰ - ترتیب شریف صفحہ ۹۶۳)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کا بیان ہے۔ جو شخص صبح سے ہی تلبیہ آفتاب غروب ہونے تک کہتا رہتا ہے، تو آفتاب اس کے تمام گناہ لے کر ڈوب جاتا ہے۔ اور یہ شخص ایسا صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے اس روز ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۴ - ترتیب شریف صفحہ ۹۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی مسلمان تلبیہ کے الفاظ کہتا ہے، تو ہر دفعہ تلبیہ کہنے والے کے دائیں اور بائیں طرف جتنے درخت، پتھر اور ڈھیلے ہوتے ہیں، سب تلبیہ کے الفاظ کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین ادھر سے اور ادھر سے پوری ہو جاتی ہے۔

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ (سہل بن سعدؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۳/۶۴ شمارہ ۷۴۵ ترتیب شریف ص ۹۶۳)

جب تلبیہ سے فارغ ہو جاؤ، تو کہو :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ

اے اللہ میں مجھ سے تیری خوشنودی اور

وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِرَحْمَتِکَ

جنت مانگتا ہوں اور تیری رحمت کی پناہ میں آتا

مِنَ النَّارِ ا بار

ہوں دوزخ سے

(یہ دعا بالمعنی ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! محرم کس قسم کے کپڑے پہنے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نہ کرتہ پہنے، اور نہ عمامہ اور نہ پاجامہ اور نہ بارانی کوٹ۔ اور نہ موزہ۔ مگر جو کوئی نعلین (جوتا) نہ پا کر موزوں کو پہن لے، اور ٹخنوں کے نیچے سے ان کو کاٹ ڈالے۔ اور تم (بحالتِ احرام) اس کپڑے کو نہ پہنو۔ جس میں زعفران یا ورس (ایک قسم کی خوشبودار گھاس کا نام ہے) لگا ہو۔ حضرت ابو عبداللہؓ کہتے ہیں (یہ بات جائز ہے۔ کہ) محرم

اپنا سر دھوئے، مگر کنگھی نہ کرے، اور نہ اپنا بدن کھجائے، اور نہ اپنے بدن اور اپنے سر سے زمین میں جوئیں گرائے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۴۹/۵ شمارہ ۱۴۳۰ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے پہننے سے اور منہ پر نقاب ڈالنے سے اور نہ عفران یا ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے سوا اس کے اور رنگوں کے جن میں خوشبو نہیں ہے اجازت ہے جیسے کسم یا ریشمی کپڑا یا زیور یا ازار یا کرتہ ان کو پہنے (یعنی عورت احرام میں قمیض پہنے اور شلوار منہ کھلا رکھے پھر کھلا رکھنے کی شکل یہ ہے کہ یا تو بالکل کھلا رہنے دیوے یا کوئی کپڑا اس طرح لٹکا دے کہ منہ سے الگ رہے)۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۱۶۰۴ ترتیب شریف صـ ۹۶۵)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے سوار ہمارے سامنے سے ہو کر گزرتے اور ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے تو جب ہمارے سامنے آجاتے ہم اپنی نقاب منہ پر ڈال لیتے جب آگے چلے جاتے یا پیچھے تو پھر منہ کھول لیتے (نقاب منہ پر ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ کپڑا منہ سے جدا رہتا یا ایک لمحہ یا دو لمحے کے واسطے منہ ڈھانپنا

منع نہیں ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۳ شمارہ ۱۶۱۰/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۵)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو سردی لگی۔ انہوں نے حضرت نافعؓ سے کہا کوئی کپڑا مجھے دو حضرت نافعؓ نے برنس (ٹوپی یا کوئی اور کپڑا جس سے سر ڈھکا رہے) دے دیا۔ انہوں نے کہا تم برنس دیتے ہو حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس کے پہننے سے منع کیا۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۲ شمارہ ۱۶۰۵/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۵)

حضرت ام حصینؓ سے روایت ہے کہ ہم نے حج کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع تو دیکھا میں نے حضرت اسامہؓ اور حضرت بلالؓ کو ان میں سے کوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا اپنا کپڑا اٹھائے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبیٰ کی رمی کی (محرم کو سایہ لینا لینا درست ہے۔ بشرطیکہ وہ کپڑا سر سے نہ لگے)۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۴/۲۹۳ شمار ۱۶۱۱/ ترتیب شریف صفحہ - ۶۶/۹۶۵)

حضرت صفوان بن یعلیٰ رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت یعلیٰ رضؓ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دکھا دیجئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہو۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا) حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا۔ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اس شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو۔ حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر سکوت فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت یعلیٰ رضؓ کی طرف اشارہ کیا۔ (حضرت یعلیٰ رضؓ آئے اور (اس وقت) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا گیا تھا تو حضرت یعلیٰ رضؓ نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈالا تو (کیا دیکھا) کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) سرخ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خراٹے لے رہے ہیں۔ پھر

وہ حالت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائل ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کی بابت ، سوال کیا تھا۔ پس وہ شخص لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے لگی ہوئی ہے اس کو تین مرتبہ دھو ڈال اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اتار ڈال اور اپنے عمرہ میں بھی اسی طرح (اعمال) کر جس طرح اپنے حج میں تو کرتا ہے۔ (حضرت ابن جریج رح کہتے ہیں میں نے حضرت عطار رح سے کہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف کرنا چاہا۔ جب ہی تو اسے تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا۔ حضرت عطار رح نے کہا۔ ہاں !)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۴ شمارہ ۱۴۲۵ / ترتیب شریف صفحہ ۹۶۶)

حضرت ابن عمر رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں ایسا تیل لگاتے تھے جو مقتت (خوشبودار) نہ ہو۔ امام ترمذی رح فرماتے ہیں کہ مقتت کے معنی خوشبودار کے ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو صرف حضرت فرقد سنجی رح کے ذریعہ جانتے ہیں جن کے بارے میں حضرت یحییٰ بن سعید رح نے کلام کیا ہے۔ لیکن باقی دیگر لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

(ترمذی شریف صفحہ ۱۰۷ شمارہ ۱۷۰ جلد اول / ترتیب شریف صفحہ ۹۶۷)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے۔ احرام میں ایک درد کی وجہ سے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۹/۹۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۶۷)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ اس باب میں حضرت انسؓ حضرت عبداللہ بن بحینہ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت نے محرم کو سینگی لگوانے کی اجازت دی ہے۔ وہ کہتے ہیں لیکن بال نہ منڈوائے۔ امام مالک فرماتے ہیں کہ سینگی نہ لگوائے۔ مگر ضرورت ہو تو ایسا کر سکتا ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ محرم کو سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں مگر بال نہ اکھڑیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۶۵ شمارہ ۷۵۵ / ترتیب شریف صفحہ ۹۶)

حضرت نبیہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبیداللہؒ کی آنکھیں دکھنی آئیں۔ وہ احرام کی حالت میں تھے تو انہوں نے حضرت ابان بن عثمانؓ سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کر لو۔ کیوں کہ حضرت عثمان غنیؓ کو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے

سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ان دکھتی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کر لیا کرو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ محرم کے لئے ایسی دوا کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں جسمیں خوشبو نہ ہو۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۱ شمار ۱۹۶ / ترتیب شریف صفحہ ۹۶)

حضرت کعب بن عجرہ رض سے روایت ہے کہ وہ مقام حدیبیہ میں تھے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے، گزرے وہ محرم تھے اور ابھی مکہ میں داخل نہ ہوئے تھے۔ وہ ایک ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہے تھے، جوئیں جھڑ کر ان کے منہ پر گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری یہ جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بال منڈوا ڈالو اور فرق برابر کھانا چھ مسکینوں میں تقسیم کر کے کھلا دو (اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے) یا تین روزے رکھ لو۔ یا ایک جانور ذبح کر دو۔ حضرت ابن ابی نجیح رض کہتے ہیں کہ یا ایک بکری ذبح کر دو۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور اہل علم صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے۔ کہ محرم جب سر منڈائے یا کپڑا پہنے جو پہننا نہیں چاہیے تھا یا خوشبو لگائے تو اس

پر اسی طرح کا کفارہ ہے جیسا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا گیا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۵/۶ شمار ۸۶۲/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۸)

حضرت نبیہ بن وہب رض سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبید اللہ رض نے بھیجا۔ حضرت ابان بن عثمان رض کے پاس ایک آدمی اور ان دنوں میں حضرت ابان رض امیر تھے حاجیوں کے یہ پوچھنے کو کہ میرا ارادہ ہے نکاح کرنے کا حضرت طلحہ بن عمر رض کا حضرت شیبہ بن جبیر رض کی بیٹی سے اور میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس نکاح میں شریک ہو۔ حضرت ابان رض نے اس پہ انکار کیا اور کہا کہ سنا میں نے حضرت عثمان ابن عفان رض میرے باپ رض سے کہتے تھے سنا میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ فرماتے تھے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور غیر کا، دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے نہ پیام بھیجے نکاح کا۔ امام مالک رح اور امام اوزاعی رح اور امام شافعی رح اور امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ ان کے نزدیک محرم نہ اپنا نکاح کرے نہ دوسرے کا نکاح پڑھائے اور امام ابراہیم رح اور امام ثوری رح اور امام ابو حنیفہ رح اور امام محمد رح اور امام ابو یوسف رح کے نزدیک محرم نکاح کر سکتا ہے۔ مگر جماع نہ کرے جب تک

احرام نہ کھولے:)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۵ شمار ۱۶۱۷/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۸)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضؓ سے نکاح کیا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے (یعنی حالت احرام میں تھے) اس باب میں حضرت عائشہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے اور بعض علمار کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ امام سفیان ثوریؒ اور کوفہ والے اسی کے قائل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴۶ شمار ۷۵۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کا پاؤں ٹوٹ گیا یا وہ لنگڑا ہو گیا تو گویا اس نے احرام کھول دیا۔ اب اس پر دوسرا حج واجب ہے۔ راوی رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حضرت ابن عباس رضؓ سے کیا۔ دونوں نے فرمایا کہ (حضرت حجاج بن عمرو رضؓ) نے سچ کہا۔ دوسری روایت سے بھی حضرت حجاج بن عمرو رضؓ سے اسی طرح روایت ہے۔ اور اس میں یوں ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ ایک دوسری روایت سے بھی حضرت حجاج بن عمرو رضؓ سے اسی کے مانند روایت ہے محدثین کے نزدیک حضرت حجاج بن عمرو رضؓ ثقہ اور معتبر و حافظ ہیں۔ (حجاج بن عمرو رضؓ از ترمذی رحؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۳ شمار ۸۴۸/ ترتیب شریف صفحہ ۹۶۹)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا، اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا۔ وہ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پانی اور بیری سے نہلاؤ اور اس کے دونوں کپڑوں میں دفنا دو۔ مگر سر مت ڈھانکنا اس لئے کہ یہ قیامت میں اسی حال میں اٹھایا جائے گا کہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ امام سفیان ثوریؒ امام احمدؒ امام شافعیؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ بعض علما فرماتے ہیں کہ جب محرم انتقال کرتا ہے۔ تو اس کا احرام ٹوٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ وہی طریقہ اختیار

کرنا چاہیئے جو غیر محرم کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰۵ شمار ۸۶۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۷۰)

حضرت جابر رض کا بیان ہے حضرت اسماء بنت عمیس رض کے حضرت محمد بن ابی بکر رض کے تولد سے راستہ میں نفاس جاری ہو گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہلا بھیجا کہ غسل کر کے ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لیں۔ اور احرام باندھ لیں۔ (سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۵ / ترتیب شریف صفحہ ۹۷۰)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم صرف حج کا ارادہ رکھتے تھے پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا۔ یہ چاہتی ہوں کہ کاش میں نے اس سال حج کا ارادہ نہ کیا ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تمہیں نفاس آ گیا؟ میں نے عرض کیا ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو ایک چیز ہے جو اللہ نے آدم کی تمام بیٹیوں پر لکھ دی ہے (اسمیں رونا کیا؟) جو افعال حج کرنے والا کرتا ہے تم (بھی) کرو، سوا اس کے کہ تم کعبہ کا طواف نہ کرو، جب تک پاک نہ ہو جاؤ۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۲ شمار ۲۹۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۷۰)

حضرت عبداللہ بن حنین رض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رض اور

حضرت مسور بن مخرمہؓ نے اختلاف کیا ابوا، (ایک مقام ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے)
میں ابن عباسؓ نے کہا۔ مُحرِم (جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھوئے اور مسورؓ
نے کہا نہ دھوئے ابن عباسؓ نے مجھ کو ابو ایوب انصاریؓ کے پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے
کو۔ میں آیا تو وہؓ غسل کر رہے تھے کنوئے کی دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا
آڑ کئے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور کہا مجھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ
نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب
محرم ہوتے تھے تو کیوں کر سر دھوتے تھے۔ انہوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ
رکھ کر سر سے ہٹایا یہاں تک کہ سر کھل گیا پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا
تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا آگے لائے ہاتھوں کو اور پیچھے
لے گئے اور کہا میں نے اسی طرح جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا
کرتے ہوئے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴۹/ ترتیب شریف ۹۷۰)

خُطْبَةُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

يَآ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي لَا أَدْرِي

لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں

وَإِيَّاكُمْ نَجْتَمِعُ فِي هٰذَا

اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکٹھے

الْمَجْلِسِ أَبَدًا

نہیں ہوں گے

إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ

لوگو تمہارے خون اور تمہارے مال

وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ

اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں

كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي

جیسا کہ تم آج کے دن کی اس شہر کی

بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ

اس مہینہ کی حرمت کرتے ہو

هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ

لوگو! تمہیں عنقریب اللہ کے سامنے حاضر ہونا

فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔ أَلَا

ہے۔ اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار

فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ

میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے

بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

کی گردنیں کاٹنے لگو

[1] أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے

تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَدِمَاءُ

قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں اور جاہلیت کے

الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ

قتلوں کے تمام جھگڑے ملیا میٹ کرتا ہوں

وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ

اور بے شک پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے

دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ ابْنِ

یعنی ابن ربیعہ بن الحارث کا خون

الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ

جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور

بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ وَ

ہذیل نے اسے مار ڈالا تھا ہیں (اے)

[1] مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸ - عن جعفر بن محمد رض

ترتیب شریف صفحہ ۹۷۲

رِبَا الجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَ

اور جاہلیت کے زمانے کا سود ملیامیٹ کردیا گیا ہے چھوڑتا ہوں

اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ

وہ عباس جو میں مٹاتا ہوں اور اپنے خاندان کا پہلا سود

ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهُ

وہ سارے کا ابن عبد المطلب کا سود ہے

مَوْضُوعٌ كُلُّهُ

سارا چھوڑ دیا گیا ہے

ا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ

لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ

اَخَذْتُمُوهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَ

اللہ کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا ہے

اسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ

اور اللہ کے کلام سے تم نے ان کا جسم اپنے لئے حلال بنایا ہے

اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَا يُوطِئْنَ

تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی

فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُونَهُ

غیر کو کہ اس کا آنا تم کو ناگوار ہو نہ آنے دیں لیکن

فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ

اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کو ایسی مار مارو

ا مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۶۱۲ تا ۶۱۸ عن جابر بن عبد اللہ رض

ترتیب شریف صفحہ ۹۷۲، ۹۷۳

ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ

جو نمودار نہ ہو اور عورتوں کا حق تم

عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ

پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ اور

بِالْمَعْرُوْفِ

اچھی طرح پہناؤ

وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے

تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ

مضبوط پکڑو گے، تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (وہ چیز)

بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ

اللہ کی کتاب (قرآن مجید) ہے

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا نَبِيَّ

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی نبی ہے اور

بَعْدِيْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَكُمْ اَلَا

نہ کوئی تمہارے بعد امت (جدید پیدا ہونیوالی) ہے

فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ

خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز ادا

وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا

کرو اور (سال میں) ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو اور مالوں کی

زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا

زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو اور

اَنْفُسُكُمْ وَ تَحُجُّوْنَ بَيْتَ

بیت اللہ کا حج بجا لاؤ

رَبِّكُمْ وَ اَطِيْعُوْا وُلَاةَ اَمْرِكُمْ

اور اپنے اولیاء کے امور و حکام کی اطاعت کرو

تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ

(جسکی جزا یہ ہے کہ) تم پروردگار کے جنت میں داخل ہو جاؤ گے

لہ وَ اَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائیگا

اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ

مجھے ذرا بتاؤ - کہ تم کیا جواب دو گے؟

قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ

سب نے کہا! ہم اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ نے

وَ اَدَّيْتَ وَ نَصَحْتَ

رسالت و نبوت کا حق ادا کر دیا آپ نے ہمکو کھرے کھوٹے کی بابت اچھی طرح بتا دیا

فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ

(اسوقت) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا

يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَ يَنْكُتُهَا

آسمان کی طرف انگلی کو اٹھاتے تھے پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے

لہ مسلم شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۸ عن جعفر بن محمد رضہ

ترتیب شریف صفحہ ۹۷۴

إِلَى النَّاسِ - أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

(کر) اے اللہ! سن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے

أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

ہیں)! اے اللہ گواہ رہنا (کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے اللہ شاہد رہ*

أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

دیکھو! جو لوگ موجود ہیں، وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں

فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلَّغُهُ أَنْ

پہنچاتے رہو (تبلیغ کرتے رہو) ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ

يَكُونَ أَوْعَىٰ لَهُ مِنْ بَعْضِ

زیادہ تر اس کلام کو یاد رکھنے والے اور حفاظت کرنے والے ہوں

مَنْ سَمِعَهُ

جن پر تبلیغ کی جائے

* (کہ یہ سب کیا صاف اقرار کر رہے ہیں)

الطّوافُ

جب خانہ کعبہ کو دیکھو۔ تو کہو

أَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ
(میں) پناہ مانگتا ہوں خانہ کعبہ کے رب کی کفر سے

وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضِيْقِ الصَّدْرِ وَ
اور افلاس سے اور سینہ کی تنگی سے اور

عَذَابِ الْقَبْرِ ۳بار
قبر کے عذاب سے

پھر دعا کیلئے ہاتھ اٹھاؤ، اور۔ کہو

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ
اے اللہ مجھے جنت میں داخل کر بغیر

حِسَابٍ ۳بار
حساب کے

(یہ دعا بالمعنی ہے)

جب مکہ معظمہ میں داخل ہو، تو

۱:۔ سب سے اونچے حصّے سے اندر داخل ہو

۲:۔ دن کے وقت داخل ہو

۳:۔ وضو کرو

۴:۔ کعبہ شریف میں ننگے پاؤں داخل ہو

۵:۔ اضطباع کرو۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کعبہ کے گرد طواف کرنا نماز کی مثل ہے لیکن دیکھو تم لوگ اس میں بات چیت کرتے ہو۔ (یعنی جب طواف کرنا نماز کی مثل ہے تو تمہیں بات چیت نہیں کرنی چاہیئے لیکن تم بولتے ہو۔) لہٰذا جس کو اس میں بولنا ہو وہ نیکی ہی کی بات بولے امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث بعض راویوںؓ سے موقوفاً روایت ہے۔ ہم اسے مرفوعاً صرف حضرت عطا ابن السائبؓ کی روایت سے جانتے ہیں اور اکثر علماء کا اسی پر عمل ہے کہ مستحب یہ ہے کہ طواف میں ضرورت یا اللہ کے ذکر یا علم کی باتوں کے سوا کوئی بات نہ کرے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۰ شمار ۸۶۹ ——— ترتیب شریف صفحہ ۹۷)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگ اسود کے متعلق فرمایا کہ اللہ کی قسم اللہ سبحانہٗ قیامت کے دن ضرور بالضرور اٹھائے گا (یعنی زندہ کرے گا) اس طرح کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے یہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس سے یہ بولے گا اور اس پر سچی گواہی دے گا۔ جس نے اسے چوما ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۷ شمار ۸۷۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۷)

حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی طرف منہ کر کے اپنے لب مبارک اس پر رکھ دیئے اور بہت عرصہ تک

روتے رہے اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ اٹھا کر دیکھا تو حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے رو رہے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمرؓ اس مقام پر آنسو بہانا چاہیئے۔

(سنن ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۶ — ترتیب شریف صفحہ ۹۷۸)

حضرت عابس بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطابؓ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے دیکھا ہے آپؓ فرماتے تھے کہ میں تجھے چاہتا ہوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ بیشک تو محض ایک پتھر ہے اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا۔ اس باب میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کی حدیث کی اسناد حسن صحیح ہیں اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ کہ وہ سنگ اسود کے بوسہ لینے کو مستحب سمجھتے ہیں۔ اگر سنگِ اسود کے پاس پہنچ کر منہ سے بوسہ لینا ممکن نہ ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے چوم لے (یعنی اسے ہاتھ سے چھو کر اس ہاتھ کو چوم لے) اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو جب سنگ اسود کے سامنے پہنچے تو اس کی طرف متوجہ ہو۔ اور اللہ اکبر کہے۔ اور یہ امام شافعیؒ کا قول ہے۔

(ترمذی شریفِ جلد اول صفحہ ۱۶۹ شمارہ ۷۵۷، ترتیب شریف صفحہ ۹۷۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حجر اسود جنت سے اترا ہے اور وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا۔ لیکن بنی آدمؑ کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ابن عباسؓ / ترمذیؒ۔)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷، اشمار ۸۹۷ / ترتیب شریف صفحہ ۹۷)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیمؑ جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ سبحانہٗ نے ان دونوں کی روشنی بجھا دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ ان دونوں کی روشنی نہ بجھاتا تو مشرق سے لے کر مغرب تک کی تمام چیزوں کو روشن و منور کر دیتے۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے موقوفاً بھی مروی ہے (یعنی اس کو انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں بتلایا) اس باب میں حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۷۱، اشمار ۸۹۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۷)

حضرت عمیرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ آگے بڑھ کر دونوں رکنوں (سنگ اسود اور رکن یمانی)

پر گرتے تھے۔ میں نے کہا اے ابو عبدالرحمٰنؓ آپ دونوں رکنوں تک ایک بھیڑ اور ہجوم کرتے ہوئے جاتے ہیں حالانکہ ان پر ایسی بھیڑ کرتے ہوئے میں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا کرتا ہوں تو (اس لئے کرتا ہوں کہ) میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ان دونوں کا چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ جس نے سات بار اس گھر کا طواف کیا اور اس کی محافظت کی (یعنی اس کے واجبات، سنن اور آداب بجالایا) تو اس کا ایسا کرنا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ نیز میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے کہ وہ جب بھی ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے اللہ سبحانہٗ اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف کردیتا ہے اور اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے یہ حدیث حسن ہے

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۶/۷ شمارہ ۸۸۱/ ترتیب شریف صفحہ ۹۷۹/۸۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے پچیس ۲۵ بار اللہ کے گھر کا طواف کیا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگیا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ اس باب میں حضرت انسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے میں (امام ترمذیؒ)

نے امام محمد بخاریؒ سے اس حدیث کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ یہ تو حضرت ابن عباسؓ سے انہی کا قول مروی ہے (یعنی یہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں)۔ (ابن عباسؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۱ شمار ۸۰۱ / ترتیب شریف صفحہ ۹۸۰)

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے شکایت کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے بیماری کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سوار ہو کر طواف کر لوگوں کے پیچھے تو میں نے طواف کیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت نماز پڑھ رہے تھے خانہ کعبہ کے پہلو میں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ (یعنی سورۂ طور ایک رکعت میں پڑھی جیسے عادت شریف تھی۔ یا دو رکعتوں میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوار ہو کر طواف کرنا حالت بیماری میں درست ہے۔)

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۶۴ شمار ۱۶۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۹۸۰)
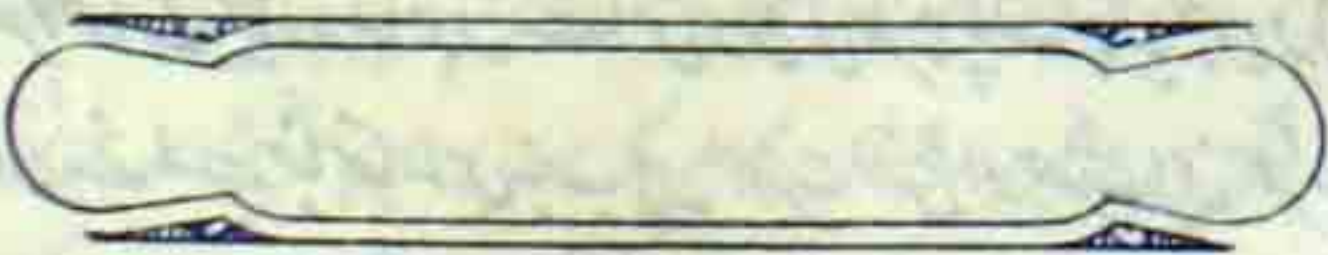
جب حجرِ اَسود کے سامنے آؤ، تو کہو :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ سب سے بڑا ہے

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبہ کا طواف کیا (اس طرح) کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف کسی چیز سے (لاٹھی) جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوتی تھی اشارہ کر دیتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔ (بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۷۰۳ شمارہ ۱۵۱۲

ترتیب شریف صفحہ ۹۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ میں نے نہیں دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مس کرتے ہوئے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔ (ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۹ شمارہ ۱۶۴۵

ترتیب شریف صفحہ ۹۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہا کہ ام المومنین عائشہ رض فرماتی ہیں کہ حطیم کا ایک حصہ کعبہ میں داخل ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم یہ حضرت عائشہ رض نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا۔ اور اسی واسطے میں سمجھتا ہوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن عراقی اور رکن شامی کو مس نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی جگہ پر نہیں ہیں اسی واسطے لوگوں نے طواف کیا حطیم کے پیچھے سے (کیونکہ حطیم بیت اللہ میں داخل ہے تو اس کو بھی طواف میں شریک کر لینا چاہیئے اگر کوئی شریک نہ کرے گا اور حطیم کے ادھر سے نکل جاوے گا تو طواف درست نہ ہوگا۔)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۹ شمار ۱۸۷۶

ترتیب شریف صفحہ ۹۸۱)

طواف اس طرح کرو

۱۔ سنگِ اسود کو بوسہ دو، ورنہ دُور ہی سے استلام کرو

۲۔ داہنی طرف چلو

۳۔ پہلے تین چکروں (شوط) میں رمل کرو۔ یعنی بازو ہلا ہلا کر تیز قدم چلو

۴۔ پھر چار چکروں میں اپنی چال کے مطابق چلو

حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان

یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

یا اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے

ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ

ثواب شکر کرنے والوں کا سا اور مہمانی

الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيّيْنَ

مقربین کی سی اور ہمراہی انبیاء علیہم السلام کی سی

وَيَقِيْنَ الصِّدِّيْقِيْنَ وَذِلَّةَ

اور یقین صدیقوں کا سا اور تواضع

الْمُتَّقِيْنَ وَاِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ

متقین کی سی اور خشوع یقین والوں کا سا

حَتّٰى تَوَفَّانِیْ عَلٰى ذٰلِكَ

یہاں تک کہ وفات دے تو مجھے اس حال پر

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ابار

اے ارحم الراحمین

حجرِ اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچو، تو کہو

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً

اے ہمارے پروردگار! دنیا میں بھی خیر و برکت دے

وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا

اور آخرت میں بھی خیر و برکت دے اور دوزخ کے

عَذَابَ النَّارِ

عذاب سے بچا!

حضرت عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان میں آتے، تو میں نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا دعا فرماتے :۔ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃً و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۰۲ شمار ۱۶۶۳)

(ترتیب شریف صفحہ ۹۸۴)

جب رکنِ یمانی پر پہنچو، تو اس کو مس کرو

اور یہ پڑھو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں گناہوں

وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ

کی معافی اور دنیا اور آخرت میں عافیت کا

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً

اے پروردگار ہمارے ہم کو دنیا میں بھی بھلائی دے

وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا

اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور دوزخ

عَذَابَ النَّارِ

کے عذاب سے ہم کو بچا!

طواف کے دوران یہ کلمات پڑھو

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں

وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

اور کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور اللہ سب سے بڑا ہے

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اور برائی سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی مدد سے۔

(ا بار)

ان کلمات کے ساتھ جو دعا چاہو، پڑھو!

(بقیہ حاشیہ از صفحہ گزشتہ) کہ حدیث بیان کی مجھ سے حضرت ابوہریرہؓ نے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے طواف کیا خانہ کعبہ کا سات بار اور (طواف کرتے وقت) سوائے ان الفاظ کے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کوئی بات نہ کرے، اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی اور دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور دس درجے اس کے بلند کئے جائیں گے۔ اور جس شخص نے طواف کی حالت میں کلام کیا (یعنی اور کلمات اسی قسم کے پڑھے۔) تو وہ رحمت میں ایسا گھسنے والا ہوگا۔ جس طرح کوئی شخص پانی میں اپنے پاؤں ڈبوئے (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۸ - ترتیب شریف صفحہ ۹۸۵)

صلوٰۃ الطّواف

(جب طواف ختم کر چکو، تو مقامِ ابراہیمؑ کے پاس آکر اس طرح نماز پڑھو کہ مقامِ ابراہیمؑ تمہارے اور خانہ کعبہ کے درمیان ہو)

۱ نفل	۲ رکعتیں
۲ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے	
۳ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	۳ بار
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ

اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے

تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	۱ بار
بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے	

پھر حجرِ اسود کو بوسہ دو

۴ پھر "بابُ الصّفا" سے باہر نکلو

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاریؒ نے طواف کیا خانہ کعبہ کا حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ بعد نماز فجر کے تو جب حضرت عمرؓ طواف ادا کر چکے تو آفتاب نہ پایا پس سوار ہوئے یہاں تک کہ بٹھایا اونٹ ذی طویٰ میں، وہاں دوگانہ طواف ادا کیا۔

(مؤطا شریف صفحہ ۲۳۹ / ترتیب شریف صفحہ ۹۸)

ابو الزبیر مکیؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا خانہ کعبہ کو خالی ہو جاتا طواف کرنے والوں سے بعد نماز صبح اور بعد نماز عصر کے کوئی طواف نہ کرتا۔

(اس خیال سے کہ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرنا ہوگا اور بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب آفتاب تک سجدہ کرنا منع ہے۔)

(مؤطا شریف صفحہ ۲۴۰ / ترتیب شریف صفحہ ۹۸)

کہا امام مالکؒ نے جس شخص نے طواف شروع کیا پھر تکبیر ہوئی نماز صبح یا نماز عصر کی تو وہ نماز پڑھے امام کے ساتھ بعد نماز کے طواف پورا کرلے۔ لیکن دوگانہ ادا نہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکل آئے یا ڈوب جائے اور اگر بعد نماز مغرب کے پڑھے تو کچھ قباحت نہیں۔

(موطا شریف صفحہ ۴۲۴/ترتیب شریف صفحہ ۹۸۰)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا رضی کی روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی کے ہمراہ طواف کیا۔ جب ہم سات چکروں سے فارغ ہو گئے تو کعبہ کی پشت کی طرف ہم نے طواف کا دوگانہ ادا کیا (یعنی دو رکعتیں پڑھیں) میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی سے کہا تم دوزخ سے پناہ نہیں مانگتے انہوں نے یہ سن کر کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ اس کے بعد حضرت عبداللہ رضی نے وہاں سے آکر حجر اسود کا بوسہ لیا اور (باب) کعبہ اور حجر اسود کے درمیان میں کھڑے ہو کر اس سے اپنا سینہ اور رخسار لگائے اور کہنے لگے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا ہے (ملتزم: اس مقام کو کہتے ہیں جو باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان میں ہے۔ لوگ اس سے چمٹ کر دعا مانگا کرتے ہیں جسطرح حدیث میں مروی ہے۔)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۵۸/ترتیب شریف صفحہ ۹۸۸)

حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ اللہ کے گھر (کعبہ) میں داخل ہوتی اور اسمیں نماز پڑھتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور حجر (حطیم) میں داخل کیا اور فرمایا کہ اگر تم بیت اللہ میں داخل ہونا چاہتی ہو۔ تو یہ بھی بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے۔ لیکن

تمہاری قوم نے جب کعبہ بنایا تو اسے چھوٹا بنایا اور حجر کو کعبہ سے باہر کر دیا۔
یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۷۸۸ تا ۷۸۷، ترتیب شریف صفحہ ۹۸۸)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا داخل ہوا میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبہ کے اندر۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور اللہ سبحانہٗ کی حمد و ثنا کی اور تکبیر اور تہلیل کی۔ پھر جو سامنے دیوار تھی کعبے کی اس کی طرف جھکے اور اپنا سینہ مبارک اس پر رکھا اور، رخسار اور دونوں ہاتھ مبارک، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا اور دعا کی۔ چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا۔ پھر نکلے اور دروازے پر آکر کعبہ کی طرف منہ کیا اور فرمایا۔ "یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔" (یعنی نماز میں اس طرف منہ کرنا چاہیئے)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴/۵ — ترتیب شریف صفحہ ۹۸۸)

جب صفا (پہاڑی) کی طرف سعی کرنے کےلئے نکلو، تو کہو

نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ — ۱ بار

شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا

پھر کہو :

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ

بے شک صفا اور مروہ دونوں (پہاڑیاں) اللہ کی

شَعَائِرِ اللّٰهِ — ۱ بار

نشانیوں میں سے ہیں

پھر صفا پر چڑھو، یہاں تک کہ خانہ کعبہ دکھائی دینے لگے پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کہو :-

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا

شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور وہی

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

لائق حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر

قَدِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا

اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ

و یگانہ ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (حضرت محمد

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ۱ بار

صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد کی اور تنہا لشکر (کفار) کو شکست دی

پھر دُعا کرو

اسی طرح تین مرتبہ کہو (اور درمیان میں دعا کرو)

پھر نیچے اترو، اور مروہ کی جانب بڑھو۔

جب دونوں پہاڑیوں کے درمیانی نشیب وادی میں پہنچو، تو دوڑنا شروع کرو، جب مروہ کے اوپر چڑھنے لگو، تو آہستہ چلو، یہاں تک، کہ مروہ کے اوپر پہنچ جاؤ، وہاں وہی کلمات پڑھو، جو صفا پر پڑھے تھے

صفا پر یہ دُعا مانگو

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ

اے اللہ! تو نے فرمایا۔ کہ دعا کرو

اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

میں قبول کروں گا۔ اور تو وعدہ خلافی

الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ كَمَا

نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ

هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَلَّا تَنْزِعَهُ

جیسے تو نے مجھ کو اسلام کی راہ دکھائی سو مرتے دم

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
سے وہ صفا پر دعا
مانگتے تھے اللھم انک
قلت ادعونی ... الخ
موطا امام مالک صفحہ ۳۴۳
اپنی شرح صفحہ ۹۹۰

مِنِّیْ حَتّٰی تَتَوَفَّانِیْ وَاَنَا

تک اسلام مجھ سے نہ چھڑائیو یہاں تک کہ میں مروں

مُسْلِمٌ ۱ بار

مسلمان رہ کر

صفا اور مروہ کے درمیان کہو

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ

اے میرے پروردگار! مغفرت اور رحم فرما بے شک تو ہی

اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۱ بار

عزت و اکرام والا ہے

صفا اور مروہ کے درمیان سات بار سعی کرو [۵۵]

المنیٰ

(۱) یوم الترویہ (ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ کو جاؤ

(۲) منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر) پڑھو۔

العرفات

(۱) یوم عرفہ (۹ ذی الحجہ) کو طلوعِ آفتاب کے بعد عرفات کو روانہ ہو جاؤ

(۲) عرفات میں تلبیہ پڑھتے رہو

(۳) عرفات میں ظہر اور عصر ایک ساتھ (مسجد میں) پڑھو

عرفات میں عصر کی نماز کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے حمد ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اللہ سب

اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ

سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

نہیں، وہ یکتا و یگانہ ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ

سلطنت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اے اللہ!

اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ

ہدایت سے میری رہبری فرما اور مجھے تقویٰ کے ساتھ

بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ

پاک کر اور میری مغفرت فرما دنیا اور آخرت

(ترتیب شریف صفحہ ۹۹۳)

وَالْاُوْلٰى

ابار

میں

پھر اپنے ہاتھ نیچے کرو۔ بقدر وقفہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کے خاموش

بیٹھے رہو پھر دوبارہ ہاتھ اٹھاؤ، اور یہی دعا مانگو

عرفہ کے دن یہ دعا پڑھو

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

بادشاہت اسی کی ہے اور حمد بھی اسی کی ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

بار بار

ہر چیز پر قادر ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

اسی کا ملک ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ میرے دل میں

فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا

نور کر دے اور میرے کان میں نور کر دے

وَفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰھُمَّ اشْرَحْ

اور میری آنکھ میں نور کر دے اے اللہ! میرا سینہ

لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَ

کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے اور

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ

اور میں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور

وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ

قبر کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو

فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا یَلِجُ فِی النَّھَارِ وَ

رات میں داخل ہوتی ہے۔ اور اس چیز کی برائی سے جو دن میں داخل

شَرِّ مَا تَھُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ بار بار

ہوتی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو ہوائیں چلاتی ہیں

لہ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ

اے اللہ! تیرے لئے حمد و ثنا ہے جیسی تو کہتا ہے اور جیسی

وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ

ہم کہتے ہیں اس سے اچھی — اے اللہ! میری نماز

صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا تیرے ہی لئے ہے

وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ

اور تیری ہی طرف مجھے لوٹنا ہے اور تیرے ہی لئے میرا ترکہ ہے اے اللہ

اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور سینہ

وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ

کے وسوسہ سے اور معاملہ کے پراگندہ ہونے سے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو

تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ — بار بار

ہوا لاتی ہے

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ

یا اللہ! تجھ سے شکایت کرتا ہوں اپنے ضعیف القویٰ ہونے کی

وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ عَلَى النَّاسِ

اور اپنی کم سامانی کی اور لوگوں کی نظروں میں کم وقعتی کی

يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ

اے ارحم الراحمین کس کے سپرد کرتا ہے تو مجھے آیا

کنز العمال جلد اول صفحہ ۱۹۲ شمارہ ۳۶۳ عن عبداللہ بن جعفر

إِلَىٰ عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِي أَمْ إِلَىٰ قَرِيبٍ

کسی دشمن کے کہ سینہ زوری کرے مجھ سے یا کسی عزیز کے کہ

مَلَّكْتَهُ أَمْرِي إِنْ لَمْ تَكُنْ سَاخِطًا

قبضے میں دیدے تو اس کے میرے سب کام اگر تو غصہ نہ ہو مجھ پر

عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ

تو مجھے اس کی کچھ پرواہ نہیں مگر پھر بھی تیرے امن میں مجھ کو

أَوْسَعُ لِي أَعُوذُ بِنُورِ وَجْهِكَ

زیادہ گنجائش ہے میں تیری ذات کریم کے اس نور کی پناہ

الْكَرِيمِ الَّذِي أَضَاءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ

چاہتا ہوں۔ جس کی وجہ سے آسمان جگمگا اٹھے اور

وَأَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمَاتُ وَصَلَحَ

اندھیرے اس کی وجہ سے روشن ہو گئے اور اس کی بنا پر

عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

دنیا اور آخرت کے کام درست ہو گئے۔ اس بات

أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ أَوْ تُنْزِلَ

سے کہ آپ اپنا غضب مجھ پر نازل فرمائیں یا اپنا

عَلَيَّ سَخَطَكَ وَلَكَ الْعُتْبَىٰ حَتَّىٰ تَرْضَىٰ وَ

غصہ اتاریں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے یہاں تک کہ آپ راضی ہو

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ابار

جائیں۔ اور نہ گناہ سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی قوت مگر تیری توفیق سے

حضرت عباس رض ابن کنانہ ابن عباس ابن مرداس سلمی رض اپنے دادا رض
کی روایت بیان کرتے ہیں عرفہ کے روز سہ پہر کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنی امت کے واسطے دعا فرمائی ۔ اللہ سبحانہٗ کی طرف سے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرمان ہوا کہ ہم نے تمہاری امت کو بخش دیا ۔ لیکن ظالم شخص
سے میں مظلوم کا بدلہ ضرور لوں گا ۔ اس کو نہیں چھوڑوں گا ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عرض کیا ۔ اے پروردگار ! اگر تو چاہے تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ظالم کو بخش
دے اور مظلوم کو اس بات پر آمادہ کرے کہ وہ ظالم کو معاف کر دے اور مظلوم
کو جنت عطا فرمائے ۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا جواب
اس وقت کچھ نہ ملا ۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ
سے یہی دعا کی ۔ تو اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست کو
منظور فرمالیا ۔ جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یا تبسم فرمایا ۔ حضرت
صدیق اکبر رض اور حضرت عمر فاروق رض نے یہ دیکھ کر عرض کیا یارسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ! اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستا ہی رکھے ۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم پر ہمارے ماں باپ دونوں قربان ۔ اس مقام پر ہم نے کبھی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو تبسم فرماتے نہ دیکھا آج کیا معاملہ ہے ؟ کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم ہنسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ مجھ کو ابلیس پر ہنسی آگئی ۔ جب
اس نے دیکھا ۔ کہ اللہ سبحانہٗ نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کو بخش

دیا تو ابلیس نے مٹی اٹھا کر اپنے سر پر ڈالی اور خوب واویلا مچائی، اس کو دیکھ کر مجھ کو ہنسی آگئی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۶۵/ ترتیب شریف صفحہ ۹۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات کا ہر مقام ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ البتہ بطن (درمیان) عرفہ میں نہ ٹھہرو کیوں کہ وہ مقام شیطان کا ہے۔ (اسی طرح) تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ لیکن بطن (درمیان) محسر میں نہ ٹھہرو (کیونکہ وہ عذاب نازل ہونے کی جگہ ہے) اور جمرہ عقبہ کے علاوہ منیٰ کے ہر مقام پر قربانی ہو سکتی ہے علاوہ جمرہ عقبہ کے پرلی طرف کا مقام قربانی کا نہیں ہے۔

(جابر بن عبد اللہ رض ابن ماجہ
ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۶۴/ ترتیب شریف صفحہ ۹۹۷)

المزدلفہ

(۱) عرفہ سے سورج غروب ہو جانے کے بعد مزدلفہ کو روانہ ہو جاؤ

(۲) مزدلفہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھو

(۳) فجر کی نماز اول وقت میں پڑھ کر منیٰ کو روانہ ہو جاؤ

حضرت عبداللہ بن زیدؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا اور ہم مزدلفہ میں تھے، میں نے سُنا ان شخص (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) سے جن پر سورہ بقرہ اتری۔ اس جگہ فرماتے تھے۔

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۳۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۹۸)

حضرت سعید بن جبیرؓ نے کہا، ہم عرفات سے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ لوٹے۔ جب مزدلفہ میں پہنچے، تو انہوں نے مغرب اور عشا پڑھی۔ ایک ہی تکبیر سے تین رکعتیں مغرب کی پڑھیں۔ اور دو رکعتیں عشاء کی۔ جب فارغ ہوئے تو کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ اس جگہ اسی طرح نماز پڑھی۔

(یعنی ایک اقامت سے)۔ ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۱۱۴ شمار ۱۰۹۰، ترتیب شریف صفحہ ۹۹۹

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہماری اس نماز میں حاضر ہوا اور ہمارے ساتھ ٹھہرا، یہاں تک کہ واپس چلے اور اس سے پہلے رات یا دن کے وقت عرفات میں ٹھہر چکا ہے تو اس کا حج پورا ہو گیا اور ناخن وغیرہ ترشوا کر اور اپنا میل کچیل دور کر کے حج سے باہر ہو گیا“

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۵، شمار ۱۰۸، ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰/۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عبد المطلب کے لڑکوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا۔ ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے میرے بیٹو! جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲، ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱)

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مشرکین سورج نکلنے کے بعد ہی چلتے تھے اور کہتے تھے کہ اے شبیر (مزدلفہ میں ایک بڑے پہاڑ کا نام ہے) چمک۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت کی (اور سورج نکلنے سے پہلے چلنے کا حکم دیا) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا اور سورج نکلنے سے پہلے چل پڑے (یہ حدیث حسن و صحیح ہے)۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۷، شمار ۱۰۸، ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰/۱)

کر کہہ دیا" دوسری روایت بھی اسی کی مانند مروی ہے ۔حضرت ابن عیینہ رح کہتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رح کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں یہ حدیث سب سے زیادہ جید اور عمدہ ہے امام ترمذی رح کہتے ہیں کہ صحابہ رض اور تابعین رح کا عمل حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رض کی حدیث پر ہے کہ جو آدمی صبح ہونے سے پہلے آیا اور عرفات میں نہیں ٹھہرا اس کا حج چھوٹ گیا وہ اگر صبح کے بعد آیا تو حج ناکافی ہے اس کو چاہیئے کہ اسے عمرہ بنا دے اور اس پر حج واجب ہے (یعنی آئندہ سال حج کرے) امام سفیان ثوری رح امام شافعی رح امام احمد رح اور امام اسحٰق رح کا بھی یہی قول ہے ۔ یہ حدیث حج کے احکام و مسائل کی ماں ہے (یعنی بہت جامع ہے)۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۰۷، ۱۷۷شمار ۸۰۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۰)

حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی رض سے روایت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں آیا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے نکلے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے دو پہاڑوں سے آیا ہوں ۔ میں نے اپنی سواری کو تھکا دیا، اپنے آپ کو مشقت میں ڈالا ۔ (یعنی اتنی جلدی آیا ہوں کہ میری اونٹنی بھی تھک گئی اور میں بھی تھک کر چور ہو گیا) اللہ کی قسم میں ہر پہاڑ پر کھڑا ہوا اور کسی کو بھی نہیں چھوڑا، تو کیا اب میرا حج ہوا (یا نہیں) حضور اقدس

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جمروں پر کنکریاں پھینکتے تھے تو ان کی طرف پیدل چل کر جاتے تھے اور پیدل ہی واپس ہوتے تھے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور بعضوں نے اس حدیث کو حضرت عبید اللہؓ سے روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا (یعنی اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل نہیں بتایا) اکثر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ بقر عید کے دن سوار ہو کر کنکریاں مارے اور اس کے بعد والے دنوں میں پیدل ایسا کہنے والوں نے گویا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی پیروی کا ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ روایت یوں آئی ہے کہ بقر عید کے دن جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارنے چلے تو سوار ہو کر چلے بقر عید کے دن جمرہ عقبہ کی کنکریاں مارنے کے علاوہ اور کہیں کنکریاں نہ ماریں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۶ شمار ۸۱۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۳)

۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن مسعودؓ جمرۃ العقبہ کے پاس آئے۔ تو (کنکریاں پھینکنے کے لئے) وادی کے درمیانی حصہ میں کھڑے ہوئے اور کعبہ کی طرف منہ کیا اور اپنے بائیں طرف کنکریاں پھینکنے لگے۔ سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے تھے۔ پھر فرمایا کہ اس اللہ کی قسم جس کے سوا اور کوئی

الجمرہ عقبہ

(۱) چھوٹی چھوٹی کنکریاں جو دو انگلیوں سے ماری جا سکیں جمع کر لو

(۲) عقبہ جمرہ کو چاشت کے وقت کنکریاں مارو

(۳) وادی کے درمیانی حصہ میں کھڑے ہو کر کعبہ کی طرف منہ کرو اس طرح کہ جمرہ عقبہ تمہارے بائیں طرف ہو، جمرہ عقبہ کے سات کنکریاں مارو، ہر کنکری کو مارتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو۔

(۴) جب کنکریاں مارنے لگو، تو لبیک موقوف کر دو۔

اور صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا محض اللہ کا ذکر اور اس کی یاد قائم کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ (یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔)

(عائشہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۱ شمار ۸۱۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۴)

حضرت قدامہ بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار ہو کر (جمرہ عقبہ کو) کنکریاں مارتے دیکھا تھا نہ اس وقت مارنا تھا نہ ہانکنا تھا نہ ہٹانا نہ دُور کرنا تھا اور نہ دور کرنا تھا۔ اس باب میں حضرت عبداللہ بن حنظلہؓ سے بھی روایت ہے حضرت قدامہ بن عبداللہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور یہ حدیث اسی طرح یعنی اسی طریق سے پہچانی جاتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۷۱ شمار ۸۱۳ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۴)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرے کو مارتے تھے اونٹ پر سے اور فرماتے تھے۔ "اے لوگو! اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لئے کہ شاید اس سال کے بعد پھر حج نہ کر دں (ایسا ہی ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا)۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۳ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۴)

معبود نہیں یہیں سے اس ذات گرامی نے کنکریاں پھینکیں جس پر سورہ بقرہ اتری۔

دوسرے راوی رضؓ نے بھی اسی حدیث کے مطابق حدیث روایت کی ہے اس باب میں حضرت فضل بن عباسؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے بھی طریقہ پسند کیا ہے۔ کہ وادی کے بیچ میں کھڑے ہو کر سات کنکریاں (یکے بعد دیگرے) پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔ بعض علماء نے اجازت دی ہے کہ اگر وادی کے بیچ میں سے پھینکنا ممکن نہ ہو تو جہاں سے ممکن ہو وہیں سے پھینکیں۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۸۲ شمار ۱۱۸ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۳)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فضل بن عباسؓ نے کہا۔ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا میں سنتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک کہے جاتے تھے۔ یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر، اس وقت لبیک موقوف کی۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۴۰ / ۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کنکریوں کا پھینکنا

النّحر

دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد

منیٰ میں آکر قربانی کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ (ذی الحجہ کی) کھڑے ہوئے جمراۃ کے پاس حج میں اور لوگوں سے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے کہا یوم النحر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوم الحج الاکبر (قرآن کریم میں آیا ہے اس سے مراد یہی یوم النحر ہے۔ حج اکبر حج کو کہتے ہیں اور حج اصغر عمرے کو)۔

(ابو داؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۱ شمار ۱۷/۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص میں قربانی کی طاقت ہو اور پھر قربانی نہ کرے تو ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔

(ابو ہریرہؓ / ابن ماجہؒ ——— ابن ماجہ شریف

صفحہ ۲۳۸۱ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۵)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی پھر اپنی قربانی کی اونٹنی کو منگوایا اور اس

حضرت جابر رضؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جو حج کیا تھا۔ اسمیں ہمارے ہمراہ عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی لہذا بچوں کی طرف سے ہم نے ہی کنکریاں ماریں اور ہم نے ہی لبیک پکاری۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۶۸/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۴)

حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو مار کر پھر اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔ فوراً وہاں سے تشریف لے جاتے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۶۷/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۴)

حسن و صحیح ہے۔ بعض اہل علم صحابہؓ اور تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے انکی رائے ہے کہ بکریوں کے گلے میں ہار ڈالے جائیں

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۰ شمار ۸۱۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۶)

حضرت ناجیہ خزاعیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ھدی مرنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے ذبح کر لو، پھر اس کی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر چھوڑ دو پھر نہ آدمیوں کو اس سے روکو اور نہ اس کو آدمیوں سے روکو تاکہ لوگ اسے کھالیں۔ اس باب میں حضرت ذویب ابو قبیصہ خزاعیؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ناجیہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور علماء کا اسی پر عمل ہے نفلی ہدی کا مسئلہ یہ ہے کہ جب وہ مرنے لگے تو وہ نہ کھائے اور نہ اس کے دوست و احباب کھائیں بلکہ اس کو اور لوگوں کے لئے چھوڑ دے کہ کھانے والے کھالیں اور یہ ہدی اس کی طرف سے کافی ہو گی۔ امام شافعیؒ امام اسحٰقؒ اور امام احمدؒ اسی کے قائل ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر خود اس میں سے کچھ کھایا تو جتنا کھایا ہے اس کے عوض تاوان دے۔ بعض علماء یہ کہتے ہیں کہ اگر ہدی میں سے کچھ کھائے تو تاوان دے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۰ شمار ۸۲۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۶)

حضرت نافعؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا

کے کوہان کے داہنی جانب کے کنارے پر زخم کیا۔ اس کا خون پونچھا۔ اور اس کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالا پھر اپنی سواری کی اونٹنی پر جس کا نام قصواء تھا سوار ہوئے۔ پس جب اونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر بیدائسے چلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کی لبیک کہی۔

(ابن عباس رض۔ مسلم رح / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۴ شمار ۲۴۹۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۵)

حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے قلادے (ہار) بٹ دیئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا اشعار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تقلید کی یا میں نے ان کی تقلید کردی (یعنی ساتھ چلی) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کعبہ کی طرف روانہ کر دیا اور خود مدینہ میں مقیم رہے اور جو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال تھیں وہ حرام نہیں ہوئیں (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں باندھا)۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۵ شمار ۱۵۷۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۵)

حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ھدی (قربانی کا جانور) کے لئے ہار بنا کرتی تھی۔ اور وہ (ہدی) سب بکریاں ہوتی تھیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام نہ باندھتے تھے۔ یہ حدیث

حضرت زیاد بن جبیرؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا جب کہ ان کا گذر ایک شخص پر ہوا جس نے اپنے بدنہ (اونٹ) کو بٹھا دیا تھا۔ اور اس کی قربانی کر رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کا پیر باندھ کر اس کو کھڑا کر دے (یہی) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۰ شمارہ ۱۵۰۵ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰)

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بعض لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں کچھ نو مسلم گوشت فروخت کرنے کیلئے لاتے ہیں ہم کو یہ معلوم نہیں کہ اسکے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا جاتا ہے یا نہیں لہٰذا ہم ایسا گوشت خرید سکتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں تم لوگ کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لیا کرو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۶ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے یہاں تشریف لائے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمانی کیواسطے چھری لے کر جانور ذبح کرنے کیواسطے چلا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والا جانور نہ کاٹنا۔ (ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۸۰ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰)

امام مالکؒ کو پہنچا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ اور حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے جماع کیا اپنی بیوی سے احرام

کہ جو شخص اونٹ ہدی کا لے جائے پھر وہ راستے میں مر جائے یا گم ہو جائے تو اگر نذر کا ہو تو اس کا عوض دے اور جو نفل ہو تو چاہے عوض دے چاہے نہ دے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۵۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۶)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ہدی کو ہانکتے ہوئے جا رہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ہدی ہے (پھر وہ ہر مرتبہ یہی کہتا رہا کہ ہدی ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ تجھ پر افسوس ہے۔ یا تو بدنصیب ہے (میں کہتا ہوں کہ) اس پر سوار ہو جا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی ایک جماعت نے اجازت دی ہے کہ جب ہدی کے اونٹ یا گائے پر سوار ہونے کی ضرورت ہو تو سوار ہو سکتے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ امام احمد رحمہ اللہ اور امام اسحٰق رحمہ اللہ اسی کے قائل ہیں بعض علماء نے کہا ہے کہ جب تک سوار ہونے پہ مجبور نہ ہوں سواری نہ کریں (یعنی بہت ہی مجبوری کی حالت میں سوار ہوں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۹۱ شمار ۸۲۱ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۰)

الحلاق

۱۔ قربانی دینے کے بعد سر منڈاؤ (پہلے سر کا داہنا حصہ پھر بایاں حصہ

۲۔ عورتوں کیلئے سر منڈانا نہیں ہے، بلکہ لٹیں چھوٹی کرالیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ عقبہ کو، کنکریاں مار چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا پھر مونڈنے والے کو اپنے سر کا داہنا حصہ دیا اس نے اس کو مونڈا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو دیدیئے پھر حجام کو اپنے سر کا بائیں طرف کا حصہ دیا اس نے وہ مونڈا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بال لوگوں میں تقسیم کردو یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف صفحہ ۱۰۹، اشمار ۸۲۲ جلد اوّل / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے بھی منڈوائے اور بعضوں نے کتروائے (منڈوائے نہیں) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو بار فرمایا کہ "مونڈوانے والوں پر اللہ رحم کرے"

میں وہ کیا کرے ان حضرات رضؓ نے جواب دیا کہ وہ دونوں خاوند اور جو رو حج کے ارکان ادا کئے جائیں یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے۔ پھر سال آئندہ ان پر حج اور ہدی لازم ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے یہ بھی فرمایا کہ پھر سال آئندہ جب حج کریں تو دونوں جدا جدا رہیں۔ یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے۔

(موطا شریف صفحہ ۳۵۰/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے صحبت کی اپنی بیوی سے وہ منیٰ میں تھا قبل طواف الزیارۃ کے تو حکم کیا اس کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ایک اونٹ نحر کرنیکا۔ (موطا شریف صفحہ ۳۵۲/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۸)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ام المومنین حضرت حفصہؓ نے ایک بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے تو اپنے اپنے احرام کھول ڈالے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی تک احرام نہیں کھولا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے سر کی تلبید (سر کے بالوں کو گوند سے یا کسی اور چیز سے چپکا لینا) کر دی تھی اور ہدیہ کی گردن میں پٹا ڈال دیا تھا جب تک قربانی نہ کر لوں گا اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا ہوں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۶۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۸)

علیہ وسلم نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ سر منڈوانے والوں نے کسی قسم کا شک نہیں کیا اور اللہ سبحانہ کے حکم کی کامل اتباع کی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۹۶/۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ عورت کو سر منڈوانے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ حضرت خلاس بن عمرو رض سے بھی اسی کی مانند روایت ہے مگر انہوں نے اسمیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ذکر نہیں کیا۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی حدیث میں اضطراب ہے (یعنی اس حدیث کے راویوں رض میں اختلاف ہے) یہی حدیث بعض راویوں رض سے حضرت عائشہ رض سے بھی مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنا سر منڈوائے علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ عورت کے ذمہ سر منڈوانا واجب نہیں بلکہ وہ بال چھوٹے کرالے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۹ اشماریہ ۸۲/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رض) سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں (کچھ دیر کے لئے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر) کھڑے رہے تو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسائل دریافت کرنے لگے۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ نادانستگی میں

پھر فرمایا "کترولنے والوں پر بھی"۔ اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت ابن ام حصینؓ حضرت ماربؓ حضرت ابو سعیدؓ حضرت ابو مریمؓ حضرت حبشی بن جنادہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ وغیرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے اور علماء کا اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے یہ اختیار کیا ہے کہ مرد کو چاہیئے کہ وہ منڈوا دے اور اگر کترِوائے تب بھی کافی ہے امام سفیان ثوریؒ اور امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۰۹ شمار ۸۲۳ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۰۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ (اے اللہ بال منڈوانے والوں کو بخش دے) صحابہؓ نے عرض کیا بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ صحابہؓ نے عرض کیا بال کتروانے والوں کے لئے بھی دعا کیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ (اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِیْنَ) فرمایا اور (چوتھی بار) فرمایا وَلِلْمُقَصِّرِیْنَ (بال کتروانے والوں کو بھی۔) ابو ہریرہؓ ۔ بخاریؒ

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۱ شمار ۱۶۰۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۰)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال منڈوانے والوں کیواسطے تین مرتبہ دعا فرمائی اور کترولنے والوں کیواسطے ایک مرتبہ اس کی کیا وجہ ہے آپ صلی اللہ

طواف الزیارۃ

۱۔ یوم النحر کو شام تک مکہ معظّمہ پہنچ جاؤ

۲۔ طواف الزیارۃ کرو

۳۔ طواف میں رمل نہ کرو۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرا دیر کر کے طواف زیارۃ رات کے وقت کیا۔ یہ حدیث حسن ہے (اس حدیث کی بنا پر) بعض علماء نے طواف زیارۃ رات تک موخر کرنے کی اجازت دی ہے۔ بعض علماء اس کو مستحب سمجھتے ہیں کہ یہ طواف بقرعید کے دن ہو۔ بعض نے اتنی دیر کرنے کی گنجائش نکالی ہے کہ منیٰ کے آخری دن تک تاخیر کی جا سکتی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۸۰ شمارہ ۸۲۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۱)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان کے آخر دن میں طواف فرض ادا کیا۔ جب نماز ظہر کی پڑھی پھر منیٰ میں آکر تشریق کے دنوں میں وہاں ٹھہرے (یعنی گیارھویں بارھویں

میں نے قربانی سے پہلے سر منڈوالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) قربانی کر لے اور کچھ ہرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ ناوانستگی میں میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب) رمی کر لے اور کچھ ہرج نہیں۔ الغرض اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کی بابت پوچھا گیا خواہ مقدم کر دی گئی ہو یا مؤخر کر دی گئی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب دیا کہ (اب) کرے اور کچھ ہرج نہیں۔

بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۲ شمار ۱۶۰۷

ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۰
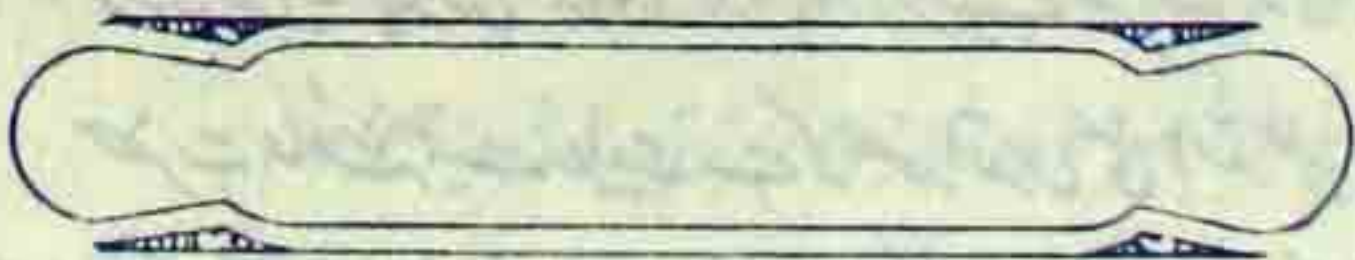
نے فرمایا کیا وہ ہمیں (یعنی) روک لیں گی لوگوں نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ (طواف الزیارت) کر چکی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر نہیں (روکیں گی)۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹۹ شمار ۱۶۲۶/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر طواف کئے ہوئے رخصت ہونے کو منع فرمایا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۱۷/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوچ کرتے وقت آخری کام یہ ہو کہ بیت اللہ شریف کا طواف ہو۔ (ابن عباسؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۱۷/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۲)

تیرھویں ذی الحجہ کی) جمرہ کو سات سات کنگریاں مارتے دوپہر ڈھلے ہر کنگری کے ساتھ تکبیر کہتے اور اوّل اور دوسرے جمرہ (یعنی جمرۃ الاولیٰ اور جمرۃ الوسطیٰ) کے پاس دیر تک ٹھہر کر رو رو کر دعا کرتے اور تیسرے جمرہ کو کنگریاں مار کر نہ ٹھہرتے (عید قربان کے آخر دن میں یعنی جب تیسرا پہر ہوا ظہر کی نماز پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منٰی سے مکے کو آئے اور طواف الزیارۃ ادا کیا) ۔

(ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۷۰۴ شمارہ ۳ ۱۷ ، ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف الزیارت کے چکروں میں رمل نہیں کیا (یعنی بازو اکڑ کر نہیں چلے) حضرت عطاء نے کہا کہ طواف الزیارت میں اکڑ کر چلنے کی ضرورت نہیں ہے ۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۷ ، ۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی تمہارے حج اور عمرہ دونوں کیلئے کافی ہے ۔ (عائشہؓ مسلم)

(بلوغ المرام صفحہ ۱۵۲ شمار ۷۹۲ ، ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۲)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ام المومنین حضرت صفیہ بنت حیی حائضہ ہو گئیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

پیتے وقت یہ کہو :

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں مفید

نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّ اسِعًا وَّ شِفَآءً

علم اور فراخ روزی اور شفا

مِّنْ كُلِّ دَآءٍ

ہر بیماری سے

ا بار

خوب سیر ہو کر پیو

اور جب پی چکو، تو کہو :

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

اللہ کا شکر ہے

ا بار

جب آبِ زمزم پیو

قبلہ کی طرف منہ کرو، اور کہو :

بِسْمِ اللّٰہِ	۱ بار
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں	

پینے لگو، تو یہ نیت کرو

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَشْرَبُہٗ لِعَطَشِ	
اے اللہ میں اس کو قیامت کے دن پیاس بجھ جانے	
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ	۱ بار
کے لئے پیتا ہوں	

جمرہ کے پاس آتے، اور اس پر سات کنکریاں مارتے پھر بائیں جانب وادی کے قریب اتر جاتے اور قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پھر اس جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے قریب ہے، اور اس پر سات کنکریاں مارتے ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے، اس کے بعد (بغیر رکے اپنی قیامگاہ میں) لوٹ آتے اور اس کے پاس وقوف فرماتے۔ حضرت زہریؒ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت سالم بن عبداللہؓ سے سنا وہ اسی کے مثل اپنے باپ (حضرت عبداللہ بن عمرؓ) سے، وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ حضرت سالمؒ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابن عمرؓ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶ شمار ۱۶۲۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۵) ۱۰۱۴

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جب کنکریاں مار لیں، تو سب چیزیں درست ہو گئیں۔ جو احرام میں منع تھیں۔ مگر عورتوں سے صحبت کرنا (وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہو گا) ایک شخص نے کہا۔ خوشبو درست ہے؟ انہوںؓ نے کہا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ مشک ملتے تھے۔ مشک خوشبو ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۴۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۵)

رمی الجمار

۱ - زوال کے بعد (گیارہ، بارہ، تیرہ ذی الحجہ کو) پہلے جمرہ کے پاس آؤ، اسے سات کنکریاں مارو

۲ - ہر کنکری پہ کہو۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

۳ - پھر آگے بڑھو، قبلہ رو کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا مانگتے رہو۔

۴ - پھر دوسرے جمرہ کے پاس جاؤ، اسی طرح تکبیر کے ساتھ سات کنکریاں مارو۔

۵ - پھر بائیں جانب وادی کے قریب اترو، قبلہ رو کھڑے ہو اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگو

۶ - پھر جمرہ عقبہ کے پاس آؤ، نشیب میں کھڑے ہو اور تکبیر کے ساتھ سات کنکریاں مارو

۷ - پھر بغیر رکے اپنی قیامگاہ کو لوٹ جاؤ۔

حضرت (ابن شہاب) زہری سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ کو کنکریاں مارتے جو مسجد خیف کے قریب ہے تو اس پر سات کنکریاں مارتے جب کوئی کنکری مارتے، تو تکبیر کہتے، پھر اس کے آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے، ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے اور دیر تک کھڑے رہتے۔ اسکے بعد دوسرے

سن کر حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ اذخر گھاس قبروں کے کام میں آتی ہے۔ اس وجہ سے اس کو کاٹنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرمائی۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۹/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تک یہ امت کعبہ کی باقاعدہ حرمت و تعظیم کرتی رہے گی اس وقت تک خیریت سے رہے گی۔ لیکن جب اس کے حق کو ضائع کردیں گے تو ھلاک ہو جائیں گے

(عیاش ابن ابی ربیعہ رضؓ/ابن ماجہ رحؒ/ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۹/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۶)

حرمِ مکۃ المعظمہ
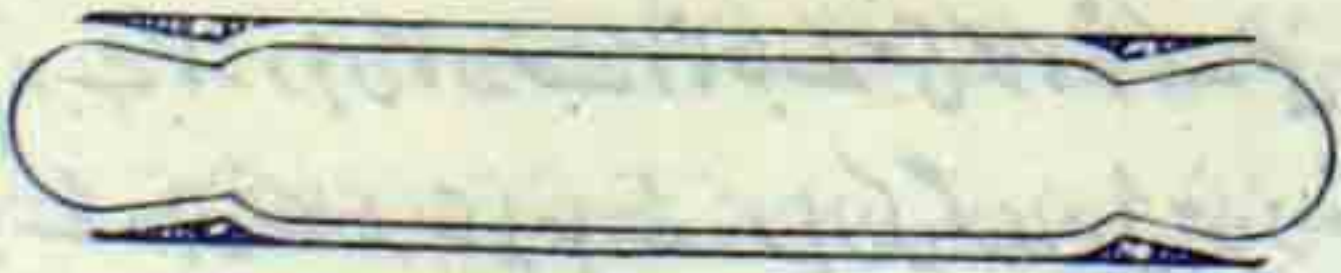
حضرت عبد اللہ بن عدی بن حمراؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے مقام حزورہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹنی پر سوار فرماتے سُنا۔ کہ اللہ کی قسم (اے مکہ!) تو اللہ تعالے کی ساری زمین سے بہتر اور افضل ہے، تو اللہ سبحانہٗ کی تمام زمین سے زیادہ پسند ہے اور اگر مجھ کو تجھ سے نہ نکالا جاتا۔ تو میں یہاں سے ہرگز نہ جاتا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۶)

حضرت صفیہ بنت شیبہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں نے حجتہ الوداع میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا حاضرین اللہ تعالیٰ نے جب سے مکہ کو پیدا کیا ہے اس وقت سے یہ حرام ہے۔ اور قیامت تک یہ حرام رہے گا نہ وہاں کا درخت کاٹا جائے حتیٰ کہ کانٹا تک بھی نہ توڑا جائے وہاں شکار نہ ستایا جائے۔ وہاں کی گری ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے۔ لیکن جو شخص لوگوں کو اس کی علامت بتادے وہ اس کو اٹھا سکتا ہے لیکن اس کا خرچ کرنا اور صدقہ دینا جائز نہیں۔

شخص کسی قوم سے بغیر ان کے موالی کی اجازت کے موالات کرے (موالات
اس کو کہتے ہیں کہ دو شخص باہم دوستی کا عہد کریں اور قسم کھائیں کہ ان میں
سے کوئی کسی جرم کا ارتکاب کرے گا تو دوسرا شخص اس کا تاوان ادا
کردے گا۔ پس ایسے دو شخصوں میں سے کسی کے ساتھ تیسرے شخص
کو اسی قسم کا عہد کرنا جائز نہیں۔ جب تک کے دوسرا بھی اجازت نہ
دے) تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت نہ اس
کی کوئی نفل عبادت قبول ہو گی نہ کوئی فرض عبادت۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ ہم شمارہ ۲۵، ۷/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ میں مدینہ کے دو سنگستانوں
(پہاڑوں کے کناروں کے درمیان) کو حرام (یعنی حرم) قرار دیتا ہوں نہ کاٹے جائیں
اس کے خاردار درخت نہ مارا جائے اس میں شکار پھر فرمایا مدینہ بہتر ہے ان لوگوں
کے لئے جو اس میں رہتے ہیں اگر وہ سمجھیں نہ چھوڑے گا اس کو کوئی شخص بے رغبتی
سے مگر یہ کہ اللہ بدل دے گا اس سے بہتر شخص اس کو اور جو شخص ثابت
قدم رہے مدینہ میں سختی اور بھوک پر اور محنت و مشقت میں قیامت کے دن
اس کی شفاعت کروں گا یا اس کی اطاعت کی گواہی دوں گا۔

(سعدؓ / مسلم ہم / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۳ ہم
شمار ۲۵۹۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱)

حرمِ مدینۃ المنورہ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ یہاں کوئی نئی بات (ظلم و بدعت کی) کی جائے جو شخص یہاں نئی بات کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت۔ (حضرت انس بن مالکؓ بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۱۹۱ ۴ شمار ۲۲، ۱/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ (اسمیں یہ مضمون ہے کہ) مدینہ عائر (نامی پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے جو شخص یہاں نئی بات کرے یا نئی بات کرنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت، اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت اور فرمایا کہ تم مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے پس جو شخص کسی مسلمان کی آبروریزی کرے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب آدمیوں کی لعنت۔

اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت اور جو

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ہجرت سے پہلے) فرمایا کہ مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں پر غالب ہے۔ اس کو یثرب کہتے ہیں۔ اور وہ مدینہ ہے (بُرے) آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۶/۱۹۲ شمارہ ۲۷۶ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۸)

حضرت ابوحمیدرضؓ کہتے ہیں کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تبوک سے لوٹے اور جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے۔

(بخاری شریف جلد اول ۲۴۳ شمارہ ۱۷۲۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۸)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے اگر میں مدینہ میں ہرنیوں کو چرتے ہوئے دیکھوں تب بھی انہیں نہ چھیڑوں (اس لئے کہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مدینہ دونوں سنگستانوں کے درمیان میں حرم ہے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۲ شمارہ ۱۷۲۸ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان مدینہ کی طرف اسطرح سمٹ کر آجائے گا جسطرح سانپ اپنے سوراخ کی طرف سمٹ کر آجاتا ہے۔

(ابوہریرہ رضؓ، بخاری م)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عظمت دی مکہ کو پس بنایا اس کو حرم اور میں عظمت دیتا ہوں مدینہ کو اور حرم بناتا ہوں اس کو اس کی دونوں طرفوں کے درمیان ہیں نہ تو خونریزی کی جائے اس میں اور نہ ہتھیار اٹھایا جائے لڑنے کے لئے اور نہ جھاڑے جائیں اس کے درختوں کے پتے مگر جانوروں کے چارہ کیلئے۔

(ابو سعیدؓ مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل
صفحہ ۵۴۴ شمارہ ۲۵۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۸)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو محترم بنایا اور میں اس کی (مدینہ کی) دونوں کالے پتھروں والی زمین کے درمیانی حصہ کو حرام کرتا ہوں (یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۳۱۴ شمار ۱۸۶۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۸

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کے ہمراہ برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا پگھلا دے گا جسطرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۷۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۸)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اس کو اپنے ہاتھ میں لیتے تو فرماتے اے اللہ برکت دے ہمارے لئے ہمارے پھلوں میں ہمارے گھروں میں ہمارے صاع میں (صاع ایک پیمانہ کا نام ہے) اور ہمارے مُد میں (مُد بھی پیمانہ کا نام ہے) اے اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرا بندہ تیرا خالص دوست اور تیرا نبی تھا۔ میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کیلئے دعا کی تھی اور میں تجھ سے مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اسی طرح کی دعا جس طرح کی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کے لئے کی تھی اور اس کی مانند ایک اور دعا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان کے چھوٹے بچوں کو بلاتے اور وہ پھل ان کو دے دیتے۔ (ابوہریرہؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۵۲۳ شمارہ ۲۵۹۴ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۹)

حضرت انسؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ! جس قدر برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے اس سے دوگنی مدینہ میں کر دے۔"

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۲۴۲ شمارہ ۱۷۴۴ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۰)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اور حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۰ شمار ۱۷۴۲ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۹)

حضرت ابوبکرہ رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہوگا۔ اس دن مدینہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۱ شمار ۱۷۴۴ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے وہاں نہ طاعون داخل ہو سکے گا اور نہ دجال۔ (ابوہریرہ رض بخاری)

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۱ شمار ۱۷۴۵ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۹)

حضرت انس بن مالک رض حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا مگر مکہ اور مدینہ۔ ان کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں کو تین بار خوب زور سے ہلا دے گا۔ پس اللہ ہر کافر و منافق کو (جو اس وقت وہاں موجود ہوگا) نکال دے گا۔

(بخاری شریف جلد اوّل صفحہ ۴۲۱ شمار ۱۷۴۷ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۱۹)

حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ کوئی نیا پھل دیکھتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کو لاتے پس

باب میں حضرت سبیعہ بنت الحارث اسلمیہ رض سے بھی روایت ہے (یہ حدیث اس طریقہ سے حسن صحیح غریب ہے) (ابن عمر رض / ترمذی رح)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۲۴۱ شمار ۱۱۱۱ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۰)

حضرت یحییٰ بن سعید رض کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور مدینہ منورہ کے اندر ایک قبر کھودی جا رہی تھی پس ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا قبر مومن کی بہت بُری خواب گاہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُری ہے وہ چیز جو تو نے کہی۔ اس شخص نے کہا میرا منشا یہ نہیں تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے (اور گھر میں مرنا مومن کے لئے بری خواب گاہ ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں شہید ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں پھر فرمایا زمین کا کوئی ٹکڑا مجھ کو اتنا محبوب نہیں کہ وہاں میری قبر ہو جتنا کہ مدینہ میں۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ فرمائے (یعنی مدینہ منورہ مجھ کو ساری دنیا سے پسند ہے اور میں وہیں اپنی قبر پسند کرتا ہوں) (یحییٰ بن سعید رح / مالک رح مرسلاً)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۶۴ شمار ۲۶۲۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص تم میں فوت ہو اس کے زہے نصیب۔ کیونکہ جو مدینہ میں فوت ہوگا اللہ تعالیٰ کے

باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (یہ حدیث اس طریقہ سے حسن غریب ہے)
(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۴۱۲ شمارہ ۱۷۹۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۰)

اولاد خطاب میں سے ایک شخص نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ارادہ کر کے میری زیارت کرے قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ ہو گا اور میری پناہ میں ہو گا اور جو شخص طوطن پذیر ہوا مدینہ میں اور اس کی مصیبتوں اور سختیوں پر صبر کیا قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور شفاعت کرنے والا ہونگا اور جو شخص مرے گا دونوں حرموں (مکہ و مدینہ) میں سے کسی ایک میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن امن پانے والوں میں۔ (بیہقی/ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۷۴ شمارہ ۲۶۱۸/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۰)

حضرت ابن عمرؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا پھر میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہو گا جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (ابن عمرؓ/ بیہقیؒ)
(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۵۷۴ شمارہ ۲۶۱۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مدینہ منورہ میں مر سکے وہ ضرور یہاں مرے کیونکہ جو شخص مدینہ منورہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا (یعنی جہاں تک ہو سکے مدینہ منورہ میں رہو تاکہ یہاں موت آئے تم اس

(ابن عباس رض بخاری رح / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل

صفحہ ۱۵۶ شمار ۱۲۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری مسجد میں نماز کا ثواب دوسری مسجدوں کے مقابلہ میں ایک ہزار نمازوں سے زیادہ ہے۔ البتہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب میری مسجد کے ثواب سے سو درجہ بڑھا ہوا ہے۔ ابن حبان رح نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(ابن زبیرؓ / احمدؒ / ابن حبانؒ - بلوغ المرام صفحہ ۵۳ شمار ۷۹۷)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۲)

سامنے میں اس کے (ایمان کی گواہی دونگا۔

(ابن عمرؓ رانی ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۹۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۱)

حضرت زید بن اسلمؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ شَهَادَةً فِیْ سَبِیْلِكَ وَ وَفَاةً بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ ۔

"اے اللہ! میں چاہتا ہوں، کہ شہید ہوں تیری راہ میں۔ اور مروں تیرے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر میں"

(موطا شریف ـــــ صفحہ ۴۰۳

ترتیب شریف ـــــ صفحہ ۱۰۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے وادی عقیق میں یہ سنا ہے۔ آج کی رات ایک آنے والا (یعنی فرشتہ) میرے پروردگار کی طرف سے آیا اور کہا۔ اس مبارک وادی میں نماز پڑھ اور کہہ۔ عمرہ حج میں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمرہ اور حج (یعنی یہاں کی نماز کا ثواب اس عمرہ کے برابر ہے جو حج کے ساتھ کیا جائے۔ یا عمرہ اور حج دونوں کے برابر)

السَّفَرُ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ تم میں سے کسی کی نیند کو اور اس کے کھانے پینے کو روک دیتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی شخص تم میں سے اپنی ضرورت کو پورا کر چکے، تو اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے میں جلدی کر دے۔ (ابوہریرہؓ/بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمار ۲۵۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تین شخص سفر میں ہوں، تو چاہیئے۔ کہ آپس میں ایک کو سردار ٹھہرالیویں، حضرت نافعؒ نے کہا ہم حضرت ابوسلمہ رضؓ سے بولے، تم ہمارے امیر ہو۔ (سفر میں تاکہ جھگڑا نہ ہو، اگر ہو، تو امیر فیصلہ کر دے) (ابوھریرہؓ/ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۹ شمار ۲۳۲۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اچھا ساتھی وہ شخص ہے، جو اپنے ساتھی کے حق میں اچھا ہو۔ اور اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اچھا پڑوسی وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسی کے حق میں اچھا ہو۔ (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ/دارمیؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۳۶۹ شمار ۲۴۱۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۳۸
دعوت و تبلیغ
"الاسلام"

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ
وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

السَّفَرُ
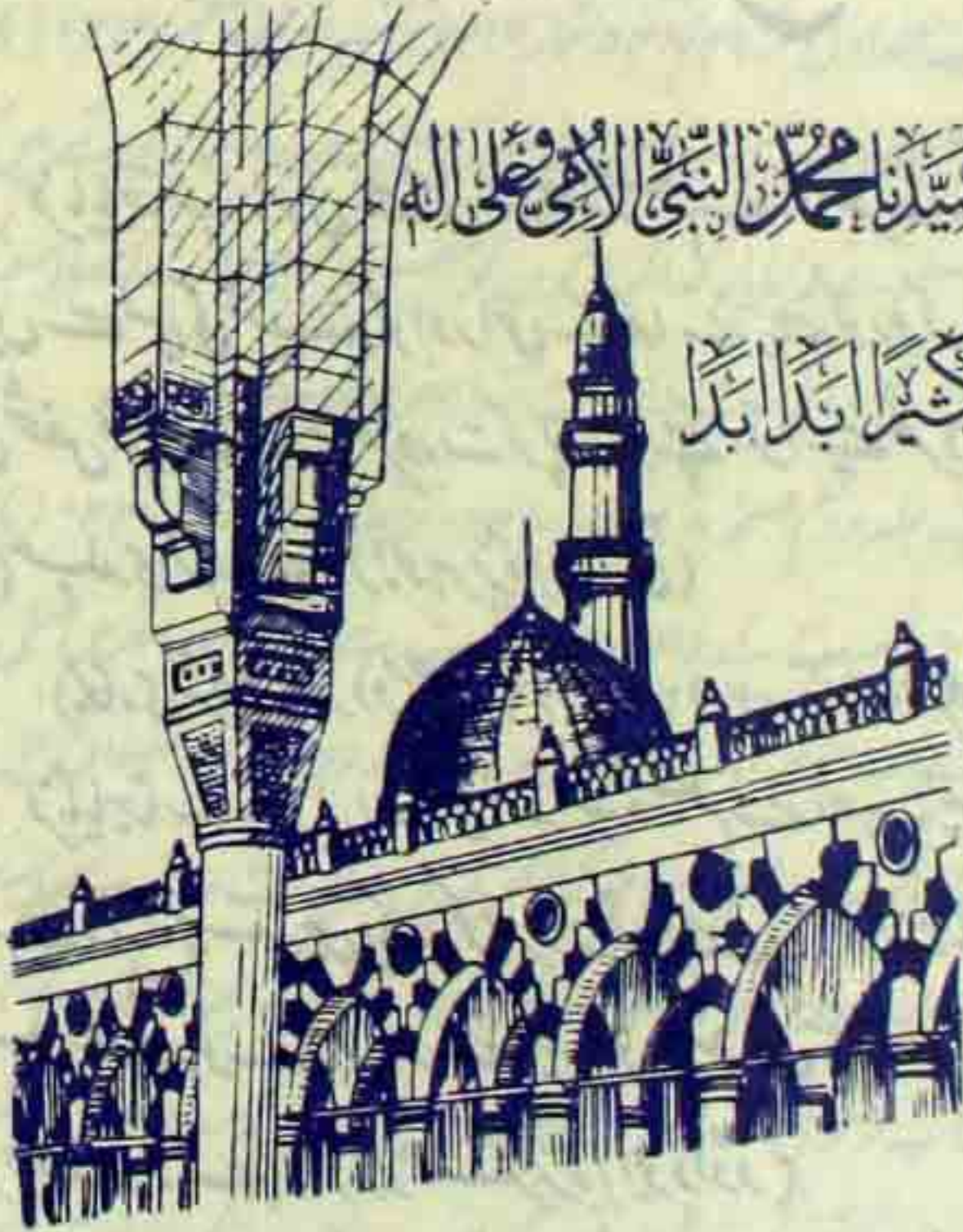
پکڑ و۔ اس لئے کہ زمین رات کو طے ہو جاتی ہے۔ (یعنی دن کے چلنے پر ہی قناعت نہ کرو۔ بلکہ رات کو بھی کچھ چلا کرو۔ اس لئے کہ چلنا آسان ہوتا ہے رات کو خصوصاً عرب کے ملک میں جہاں دن کو آفتاب کی تپش بہت ہوتی ہے رات کو جلدی سے زمین طے ہو جاتی ہے) (انس رضؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۴۲ شمار ۲۸۷ ۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۴)

حضرت ابو اسماعیل سکسکیؒ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابو ھریرہؓ سے سُنا اور حضرت یزید بن ابی کبشہؒ ایک سفر میں ھمراہ جارہے تھے حضرت یزیدؒ سفر میں روزہ رکھتے تھے۔ تو ان سے حضرت ابو ھریرہؓ نے کہا۔ کہ میں نے حضرت ابو موسیٰؓ (اشعری) کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے یا سفر کرتا ہے۔ تو جس قسم کی عبادتیں وہ بحالت اقامت و صحت کرتا تھا۔ وہ سب اس کے لئے لکھی جاتی ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۲۴۵ ۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دشمن کے ملک میں قرآن کریم نہ لے جانا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ دشمن کا اس پر قبضہ ہو جائے (اور وہ اس کی بے حرمتی کرے) (ابن عمرؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۴۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۴)

حضرت کعب بن مالک رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت کم ایسا ہوتا تھا۔ کہ سفر کو کسی اور دن نکلیں سوا جمعرات کے (اکثر جمعرات کو سفر کرتے)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۷/۴۹ شمار ۲۳۱۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۳)

حضرت ابن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنے میں کیا خرابی ہے، تو کوئی مسافر رات کے وقت تنہا سفر نہ کرے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۲۴۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۳)

حضرت عمرو بن شعیبؓ کے دادا سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک سوار ایک شیطان ہے۔ اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سواروں کی جماعت ہوتی ہے (یعنی تین مل کر سفر کریں تو برکت رہتی ہے) یہ حدیث حسن ہے (ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۵ شمار ۱۵۷۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ مت چھوڑو (سفر کے لئے) اپنے جانوروں کو آفتاب ڈوبنے کے بعد، جب تک رات کی سیاہی نہ آجاوے، کیونکہ شیطان چھیڑتے ہیں آفتاب ڈوبنے کے بعد جب تک سیاہی عشاء کی آوے (جابرؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۸ شمار ۲۳۱۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو چلنا اپنے پر لازم

نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا ایک دن، اور آہستہ سے مجھے ایک بات کہی اور فرمایا کسی سے نہ کہنا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجت ضروری کے واسطے چھپنے کی جگہوں میں دو جگہیں بہت پسند تھیں۔ یا تو کوئی اونچا مقام ہو یا درختوں کا جھنڈ ہو۔ ایک بار کسی انصاری کے باغ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ادھر سے ایک اونٹ آیا۔ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر رونا شروع کیا۔ اور آنکھوں سے آنسو بہانے شروع کئے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے اور اس کے سر پہ ہاتھ پھیرا۔ وہ چپ ہو رہا۔ بعد اس کے پوچھا۔ یہ اونٹ کس کا ہے۔ ایک جوان انصاریں سے آیا۔ اور کہنے لگا۔ میرا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو اللہ سبحانہ سے نہیں ڈرتا اس جانور میں۔ جس کا اللہ نے تجھے مالک کیا۔ اس اونٹ نے مجھ سے تیری شکایت کی اور تو اسکو مارتا ہے اور تھکاتا ہے

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمارہ ۲۲۶۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص اللہ کی راہ میں جا رہا تھا۔ اس کو بہت پیاس معلوم ہوئی۔ ایک کنوآں دیکھا اس میں اتر کر (اس نے) پانی پیا۔ جب (وہ) کنوئیں سے نکلا۔ تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے، اور پیاس کے مارے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (دل ہی) دل میں کہا اس کتے کا بھی پیاس کے مارے وہی حال ہو گا جو میرا تھا۔ پھر کنوئیں میں اتر کر اپنے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ فرشتے ان ہم سفر ساتھیوں کے ساتھ نہیں رہتے، جن میں کتا ہو، اور نہ ان ساتھیوں کے ساتھ، جن میں گھنٹی ہو۔ اس باب میں حضرت عمرؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضرت ام حبیبہؓ اور حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۶۳۹ شمار ۱۶۰۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ گھنٹے میں شیطان کا باجہ ہے (گھنٹہ اونٹ وغیرہ کی گردن میں اس لئے منع ہوا۔ کہ دشمن آواز سے خبردار ہو جاتا ہے، وہ اپنا بچاؤ کر لیتا ہے۔ (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۹ شمار ۲۲۷۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم ارزانی میں سفر کرو، تو اونٹوں کو ان کا حق دو۔ (یعنی ان کو چارہ کھانے چھوڑ دیا کرو۔ تاکہ خوب چریں، اور تیز چلیں) اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو، تو جلدی چلو (یعنی راستہ میں تاخیر نہ کرو، تاکہ ان کے ضعیف ہونے سے پہلے منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ) اور جب تم رات کو اترو۔ تو راہ سے بچو، یعنی راہ میں مت اترو۔ وہاں سانپ بچھو موذی جانور وغیرہ کا اندیشہ ہے (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۲ شمار ۲۲۸۵ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۵)

حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے منہ پر مارے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا (منہ کے سوا اور جگہ مارنا یا داغنا درست ہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمار ۲۲۸۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۶)

حضرت ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چوپایوں کو آپس میں لڑانے سے اور لڑنے کے لئے ایک کو دوسرے پر ابھارنے سے منع فرمایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۴۰ شمار ۱۶۰۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب تم میں سے کوئی جانوروں پہ گذرے، تو اگر ان کا مالک موجود ہو، تو اس سے اجازت لے کر دودھ پیوے نچوڑ کر، اور جو مالک نہ ہو، تو تین بار اس کو آواز دیوے اگر جواب دیوے، تو اس سے اجازت لے کر، ورنہ بغیر اجازت دودھ نچوڑے اور پیوے لیکن اپنے ساتھ نہ لے جاوے (حضرت خطابیؒ نے کہا۔ یہ حدیث مضطر میں ہے جس کو کھانا نہ ملے اور خوف ہو ہلاکت کا۔) (سمرہ بن جندبؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵۲ شمار ۲۳۳۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابن عباسؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۸ شمار ۱۵۹۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۶)

موزے میں پانی بھرا۔ اور منہ میں اس کو دبا کر اوپر چڑھا۔ اور کتے کو پانی پلایا اللہ سبحانہٗ اس سے خوش ہو گیا۔ اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ـــ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کو جانوروں کے پانی پلانے میں بھی ثواب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـ کیوں نہیں؟ ہر جاندار جگر میں ثواب ہے۔

(ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۸ شمار ۲۲۶

ترتیب شریف ـــ صفحہ ۱۰۲۵/۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ بچو تم اس بات سے، کہ اپنے جانوروں کی پشت کو منبر بناؤ (یعنی سواری کو کھڑا کر کے باتیں نہ کیا کرو، یا سواری پر بیٹھے بیٹھے کام نہ کیا کرو، بلکہ اس قسم کے کاموں کو اتر کر کیا کرو) اس لئے، کہ اللہ سبحانہٗ نے ان (جانوروں) کو تمہارے قبضہ میں اس غرض سے دیا ہے۔ کہ وہ تم کو اس شہر میں پہنچا دیں، جہاں تم سخت محنت اور مشقت کے ساتھ پہنچ سکتے تھے۔ اور زمین کو اللہ سبحانہٗ نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ تم اس پر اپنے کاموں کو انجام دو (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۴۱ شمار ۲۲۸۳ ـ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۶)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گدھا دیکھا ـ جس کے منہ میں داغ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم کو خبر نہیں، میں نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو جانور کو داغ دیوے منہ پہ یا

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۰ ۵ شمار ۲۲۷۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۷)

حضرت ثعلبہ خشنیؓ سے روایت ہے، کہ لوگ سفر میں جب کسی منزل پر اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے دروں اور نالوں میں اترتے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا ان دروں اور نالوں میں متفرق ہو جانا شیطان کے (فریب وسوسہ کے) سبب سے ہے (جو تم کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے، تاکہ دشمن تم پر قدرت پاوے اور تم کو تکلیف پہنچاوے) اس کے بعد (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے بعد) پھر کسی منزل میں لوگ کبھی متفرق نہ اترے بلکہ بعضے ایسے باہم مل کر اترتے، کہ ان کو دیکھ کر کہا جاتا، کہ ایک کپڑا اگر ان پہ پھیلایا جاوے تو البتہ سب کو ڈھانک لیوے

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۵۵ شمار ۲۳۴۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۷)

حضرت انس الجہنیؓ نے اپنے باپؓ سے روایت کیا ہے ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ فلاں جہاد اور فلاں جہاد، اور لوگوں نے ایک منزل میں جگہہ کو تنگ کیا۔ یعنی بعضوں نے بلا حاجت زیادہ جگہہ کو روک لیا، تو اس سبب سے اوروں پر جگہہ تنگ ہو گئی، اور بعضوں نے راہزنی کی، یعنی ڈکیتی، مسافروں کو مارا۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو بھیجا، جو پکار آوے یہ بات، جو منزل کو تنگ کرے لوگوں پر (یعنی حاجت سے زیادہ جگہہ گھیر لیوے) یا راہ مارے، ڈکیتی کرے تو اسکو جہاد کا ثواب نہ ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں میں شکال کو ناپسند کیا ہے۔ (شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں، جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور ایک پاؤں بدن کے رنگ کا ہو، یا اس کے بالعکس ہو) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمار ۱۵۹۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان ایک گھوڑا دوڑایا، لیکن اس کو اپنے جیتنے کا یقین نہ ہو۔ تو یہ جوا نہیں، اور اگر اس نے گھوڑا دوڑایا۔ اور اس کو اپنے جیتنے کا یقین ہے۔ تو بے شک یہ جوا ہو جائے گا۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۷)

حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی آواز سنی (یعنی کوئی کسی کو لعنت کرتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ یہ کیا ہے، لوگوں نے عرض کیا۔ فلاں عورت ہے۔ اس نے لعنت کی اپنے اونٹ پر جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اتار لو پلان اس اونٹ پر سے، کیونکہ وہ ملعون ہے لوگوں نے اس کو خالی کر دیا۔ حضرت عمرانؓ نے کہا۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں اس اونٹ کو، وہ سیاہی مائل تھا۔

حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ ہم اہل کتاب کی زمین میں (ان کے آس پاس رہتے) ہیں انکے برتنوں میں کھاتے (پکاتے) ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ان برتنوں کے علاوہ تمہیں اور برتن مل جائیں۔ تو ان کے برتنوں میں مت کھاؤ پیو، ہاں اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو پھر انہی کو دھو کر ان میں کھاؤ پیو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۵ شمار ۱۴۶۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۸)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے گھر میں (سفر سے) رات کو آوے۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمار ۱۰۱۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اچھا وقت سفر سے گھر میں آنے کا یہ ہے، کہ سر شام آوے (یعنی رات کے پہلے حصہ میں) جابرؓ (ابوداؤد)

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمار ۱۰۱۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۹)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے سفر سے تو ہم شہر میں جانے لگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہرو۔ ہم رات کو جاویں گے (اور شہر میں خبر کر دی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب تھا وہ صفائی کرے زیر ناف بالوں کی۔ امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ (یہ نہی) عشا کے بعد آنے میں ہے بعد مغرب آجانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۲ شمار ۱۰۱۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۹)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵/۵۵۴ شمارہ ۲۳۴۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۷/۲۸)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں پیچھے رہا کرتے تھے ساقہ (لشکر کا وہ ٹکڑا جو پیچھے رہتا ہے) میں، تو ساتھ لے جاتے ضعیف کو اور سوار کر لیتے اور دعا کرتے ان کے لئے۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۵، شمارہ ۲۳۵۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں. کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم سفر میں تھے، کہ ایک شخص اونٹ پر آیا اور اونٹ کو دائیں (اور) بائیں پھیرنا شروع کیا۔ یا دائیں بائیں دیکھنا شروع کیا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس شخص کے پاس ایک سواری سے زیادہ ہو، وہ اس کو دے دے، کہ اس کے پاس سواری نہیں ہے۔ (یعنی اس کی سواری کمزور اور تھکی ہوئی ہے۔ جس پر وہ سفر نہیں کر سکتا) اور جس کے پاس کھانے پینے کا زیادہ سامان ہو، وہ اس کو دیدے، کہ اس کے پاس زادِ راہ نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کی اقسام کو بیان کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے محسوس کیا۔ کہ کسی شخص کو ضرورت سے زیادہ چیز رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ / مسلم / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۹ شمارہ ۳۷۰۴ ترتیب شریف صفحہ ـــ ۱۰۲۸)

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

السَّفَر

جب کسی کو رخصت کرو

۱؎ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ

میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے

وَاٰخِرَ عَمَلِکَ ۱ بار

آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں

۲؎ اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ

میں تمہارا دین اور تمہاری امانت (یعنی مال و اولاد) اور تمہارے

وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ ۱ بار

اعمال کے انجام کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں

۳؎ وَاَقْرَأُ عَلَیْکَ السَّلَامَ ۱ بار

اور میں تمہیں سلام کہتا ہوں

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ اے اللہ! میری امت کیلئے شروع دن میں برکت دے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چھوٹا یا بڑا لشکر کہیں بھیجتے تو شروع دن میں روانہ فرماتے۔ راوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔ کہ صخرؓ ایک سوداگر تھا وہ اپنے تجارتی مال کو شروع دن میں بھیجا کرتا تھا۔ وہ مالدار ہوا اور بہت مالدار ہوا۔

(صخر بن وداعۃ الغامدیؓ / ترمذیؒ / ابوداؤدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۲ شمار ۳۷۱۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس لشکر میں چیتے کا چمڑا ہو اس کے ساتھ فرشتے نہیں جاتے۔ (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴ شمار ۳۷۲۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جو قوم کی خدمت کرے، پھر جو شخص قوم کی خدمت میں سبقت کرے۔ اس کے عمل کے مقابلہ میں کوئی شخص بازی نہ لیجائیگا۔ مگر وہ شخص جس نے شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

(سہل بن سعدؓ / بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴ شمار ۳۷۳۰ ترتیب شریف صفحہ ـ ۱۰۲۹)

عَلَيْهِ السَّفَرَ ابار

اس پر آسان کر دے

جب کسی کو رخصت کرو

۱ زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَ غَفَرَ

اللہ تجھے زادِ راہ میں تقویٰ عنایت کرے اور تیرے گناہ

ذَنْبَكَ وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ

معاف کرے اور تمہارے لئے نیکی اور بھلائی کو آسان فرما دے

مَا كُنْتَ ابار

تم جہاں کہیں بھی رہو

جب کسی کو رخصت کرو تو کہو

۲ جَعَلَ اللّٰهُ التَّقْوٰى زَادَكَ وَغَفَرَ

اللہ پرہیزگاری تمہارا توشہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش

ذَنْبَكَ وَ وَجَّهَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا

دے اور تمہارے لئے بہتری پیش لائے جہاں کا تم

تَوَجَّهْتَ ابار

رخ کرو

جب کسی چھوٹے یا بڑے لشکر کا کسی کو سردار بناؤ تو

مسافر رخصت کرنیوالے سے کہے

(اگر رخصت کرنے والا ایک ہو)

۱ اَسْتَوْدِعُكَ اَوْ (اگر رخصت کرنیوالے بہت

میں تجھے

ہوں) اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا

میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے پاس

یَخِیْبُ اَوْ لَا تَضِیْعُ وَدَائِعُهٗ ابار

امانتیں بیکار یا ضائع نہیں ہوتی ہیں۔

۲ جب کسی کو رخصت کرو تو کہو

۱- تقوٰی اختیار کرو

۲- ہر بلندی پر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہو

۳- اور یہ دعا دو :

۳ اَللّٰهُمَّ اَطْوِلَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ

اے اللہ! تو اس کے لئے دوری سطے کر دے اور سفر کو

بَيْنِكُمْ وَ اَصْلِحُوْا وَ اَحْسِنُوْا اِنَّ

اور آپس کے معاملات درست رکھو اور احسان کرو یقیناً اللہ

اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۱ بار

احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

پھر اُن کے ساتھ چلو اور کہو

انْطَلِقُوْا عَلَى اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ

اللہ کے نام پر چلو اے اللہ

اَعِنْهُمْ ۱ بار

ان کی مدد فرما

جب سفر کا ارادہ کرو، تو کہو

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ

اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد

وَبِكَ اَسِيْرُ ۱ بار

سے حیلہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں

سفر پر روانگی کے وقت یہ پڑھو

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَ اِلَيْكَ

اے اللہ! تیرے ساتھ میں روانہ ہوتا ہوں اور تیری طرف میں متوجہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو بڑے یا چھوٹے لشکر پر امیر بنا کر بھیجتے تو اس کے حق میں اللہ سے ڈرنے اور مسلمان ساتھیوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت فرماتے پھر ارشاد فرماتے اغزوا بسم اللہ فی سبیل اللہ ...... الخ

مسلم / سنن اربعہ [illegible]

بروایت ابن الحصیب الاسلمی

حصن حصین ص ۲۷۷

ترتیب شریف ص ۱۰۳۲-۱۰۳۳

اُسے اللہ سے ڈرنے اور اپنے مسلمان ساتھیوں سے

بھلائی سے پیش آنے کی نصیحت کرو، اور کہو:

اُغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے جہاد اللہ کے راستے میں

قَاتِلُوْا مَنْ کَفَرَ بِاللّٰهِ اُغْزُوْا وَلَا

کرو جو شخص اللہ کا انکار کرے اسے قتل کرو غزوہ میں شامل ہو

تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا

اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو۔ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ناک

وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا اَبَدًا

کان وغیرہ نہ کاٹو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو

اِنْطَلِقُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی

اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور

مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا تَقْتُلُوْا شَیْخًا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلو اور کسی بوڑھے کھوسٹ

فَانِیًا وَلَا طِفْلًا وَلَا صَغِیْرًا وَلَا

(جو میدان جنگ میں نہ لڑ سکے) اور دودھ پیتے بچے اور چھوٹے بچے اور عورت

امْرَاَةً وَلَا تَغُلُّوْا وَضُمُّوْا غَنَا

کو قتل مت کرو اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو اور غنیمتیں جمع کرو

انس رض / ابوداؤد

حصن حصین ص ۲۷۸

ترتیب شریف ص ۱۰۳۳

سوار ہوتے وقت جب رکاب میں پاؤں رکھو، تو کہو

بِسْمِ اللّٰہِ ۔ ۱ بار

اللہ کے نام کے ساتھ

جب سواری پر بیٹھ جاؤ، تو کہو

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَرَّمَنَا وَ

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں شرف بخشا اور

حَمَلَنَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَنَا

اٹھایا ہمیں خشکی اور سمندر میں اور رزق دیا ہمیں

مِنَ الطَّیِّبَاتِ وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ

پاکیزہ چیزوں کا اور فضیلت دی ہمیں بہت سی مخلوقات

مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا سُبْحَانَ الَّذِیْ

پر پاک ہے وہ ذات جس نے مطیع

سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ

کر دیا ہمارے لئے اس کو اور ہم اسے مطیع کرنے والے

مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

نہیں تھے۔ اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ

والے ہیں اے رب! مجھے بخش دے کہ بیشک تیرے سوا کوئی

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سفر کے ارادہ سے گھر سے نکلے تو بوقت روانگی یہ کلمے پڑھ لے ۔ اٰمنت باللّٰہ ... الخ

اَللّٰهُمَّ اِعْتَصَمْتُ بِكَ وَتَوَجَّهْتُ

اے اللہ اور میں تیرے دامن کو مضبوط پکڑتا ہوں ! ہوتا ہوں

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَرَجَائِيْ

اے اللہ کفایت بجھ ہی پر میرا اعتماد ہے اور میری امید ہے

اَكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ

فرما مجھے اس چیز میں کہ جو میرے لئے ضروری ہے اور جو غیر ضروری

اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ وَزَوِّدْنِي

ہے تو اس کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور توشہ عطا فرما مجھے تقویٰ کا

التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ

اور بخش دے میرے گناہ اور متوجہ کر مجھے

وَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهْتُ ابار

بھلائی کے لئے جس طرف کہ میں جاؤں

لہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ

میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اللہ کا دامن مضبوطی سے

وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا

پکڑا اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا نہیں قوت اور نہیں طاقت

قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ابار

مگر اللہ کے ساتھ

تو اللہ تعالیٰ اس روانگی کی بھلائی اسے عطا فرما دیتے ہیں۔ اور اس کے شر کو دور کر دیتے ہیں۔

عمل الیوم واللیلۃ (ابن سنی رح) صفحہ ۱۳۱ شمار ۴۹۱

ترتیب شریف صفحہ ۱۰۳۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ	۳ بار
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں	
اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۳ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ	
پاک ہے تو میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے	
فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ	
پس تو مجھے بخش دے کیونکہ بے شک گناہ بخشتا تیرا ہی	
اِلَّا اَنْتَ	۳ بار
کام ہے	

پھر ہنسو یعنی مسکراؤ

جب سواری پر سوار ہو، تو کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ	۳ بار
اللہ بہت بڑا ہے	
سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا	
پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا	
وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى	
حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار	

ومن العمل ...... الخ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (سفر سے واپس) لوٹتے اور (گھروالوں) میں داخل ہوتے تو فرماتے آئبون ان شاء اللہ تائبون عابدون لربنا حامدون

(یہ حدیث حسن ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۸-۳۰۹ شمار ۱۳۹۹ شبیر شریف صفحہ ۱۵۰۲-۳۸۰

حضرت علی بن ربیعہ کہتے ہیں ... میں حضرت علی کے پاس حاضر ہوا ... سبحن الذی ... الخ پھر فرمایا الحمد للہ ... تین بار اللہ اکبر ... تین بار اور فرمایا سبحانک ... الخ پھر ہنسے ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... اس طرح کیا جس طرح میں نے کیا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ جب آپ نے رکاب میں پاؤں رکھا، تو فرمایا بسم اللہ۔ پھر جب اس کی پیٹھ پر بیٹھ گئے تو فرمایا۔ الحمد للہ۔ پھر فرمایا۔ سبحان الذی سخر لنا ... الخ پھر تین بار فرمایا الحمد للہ۔ پھر تین بار فرمایا اللہ اکبر اور پھر یہ دعا فرمائی سبحانک انی قد ظلمت نفسی ... الخ پھر آپ ہنسے۔ میں نے عرض کیا۔ یا امیر المومنین

اَلذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ	۱ بار
گناہ بخشنے والا نہیں	
جب سواری کی رکاب میں پاؤں رکھو، تو کہو	
بِسْمِ اللّٰہِ	۱ بار
اللہ کے نام سے	
جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھنے لگو، تو کہو	
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ	۱ بار
تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں	
پھر کہو (یعنی جب سواری کی پیٹھ پر بیٹھ چکو)	
سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا	
پاک ہے وہ اللہ! جس نے ہمارے لئے اس کو مسخر کیا	
وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى	
حالانکہ ہم اس کو مطیع نہ کر سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار	
رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ	۱ بار
کی طرف لوٹنے والے ہیں	

کس بات پر ہنسے؟ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جیسے میں نے کیا ہے، اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کیا، پھر آپ ہنسے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر ہنسے؟ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا پروردگار اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے جب وہ کہتا ہے رب اغفر لی ذنوبی انہ لا یغفر الذنوب غیرہ (ابوداؤد) ... بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ نہیں بخشتا ... ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۸۳ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے (ابوداؤد)

ف: ریل، موٹر، ہوائی اور بحری جہاز کی سواری میں بھی یہی حکم ہے۔ اسی طرح ... رکاب اور بیٹھنے کی جگہ ...

جب سفر سے واپس گھر لوٹو تو کہو

آئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَآئِبُوْنَ

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں

عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ابار

عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کا شکر کرنے والے ہیں۔

جب اپنی سواری پہ سوار ہونے لگو تو انگلی سے اشارہ کرو، اور کہو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی

اے اللہ! تو ہی سفر میں ہمارا رفیق اور ساتھی

السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ

ہے اور گھر والوں میں ہمارا خلیفہ (ہمارے بعد انکی نگہداشت کرنیوالا)

اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا بِنُصْحِكَ وَ

ہے۔ اے اللہ! تو اپنی بہی خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق ہو اور

اَقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِلَنَا

ہمیں ذمہ داری کے ساتھ پھیر اے اللہ! تو ہمارے لئے زمین

الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ

کو لپیٹ دے اور ہم پر سفر آسان کردے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تو اپنی انگلی سے اشارہ کرتے (حضرت شعبہؓ راوی نے اس حدیث کی روایت کے وقت اپنی انگلی سے اشارہ کیا) اور فرماتے اللہم انت الصاحب فی السفر ۔۔۔۔۔ الخ (یہ حدیث اس طریقہ سے حسن غریب ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۵-۳۰۶ ۱۲۸۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۹

رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ابار

کی طرف لوٹنے والے ہیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ فِیْ سَفَرِیْ

اے اللہ! میں اپنے اس سفر میں تجھ سے بھلائی

هٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی وَ مِنَ

اور تقویٰ اور اس عمل میں سے جس سے تو

الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ

راضی ہو مانگتا ہوں اے اللہ! تو ہم پر

عَلَیْنَا الْمَسِیْرَ وَ اَطْوِ عَنَّا بُعْدَ

سفر آسان کر دے اور ہمارے لئے زمین کی دوری کو

الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

لپیٹ دے اے اللہ تو ہی سفر میں ہمارا ساتھی

فِی السَّفَرِ وَ الْخَلِیْفَةُ فِی الْاَهْلِ

ہے اور گھر والوں میں خلیفہ (نگہبان)

اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَ

اے اللہ! تو سفر میں ہمارا رفیق ہو اور گھر والوں میں

اخْلُفْنَا فِیْٓ اَهْلِنَا ابار

ہمارا خلیفہ (کہ ہمارے پیچھے ان کی نگہداشت کرے)

بَعْدَ الْكَوْرِ (أَوْ بَعْدَ الْكَوْنِ) وَ

اور بری حالت ہونے اور زیادتی کے بعد کمی ہونے سے

مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ

اور مظلوم کی (بد) دعا سے

الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَ الْمَالِ اَبار

گھر والوں اور مال پر بری نظر سے

ك اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا يُّبَلِّغُ خَيْرًا وَّ

اے اللہ! میں تجھ سے ایسا وسیلہ مانگتا ہوں جو خیر

مَغْفِرَةً مِّنْكَ وَّ رِضْوَانًا بِيَدِكَ

پہنچا دے اور تیری بخشش اور رضا چاہتا ہوں بھلائی تیرے

الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

ہی ہاتھ میں ہے بے شک تو ہر چیز پر قدرت

قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ

رکھتا ہے اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق

فِي السَّفَرِ وَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ

اور گھر والوں میں نائب ہے

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَ

اے اللہ! ہم پر ہمارا سفر آسان کر دے اور

اَطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

ہمارے لئے زمین طے کر دے اے اللہ! میں سفر

ك براء بن عازبؓ - ابو یعلیٰ - ابن السنیؒ - حصن حصین صفحہ ۲۸۱ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۳۰ - ۳۱

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
اے اللہ! میں سفر کی تکلیف اور واپسی کے رنج سے
وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ
تیری پناہ مانگتا ہوں
الْمُنْقَلَبِ ۱ بار

جب سفر کرو تو کہو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى
اے اللہ سفر میں توہی میرا ساتھی
السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ
ہے اور میرے گھر والوں میں خلیفہ (میرے بعد انکی نگہداشت
اَللّٰهُمَّ اَصْحِبْنَا فِىْ سَفَرِنَا وَ
کرنیوالا) ہے۔ اے اللہ! تو ہمارے سفر میں ہمارا رفیق ہو اور
اخْلُفْنَا فِىْ اَهْلِنَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ
ہمارے گھر والوں میں ہمارا خلیفہ ہو اے اللہ! میں تیری
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ
پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت اور واپسی
كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ
کے رنج و الم سے اور اچھی حالت کے بعد

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو فرماتے اللھم انت الصاحب فی السفر ... الخ

بعض احادیث میں الحور بعد الکون کی جگہ روایت کیا گیا ہے اور الحور

بعد الکون یا الکور کے معنی ہیں ایمان سے کفر کی طرف یا طاعت سے معصیت کی طرف پھرنا۔ مطلب یہ ہے کہ ایک چیز سے دوسری بری چیز کی طرف واپس ہونا (یہ حدیث حسن صحیح ہے) ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۰۶

مشکوٰۃ شمار ۱۳۹۰ ترجمۃ شریف صفحہ ۱۰۳۹ - ۱۰۴۰

جب کسی وادی پر چڑھو تو کہو

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — ۱ بار

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اور پھر کہو

اَللّٰہُ اَکْبَرُ — ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

اگر جانور پھسلے یا اوندھا ہو، تو کہو

بِسْمِ اللّٰہِ — ۱ بار

اللہ کے نام کے ساتھ

جب دریا کا سفر کرو تو کہو

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖىھَا وَمُرْسٰىھَا

اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے

اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○

بے شک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ

اور ان لوگوں نے تو اللہ کی جیسی قدر کرنی چاہیے تھی قدر نہ کی

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اگر اس کا جانور اس کو گرا دے یا اوندھا ہو تو بسم اللہ کہے

حصن حصین

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ

تیری سے واپسی بری اور مشقت کی

وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ۱ بار

پناہ مانگتا ہوں

جب بلندی پہ چڑھو تو کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۵

اللہ بہت بڑا ہے

جب نیچے اترو، تو کہو

سُبْحَانَ اللّٰهِ

اللہ پاک ہے

جب کسی اونچی جگہ پہ چڑھو تو کہو

اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى ۲

اے اللہ! تو ہی ہر بلندی سے اونچا

كُلِّ شَرَفٍ وَّلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى

ہے اور ہر حال میں تیرا

كُلِّ حَالٍ ۱ بار

شکر ہے

۵ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی بلندی پر چڑھے تو اللہ اکبر کہے اور نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے

جابر، بخاری، نسائی

ابوداؤد، حصن حصین صفحہ ۲۸۲-۲۸۱، ترتیب ترمذی صفحہ ۱۰۴۱

۲ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب کسی اونچی جگہ پر چڑھے تو کہے اللھم لک الشرف...

انس، احمد، ابو یعلی، ابن السنی

حصن حصین صفحہ ۲۸۳، ترتیب ترمذی صفحہ ۱۰۴۲

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو دیکھو، تو کہو

ف اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ
اے اللہ ساتوں آسمانوں اور ان
وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ
چیزوں کے پروردگار، جن پر آسمان سایہ افگن ہیں
السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ
اور ساتوں زمینوں اور ان چیزوں کے رب جن کو یہ زمینیں اٹھائے
الشَّيٰطِيْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ
ہوئے ہیں اور شیاطین اور ان لوگوں کے رب جن کو انھوں نے گمراہ کیا ہے
الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا
اور ہواؤں اور ان چیزوں کے رب جن کو ان ہواؤں نے پراگندہ کر دیا ہے ہم
نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ
تجھ سے اس بستی کی بھلائی اور اس بستی کے لوگوں کی بھلائی مانگتے
وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَنَعُوْذُبِكَ
ہیں اور اس کی برائی اور اس
مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَ
کے لوگوں کی برائی اور اس کے اندر کی برائی سے
شَرِّ مَا فِيْهَا ۱ بار
تیری پناہ مانگتے ہیں

ف فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اور جب وہ شہر دیکھے جس میں جانا ہے، تو کہے۔ اللھم رب السمٰوٰت السبع ..... الخ

صحیح ابن حبان، نسائی، حاکم
حصن حصین صفحہ ۲۸۴
ترغیب شریف صفحہ ۱۰۴۴

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ

حالانکہ (وہ ایسی عظمت اور قدرت رکھتا ہے کہ) قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ

(یہ) ساری زمین اسی کی ایک مٹھی (میں) ہوگی

بِيَمِيْنِهٖ سُبْحٰنَهٗ وَتَعَالٰى

اور آسمان لپیٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں ہوں گے لوگ جیسے جیسے شرک

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ ۱ بار

کرتے ہیں اللہ (کی ذات) اس سے پاک اور (اس کی شان اس سے بہت) بلند ہے

جب کوئی جانور بھاگ جائے تو پکار کر کہے

اَعِيْنُوْا يَا عِبَادَ اللّٰهِ ۱ بار

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۱ بار

اللہ تم پر رحم کرے

جب کسی سے کوئی مدد درکار ہو، تو کہو

يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ ۳ بار

اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو

جب کسی منزل پر ٹھہرو

لـه أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ

میں اللہ کے پورے اور مکمل کلموں کے ساتھ پناہ

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

لیتا ہوں اس کے شر سے جو اس نے پیدا کیا ہے

کسی مقام یا بستی میں داخل ہوتے وقت پڑھو

لـه اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس زمین کی (یا بستی کی)

هٰذِهِ الْأَرْضِ وَخَيْرِ مَا جَمَعْتَ

بھلائی کا اور اس بھلائی کا جو تو نے اس میں رکھی ہے

فِيْهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ

اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس کے شر سے اور جو شر

مَا جَمَعْتَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا

کہ تو نے اس میں رکھا ہے اے اللہ! ہمیں اس کی حفاظت

حِمَاهَا وَأَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا وَ

نصیب فرما اور ہمیں پناہ دے اس کی وبا سے اور

حَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا وَحَبِّبْ

اس جگہ کے لوگوں میں ہماری محبت ڈال دے اور اس جگہ کے

جب وہ شہر جس میں کہ جانا ہو نظر پڑے تو کہو

اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا

میں تجھ سے اس (شہر) کی بھلائی اور (شہر) کے اندر کی بھلائی

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ

مانگتا ہوں اور میں تجھ سے اس (شہر) کی اور اس (شہر) کے اندر

شَرِّ مَا فِيْهَا ۱ بار

کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں

جب اُس شہر میں داخل ہونے لگو تو کہو

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ۳ بار

اے اللہ! ہمیں اس میں برکت دے

پھر یہ دعا کرو

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِّبْنَا

اے اللہ! ہمیں اس کے میوے نصیب فرما (یعنی نفع دے) اور ہمیں اس

اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ

کے رہنے والوں کا محبوب کر دے اور اس کے نیک لوگوں کو

اَهْلِهَا اِلَيْنَا ۱ بار

ہمارا دوست بنا دے

رات کے آخری حصہ میں کہو

ؑ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهٖ

سن لی سننے والے نے اللہ کی تعریف اور اس کی نعمت

وَحُسْنِ بَلَآئِهٖ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا

کا اقرار اور ہم پر اس کی خوبی نعمت اے ہمارے پروردگار ہمارا رفیق

وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَآئِذًا بِاللّٰهِ

ہوجا اور ہم پر تفضل فرما حالانکہ (میں یہ بات) دوزخ سے اللہ

مِنَ النَّارِ ۱ بار

کی پناہ مانگتے ہوئے (کہہ رہا ہوں)

ؑ (اور اس کو) باآواز بلند کہے ۳ بار

ؑ سفر میں یہ سورتیں پڑھو

سورۃ الکٰفرون

سورۃ النصر

سورۃ الاخلاص

ؑ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: جو مسافر پچھلی رات کے وقت کہے سمع سامع ..... ۱؍ ابوہریرہؓ / مسلم ۹۸

ابوداؤد / نسائی

حصن حصین صفحہ ۸۲-۲۸۶

ؑ اور اس کو تین بار باآواز بلند کہے

ابوداؤد / ابوعوانہ

حصن حصین صفحہ ۲۸۲-۲۸۶

صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ابار

نیک بندوں کی محبت ہمیں عطا کر

جب شام ہو تو کہے

یَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ

اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیری برائی سے اور اس چیز کی

مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ

برائی سے جو تیرے اندر پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی برائی سے جو

عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّ

تجھ پر چلتی ہے اور اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیر اور کالے

اَسْوَدٍ وَّمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

اژدہے سے اور سانپ اور بچھو سے اور

وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ

شہر کے رہنے والوں کی برائی سے اور باپ

وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ابار

اور بیٹے کی برائی سے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اور جب شام ہو اور رات آ جائے تو کہے یا ارض ربی و ربک اللہ ... الخ"

ابوداؤد / نسائی

حاکم / حصن حصین

صفحہ ۲۸۷ / ترجمہ اردو حصن حصین صفحہ ۱۰۴

دارمی شریف صفحہ ۲۰۲ شمارہ ۴۸۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۴۹
سیر ضعیف ہیں۔ (راوی) حضرت عثمان بن
یحییٰ کہ (ابن) صہیب کے
(امام) عبد اللہ دارمی کہتے ہیں کہ
گے کبھی نہیں کرتے تھے
بیٹھی ہوئی پیٹھ کرتے تھے۔ وہاں
لوٹ کر مسجد میں آ کر دو رکعت
(کہا) کہ جب کبھی سفر سے
صبح کو تشریف لاتے
(جو فجر)

۵ جب سفر سے واپس لوٹو

نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللہ سب سے بڑا ہے	ا بار
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے	۳ بار
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور وَالْاِكْرَامِ عزت والے	ا بار

۵ ابن عباسؓ / بخاری / مسلم / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمارہ ۸۸۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۳۹

۶ ثوبانؓ / مسلم / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۹۰ شمارہ ۹۰۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۴۹

حاشیہ صفحہ ھٰذا: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت پھر جب شہر میں داخل ہوتے پہلے مسجد میں آن کر دو رکعتیں پڑھتے۔ بعد اس کے وہاں بیٹھتے — ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۰۳ شمارہ ۱۰۱۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۰

سورۃ الفلق

سورۃ النّاس

جب کسی منزل پہ ٹھہرو تو کوچ کرنے سے پہلے پڑھو

۱؎ نفل ۲ رکعتیں

۲؎ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۱ بار

اللہ بہت بڑا ہے

۳؎ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳ بار

بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تجھ سے

السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

سلامتی مل سکتی ہے بڑی برکت والا ہے اے بزرگی اور

وَالْاِكْرَامِ ۱ بار

عزت والے

(۳ تعلیقات) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبیر (ابن مطعم)! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو اپنے ساتھیوں سے صورت سے اچھی حالت میں بہتر اور توشہ زیادہ (اور دولت) ہو۔ حضرت جبیر ؓ نے عرض کیا: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو یہ پانچ سورتیں پڑھا کرو: قل یا ایہا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ، قل ہو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس اور ہر سورت کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو۔ حضرت جبیر ؓ کہتے ہیں: میں دولت مند اور مالدار تھا، مگر سفر کرتا تھا تو اپنے ساتھیوں میں سب سے زیادہ بدحال اور مفلس ہو جاتا تھا۔ جب سے میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سورتیں سیکھیں اور ان کو پڑھنے لگا، تو سفر سے واپسی تک (اپنے سب دوستوں سے زیادہ) اچھے حال میں اور دولت مند رہتا۔ (ترجمہ از ابو یعلیٰ) (حصن حصین صفحہ ۲۸۶) (ترتیب شریف صفحہ ۱۰۴۸)

۱؎ حضرت انس بن مالک ؓ سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ اترتے تو جب تک دو رکعت نہیں پڑھ لیتے وہاں سے کوچ نہ فرماتے۔

السیر و المغازی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوتِ اسلام کا نامہ لکھا، اور اس نامہ کو دحیہ کلبیؓ کے ہاتھ روانہ فرمایا۔ اور حکم دیا، کہ اس نامہ کو تم حاکم بصریٰ کے پاس پہنچانا، وہ اس کو قیصر کے پاس پہنچا دے گا۔ اس نامہ میں یہ لکھا تھا:-

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ نامہ ہے اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جانب سے ہرقل شاہِ روم کے نام۔ سلام ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے، اس کے بعد میں تجھ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں، تو اسلام قبول کر، محفوظ و مامون رہے گا۔ تو اسلام قبول کر، تجھ کو اللہ (تعالیٰ) دوہرا اجر عطا فرمائے گا۔ اور اگر تو مُنہ پھیرے گا۔ یعنی اسلام قبول نہ کرے گا۔ تو تیرے اطاعت گذاروں اور تابعداروں (یعنی رعایا) کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا (کہ تیرے اسلام

سلسلہ اشاعت
۳۹
دعوت و تبلیغ
الاسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

السیر والمغازی
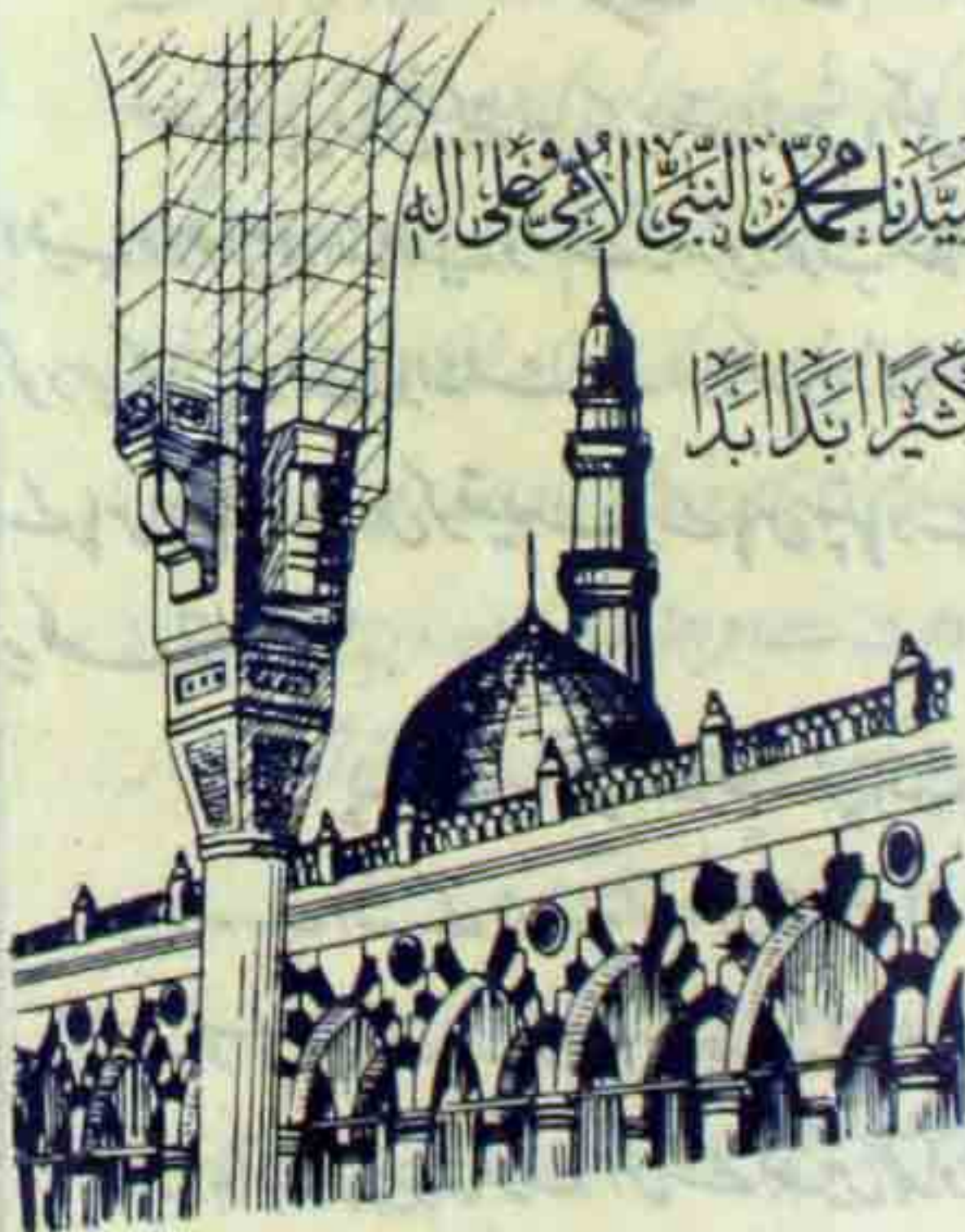
صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے، اور فرمایا "لوگو! دشمنوں سے معرکہ آرا ہونے کی آرزو نہ کرو، اس لئے، کہ جنگ کرنا مصیبت و بلا کا سامنا کرنا ہے۔ بلکہ اللہ سے امن و عافیت چاہو، اور جب تم دشمن سے لڑو، تو صبر سے کام لو، اور اس کا یقین رکھو۔ "جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:۔

" اے اللہ! کتاب کو نازل کرنے والے، ابر کو چلانے والے، دشمن کی جماعت کو شکست و ہزیمت دینے والے، دشمنوں کو شکست و ہزیمت دے، اور کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔"

(بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم، صفحہ ۹۷، شمارہ ۳۷۳۵)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۲)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے چھوہاروں کے درخت جلا ڈالے اور کاٹ ڈالے، اور اسی جگہ کا نام بویرہ ہے، تو اللہ تعالٰے نے (اس موقعہ پر) یہ آیت نازل فرمائی:۔ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ۔

(چھوہاروں کے جن درختوں کو تم نے کاٹا، اور جن درختوں کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا۔ وہ سب اللہ تعالٰے کی اجازت سے ہے۔ اور اس لئے

نہ لانے سے وہ بھی کفر میں مبتلا رہیں گے) اور اے اہلِ کتاب!
آؤ طرف دین (حق) کی، جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے
(یعنی جیسا کہ تم رسول اور اللہ اور اللہ کی کتاب پر ایمان اور
اعتقاد رکھتے ہو۔ ہم بھی رکھتے ہیں) اور وہ دین (حق) یا کلمۂ
مشترک یہ ہے، کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں گے،
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے، اور ہم میں سے بعض آدمی
بعض کو اللہ کے سوا اپنا پروردگار نہ بنائے گا (جیسا کہ مسیحیوں
نے عیسٰی علیہ السلام کو اپنا پروردگار بنالیا تھا) پھر اگر اے مومنو!
اہلِ کتاب اس دعوت سے اعراض کریں، اور دینِ حق کی طرف نہ
آئیں، تو تم ان سے کہو، کہ اے کافرو! تم گواہ رہو، کہ
ہم مسلمان ہیں۔" (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مسلم کی روایت میں چند الفاظ مختلف ہیں)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۴/۹۵ شمار ۲۷۳۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵/۵۲)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس و اکمل جناب
رسول اکرم و اجمل، اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے ایام میں
(ایک دفعہ) انتظار کیا (یعنی دشمن سے جنگ نہ کی شروع دن میں۔ جیسا کہ
معمول تھا، بلکہ دن چڑھنے کا انتظار کیا) جب آفتاب ڈھل گیا۔ تو آپ

ماتحت لشکریوں کے حق میں یہ نصیحت ہوتی، کہ ان کے ساتھ نیک سلوک کرے (جہاد کے امور میں یہ فرماتے) کہ جو اللہ سبحانہٗ کو نہ مانے اللہ تعالٰی کے واسطے اس سے جنگ کرو۔ (اور جو کسی سے عہد کرلو) پھر عہد شکنی نہ کرو۔ نہ مقتولین کو) مثلہ بناؤ (یعنی ان کے ناک کان مت کاٹو) غنیمت میں چوری اور بچوں کے قتل سے پرہیز کرو۔ اور دشمن سے مقابلہ کے وقت تین باتیں پیش کی جائیں۔ اگر وہ ان کو منظور کرلیں، تو اپنے ہاتھوں کو ان کے مالوں اور جانوں سے روک لو۔ پہلے ان پر اسلام پیش کرو۔ اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو اپنے ہاتھوں کو روک لو۔ اور ان سے کہو، کہ وہاں سے ہجرت کر کے مسلمانوں کی آبادی میں چلے آئیں۔ جو حقوق مسلمان مہاجر کے واسطے ہوں گے، وہی تمام حقوق ان کو عنایت ہوں گے، اگر وہ ہجرت سے انکار کریں، تو ان سے کہہ دو۔ کہ گاؤں والوں کی طرح شمار کئے جائیں گے۔ اور جو حکم گاؤں والوں کے واسطے اللہ تعالٰی نے دیا ہے۔ اس میں شامل ہو کر رہیں گے۔ مسلمانوں کے مالِ غنیمت اور انعامات میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ البتہ اگر جہاد میں شرکت کرینگے، تو حصہ کے بھی مستحق ہوں گے۔ اور اگر وہ ایمان لانے سے انکار کریں، تو ان کے سامنے جزیہ پیش کرو۔ اگر جزیہ دینا قبول کریں، تو ان سے دست بردار ہو جاؤ۔ ان کے مالوں سے ہاتھ اٹھالو۔ کیونکہ وہ ذمی ہو کر محفوظ ہو گئے۔ اور اگر وہ لوگ جزیہ سے بھی انکار کردیں، تو ان پر اللہ تعالٰی

ہے۔ کہ فاسقوں کو ذلیل و رسوا کرے) اس باب میں حضرت ابن عباس رض سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ علماء کی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے۔ کہ درختوں کے کاٹنے اور قلعوں کے ڈھانے اور ویران کرنے میں کوئی ہرج نہیں،

بعض علماء اسے مکروہ سمجھتے ہیں۔ امام اوزاعیؒ کا یہی قول ہے۔ امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے پھلے پھولے درختوں کے کاٹنے اور آباد عمارت کو ویران کرنے سے منع فرمایا، اور آپ رض کے بعد مسلمانوں کا یہی عمل رہا۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ کہ دشمنوں کی زمین کو جلانے، درختوں اور ان کے پھلوں کے کاٹنے میں کچھ ہرج نہیں، امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کبھی بعض جگہوں میں ایسا کئے بغیر چارہ نہیں ہوتا۔ لیکن بے فائدہ نہ جلانا چاہیئے۔ امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں۔ کہ جب جلا دینا ہی ان کے لئے بڑی سزا ہو، تو جلا دیں، (مطلب یہ ہے۔ کہ اگر جلا دینا ضروری ہو، اس کے بغیر چارہ نہ ہو، اور اس سے کفار کے حوصلے پست ہوتے ہوں، تو جلا دینے میں کچھ ہرج نہیں)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۳ ۱۴۵۳ شمار ۵۲ ۱۴۵۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۲/۵۲)

حضرت ابن بریدہؒ اپنے والد رض کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی رسالہ پر کسی شخص کو افسر مقرر فرماتے، تو اس کی ذات کے واسطے یہ نصیحت فرماتے۔ کہ اللہ سے خوف کھاتا رہے اور اپنے

اگر مجھ کو ایسے حاکموں کی ملاقات ہو۔ تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اے ام عبدؓ کے بیٹے! اللہ تعالےٰ کی نافرمانی میں کسی شخص کی اطاعت نہ کرنی چاہیئے۔"

(عبداللہ ابن مسعودؓ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۴)

حضرت عصام مزنیؓ (جن کو صحبت حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہے) فرماتے ہیں۔ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی بڑے یا چھوٹے لشکر کو روانہ فرماتے، تو ان لوگوں کو ہدایت فرماتے کہ جب تم لوگ کوئی مسجد دیکھو، یا کسی مؤذن کو (اذان دیتے) سنو، تو کسی کو قتل نہ کرو۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۲/۲ شمار ۲۴۵۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۵)

حضرت نعمان بن مقرنؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہو کر (کئی مرتبہ) لڑائی لڑی (یعنی میں کئی غزووں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا۔ کہ جب صبح طلوع ہوتی، تو رک جاتے اور سورج کے نکلنے تک رکے رہتے، جب سورج طلوع ہو چکتا، تو لڑائی شروع کر دیتے۔ پھر جب دوپہر ہوتی، (اور آفتاب نصف النہار پہ ہوتا) تو لڑائی موقوف کر دیتے اور زوالِ آفتاب تک رکے رہتے۔ اس کے بعد پھر جنگ شروع کر دیتے، اور عصر کی

سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرو اور (یہ بھی خیال رکھو کہ) جب تم لوگ کسی قلعہ کا محاصرہ کرو، اور وہاں کے لوگ اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر تم سے امن طلب کریں، تو اللہ تعالےٰ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذمہ داری پر ان کو امن نہ دو۔ بلکہ اپنے باپ یا ہمراہی کی ذمہ داری پر امن دو۔ کیونکہ باپ یا ہمراہی کے ذمہ کا اللہ تعالےٰ کے ذمہ سے توڑنا آسان ہے۔ ایسے ہی جب کسی قلعہ کا محاصرہ ہو، اور قلعہ والے خواہش کریں، کہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ پر قلعہ سے باہر آجائیں۔ تو اس ذمہ پر انکو اجازت نہ دو۔ بلکہ اپنی ذات پر ان کو باہر نکلنے کا حکم دو۔ کیونکہ تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں معلوم ہوسکتا۔ کہ ان کے بارے میں کیا ہے۔ حضرت علقمہ رضؓ کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث مقاتل ابن حبان رحؒ سے بیان کی، تو انہوں نے فرمایا۔ مسلم ابن ہیقم رحؒ نے بروایت نعمان ابن مقرن رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مجھ سے بھی نقل کی ہے۔

(ابن بریدہؓ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۶ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۳/۵۴)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضؓ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد تم لوگوں میں ایسے حاکم پیدا ہوں گے، (جو سنت پر چلنا چھوڑ دیں گے۔ اور (بدعت پر عمل کریں گے) اور اسی طرح نماز کے وقتوں میں تاخیر کیا کریں گے۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

کر دیتے تھے۔ اور اگر اذان (کی آواز) نہ سنتے تھے، تو صبح کے بعد فوراً غارت کا حکم دیتے تھے۔ چنانچہ ہم خیبر میں بھی رات کے وقت گئے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۷، شمار ۱۹۸ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی) کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لگا کھڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے (وہیں) قتل کر دو۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۹ - ۳۳۸ - شمار ۱۵۹۳)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۶)

ت نماز تک لڑائی جاری رکھتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا۔ کہ اس وقت مدد کی ہوائیں اتری تھیں۔ اور مومن اپنے لشکروں کے لئے اپنی نمازوں میں دعائیں کرتے تھے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۴/۲۵ شمار ۱۵۱۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۵)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی (کافروں پر حملہ کر کے) قتل و غارت کرتے، تو صبح کے وقت نمازِ فجر کے قریب قتل و غارت کرتے، پھر اگر اذان کی آواز سنتے تو (قتل و غارت سے) رک جاتے، اور اگر نہ سنتے، تو قتل و غارت جاری رکھتے ایک دن (اذان) سننے کے لئے کان لگایا۔ تو ایک شخص کو کہتے سُنا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا فطرت (اسلام) پر ہے۔ پھر اس نے کہا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ دوزخ سے نکل گیا۔ (یعنی جہنم سے نجات پائی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۶ شمار ۱۵۲۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۵/۵۶)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم سے جہاد کرتے تھے، تو بغیر اس کے کہ صبح ہو جائے، جہاد نہ کرتے تھے، پھر اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذان (کی آواز) سن لیتے تھے، تو جہاد موقوف

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ اور ان کے دوست حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف رکھتے تھے۔ اور کہنے لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جس زمانے میں ہم مشرک تھے، تو عزت میں تھے۔ اور جب سے ایمان لائے، ذلیل ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تو یہی حکم ہے، کہ معاف کر دوں لوگوں کی خطاؤں کو۔ تو مت لڑو۔ پھر جب ہم کو اللہ سبحانہٗ مدینے لے گیا۔ تو وہاں حکم ہوا کافروں سے لڑنے کا۔ اس وقت بعض لوگ لڑنے میں ہچکچائے۔ (یعنی لڑائی سے ڈرے) تب اللہ سبحانہٗ نے یہ آیت اتاری:۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (یعنی تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو، جن سے پہلے کہا گیا تھا، روکے رہو اپنے ہاتھوں کو، اور نماز پڑھا کرو۔")

(نسائی شریف جلد دوم، صفحہ ۲۲۱/۲۴۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، مشرکوں سے جہاد کرو تم اپنے مالوں کے ساتھ، اور اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ۔

(انسؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۶ شمار ۲۲۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۷-۵۸)

اَلْجِهَادُ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکّے سے نکالے گئے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ان لوگوں نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو نکال دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے، پھر یہ آیت اتری ــ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ۱۔ آخر

یعنی اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن سے مشرک لڑتے ہیں لڑنے کی کیونکہ اس سے پہلے لڑنے کا حکم نہ تھا۔ مسلمانوں کو کافر ان کو ستاتے ایذا دیتے مارتے، تب وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے۔ صبر کرو۔ ابھی اللہ کا حکم مجھ کو لڑنے کا نہیں ہوا جب یہ آیت اتری، تو جہاد شروع ہوا۔) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں سمجھا، اب لڑائی ہو گی۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا۔ تو یہ آیت سب سے پہلے اتری جہاد میں۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۲۱ ــ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۷)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۳ شمار ۱۵۶۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب تک دشمن (اسلام) سے مقابلہ باقی ہے، اس وقت تک ہجرت باقی ہے (ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)

(عبداللہ بن سعدیؓ /نسائیؒ/ ابن حبانؒ/ بلوغ المرام صفحہ ۲۶۳ شمار ۱۲۹۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۸)

حضرت معاویہؓ سے روایت ہے، میں نے سنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی جب تک توبہ ختم نہ ہوگی، اور توبہ ختم نہ ہوگی، جب تک آفتاب پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا۔ (تو ہمیشہ دارالکفر اور دارالمعاصی سے ہجرت کرنا دارالاسلام اور دارالصلاح کی طرف بہتر ہے)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۰ شمار ۲۱۹۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۸/۵۹)

حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح (مکہ) کے دن فرمایا۔ کہ بعد فتح کے ہجرت باقی نہیں رہی، مگر جہاد اور نیت (کا ثواب) باقی ہے۔ اور جب تم جہاد کے لئے (حاکم شریعت کی طرف سے) طلب کئے جاؤ، تو (فوراً) نکل پڑو۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲/۳۱ شمار ۸۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب تم سے جہاد کے واسطے چلنے کو کہا جائے، تو فوراً نکلو، اس میں سستی نہ کرو۔

(ابن عباسؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۸)

حضرت سالم ابوالنضرؒ حضرت عمر بن عبداللہؓ کے مولیٰ (اور وہ ان کے منشی بھی تھے) کہتے ہیں۔ کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ نے ان کو یہ لکھ بھیجا تھا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔" کہ جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے۔"

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۰ شمارہ ۸۱ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۸)

حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں۔ کہ میرے والدؓ نے (ایک مرتبہ میدان جنگ میں) دشمنوں کے سامنے فرمایا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔ ہماری قوم کے ایک پراگندہ حال شخص نے (حضرت ابو موسیٰؓ سے) کہا۔ تم نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ انہوں نے کہا، ہاں! (میں نے خود سنا ہے) راویؒ کہتے ہیں۔ کہ وہ پراگندہ صورت شخص لوٹ کر اپنے ساتھیوں کے پاس گیا۔ اور کہا۔ میں تم لوگوں کو (الوداعی) سلام کہتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ ڈالا۔ اور تلوار لیکر لڑنے لگا۔ حتیٰ کہ قتل کیا گیا (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۹)

حضرت ام حصین احمسیہ رضی فرماتی ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں تقریر فرماتے سنا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بغل کے نیچے سے لپیٹ رکھا تھا۔ وہ فرماتی ہیں۔ کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو کے عضا کو دیکھ رہی تھی۔ کہ جنبش کرتا تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اے لوگو! اللہ سبحانہ سے ڈرو اور اگرچہ تم پر حبشی غلام حاکم بنایا جائے۔ جس کی ناک کٹی ہو۔ یا کان کٹے ہوں، تو اس کا کہنا مانو۔ اور فرمانبرداری کرو، جب تک وہ تم لوگوں کے لئے اللہ کی کتاب کو قائم رکھے، اس باب میں حضرت ابوھریرہ رض اور حضرت عرباض بن ساریہ رض سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ یہ روایت حضرت ام حصین رض سے کئی طریق سے مروی ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمارہ ۱۶۰۵، ترتیب شریف ص ۱۰۵۹)

حضرت ابوہریرۃ رض سے روایت ہے۔ کہ انہوں نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ کہ ہم لوگ (اور امتوں سے باعتبار زمانہ کے) اخیر میں ہیں۔ (مگر مرتبہ میں سب سے) سبقت لے جانے والے ہیں اور اسی اسناد سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑتا رہے گا اپنے دشمن سے، یہاں تک کہ آخری امت میری دجال سے لڑے گی۔

(عمران بن حصینؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۱ شمار ۱۰۲۲۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا، اور مسلمانوں کی ایک جماعت (کہیں نہ کہیں) ہمیشہ جہاد کرتی رہے گی۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔

(جابر بن سمرہؓ / مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۷۹۔ شمار ۳۶۱۰)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۵۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں لوگوں سے جہاد کروں، یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیں۔ پس جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے گا۔ اس کی جان اور اس کا مال مجھ سے بچ جائے گا۔ مگر بعوض حق کے، اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ اس مضمون کو حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابنِ عمرؓ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۷ شمار ۲۰۰)

اور رفیق کے ساتھ نرمی اور محبت کی جاتی ہے۔ اور فساد سے پرہیز رہتا ہے۔ تو اس قسم کا جہاد تو سونا اور جاگنا سب عبادت ہے۔ اور جو جہاد اپنی بڑائی اور اپنا درجہ دکھانے اور سنانے کے واسطے ہو، اور اپنے افسر کی نافرمانی اور زمین میں فساد منظور ہو، تو یہ جہاد ایسا ہے، اس میں جو کوئی جاوے ثواب تو کیا، اس کو خالی لوٹ آنا مشکل ہے (یعنی ایسے جہاد میں اگر گناہ سے بچ جاوے، تو یہی غنیمت ہے، ثواب کا کیا ذکر)

(معاذ بن جبلؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمار ۲۲۳۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۰)

حضرت ابو ھریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا۔ کہ ہندوستان میں مسلمان جہاد کریں گے۔ تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا، تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کردوں گا۔ اگر مارا جاؤں گا، تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا۔ اور جو زندہ رہوں گا، تو میں وہ ابوہریرہؓ ہوں گا، جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۰ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۱)

حضرت ثوبانؓ جو غلام تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، میری امت میں دو گروہ

جس نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جو شخص حاکم شریعت کی اطاعت کرے، اس نے بے شک میری اطاعت کی، اور جو شخص حاکمِ شریعت کی نافرمانی کرے، اس نے بے شک میری نافرمانی کی، اور امام تو (مثل) ڈھال (کے) ہوتا ہے۔ اس کے پیچھے سے جنگ کی جاتی ہے۔ اور اس سے پناہ لی جاتی ہے۔ پس اگر وہ اللہ سے تقویٰ کا حکم دے اور انصاف کرے، تو اس کی وجہ سے اسے ثواب ملے گا۔ اور اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس کی وجہ سے اس پر گناہ ہو گا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمار ۲۰۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۰)

حضرت ابن عمرؓ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (امام کی بات) سننا اور ماننا (ہر شخص پر) ضروری ہے۔ تاوقتیکہ اسے کسی گناہ کی بات کا حکم نہ دیا جائے پھر اگر کسی گناہ کا حکم دیا جائے، تو نہ سننا (ضروری) ہے اور نہ ماننا

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۵۹ شمار ۲۰۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جہاد دو طرح پر ہے، ایک وہ جہاد، جو اللہ سبحانہٗ کی رضامندی کے واسطے کیا جاتا ہے، اور امام کی فرمانبرداری کی جاتی ہے، اور عمدہ سے عمدہ مال اس میں خرچ کیا جاتا ہے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو کوئی میرے بندوں میں سے جاوے
جہاد کرنے کو میری خوشنودی کے لئے، میں ضامن ہو جاتا ہوں اس کے واسطے
اس بات کا۔ کہ لوٹا دوں اس کو ثواب یا مالِ غنیمت دے کر، اور اگر قبض
کر دوں اس کی جان، تو بخشوں گا اس کو اور رحمت کر دوں گا اس پر۔
(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۱/۱۰۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہ اس شخص
کے لئے ذمہ دار ہو گیا ہے، جو اس کی راہ میں جہاد کرے۔ اس کو جہاد
فی سبیل اللہ اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کے سوا اور کسی غرض سے
گھر سے نہ نکالا ہو، اس بات کا، کہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ یا اس
کے مکان کی طرف، جہاں سے وہ آیا تھا، ثواب یا غنیمت کے ساتھ واپس
کر دے گا۔ (ابو ہریرہؓ / بخاریؒ)
(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۸ شمار ۳۵۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ تین آدمی ہیں، جن
کا اللہ ضامن ہے۔ ایک وہ، جو اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے، اللہ اس کا ضامن
ہے۔ یا اس کو مار کر جنت میں داخل کرے گا، یا زندہ گھر کو پھیر دے گا ثواب
اور مالِ غنیمت دلوا کر، دوسرے وہ شخص، جو مسجد کو چلے، اللہ اس کا ضامن
ہے، اگر مر جائے گا۔ تو جنت میں جا دے گا۔ نہیں تو اجر اور ثواب کما

ہوں گے، اللہ بچاوے گا ان کو دوزخ سے۔ ایک ان میں سے جہاد کرے گا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۱)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ سوال کیا کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ کون سا عمل بڑھ کر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا "ایمان لانا اللہ سبحانہٗ پر"! عرض کیا اس نے، پھر کونسا؟ فرمایا۔ "جہاد کرنا اللہ سبحانہٗ کی راہ میں"! عرض کیا۔ پھر کونسا۔؟ فرمایا۔ "حج کرنا۔ حج مبرور، جو مقبول ہو اللہ کی جناب میں"!

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۱)

حضرت ابوموسیٰؓ (اشعری) کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ کہ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کوئی شخص تو ناموری کی غرض سے جہاد کرتا ہے۔ اور کوئی شخص اپنی بہادری دکھانے کے لئے لڑتا ہے۔ تو فی سبیل اللہ (مجاہد) کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص۔ جو (محض) اس لئے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے۔ وہ (مجاہد) فی سبیل اللہ ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۸ شمارہ ۷۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۱)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ اس حدیث قدسی میں فرمایا جناب

بعد کون ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ مومن ،جو پہاڑ کے کسی درّے میں رہتا ہو (اور وہیں) اللہ کی عبادت کرتا ہو ، اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳ شمار ۵۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۲)

حضرت ابوھریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور اس نے عرض کیا۔ کہ مجھے کوئی ایسی عبادت بتائیے ،جو جہاد کے ہم مرتبہ ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے ایسی عبادت معلوم نہیں ، (پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب مجاھد (جہاد کے لئے) نکلے ، تو تو اپنی مسجد میں (جا) اور (نماز پڑھنے) کھڑا ہو جا اور سست نہ ہو ، اور برابر روزہ رکھنا شروع کر دے اور ترک نہ کر۔ اس نے عرض کیا۔ کہ ایسے کون کر سکتا ہے ؟ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے۔ کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی میں (بندھا ہوا چرنے کے لئے) چلتا پھرتا ہے۔ تو مجاہد کے لئے (اس کے ہر ہر قدم پر) نیکیاں لکھی جاتی ہیں

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳/۲۲ شمار ۵۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۳)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو (اور اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے) اس کی مثال مثل اس شخص کے ہے جو (برابر دن بھر)

کہ پھر آوے گا، تیسرے وہ شخص، جو اپنے گھر میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کر کے جاوے، اس کا اللہ ضامن ہے۔

(ابو امامہ باہلیؓ / ابو داؤدؒ / ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمار ۱۱۲۲۱ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ دنیا میں تین قسم کے مومن ہیں۔ ایک تو وہ، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے، اور پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہو جائے، اور اللہ کی راہ میں اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا۔ (اور یہ سب سے بہتر مومن ہیں) اور دوسرے وہ، جن کے ہاتھوں میں مسلمانوں کے جان و مال محفوظ ہیں۔ اور تیسرے وہ، جس کے دل میں طمع کی خواہش پیدا ہوتی ہے، لیکن وہ اس خواہش کو صرف اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔

(ابو سعید خدریؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۰ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۲)

حضرت ابو سعیدؓ (خدری) کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) عرض کیا گیا۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں افضل کون ہے۔ تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ مومن، جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا۔ کہ اس کے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو اور جب خوف و فریاد کی آواز سنے فوراً اس کی طرف دوڑ جائے اور تلاش کرے قتل اور موت کو (یعنی دشمنوں کو قتل کرنے کے لئے دوڑے اور درجہ شہادت حاصل کرنے کیلئے اپنی موت کو تلاش کرے) جہاں اس کے خیال میں یہ چیزیں ہوں اور پھر اس شخص کی بہترین زندگی ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اپنی بکریوں میں رہتا ہو یا کسی وادی میں اور نماز پڑھتا ہو۔ زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو۔ یہاں تک کہ وہ موت سے ہم کنار ہو جائے یہ شخص صرف بھلائی سے زندگی بسر کرتا ہے۔

(ابوہریرہؓ، مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۰، شمارہ ۳۷۰ ترتیب شریف ۱۱۶۴)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر چند مسلمان ایسے نہ ہوتے کہ ان کا دل مجھ سے پیچھے رہ جانے کو گوارا نہ کرے گا اور (اگر ان سب کو ہمراہ لے جاؤں گا تو) اتنی سواریاں مجھے نہ ملیں گی جن پر ان کو سوار کردوں تو میں کسی چھوٹے لشکر سے ابھی) جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس (ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔ پھر قتل

روزہ رکھتا ہو اور رات بھر نماز پڑھتا ہو اور اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے اس بات کی ذمہ داری کرلی ہے کہ اگر اس کو موت دے گا تو اسے جنت میں داخل کردے گا یا اسے ثواب اور (مال) غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۳ شمار ۵۰ ۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے، اللہ کے ذمہ یہ وعدہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کردے گا خواہ وہ فی سبیل اللہ جہاد کرے (یا نہ کرے) بلکہ جس سرزمین میں پیدا ہوا ہو وہیں بیٹھا رہے۔ حضرات صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم لوگوں میں اس بات کو مشہور نہ کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں وہ اللہ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے مہیا کئے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان میں اتنا فاصلہ ہے جیسے زمین و آسمان کے درمیان میں۔ پس جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اس سے فردوس طلب کرو کیوں کہ وہ جنت کا افضل اور اعلیٰ (حصہ) ہے (مجھے خیال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی اس کے بعد فرمایا) اس کے اوپر رحمٰن کا عرش ہے اور وہیں جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔

(ابو ہریرہؓ بخاریؒ / بخاری شریف صفحہ ۲۴ شمار ۵۰۶
ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۳)

حضرت عمرو بن عبسہؓ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا جہاد افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں آدمی کا بھی خون بہے اور گھوڑا بھی زخمی ہو۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۸/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قفلہ مثل جہاد کے ہے ثواب میں (جہاد سے فارغ ہو کر لوٹے اس کا ثواب یا لوٹتے وقت پھر کافروں کا پیچھا کرے اس کا ثواب اسکو قفل یا قفلہ کہتے ہیں)

(عبداللہ بن عمروؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اوّل صفحہ ۵۱۲ شمارہ ۲۴۷۰/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۵)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اجازت دیجئے سیر و سیاحت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی سیاحت جہاد کرنا ہے اللہ کی راہ میں

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۱۲ شمارہ ۲۴۰۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۵)

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابیؓ کا گذر ایک درہ پر سے ہوا۔ اس درہ میں ایک چھوٹا سا میٹھے پانی کا چشمہ تھا، انہیں وہ چشمہ اپنی پاکیزگی عمدگی کی وجہ سے اچھا معلوم ہوا۔ انھوں نے (دل میں) کہا، کیا اچھا ہوتا کہ میں لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر کے اس

کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۵ شمار ۶۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۴)

حضرت انس بن مالک رضؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے وہ اس بات کو نہیں چاہتا کہ دنیا کی طرف لوٹ کے جائے چاہے اسے دنیا بھر کی چیزیں مل جائیں سوا شہید کے کہ وہ دنیا کیطرف لوٹنے کی تمنا کرتا ہے تاکہ وہ دس مرتبہ قتل کیا جائے اس وجہ سے کہ وہ (قتل فی سبیل کی) بزرگی دیکھتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۰ شمار ۸۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی مسلمان جس کی روح کو اللہ سبحانہٗ قبض کرے اس کی خواہش نہیں کرتا کہ اس کی روح دوبارہ تمہارے پاس آئے اور دنیا و ما فیہا کی لذتوں کو حاصل کرے سوائے شہید کی روح کے کہ وہ اس امر کو پسند کرتی ہے دوبارہ دنیا میں جائے اور جہاد کرکے دوبارہ شہادت حاصل کرے)

حضرت ابن ابی عمیرہ رضؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کی راہ میں میرا مارا جانا مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں خیموں والوں (یعنی دیہاتیوں اور حویلیوں کے رہنے والوں کا حاکم بنوں۔

(عبد الرحمن بن ابی عمیرہ رضؓ / نسائی رحؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۷۱

ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۵)

تجھ کو اسی حال پر اٹھا دے گا (اگر نیت خالص ہے، تو مخلصوں میں حشر ہو گا، نہیں تو ریاکاروں میں ہو گا)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۳۰ شمارہ ۲۲۳۵ ترتیب شریف ۱۰۶۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے، حالانکہ وہ اس سے دنیا کا مال واسباب چاہتا ہے، تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو کچھ ثواب نہ ہو گا، تو لوگوں نے یہ بہت بڑی بات سمجھی، اور دوبارہ اس شخص سے کہا، تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو پھر پوچھ، شاید کہ تو اس بات کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح سمجھا نہ سکا، تو پھر اس نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اور وہ اس سے دنیا کا مال واسباب چاہتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو کچھ ثواب نہ ہو گا۔ پھر تیسری مرتبہ لوگوں نے اس شخص سے کہا، تو پھر اس کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ، تو اس نے تیسری بار پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کو کچھ ثواب نہ ہو گا،

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۹ شمارہ ۲۲۳۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۶)

گھاٹی میں رہتا۔ لیکن جب تک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت نہ لے لوں، ایسا نہ کروں گا، آخر انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسامت کرو۔ کیونکہ تم لوگوں میں سے کسی کا اللہ کے راستہ میں ٹھہرنا اس کے اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں بخش دے، اور تمہیں بہشت میں داخل کر دے، (اگر یہ چاہتے ہو تو) اللہ کے راستہ میں جہاد کرو، جس نے اونٹنی کے دو دفعہ دودھ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر بھی اللہ کی راہ میں جدال و قتال کیا۔ اس کے لئے بہشت واجب ہو گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۲/۲۳۱ شمارہ ۱۵۵۲ ترتیب شریف ص ۱۰۶۵/۱۰۶۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو جہاد سے خبر دیجئے (یعنی کس طرح کا جہاد موجب ثواب ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبداللہ بن عمرو! اگر لڑے تو اس حال پر، کہ صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا ہو، تو اللہ سبحانہ تجھ کو صبر کرنے والا اور ثواب چاہنے والا اٹھائے گا، اور اگر تو لڑے گا اپنی بہادری دکھلانے کے لئے اور زیادتی کے واسطے تو اللہ سبحانہ تجھ کو اسی حال پر اٹھائے گا اے عبداللہ بن عمرو! تو جس حالت پر لڑے گا یا مارا جاوے گا، تو اللہ سبحانہ

بقدر ایک کمان کے (ہو) اس چیز سے جس پر آفتاب طلوع کرتا ہے، اور غروب کرتا ہے (یعنی تمام دنیا سے) بہتر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ کی راہ میں صبح کو یا شام کو چلنا تمام ان چیزوں سے بہتر ہے جن پر آفتاب طلوع کرتا ہے یا غروب کرتا ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۴ شمار ۵۹ — ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اللہ کی راہ میں صبح و شام کو چلنا تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۴ شمار ۵۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص (جہاد) فی سبیل اللہ میں سہ پہر کو ذرا بھی چلا ہوگا، تو راستہ میں جتنا غبار اس پر پڑا ہوگا قیامت کے روز اس پر اتنی ہی مشک ڈالی جائے گی۔

(انس بن مالکؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جائے گا وہ مسلمان دوزخ میں جس نے مارا ہو کافر کو پھر میانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل میں اور غبار اللہ کی راہ کا اور دیپ دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دونوں مسلمان کے پیٹ میں اور حسد اور ایمان ایک آدمی میں جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے، ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور عرض کیا، ایک شخص لڑتا ہے اپنے ذکر کے واسطے، یعنی مشہوری اور شہرت کے واسطے، جس کو سُمعہ کہتے ہیں، اور ایک شخص لڑتا ہے غنیمت ہاتھ لگنے کے واسطے، اور ایک شخص لڑتا ہے اپنی تعریف اور نام آوری کے واسطے، اور ایک شخص لڑتا ہے، تاکہ اس کا مرتبہ دکھایا جاوے، یعنی اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے کو، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اس واسطے لڑتا ہے، کہ اللہ کا دین بلند ہو، وہ شخص اللہ سبحانہٗ کی راہ میں لڑتا ہے (اس کو جہاد کا ثواب ہے) اور جو ملک اور دنیا کے لئے لڑتا ہے، وہ جہاد نہیں ہے۔

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۴۹/۵۲۹ شمارہ ۲۲۳ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص جہاد کرے اللہ کی راہ میں، اور نیت نہ رکھے مگر رسّی لینے کی، بس اس کو وہی چیز ملے گی، جو اس کی نیت میں ہے (یعنی جہاد کا ثواب نہ ہوگا، کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی)

عبادہ بن صامتؓ / ابو داؤدؒ / نسائیؒ

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۸ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۷)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بے شک جنت کا ایک چھوٹا سا مقام جو

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے کرتے) بوڑھا ہو گا تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لئے باعث انور ہو گا۔

(یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے)

(عمرو بن عبسہؓ ترمذیؒ — ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۰۲ شمار ۱۵۳۶ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص ایک شب فی سبیل اللہ مورچہ میں رہ کر مارا گیا تو اس نے جتنے نیک عمل دنیا میں کیا ہے، اس کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا اور جنت میں اس کا رزق مقرر کر دیا جائے گا فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ قیامت کے روز ہر ایک خوف اور گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا۔

(ابو ہریرہؓ ابن ماجہؒ ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۱ ۲۸۰۳ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۸)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے خطبہ کہتے ہوئے فرمایا کہ (میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں) جو میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں نے فقط بخل کی وجہ سے اب تک تمہارے سامنے بیان نہیں کی تھی۔ اب ہر شخص کو اختیار ہے اس پر عمل کرے خواہ نہ کرے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سنی فرماتے تھے کہ جو شخص ایک شب مورچہ میں رہا تو اس پر ثواب ایسا ہے۔ جیسے ہزار راتوں کی عبادت اور روزہ۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۰۱ ۲۸۰۲ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۸)

(ابوہریرہؓ/نسائیؒ/نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۹۴۴/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور کبھی اکٹھے نہ ہوں گے۔ بخل اور ایمان ایک شخص کے دل میں۔

(ابوہریرہؓ/نسائیؒ/نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۹۴۴/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۷)

حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ جن کا نام حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؓ ہے کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پیر اللہ کی راہ میں (چلنے کے سبب سے) غبار آلود ہو جائیں اس کو (دوزخ کی) آگ مس نہ کرے گی۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۲ شمار ۴۷/ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اللہ کے خوف سے رویا وہ دوزخ میں اس وقت تک داخل نہ ہوگا جب تک (جانور کے) تھن میں (سے نکلا ہوا) دودھ (اسمیں واپس) نہ لوٹے (یعنی جس طرح تھن سے نکلا ہوا دودھ واپس تھن میں نہیں جا سکتا۔ اسی طرح اللہ کے خوف سے رونے والا دوزخ میں داخل نہیں ہو سکتا) اور اللہ کے راستہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں ایک جگہ جمع نہ ہوگا۔ (یعنی اللہ کی راہ میں پھرنے والا مجاہد دوزخ میں نہ جائے گا) (یہ حدیث حسن صحیح ہے)

(ابوہریرہؓ/ترمذیؒ — ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۸۲۳ شمار ۱۵۴۳/ترتیب شریف ۱۰۶۸)

ایک دن اور ایک رات ، ہوگا اس کو مثل ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا ثواب اور جاری رہے گا اس کا کام جو وہ کر رہا تھا ، اور بچ گیا فتنوں سے قبر اور حشر کے اور موقوف نہ ہوگا رزق اس کا (سلمانؓ / نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، کہ اللہ سبحانہ کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا آدمی کے اپنے گھر میں ایسے ہزار برس عبادت کرتے سے جس برس کے تین سو ساٹھ دن ہوں اور ہر دن ہزار برس کے برابر ہو ، زیادہ افضل اور اولیٰ ہے (انس بن مالکؓ / ابن ماجہ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۵ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، پہرہ دینا اللہ کی راہ میں ایک دن بہتر ہے ہزار دنوں سے اور مقاموں میں

(عثمانؓ / نسائیؒ / نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اللہ سبحانہ لشکر کے چوکیدار پر رحم فرمائے (عقبہ بن عامر جہنیؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۲۵ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۹)

حضرت ابو ریحانہؓ سے منقول ہے ، کہ وہ ایک جہاد میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ، تو انہوںؓ نے ایک مرتبہ رات کو سنا ، آپ صلی اللہ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ کی راہ میں ایک دن (بھی) پاسبانی کرنا تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارا (چھوٹے سے چھوٹا) مقام جو بقدر ایک کوڑے کے ہو، وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور صبح و شام کے وقت جو بندہ اللہ کی راہ میں چلتا ہے، وہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (سہل بن سعد سعدیؓ (بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۴/۴۳ شمار ۱۵۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۹)

حضرت فضالہ بن عبیدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرنے والے کے عمل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔ (یعنی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں) مگر اس کے اعمال پر نہیں جو اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) پاسبانی کرتا ہوا مرا۔ کیونکہ اس کے واسطے اس کا عمل (ثواب) قیامت کے دن تک بڑھتا رہے گا۔ اور وہ قبر کے فتنہ و عذاب سے بھی محفوظ رہے گا۔ اور میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے بھی سنا ہے، کہ مجاھد وہ ہے، جو اپنے نفس سے جہاد کرے۔ اس باب میں حضرت عقبہ بن عامرؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے حضرت فضالہ بن عبیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷ شمار ۱۵۲۳۔ ترتیب شریف ص ۱۰۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس نے پہرہ دیا اللہ کی راہ میں

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی دی۔ اور پھر فرمایا تیرے دوست و احباب خیال کرتے ہیں۔ کہ تو دوزخی ہے، اور میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں، کہ تو جنتی ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ عمرؓ! تجھ سے لوگوں کے اعمال کا سوال نہ کیا جائے گا۔ بلکہ دینِ اسلام کی بابت پوچھا جائے گا۔

(ابنِ عائذؓ/بیہقیؒ/مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۷ شمارہ ۳۳۶۶)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ سب صدقوں سے اچھا صدقہ اللہ کے راستہ میں خیمہ کا سایہ ہے (یعنی جہاد میں خیمہ دینا) یا اللہ کے راستہ میں ایک خادم کا دینا ہے، یا اللہ کے راستہ میں اونٹ کی جفتی کے لائق (یعنی جوان) اونٹنی (کا دینا ہے) یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

(ابو امامہؓ/ترمذیؒ/ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷ شمارہ ۱۵۲۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) کچھ خرچ کرتا ہے، اس کے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

(خریم بن فاتکؓ/ترمذیؒ/ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۷ شمارہ ۱۵۲۷)

علیہ وسلم فرما رہے تھے، کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے، جو اللہ کی راہ میں جاگی، اور دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے، جو اللہ کے خوف سے روئی اور تیسری بات کوئی اور بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی، جس کو میں بھول گیا۔ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے ایک شخص سے سُنا، کہتا تھا۔ کہ وہ بات یہ تھی، کہ دوزخ اس آنکھ کے لئے حرام ہے، جو حرام چیزوں سے بند کی گئی، یا وہ آنکھ جو اللہ سبحانہ' کی راہ میں پھوڑی گئی

(دارمی شریف صفحہ ۴۲۶ شمار ۲۳۷۴ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۶۹ء)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ حرام ہیں دوزخ پر وہ آنکھیں، جو جاگیں اللہ کی راہ میں۔

(ابوریحانہ رضی اللہ عنہ / نسائی رحمۃ اللہ علیہ / نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۰)

حضرت ابن عائذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے جنازہ کے ہمراہ تشریف لے گئے (تاکہ اس پر نماز پڑھیں) جب جنازہ رکھا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر نماز نہ پڑھئے، اس لئے کہ یہ شخص فاسق تھا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا — تم میں سے کسی نے اس کو اسلام کا کوئی کام کرتے دیکھا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا۔ ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے ایک رات اللہ کی راہ میں پاسبانی کی تھی، حضور اقدس

نے فرمایا۔ قیامت کے دن آئیں گی سات سو اونٹنیاں مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے میں

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ غازی (یعنی جہاد کرنے والے) کے لئے اس کے جہاد کا (کامل) اجر ہے، اور جہاد کے لئے مال دینے والے کو مال، در جہاد دونوں کا ثواب ملتا ہے۔

(ابن عمروؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۴۰ شمار ۲۴۴۲)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بے شک نماز اور روزہ اور ذکر الٰہی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے پر سات سو حصے تک بڑھتا ہے (یعنی ایک روزے کا ثواب سات سو روزے کے برابر ہوتا ہے) (معاذؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۴۷ شمار ۲۴۱۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص جوڑا دے گا اللہ کی راہ میں (یعنی دو چیزوں کا جوڑا، جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جائے گا بہشت میں یوں کہہ کر، کہ اے اللہ کے بندے، یہ ہے بہتر چیز — جو کوئی ہوگا نمازی، پکاریں گے اس کو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاھد، پکاریں گے اس کو جہاد کے دروازے سے، اور جو

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، بہتر دینار وہ دینار ہے جو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے، یا (جہاد) کے گھوڑے پہ خرچ کرے، یا اپنے مجاھدین ہمراہیوں پر خرچ کرے

(ثوبانؓ / ابن ماجہؒ / ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۱)

حضرت علی بن ابی طالبؓ اور حضرت ابو درداؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ حضرت ابو امامہ باھلیؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ اور حضرت عمران بن حصینؓ یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کے راستہ میں (یعنی مجاہدین) پر صرف کرے گا ایک روپیہ، اور ان کے واسطے خرچ روانہ کرے گا۔ اور یہ خود اپنے گھر بیٹھا رہے گا، تو اس کو ہر روپیہ کے بدلے میں سات سو کا ثواب ملے گا اور اگر خود بھی جہاد کرے گا، اور جہاد کرنے والوں پر صرف بھی کرے گا، تو ایک روپیہ کے بدلے میں اس کو سات لاکھ کا ثواب ملے گا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۱)

حضرت ابو مسعودؓ سے روایت ہے، دی ایک اونٹنی مہار والی اللہ کی راہ میں کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر، اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے اس کے گھر کی خبر گیری عمدہ طور پر کرے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔ (زید بن خالدؓ / بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۵ شمار ۱۰۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص غازی کے جہاد میں جانے کے واسطے سامان مہیا کر دے، اور وہ چلا جائے، تو اس کے واپس آنے تک مجاہد کے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ (عمر بن الخطابؓ / ابن ماجہؒ)

(ابنِ ماجہ شریف صفحہ ۲۲۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس شخص نے جہاد نہیں کیا یا کسی غازی کا سامان بھی درست نہ کیا، یا کسی غازی کی نیابت بھی نہ کی (یعنی اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی خبر گیری بھلائی کے ساتھ نہ کی تو اللہ سبحانہٗ اس کو کوئی سخت مصیبت پہنچا دے گا قیامت سے پہلے (دنیا میں اور آخرت میں سخت عذاب ہے) (ابو امامہؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۶ شمار ۲۲۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۲/۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو مر گیا اس طرح پر کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا، اور نہ کبھی اللہ کی راہ میں اس نے لڑنے کی نیت کی اپنے دل میں، تو وہ منافق کے وطیرے پر مرا (ابو ہریرہؓ / ابو داؤدؒ)

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۲۵ شمار ۲۱۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۳)

ہوگا خیرات کرنے والا، پکاریں گے اس کو خیرات کے دروازے سے، اور جو ہوگا روزہ دار، پکاریں گے اس کو ریان کے دروازے سے (ریان اس دروازہ کا نام ہے، جس میں سے روزہ دار جنت میں جاویں گے) حضرت ابوبکر صدیق رضی نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اس پر کچھ جرم ہے، جو پکارا جائے سب دروازوں سے، اور کوئی ایسا ہوگا بھی، جو سب دروازوں سے بلایا جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہوگے۔

(ابوہریرہ رض/نسائی رح/نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۵۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۱)

حضرت سلیمان بن بریدہ رض نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں کے لئے حرام ہیں، ایسی، جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں۔ اگر گھر پر چھوڑ گیا مجاہد کسی کو، اور اس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں، قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لئے، کہ یہ شخص ہے جس نے چوری اور خیانت کی تیرے گھر میں تو لے لے اس کی نیکیوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم کیا سمجھتے ہو، کہ کتنا لے گا وہ۔

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سامان درست کر دے، تو گویا اس نے خود جہاد کیا۔

روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

(عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسینؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمارہ ۱۵۳۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کرنے کے لئے) گھوڑا رکھے، محض اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اور اس کے وعدوں کو سچا سمجھ کر، تو بے شک اس کا کھانا اور اس کا پینا اور اس کی لید اور اس کا پیشاب (غرض ہر چیز اس کی ثواب بن کر) قیامت کے دن اس کے ترازو میں تلے گی (یعنی ترازوئے اعمال میں تلے گی۔)

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، بخاریؒ / بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۶ شمارہ ۱۱۳ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی بندھی ہوئی ہے۔ اور ثواب اور غنیمت بھی، اس باب میں حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو سعیدؓ، حضرت جریرؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت اسماء بنت یزیدؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث کا فقہ اور راز یہ ہے۔ کہ ہر امام کے ساتھ قیامت کے دن تک جہاد لگا ہوا ہے (یعنی

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو جہاد کے کسی نشان کے بغیر اللہ سبحانہٗ سے ملے گا، وہ اللہ سے ایسی حالت میں ملے گا، کہ اس میں دینی نقص ہوگا، یہ حدیث غریب ہے (ابوھریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۷۳۴۔ شمار ۱۵۶۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہٗ ایک تیر کی وجہ سے تین شخصوں کو بہشت میں داخل کرے گا، (۱) اس کے بنانے والے کو، جو اس کے بنانے میں بھلائی کی امید (نیت) رکھے (۲) (جہاد میں) اس کے پھینکنے والے کو (۳) اور اس کے آگے بڑھا کر دینے والے کو (یعنی اس کو، جو مجاھد تیر انداز کو تیر نکال کر دیتا ہے، یا تیر لا لا کر دے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تیر اندازی کرو اور شہسواری کرو (یعنی شہسواری اور تیر اندازی کا فن سیکھو) لیکن شہسواری سے زیادہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ تم تیر اندازی کرو (یعنی بہ نسبت شہسواری کے میں فن تیر اندازی سیکھنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں) ایک مسلمان کے لئے ان تین کھیلوں کے علاوہ باقی سب کھیل بے کار ہیں (۱) تیر اندازی (۲) گھوڑوں کو سدھانا (۳) اپنے گھر والوں سے کھیلنا۔ بس یہ تین کھیل مفید ہیں۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت ہے، اس باب میں حضرت کعب بن مرہؓ، حضرت عمروؓ بن عبسہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عمروؓ سے بھی

ام حرامؓ کے ساتھ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کیا اور ان کو جہاد میں لے گئے
پھر جب وہ لوٹیں تو سواری ان کے قریب لائی گئی تاکہ وہ اس پر سوار ہو جائیں
پس وہ گر پڑیں اور ان کی گردن کھل گئی۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۰ شمار ۱۵۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس آیا۔ اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی اجازت مانگی، آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا۔ ہاں!
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو انہیں (کی خدمت) میں کوشش کر۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۹ شمار ۲۵۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۵/۱۰۷۴)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے (ایک جہاد میں) فرمایا۔ تم مدینے میں ایسے لوگوں کو چھوڑ آئے جو تمہارے
ساتھ ہیں چلنے میں اور خرچ کرنے میں اور جنگل کاٹنے میں، لوگوں نے
عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بھلا وہ ہمارے ساتھ کیونکہ ہو
سکتے ہیں ان کاموں میں حالانکہ وہ مدینے میں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
وہ عذر کے سبب سے رک گئے (تو گویا شریک ہیں)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۷ ۵ شمار ۲۲۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۵)

حضرت ابی بن کعبؓ کا بیان ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

اس کے لئے ضروری ہے) (عروہ بارقیؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمار ۱۵۹۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، گھوڑے کی برکت (زردی مائل) صاف سرخ رنگ میں ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ابن عباس رضی اللہ عنہ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۸ شمار ۱۵۹۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷)

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ مجھ سے حضرت ام حرامؓ نے بیان کیا، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کے گھر میں قیلولہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، حضرت ام حرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کے ایک گروہ (کے خواب میں دیکھنے) سے خوش ہوا وہ دریا پر سوار ہوں گے مثل تخت نشین بادشاہوں کے، تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں سے کردے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم انہیں میں سے ہو، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے اور اسی طرح دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں سے کردے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ تم اگلوں میں سے ہو چنانچہ حضرت

جب جہاد کا سفر یا دشمن کا مقابلہ ہو:

۱ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَ

اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور

نَصِیْرِیْ بِکَ اَحُوْلُ وَبِکَ

مددگار ہے میں تیری ہی مدد سے حیلہ اور تدبیر کرتا ہوں اور تیری ہی مدد

اُصُوْلُ وَبِکَ اُقَاتِلُ ۱ بار

سے حملہ آور ہوتا ہوں اور تیرے ہی بل پر لڑتا ہوں

۲ یَا رَبِّ بِکَ اُقَاتِلُ وَبِکَ

اے میرے پروردگار میں تیری ہی توفیق سے لڑتا ہوں اور تیرے ہی

اُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

بل بوتے پر حملہ کرتا ہوں اور بجز تیرے کوئی بل بوتہ

اِلَّا بِکَ ۱ بار

نہیں

۳ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَاَنْتَ

اے اللہ تو ہی میرا قوت بازو اور

نَاصِرِیْ وَبِکَ اُقَاتِلُ ۱ بار

مددگار ہے اور تیرے ہی بل پر میں لڑتا ہوں

جب (مجاہدین) دشمن سے لڑنے کا ارادہ کریں

اللہ سبحانہٗ کے راستہ میں ایک دن مورچہ میں رہنا مسلمانوں کے ناکوں پر حفاظت

کرنا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک رمضان کے علاوہ سو سال کی عبادت روزہ نماز

سے زیادہ اچھی ہے۔ اور رمضان میں ایک دن مورچہ میں رہنا ثواب خیال کرکے

اللہ سبحانہٗ کے نزدیک ہزار برس کے روزے اور نماز سے زیادہ ثواب

والا اور افضل ہے۔ پس اگر اللہ سبحانہٗ اس کو زندہ واپس کر دے، تو ہزار

برس تک اس کی برائیاں نہ لکھی جائیں گی، بلکہ نیکیاں تحریر ہونگی۔ اور اس مورچہ

میں رہنے کا ہمیشہ اس کو ثواب ملتا رہے گا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۵)

حضرت ابونجیح سلمیؓ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو

یہ فرماتے سُنا۔ کہ جس نے اللہ سبحانہٗ کے راستے میں تیر پھینکا، اس کے لئے

ایک غلام آزاد کرنے کے برابر (ثواب) ہے۔

(یہ حدیث حسن وصحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۹ شمار ۱۵۳۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۷۵)

اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ۱بار

انہیں شکست دے اور ہمیں ان پر فتح نصیب فرما

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور جلد

الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ

حساب لینے والے اے اللہ (کفار کی) جماعتوں کو ہزیمت دے (بھگا دے) اے

اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ ۱بار

اے اللہ! ان کو شکست دے اور انہیں درہم برہم کر

جب اُن (کفار) کے شہر کے قریب پہنچو، تو کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ اَیْ (یہاں شہر کا نام لو)

اللہ کرے یہ بستی اجڑ جائے

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ

بے شک جب ہم کسی قوم کے میدان میں اتریں تو خوفزدہ

صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۳بار

لوگوں کی صبح بری ہو

جب کسی گروہ سے ڈرو

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ

اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں

تو امیرِ لشکر سورج ڈھل جانے کا انتظار کرے،

پھر کھڑے ہو کر (خطبہ دے اور) کہے:

یَا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ

اے لوگو دشمن سے ملنے کی تمنا مت

الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

کرو بلکہ اللہ سے سلامتی (عافیت) چاہو اور جب دشمن سے

فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَ

دست و گریباں ہو جاؤ تو صبر کرو اور

اعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ

جان لو کہ بہشت تلواروں کے سائے

ظِلَالِ السُّيُوْفِ ابار

تلے ہے

پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ

اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور چلانے والے

السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ

بادل کے اور لشکر کے شکست دینے والے

اگر زخم لگے تو کہے

بِسْمِ اللّٰہِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے

جب دشمن شکست کھا جائے تو امیر اپنے پیچھے لشکر کی صفیں باندھ کر یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ لَا

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے جس کو

قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ

تو وسعت دے اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو تو تنگی

لِمَا قَبَضْتَ وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ

دے اس کا کوئی وسعت دینے والا نہیں اور جس کو تو گمراہ کر دے اس کا

نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ	
اور ان کی شرارتوں سے تیری	
شُرُوْرِهِمْ	ا بار
پناہ لیتے ہیں۔	
جب دشمن رات کو اچانک حملہ کرے	
۱؎ حٰمٓ ○ لَا یُنْصَرُوْنَ	بار بار
حٰمٓ کی برکت سے ان کی مدد نہ کی جائے	
جب دشمن سامنے آجائے، تو کہو	
۲؎ یَا مٰلِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ	
اے بدلے کے دن کے مالک ہم خاص تیری ہی	
نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝	بار بار
عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں	
جب دشمن گھیر لے	
۳؎ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ	
اے اللہ ہماری پردہ پوشی فرما اور	
اٰمِنْ رَوْعَاتِنَا	بار بار
خوفزدہ ہونے سے محفوظ رکھ	

عَائِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَآ أَعْطَيْتَنَا

تو نے جو ہمیں عطا کیا ہے اور جو عطا نہیں فرمایا

وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ

اس کی شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ ہمیں ایمان

إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ

محبوب بنا دے اور اس کو ہمارے دلوں میں

قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ

رچا دے اور ہمیں کفر گناہ اور نافرمانی سے

وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا

نفرت پیدا کر دے اور ہمیں نیک

مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا

چلن بنا دے اے اللہ! ہمیں اسلام

مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ

کی حالت میں موت دے اور نیک لوگوں کے ساتھ شامل فرما

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ

جو نہ رسوا ہونے والے ہوں اور نہ فتنے میں پڑنے والے ہوں

قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ

اے اللہ! کافروں کو قتل کر دے جو جھٹلاتے ہیں تیرے

رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ

رسولوں کو اور تیرے راستے سے (لوگوں کو) روکتے ہیں اور

بقیہ حاشیہ ۲ صفحہ گزشتہ سے آ رہے ہیں)
زمین پر لیٹ گئے اٹھا لیجئے اور
کی دعا پڑھئے جبریل اللہ
سجادہ نے شکر کی کو بجا
دیکھئے نسائی شریف جلد دوم
صفحہ ۱۸۱ ، ۲۶۲
ترتیب شریف صفحہ ۱۰۲۷
۴۲ صفحہ گزشتہ
حضرت ابا جابر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور جب دشمن شکست
کھا جائے تو پہلے
پیچھے اپنے لشکر کی صفیں
باندھ کر یہ دعا پڑھئے
اللھم لک الحمد
کلہ لا قابض
لما بسطت ... ۱۰۰۰
رفاعہ ابن رافع الزرقی
نسائی / ابن حبان
حاکم
حصن حصین
صفحہ ۱۱ — ۳۱۰
ترتیب شریف
صفحہ ۸۰ — ۱۰۷۹

أَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ

کوئی راہنما نہیں اور جس کو تو ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ

نہیں اور جو چیز تو نہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور جو چیز تو عطا کرے

لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا

اس کا کوئی رد کنے والا نہیں اور جس کو تو دور کرے اس کا کوئی قریب

بَاعَدْتَ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ

لانے والا نہیں اور جس کو تو قریب کرے اس کا کوئی دور کرنے

أَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ

والا نہیں اے اللہ ہم پر اپنی برکتیں اور اپنی رحمت

وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ

اور اپنا فضل اور اپنا رزق کشادہ فرما

أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ دائمی نعمت

الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا

جو نہ کبھی بدلے اور نہ

يَزُوْلُ أَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ

زائل ہو اے اللہ! میں تجھ سے خوف کے

الْأَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ أَللّٰهُمَّ

دن امن چاہتا ہوں اے اللہ!

وَقَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ

رکھتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت گزار ہیں

سَاجِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا

سجدہ کرنے والے ہیں سفر کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کا

حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ

شکر کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا

وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ

اور مدد کی اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تنہا لشکر (کفار) کو

وَحْدَهٗ ا بار

شکست دی

جب جہاد سے واپسی پر اپنے شہر کے قریب پہنچو

تو آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا

ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اور

حَامِدُوْنَ ا بار

اپنے رب کے شکر گزار ہیں

جب جہاد سے واپس لوٹ کر اپنے گھر والوں سے ملو، تو کہو

تو تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ

میں اپنے پروردگار کے سامنے توبہ کرتا ہوں (اور) سفر سے واپسی ہو

وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ

ان پر اپنا قہر و عذاب نازل فرما

اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ ا بار

اے معبود برحق یہ دعا قبول فرما

جو شخص اسلام لائے اس کو یہ دُعا سکھلائے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاهْدِنِیْ

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحمت کر اور مجھے ہدایت

وَارْزُقْنِیْ ا بار

دے اور مجھے رزق عطا فرما

جب جہاد سے لوٹو، تو ہر اونچی جگہ پر کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳ بار

اللہ سب سے بڑا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی

شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے

الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت

البیعت

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے اللہ تعالےٰ کے اس قول لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ (اللہ تعالےٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب انھوں نے درخت کے نیچے تم سے بیعت کی) کے متعلق حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی، کہ ہم جہاد کریں گے اور میدان سے بھاگیں گے نہیں۔ لیکن ہم نے موت پر بیعت نہیں کی اس باب میں حضرت سلمہ بن اکوعؓ، حضرت ابنِ عمرؓ، حضرت عبادہ بن صامت رضؓ، اور حضرت جریر بن عبداللہ رضؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۴۹۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۴)

حضرت یزید بن ابو عبیدہؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے پوچھا، کہ تم نے یوم حدیبیہ میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز پر بیعت کی تھی؟ انھوں نے فرمایا۔ موت پر (بیعت کی تھی) کہ جب تک جان ہے لڑیں گے اور منہ نہ پھیریں گے) یہ حدیث حسن صحیح ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمار ۱۴۹۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور جب سفر جہاد سے واپس لوٹو اور گھر والوں کے پاس جانے لگو تو کہے اٰوبا اوبا لربنا توبا لا یغادر علینا حوبا۔ ابن عباس / ابو یعلی۔ حصن حصین صفحہ ۲۱۳-۲۱۴ ترجمہ شریف صفحہ ۱۰۸۲

عَلَيْنَا حُوْبًا ۱ بار

جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے

اٰوِبًا اٰوِبًا لِرَبِّنَا تَوْبًا لَا يُغَادِرُ

میں اس طرح سفر سے لوٹ رہا ہوں اور میں اپنے رب کے سامنے ایسی

عَلَيْنَا حُوْبًا ۱ بار

توبہ کرنے والا ہوں جو ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے

جب جہاد میں خندق وغیرہ کھودو تو یہ کلمات پڑھو

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا

اللہ کی قسم اگر اللہ نہ ہوتے تو نہ ہمیں ہدایت ہوتی

وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ

اور نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ ہم نماز پڑھتے پس تو ہم پر اپنی تسکین

سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ

نازل فرما اور ثابت قدم رکھ اگر ہم آمنے سامنے

لَاقَيْنَا وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

ہوں اور مشرکوں نے ہم پر تجاوز کیا جب وہ

اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا ۱ بار

فتنہ کا ارادہ کریں تو ہم سے رد کر دے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے خندق کی جنگ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مٹی اٹھا رہے تھے اور فرما رہے تھے واللہ لولا اللہ ما اھتدینا۔ بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۳۲۹ نمبر ۱۵۲۷ ترجمہ شریف صفحہ ۱۰۸۲-۱۰۸۳

نہ کریں، اللہ کی رضامندی کے امور میں جو حق بات ہو، اس میں کسی کا خوف نہ کریں، نہ کسی کی ملامت سے ڈریں۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۴۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ قیامت کے دن تین شخصوں سے اللہ سبحانہٗ کلام نہ فرمائے گا، نہ ان کی طرف التفات فرمائے گا۔ بلکہ ان کے واسطے تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص، جو عصر کی نماز کے بعد کوئی چیز فروخت کرے، اور خریدار سے قسم کھا کہ کہے، کہ میں نے یہ چیز اتنے کو خریدی ہے حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا ہو۔ اور خریدار اس کو سچا خیال کرے۔ دوم وہ شخص جو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں اپنی ضرورت سے زیادہ پانی رکھتا ہے اور مسافروں کو نہیں دیتا۔ سوم وہ شخص، جو دنیاوی مال وغیرہ کی حرص میں امام کی بیعت کرے، اگر اس کو اپنا مطلوب ملے، تو بیعت کو پورا کرنے پر تیار ہو جائے ورنہ بیعت کو توڑ دے۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہ)

(ابنِ ماجہ شریف صفحہ ۲۴۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۵)
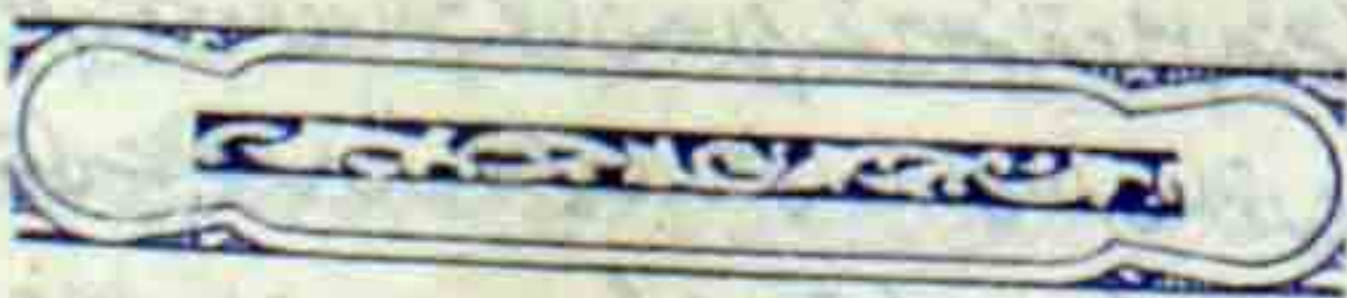
حضرت عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں۔ کہ جب واقعہ حرہ کا زمانہ ہوا۔ تو ایک شخص انکے پاس آیا۔ اور اس نے ان سے کہا کہ حضرت حنظلہؓ کے بیٹے لوگوں سے موت پر بیعت لے رہے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن زیدؓ نے کہا۔ کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے اس شرط پر بیعت نہ کریں گے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۰۰ شمارہ ۲۱۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۴)

حضرت عائشہؓ عورتوں کی بیعت کے بارے میں فرماتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کا جو بیعت کیلئے آتی تھیں، اس آیت سے امتحان لیا کرتے تھے۔ یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ یعنی اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تمہارے پاس مومن عورتیں بیعت کیلئے حاضر ہوں۔ پس ان میں سے جو عورتیں ان شرائط کو جو اس آیت میں مذکور ہیں اقرار کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرماتے، میں نے تجھ سے بیعت لی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبانی کلام فرماتے، اور قسم ہے اللہ کی آپکے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کو بیعت میں نہیں چھوا۔ (عائشہؓ / بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۶۱۱ شمارہ ۳۸۴۸ ترتیب شریف صفحہ ۸۵/۱۰۸۴)

حضرت عبادہ ابن صامتؓ کا بیان ہے (ہم نے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی ہے، تو اس میں (یہ عہد کیا تھا) کہ سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اطاعت کریں، خواہ اس حالت میں دوسرے لوگ ہم پر مقدم کر دئے جائیں، اور (اس میں یہ عہد کیا جائے) جو شخص ہم پر حکومت کرے، اس کی حکومت میں بغاوت

اور ان کی خدمت کرتی تھیں، اور زخمیوں اور مقتولوں کو مدینہ واپس کرتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲۲ شمارہ ۱۴۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۶)

حضرت ام عطیہ رض کہتی ہیں۔ کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیوں میں شریک ہوئی ہوں۔ میں پیچھے رہ جاتی تھی (یعنی جب مجاھد لڑنے جاتے، تو میں ان کے پیچھے خیموں میں رہ جاتی تھی) ان کا کھانا تیار کرتی، زخمیوں کی مرھم پٹی کرتی، اور بیماروں کو دیکھتی بھالتی تھی۔ (ام عطیہ رض / مسلم رح)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۹۷ شمارہ ۳۷۴۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۶)

غزوۃ للنساء

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کی بابت اجازت طلب کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں کا جہاد تو حج ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۰ شمارہ ۱۳۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جب احد کے دن لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے ہٹ گئے، تو بے شک میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو دیکھا، کہ یہ دونوں اپنے دامن اٹھائے ہوئے (میں ان کے پیروں کی جھانجھ دیکھ رہا تھا) پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے لاتی تھیں، پھر ان کو (پیاسے) لوگوں کے منہ میں ڈال دیتی تھیں، بعد اس کے لوٹ جاتی تھیں اور ان کو بھرتی تھیں، پھر آتی تھیں، اور ان کو (پیاسے) لوگوں کے منہ میں ڈالتی تھیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۱ شمارہ ۱۳۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۶)

حضرت ربیعہ بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں جاتی تھیں، اور لوگوں کو پانی پلاتی تھیں،

نہ اگے ہوں) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ۔ (سمرہ بن جندبؓ/ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۰ شمار ۱۴۸۹/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۷)

حضرت ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو ماں بیٹے کے درمیان جدائی ڈالے گا۔ اللہ سبحانہٗ قیامت کے دن اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان جدائی پیدا کر دے گا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ کہ قیدیوں میں سے باپ بیٹے کے درمیان جدائی ڈالنا مکروہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۳۱۷ شمار ۱۴۸۱/ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۸)

حضرت عرباض بن ساریہؓ خبر دیتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدی (حاملہ) عورتوں کے ساتھ اس وقت تک جماع کرنے سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے بچہ نہ پیدا ہو جائے اس باب میں حضرت رویفع بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عرباضؓ کی حدیث غریب ہے اور علماء کے نزدیک اسی پر عمل ہے امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص قیدی عورتوں میں سے کوئی حاملہ لونڈی خریدے تو اس کے متعلق حضرت عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ حاملہ عورت کو جب تک وضع حمل نہ ہو لے اس سے جماع نہ کیا جائے امام اوزاعیؒ فرماتے ہیں کہ اب رہیں آزاد عورتیں تو ان کے متعلق یہ طریقہ جاری ہے

الاسیر

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں۔ کہ جب بنی قریظہ (یہودی) حضرت سعد بن معاذؓ کے حکم پر اترے، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (حضرت سعدؓ) کو بلوایا۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب ہی تھے پس وہ گدھے پر سوار ہو کے آئے۔ پھر جب وہ قریب آگئے، تو حضور اقدس صلی اللہ نے (انصار کو) فرمایا، کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔ پھر وہ (حضرت سعدؓ) آئے، اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کہ یہ لوگ تمہارے حکم پر (قلعہ سے) اترے ہیں۔ (اب تم ان کے لئے کیا کہتے ہو) انھوں نے کہا۔ کہ میں یہ حکم دیتا ہوں کہ ان میں سے لڑنے کے قابل جو آدمی ہیں، وہ قتل کر دئے جائیں، اور لڑکے اور عورتیں قید کر لی جائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے سعدؓ) تم نے فرشتے کے حکم کے موافق یہ حکم دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۸ شمار ۲۸۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی عمر کے مشرکوں کو قتل کردو اور ان کے نابالغ لڑکوں کو زندہ رہنے دو (اور نابالغ وہ ہوتے ہیں، جن کے زیر ناف کے بال

المخبر

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب میں فرمایا میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا۔ حضرت زبیرؓ بولے کہ میں۔ بعد اس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا۔ پھر حضرت زبیرؓ بولے کہ میں۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی (علیہ السلام) کے حواری ہوتے ہیں اور میرے حواری حضرت زبیرؓ ہیں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۵ شمار ۱۰۶ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۹)

حضرت ایاس بن سلمٰی بن اکوعؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکوں کا ایک جاسوس آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) سفر میں تھے۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے لگا۔ بعد اس کے جب وہ چلا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے پکڑ لو اور اس کو قتل کر دو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا سامان قاتل کو دلا دیا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۸۱ شمار ۲۹۴ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۹)

زہیر بن حربؓ اسحٰق بن جریر اعمش ابراہیم تیمیؒ اپنے والدؓ سے روایت

کہ انہیں عدت گزارنے کا حکم دیا جائے (پھر عدت گزرنے کے بعد جماع کریں)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۴۳۶ شمار ۱۱۶۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۰)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ جب بدر کا دن ہوا تو قیدی گرفتار کئے گئے اور حضرت عباسؓ بھی لائے گئے۔ اور ان (کے جسم) پر کوئی کپڑا نہ تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان کیلئے ایک کرتہ دیکھنے لگے تو ان لوگوں نے عبد اللہ بن ابی کا کرتہ ایسا پایا جو ان (کے جسم) پر ٹھیک بیٹھتا تھا۔ لہٰذا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کرتہ ان کو پہنا دیا۔ اسی وجہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ دیدیا تھا۔ جو عبد اللہ کو پہنایا تھا۔ حضرت ابن عیینہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کا کچھ احسان تھا اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ اسکی مکافات کریں۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۰۱، شمار ۷۵۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۰)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہٗ ان لوگوں کے حال پر تعجب کرتے ہیں، جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں (یعنی وہ قید ہو کر زنجیروں میں جکڑے ہوئے آتے ہیں اور یہاں پہنچ کر مسلمان ہو جاتے ہیں)۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۷۱ شمار ۲۵۹ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۰)

جیسا کہ حمام میں جا رہا ہوں۔ تا آنکہ میں ان کے پاس پہنچا۔ دیکھتا کیا ہوں۔ کہ ابوسفیان اپنی پیٹھ آگ سے سینک رہا ہے۔ میں نے تیر کمان پر چڑھایا۔ مگر مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد آگیا۔ کہ انہیں مجھ پر غصہ نہ دلانا۔ اور اگر میں تیر مارتا۔ تو بلاشبہ ابوسفیان کے لگتا۔ آخر میں واپس ہوا۔ تو پھر مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ میں حمام کے اندر چل رہا ہوں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا۔ اس وقت سردی محسوس ہوئی۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک فاضل کمبل اوڑھا دیا۔ جسے اوڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کرتے تھے۔ تو میں اسے اوڑھ کر صبح تک سوتا رہا۔ جب صبح ہو گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بہت زیادہ سونے والے اٹھ جا!"

(حذیفہؓ / مسلمؒ / مسلم شریف جلد دوم۔ صفحہ ۹۰۷

ترتیب شریف صفحہ ۱۰۸۹ - ۱۰۹۰)

کرتے ہیں۔ کہ ہم حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک شخص بولا۔ کہ اگر میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا۔ تو! اور ایسا کرتا۔ ہمیں دیکھو، کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احزاب کی رات میں تھے، اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی۔ اور سردی بھی کڑاکے کی پڑ رہی تھی۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص ہے جو جاکر کافروں کی خبر لائے؟ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے میری معیت نصیب کرے گا۔ ہم خاموش ہو گئے۔ اور کسی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے، جو جاکر کافروں کی خبر لائے اللہ قیامت کے دن اسے میرا ساتھ نصیب کرے گا۔ ہم خاموش رہے اور کسی نے جواب نہیں دیا ــــ بالآخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"حذیفہؓ! اُٹھ ــ اور جاکر کفار کی خبر لا!"

اب مجھے کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام لے کر کہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "جا! اور کفار کی خبر لا۔ اور انہیں مجھ پر نہ اکسانا"! جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلا، تو ایسا محسوس ہوا۔

سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ نفل (انعام) یہ ہے کہ امام کہے جو آدمی جو کچھ حاصل کرے وہ اسی کا ہے اور جو کسی کو قتل کرے تو مقتول کے بدن کا سب سامان اسی کا ہے (یعنی مقتول کے پاس کپڑا ہتھیار اور گھوڑا وغیرہ جو سامان بھی موجود ہو اس کا قاتل مالک ہے) امام کو یہ کہنا جائز ہے اور اس میں سے پانچواں حصہ نہ نکالا جائے (بلکہ تمام کا تمام سامان کو دے دینا چاہیئے) امام اسحٰقؒ فرماتے ہیں کہ مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا ہاں اگر سامان بہت زیادہ ہو اور مناسب سمجھے تو اس میں سے پانچواں حصہ لینے کا امام کو حق ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے کیا تھا۔ (ابو قتادہؓ۔ ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۶۱۲ شمار ۱۴۶۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۱)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے جہادوں میں شہد اور انگور پاتے تھے تو اس کو کھا لیتے تھے اور اس کو اٹھا نہ رکھتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸ شمار ۳۰۸۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس آبادی میں تم جاؤ اور وہاں قیام کرو (اور وہاں کے لوگ صلح کے بعد اس آبادی کو خالی کر دیں) تو جو کچھ اس کے اندر ہو وہ تمہارا حصہ ہے اور جس آبادی نے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (اور تم نے لڑ کر اس پر قبضہ کیا) تو اس کے مال میں سے پانچواں حصہ اللہ اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے پھر جو باقی بچے وہ تمہارا ہے

(ابو ہریرہؓ/مسلمؒ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۸/۷ شمار ۳۷۹۹)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۲)

الغنیمت

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غنیمت میرے لیے حلال کر دی گئی ہے۔ (جابر بن عبداللہؓ بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰ شمار ۲۵۸ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۱)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ نے اور پیغمبروں پر مجھے فضیلت دی یا فرمایا میری امت کو اور امتوں پر فضیلت دی اور ہمارے لیے غنیمت کے مال حلال کئے اس باب میں حضرت علیؓ حضرت ابوذرؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوموسیٰؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حضرت ابوامامہؓ کی حدیث حسن صحیح ہے (ابوامامہؓ۔ ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۰۳ شمار ۴۵۴ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۱)

فرمایا جناب رسول اللہ علیہ وسلم کہ جس نے کسی دشمن کو قتل کیا اور قاتل کے پاس اس امر کی گواہی دینے والے موجود ہوں (کہ اس کو واقعی اسی نے قتل کیا ہے) تو مقتول کا سب سامان قاتل کو ملے گا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس باب میں حضرت عوف بن مالکؓ حضرت خالد بن ولیدؓ حضرت انسؓ اور حضرت سمرۃؓ سے بھی روایت ہے بعض صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے امام اوزاعیؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کا یہی قول ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ امام کو حق حاصل ہے کہ مقتول کے سامان میں سے پانچواں حصہ لے لے حضرت

میں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے حضرت امام سفیان ثوریؒ امام اوزاعیؒ امام مالک بن انسؒ امام ابن مبارکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ یہ فرماتے ہیں کہ گھوڑے سواروں کے لیے تین حصے ہیں ایک حصہ سوار کا اور دو حصے اس گھوڑے کے اور پیدل لڑنے والے کے لیے ایک حصہ۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۱۴/۲۱۳)

(شمار ۱۴۵۶)، (ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۲ و ۱۰۹۳)

حضرت یزید بن ہرمزؓ کہتے ہیں کہ حضرت نجدہ حروریؒ نے حضرت ابن عباسؓ کو خط لکھ کر یہ دریافت کیا کہ غلام اور لونڈی کو بھی مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیا جائے (جبکہ وہ جہاد میں شریک ہوں) یا نہیں حضرت ابن عباسؓ نے حضرت یزیدؓ سے کہا کہ اس کے جواب میں یہ لکھ بھیجو کہ غلام اور لونڈی کا مال غنیمت میں کوئی حصہ مقرر نہیں ہے ان کو کچھ دے دیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ تم مجھ سے یہ دریافت کرتے ہو کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں شرکت کے لیے عورتوں کو لے جایا کرتے تھے اور کیا مال غنیمت میں ان کا کوئی حصہ مقرر تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم البتہ عورتوں کو جہاد میں لے جایا کرتے تھے وہ مریضوں کی تیمارداری کرتی تھیں اور ان کو مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیا جاتا تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا کوئی حصہ مقرر نہیں کیا تھا۔

(انیز یدبن ہرمزؓ مسلم جز مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۶/۱۰۷ شمار ۲۷۹۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۳)

حضرت رافع بن خدیجؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کی تقسیم میں دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیتے تھے۔

حضرت ابوعبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کی طرف پہلے اقدام کرنے والوں کو ایک چوتھائی اور واپس لوٹتے وقت حملہ کرنے والوں کو ایک تہائی (حصہ مقررہ سے) زیادہ دیا کرتے تھے۔ (یعنی اگر کوئی جماعت لشکر میں سے پہل کر کے اٹھتا اور جنگ شروع کرتا تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی مال غنیمت پہلے دیتے اور باقی تین چوتھائی میں وہ سب کے ساتھ شریک ہوتی اور لشکر کے جہاد سے واپس ہوتے وقت جو جماعت آخر میں کفار سے برسرپیکار رہتی اس کو تہائی دیتے اور باقی دو تہائی میں اوروں کے ساتھ اس کو بھی شریک کرتے یہ اس لیے کہ واپس ہوتے وقت جان کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے) اس باب میں حضرت ابن عباسؓ حضرت حبیب بن مسلمہؓ حضرت معن بن یزیدؓ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۱۳ شمارہ ۱۴۶۵ از ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۲)

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے مالوں کو تقسیم کرنے سے پہلے بیچنے سے منع فرمایا ہے اکیونکہ وہ ابھی اس کا مالک نہیں ہوا) اس باب میں حضرت ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۵۱۶ شمار ۱۴۶۸ از ترتیب شریف صہ ۱۰۹۲)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت کو اس طرح تقسیم فرمایا کہ گھوڑے (سواروں) کے لیے دو حصے اور (پیدل) آدمی کے لیے ایک حصہ۔ اس باب میں حضرت مجمع بن جاریہؓ اور حضرت ابن عباسؓ وغیرہ بھی روایت کرتے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس نے مال غنیمت میں سے تقسیم سے پہلے کچھ لے لیا وہ ہم میں سے نہیں ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث سے غریب ہے۔

(انسؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۳ شمار ۱۵۰۶ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۴)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مال غنیمت کی تقسیم کا ارادہ فرماتے تو حضرت بلالؓ کو حکم دیتے کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں۔ چنانچہ وہ مال غنیمت کی تقسیم کا اعلان کر دیتے اور لوگ اپنی غنیمتیں لے آتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے مال میں سے پانچواں حصہ نکال دیتے اور پھر تقسیم فرما دیتے۔ ایک دفعہ ایک شخص خمس نکالنے اور تقسیم کرنیکے بعد بالوں کی رسی لایا۔ اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یہ مال غنیمت میں کی چیز ہے۔ جو ہم کو ملی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا تو نے حضرت بلالؓ کے اعلان کو سُنا تھا، جو اس نے تین بار کیا تھا۔ اس نے کہا، ہاں! پھر تو اس کو اس وقت کیوں نہیں لایا؟ اس نے کچھ عذر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تو اسی حالت پر قیامت کے دن تُو اس کو لے کر آئے گا۔ میں ہرگز ہرگز تجھ سے اس رسی کو نہ لوں گا۔ (عبداللہ بن عمرؓ / ابو داؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۰ شمار ۳۸۱۷ - ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۴)

(رافع بن خدیج رضؓ نسائی، مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۳۱۱ شمارہ ۳۸۰۵ ترتیب شریف ص ۱۰۹۳)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (ایک دن) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے (مجمع) میں کھڑے ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر کیا اور اس کو بڑا (سخت گناہ) ظاہر کیا اور اس کے معاملہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت ظاہر کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ بول رہی ہو (یا) اس کی گردن پر گھوڑا سوار ہو ہنہنا رہا ہو وہ کہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ تیرے لیے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا میں نے تو تجھے (پیغام الٰہی) پہنچا دیا تھا اور اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میری فریاد رسی کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کچھ اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے (پیغام الٰہی) پہنچا چکا اور اس کی گردن پر کپڑے ہوں (جو) ہل رہے ہوں۔ اور وہ کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (میری فریاد رسی کیجئے۔ میں کہہ دوں کہ تیرے لیے میں کچھ اختیار نہیں رکھتا۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۹۷-۱۶ شمارہ ۳۱۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۳ و ۱۰۹۲)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فلاں شخص شہید ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اس کو ایک عبا (چغہ) کی (چوری کی) وجہ سے دوزخ میں دیکھا ہے جو اس نے مالِ غنیمت میں سے چرایا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ! اٹھ کر لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن ہی داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی (چور۔ اچکا۔ خائن) داخل نہ ہوگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ایسا ہی فرمایا (پھر حضرت عمرؓ نے یہ اعلان کر دیا) یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۳ شمارہ ۴۷۹ ۱) ترتیب شریف ص ۱۰۹۴)

بعد حضرت عمار بن یاسرؓ کو بلایا گیا۔ اور اس کو ایک حصّہ دیا گیا۔

(عوف بن مالکؓ / ابوداودؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم

صفحہ ۱۱۹ شمارہ ۳۸۵۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۵)

حضرت ابنِ عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فئے کا مال آتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے اُن لوگوں (غلاموں) کو دیتے۔ جن کو آزاد کیا گیا ہوتا۔

(ابوداودؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۹ شمارہ ۳۸۵۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۵)

حضرت مالک بن اوس بن حدثانؓ کہتے ہیں۔ کہ ایک روز حضرت عمر فاروقؓ نے مال فئے کا ذکر فرمایا۔ اور کہا کہ میں مال فئی کا تم سے زیادہ مستحق نہیں، اور نہ ہم میں سے کوئی شخص اس مال کا کسی دوسرے سے زیادہ مستحق ہے۔ بلکہ کتاب اللہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقسیم کے مطابق ہمارے درجے اور مرتبے ہیں۔ ایک شخص ہے، اس کی قدامت اور ایک شخص ہے، اس کی شجاعت و مشقت و کوشش اور ایک شخص ہے، اس کے اہل و عیال اور ایک شخص ہے، اس کی ضرورت و حاجت (یعنی ہر شخص کو اس کے مرتبہ کے موافق دیا جاتا ہے)

(مالک بن اوس بن حدثانؓ / ابوداودؒ / مشکوٰۃ شریف جلد دوم

صفحہ ۱۱۹ شمارہ ۳۸۶۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۵)

اَلْفَئُ

حضرت عمر بن الخطاب رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ بنو نضیر کا مال و دولت ان چیزوں میں سے تھا۔ جو اللہ سبحانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یونہی (بلا جنگ کے) دیا تھا۔ مسلمانوں نے نہ ان پر گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، (یعنی قبیلۂ بنو نضیر کا مال و دولت مسلمانوں کو یونہی بلا جنگ و جدال کے فئے کے طور پر ہاتھ لگا تھا) اس لئے یہ مال خاص طور پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا۔ سو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس سے) ایک سال تک اپنے گھر والوں کا خرچ چلاتے۔ پھر جو باقی بچ رہتا۔ اسے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں لگا دیتے۔ تاکہ اللہ کے راستہ میں جہاد کا سامان تیار رہو۔ (اور وقت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کر سکیں) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۴۲ شمار ۱۶۱۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۵)

حضرت عوف بن مالک رضؓ کہتے ہیں۔ کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے مالِ فئے آتا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اُسی روز تقسیم فرما دیتے یعنی بیوی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ۔ چنانچہ (ایک مرتبہ) مجھکو بُلایا گیا۔ اور دو حصے مجھ کو مرحمت فرمائے۔ (اس لئے کہ) میری بیوی تھی۔ پھر میرے

حضرت ابن عمر رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے یہود و نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر والوں پر فتح پائی۔ تو اس بات کا ارادہ کیا تھا۔ کہ یہود کو وہاں سے نکال دیں۔ اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر فتحیاب ہوئے، تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔ پس یہود نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی درخواست کی۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انکو وہاں اس شرط پر رہنے دیں۔ کہ وہ وہاں کام کریں۔ اور انہیں آدھے پھل ملیں گے۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہم اس شرط پر تم کو قائم رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے۔ چنانچہ وہ قائم رکھے گئے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو نکال دیا (مقام) تیماء یا اریحا کی طرف۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۷،۸ شمار ۳۸۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۶)

حضرت جریر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ (یعنی چھوٹا سا لشکر) خثعم کی طرف بھیجا (وہاں کے) لوگوں نے سجدہ کے ذریعہ پناہ چاہی۔ (یعنی ڈر کے مارے نماز پڑھنی شروع کر دی، تاکہ مسلمان سمجھ کر قتل نہ کریں) مگر اس لشکر نے اس میں گھس کر جلد جلد انہیں قتل کیا۔ جب یہ خبر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا کہ میں

اَلجزیہ

حضرت معاذؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انکو یمن روانہ فرمایا۔ تو یہ حکم دیا۔ کہ وہ ہر بالغ آدمی سے جزیہ میں ایک دینار لیں یا ایک دینار کی قیمت کا معافری کپڑا جو یمن میں تیار ہوتا ہے۔ (معاذؓ / ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۱۱ شمارہ ۳۸۳۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۶)

حضرت حرب بن عبید اللہؓ اپنے نانا سے اور وہ اپنے والدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ دسواں حصہ (مال و تجارت میں سے) یہود و نصاریٰ پر واجب ہے مسلمانوں پر نہیں۔ (حرب بن عبید اللہؓ / احمدؒ / ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۴۱۱ شمارہ ۳۸۴۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۶)

حضرت بجالہ بن عبدہؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں مناذر (ایک موضع کا نام ہے) میں حضرت جزر بن معاویہؓ کا منشی تھا۔ پس ہمارے پاس حضرت عمر فاروقؓ کا مکتوب آیا۔ کہ دیکھو تمہارے یہاں کون کونسے مجوسی ہیں (کتنے مجوسی ہیں) جو مجوسی ہوں ان سے جزیہ لو۔ کیونکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۱ شمارہ ۴۹۲ / ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۶)

الاَمَانُ

حضرت عبدالرحمٰن بن عمرؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔ (بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۱۱۱ شمارہ ۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۹۸)

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا ہے کہ ہر بے وفا اور عہد شکن کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔ اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن وصحیح ہے۔ (ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۲۲۰ شمار ۱۴۸۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۹۸)

حضرت عمرو بن حمقؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی کو امن دے اور پھر اس کو مار ڈالے اس کو قیامت کے دن بدعہدی کا نشان دیا جائے گا۔ (عمرو بن حمقؓ / شرح السنۃ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمار ۳۸۲۴ / ترتیب شریف صفحہ ۱۹۸)

حضرت نعیم بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

ہر ایسے مسلمان سے بری الذمہ ہوں، جو مشرکوں کے پاس رہے (یعنی ان کے قریب بود و باش اختیار کرے)، لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دونوں کی آگ مقابلہ کرتے ہوئے معلوم نہ ہوگی (یعنی امتیاز نہ رہے گا۔ یا تو ایک مغلوب ہو کر رہے گا یا دوسرا) اس باب میں حضرت سمرۃؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل اور متصل دونوں طریقہ سے مروی ہے۔ امام محمدؒ کو میں نے یہ کہتے سُنا ہے۔ کہ ان میں سے صحیح روایت مرسل ہے۔ حضرت سمرہ بن جندبؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مشرکین کے ساتھ نہ رہو بسو۔ اور نہ ان کے ساتھ صحبت رکھو۔ جو شخص بھی ان کے ساتھ بسا۔ یا ان کے ساتھ اس نے صحبت رکھی وہ انہی کی مانند ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۳ شمار ۱۵۰۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۷)

حضرت سلیم بن عامرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہؓ اور روم والوں کے درمیان ایک میعاد مقررہ تک لڑائی نہ لڑنے کا) معاہدہ تھا حضرت معاویہؓ (اس مدت میں اپنی فوج وغیرہ لے کر) ان کے ملک کی سرحد کے قریب (فوجیں ڈالنے کے لئے آگئے تاکہ جونہی معاہدہ کی مدت ختم ہو، رومیوں کو فوراً لوٹ لیں۔ اس اثنا میں کیا دیکھا۔ کہ ایک شخص کسی جانور پر، یا (راویؓ کا قول ہے کہ) گھوڑے پر سوار ہے، اور کہہ رہا ہے۔ اللہ اکبر وعدہ وفا کرو۔ بیوفائی نہ کرو۔ دیکھتے کیا ہیں۔ کہ یہ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔ تو حضرت عمرو بن عبسہؓ نے فرمایا۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے۔ کہ جس کا کسی قوم سے (میعاد مقررہ تک جنگ نہ کرنے کا) معاہدہ ہو۔ تو وہ اس معاہدہ کو نہ توڑے اور نہ باندھے (یعنی نہ اس کو توڑے اور نہ اس میں تغیر و تبدل کرے) جب تک کہ اس (معاہدہ) کی مدت ختم نہ ہو جائے۔ یا اس کو صاف جواب نہ دیدیا جائے (کہ ہمارے اور تمہارے درمیان جو عہد تھا۔ وہ اب باقی نہ رہا۔ اب ہم تم برابر ہیں) راویؒ کہتے ہیں۔ کہ (یہ حدیث سن کر) حضرت معاویہؓ لوگوں کو لے کر واپس چلے آئے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۱۹ شمار ۱۴۸۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۰۹۹)

دو شخصوں سے فرمایا جو مسیلمہ (مدعی نبوت) کے پاس سے آئے تھے۔ اللہ کی قسم اگر شریعت میں قاصد کو مارنا ممنوع نہ ہوتا تو میں تمہاری گردنیں اڑا دیتا۔

(نعیم بن مسعودؓ/ احمدؒ/ ابوداؤدؒ/ مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۱۰۵ شمار ۳۷۸۷/ ترتیب شریف صفحہ ۱۹۸)

حضرت ام ہانیؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر کے رشتہ داروں میں سے دو شخصوں کو پناہ دی۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ انہوں نے عورت کے پناہ دینے کو درست کہا ہے۔ (یعنی مسلمان عورت بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتی ہے) امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے اور ان دونوں نے عورت اور غلام کی دی ہوئی امان کو جائز رکھا ہے۔ (ترمذی) روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے غلام کی پناہ کو جائز و برقرار رکھا حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی ان کا پناہ دینا ایک ہے خواہ کوئی فرد واحد دے یا پوری قوم) اس کی ذمہ داری انکا سب سے معمولی آدمی بھی لے سکتا ہے (یعنی اگر مسلمانوں کا کوئی معمولی سے معمولی آدمی بھی کسی کافر سے امان دینے کا وعدہ کرلے تو تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ اس کے عہد کا پاس رکھیں) علماء کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو وہ تمام مسلمانوں کی پناہ ہے۔

(ترمذی شریف جلد اوّل صفحہ ۷۱۳ شمار ۱۴۸۵/ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۰)

اور امام احمدؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ شہید پر نماز جنازہ پڑھنی چاہیے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو دلیل میں لاتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر حمزہؓ پر نماز جنازہ پڑھی۔ سفیان ثوریؒ اور کوفہ والوں کا یہی قول ہے، اور امام اسحقؒ بھی اسی کے قائل ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۰ شمارہ ۱۴۱ ۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، لپیٹ دو ان کے خونوں میں (یعنی انہی کپڑوں میں زخم لگے ہوئے دفن کر دو۔) اس لئے کہ کوئی زخم ایسا نہیں ہے۔ جو اللہ کی راہ میں لگا ہے۔ مگر وہ قیامت کے روز آئے گا، بہتا ہوا رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

(عبداللہ بن ثعلبہؓ / نسائیؒ / نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۸ ترتیب شریف ص ۱۱۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، دفن کر دو ان لوگوں کو جو لڑائی میں مارے جائیں ان کے گرنے کی جگہوں میں (جابرؓ / نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۱)

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑا اونٹنی کے فواق کے موافق تو مقرر اس کیلئے بہشت واجب ہوئی۔ (ایک بار اونٹنی کا دودھ دوہ کر پھر دوسری بار دوہنے تک جتنا وقت ہوتا ہے۔ اس کو فواق کہتے ہیں) اور

الشہداء

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس (ذات) کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص اللہ کی راہ میں زخمی نہ ہوگا اور (اللہ اس شخص کو خوب جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے) اگر یہ کہ وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ (اسکے) خون کا رنگ تو مثل خون کے رنگ کے ہوگا اور خوشبو مثل مشک کے خوشبو کے ہوگی۔ (ابو ھریرہؓ/بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲ شمار ۷، ۶ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۰)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر دریافت فرماتے تھے کہ ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے۔ دونوں میں سے جس کیطرف اشارہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو لحد میں آگے رکھتے (یعنی قبلہ کی جانب) پھر فرماتے کہ میں ان سب پر قیامت کے دن شہید (یعنی گواہی دینے والا) ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو ان کے خونوں ہی میں دفن کرنے کا حکم دیا اور ان کو غسل نہ دیا گیا اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے جنازہ پر نماز پڑھی۔ اس باب میں حضرت انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے حضرت جابرؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ شہید پر نماز جنازہ پڑھنے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ شہید پر نماز نہ پڑھیں مدینہ والوں کا یہی قول ہے۔ امام شافعیؒ

حضرت حسنہ بنت معاویہؓ نے اپنے چچا (حضرت سلم بن سلیمؓ) سے روایت کیا۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ بہشت میں کون (کون) ہوگا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میں نبی علیہ السلام ہوں گے، اور بہشت میں شہید ہوں گے اور لڑکے (نابالغ خواہ وہ کسی قوم ومذہب کے ہوں) اور وہ لڑکی بہشت میں ہوگی، جس کو زندہ دفن کیا گیا ہے (ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۸۶ شمار ۳۶۶۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲ ۱۱۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، قتل ہونیکی تکلیف شہید کو صرف اتنی ہوتی ہے، جتنی چیونٹی مچھر وغیرہ کے کاٹنے سے ہوتی ہے یہ حدیث حسن وصحیح غریب ہے۔ (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۴ شمار ۱۵۶۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ سبحانہٗ ان دو مردوں کے حال سے تعجب کرتا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے۔ پھر وہ دونوں جنت میں جاتے ہیں، ایک تو اس وجہ سے، کہ اللہ کی راہ میں لڑ کر مقتول ہو جاتا ہے۔ پھر اللہ قاتل کو بھی توبہ نصیب کرتا ہے۔ اور وہ بھی (اللہ کی راہ میں) شہید ہوتا ہے۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۳۲ شمار ۸۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲)

جس نے شہادت مانگی، اللہ سبحانہٗ سے سچے دل کے ساتھ، پھر وہ مرگیا یا مارا گیا تو اس کو شہید کا ثواب ہوگا۔ اور جو شخص زخمی کیا گیا (یعنی دشمن کے ہتھیاروں سے) اللہ کی راہ میں، یا مصیبت زخم کی پہنچایا گیا غیر دشمن سے (یعنی کہیں گر پڑا یا چوٹ کھائی، مصیبت پہنچی) پس تحقیق وہ زخم آویگا قیامت کے دن مانند اکثر اس چیز کے جو پایا جاتا تھا دنیا میں (یعنی اس حالت میں جیسے کہ وہ زخم بہت تازہ تھا دنیا میں) اس کا رنگ زعفران کا ہوگا، اور بُو اس کی مُشک کی، اور وہ شخص جو نکلا اس کے پھوڑا اللہ کی راہ میں، پس تحقیق اس پھوڑے پر یا پھوڑے والے پر مہر ہوگی شہیدوں کی (یعنی علامت شہیدوں کی ہوگی تاکہ پہچانا جاوے کہ اس نے ترقی دین میں سعی کی تھی، پس دیا جاوے گا ثواب مجاھدین کا)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۶ شمارہ ۲۲۵۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس نے بصدقِ دل شہادت کی دعا مانگی، اللہ سبحانہٗ اسے شہیدوں کے درجہ تک پہنچا دے گا۔ اگرچہ وہ (میدان جنگ میں قتل ہونے کی بجائے) اپنے بچھونے پر مرے۔ یہ حدیث حسن و غریب ہے، اس باب میں حضرت معاذ بن جبلؓ سے بھی روایت ہے۔

(سہل بن حنیفؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۳۲ شمارہ ۱۵۵۵، ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۱)

حضرت مسروقؒ کہتے ہیں۔ کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اس
آیت کے معنی دریافت کئے "ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا
بل احیآء عند ربھم یرزقون" جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے ہیں تم ان کو مردہ
خیال نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا
ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا ہم نے اس کے معنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
سے دریافت کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی روحیں سبز پرندوں
کے جسم میں ہیں اور ان کیلئے عرش الٰہی کے نیچے قندیلیں لٹکائی گئی ہیں۔ وہ بہشت
میں سے جہاں سے ان کا جی چاہے میوہ کھاتے ہیں اور پھر قندیلوں میں چلے جاتے
ہیں اور پروردگار ان کی طرف جھانکتا ہے اور فرماتا ہے تم کو کس چیز کی خواہش ہے
وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں جہاں سے ہمارا جی چاہتا ہے۔ جنت
سے میوے کھاتے ہیں، اللہ سبحانہٗ تین مرتبہ اسی طرح پوچھتا ہے۔ جب وہ
دیکھتے ہیں کہ بار بار ہم سے پوچھا جاتا ہے تو وہ عرض کرتے ہیں اے پروردگار
ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو پھر ہمارے جسموں میں واپس کر دیا جائے تاکہ
تیری راہ میں ہم پھر جہاد و قتال کریں اور دوبارہ شہید ہوں جب اللہ سبحانہٗ دیکھتا
ہے کہ ان کو کسی چیز کی حاجت نہیں تو ان کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(مسروقؒ / مسلمؒ ——— مشکوٰۃ شریف جلد دوم صفحہ ۷۹
شمار ۳۶۱۳ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جمع نہ ہوگا کافر اور اس کا قتل کرنے والا مسلمان دوزخ میں (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۳ شمارہ ۲۲۱۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ دو قطروں اور دو نشانیوں سے بڑھ کر اللہ سبحانہ کے نزدیک کوئی چیز محبوب و مرغوب نہیں (ایک تو) آنسوؤں کا قطرہ جو اللہ کے ڈر سے ٹپکے، اور (دوسرا) خون کا قطرہ، جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے، رہ گئیں دو نشانیاں، تو ایک نشانی وہ ہے جو اللہ کی راہ میں نمودار ہو۔ اور (دوسری) نشانی اللہ کے فرضوں میں سے کسی فرض کے ادا کرنے سے ظاہر ہوئی ہو (جیسے پیشانی پر سجدہ کا نشان وغیرہ) (یہ حدیث حسن غریب ہے) (ابوامامہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۳۴ شمارہ ۱۵۶۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کچھ ذکر شہیدوں کا آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شہید کا خون زمین خشک کرنے نہیں پاتی ہے، کہ اس کی دو بیبیاں آکر اس کو اس طرح اٹھاتی ہیں گویا وہ دونوں بچہ کی دائیاں ہیں، جنہوں نے اپنے شیرخوار بچے کو کسی جنگل میں گم کر دیا ہو، اور ہر ایک بی بی کے ہاتھ میں ایک ایسا جوڑا کپڑا کا ہوتا ہے کہ جو تمام دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوتا ہے۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۲۳۹ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۲)

شبہات اور سوال کرنے سے بچنے والا پاک دامن (۳) اور وہ غلام جس نے
اللہ کی عبادت و اطاعت بحسن وخوبی کی اور ساتھ ہی اپنے مالکوں کی خیر خواہی
بھی کرتا رہا یہ حدیث حسن ہے۔ (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف
جلد اوّل صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۴۶۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہیدوں کی روحیں سبز
پرندوں کے پیٹ میں رہتی ہیں اور جنت کے درختوں کے پھل کھاتی ہیں (یہ حدیث
حسن صحیح ہے) (کعب بن مالکؓ / ترمذیؒ / ترمذی شریف جلد اول
صفحہ ۲۲۹ شمار ۱۴۶۵ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۴)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ شہید چار قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک جید ایمان والا
مومن جو دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کیا گیا یہی وہ شخص ہے
جس کیطرف قیامت کے دن لوگ اپنی نگاہیں اٹھا کر دیکھیں گے۔ آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا (اور بتایا کہ قیامت کے دن لوگ ان شہیدوں کو
اس طرح دیکھیں گے) اور اتنا اونچا کیا کہ ٹوپی گر گئی (راویؒ کہتے ہیں کہ میں
یہ نہیں بتا سکتا کہ اوپر کے راویؒ نے اس سے مراد حضرت عمر فاروقؓ کی ٹوپی لی یا
خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرا وہ
مرد مومن جو جید ایمان رکھتا ہو۔ لیکن جب دشمن سے لڑے تو خوف اور بزدلی کے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو لوگ مارے جاتے ہیں تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ مسلمان جس نے اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا۔ جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مجرب شہید ہے۔ اللہ سبحانہ کے عرش کے نیچے اس کے خیمے میں ہوگا۔ انبیاء علیہ السلام صرف نبوت کے مرتبے میں اس سے بڑھ کر ہوں گے اور ایک وہ مسلمان جس نے اچھے برے (دونوں) کام کئے اور اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کیا جب دشمن سے ملا تو لڑا اور یہاں تک کہ مارا گیا۔ اس کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ممصمص یعنی پاک (شہادت) ہے اس کے گناہ اور خطائیں مٹ گئے۔ (کیونکہ) تلوار سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور جس دروازے سے چاہا جنت میں داخل ہوگیا اور ایک منافق ہے جس نے اپنی جان و مال سے کوشش کی اور جب دشمن سے ملا تو لڑا یہاں تک کہ مارا گیا اور دوزخ میں گیا (کیونکہ) تلوار سے نفاق نہیں مٹتا۔ امام عبداللہ (دارمیؒ) کہتے ہیں جب کپڑا دھویا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے ممصمص یعنی پاک ہوگیا۔ (عتبہ بن عبد سلمیؓ / دارمیؒ / دارمی شریف صفحہ ۳۶۵ شمارہ ۲۴۰۸ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بہشت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے۔ (۱) شہید (۲) حرام اور

قبول کی جاتی ہے (یہ حدیث صحیح غریب ہے) (مقدام بن معدیکربؓ ترمذیؒ

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۳۲۲ شمار ۱۵۶۲ از ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۵)

حضرت جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میرے والدؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے اور ان کے ساتھ مثلہ کیا گیا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیئے گئے تو میں ان کا چہرہ کھول کھول کر دیکھنے لگا میری قوم نے مجھے منع کیا پھر ایک رونے والی کی آواز سنی گئی بیان کیا گیا کہ یہ حضرت عمروؓ کی بیٹی یا حضرت عمروؓ کی بہن ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں روتی ہے یا یہ فرمایا کہ نہ روئے کیوں کہ فرشتے اپنے پروں سے برابر ان پر سایہ کر رہے ہیں (امام بخاریؒ کہتے ہیں (میں نے) حضرت صدقہؒ سے (جو میرے استاد تھے) پوچھا کہ اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ یہاں تک کہ اٹھائے گئے انہوں نے کہا ہاں کبھی کبھی حضرت جابرؓ یہ بھی کہتے تھے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲۹/۳۰ شمار ۹۷ از ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۵)

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ حضرت ام الربیع براءؓ کی بیٹی جو حضرت حارثہ بن سراقہؓ کی ماں تھیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہؓ کی کیفیت بتائیں (اور وہ بدر کے دن مقتول ہوئے تھے ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا) کہ اگر وہ جنت میں ہوں تو میں صبر کروں اور اگر کوئی دوسری

کے مارے اس کا یہ حال ہو کہ جیسے کسی نے اس کے بدن میں خار دار درخت کے نکیلے کانٹے چبھو دیئے ہوں (یعنی بزدلی کی وجہ سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہوں) ایک تیر اسے آکر لگے مگر (اس کے ہوش و حواس اتنے گم ہو گئے ہوں کہ) اسے یہ خبر تک نہ ہو کہ کس نے پھینکا بالآخر وہ تیر کھا کر مر جائے تو یہ دوسرے درجے میں ہے اور ایک وہ مرد مومن ہے جس نے اچھے اور برے دونوں قسم کے عمل کئے پھر دشمن سے لڑا اور اللہ کو سچ کر دکھایا آخر قتل کر دیا گیا یہ تیسرے درجہ میں ہے اور ایک وہ مرد مومن ہے جس نے اپنے نفس پر ظلم و زیادتی کی (یعنی بے کار و لغو کاموں میں مشغول رہا) پھر دشمن سے لڑا پس اللہ کو سچ کر دکھایا۔ یہاں تک کہ قتل کیا گیا۔ پس وہ چوتھے درجے میں ہے (یہ حدیث حسن غریب ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۳۰ شمارہ ۱۵۴۷ از ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہید کی چھ صفات ہیں (یعنی چھ خصلتیں یا چھ انعام ہیں) ۱۔ پہلے حملے یا خون کے فوارے پر بخش دیا جاتا ہے ۲۔ جنت میں اس کے بیٹھنے کی جو جگہ ہے وہ اس کو دکھا دی جاتی ہے۔ ۳۔ عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے اور بڑے اضطراب سے محفوظ رہتا ہے۔ ۴۔ اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ ۵۔ بڑی آنکھ والی بہتر حوروں سے اس کی شادی کی جاتی ہے۔ ۶۔ اس کے ستر قریبی رشتہ داروں کے متعلق اس کی شفاعت

اس پر نماز پڑھی۔ پھر اس کو دفن کیا۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ شہید ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! ۔ اور میں اس پر گواہ ہوں!

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۳۵۰ شمارہ ۲۲۵۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ طاعون میں مرنا شہادت ہے اور پانی میں ڈوب کر مرنا شہادت ہے، اور جہاد میں مارا جانا شہادت ہے، اور شکم کی بیماری میں مرنا شہادت ہے اور بچے جننے کی بیماری میں مرنا شہادت ہے۔

(صفوان بن امیہؓ / دارمیؒ / دارمی شریف صفحہ ۳۶۶ شمارہ ۲۳۸۶
ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۶)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، کہ ایک آدمی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے منبر پر، اس نے عرض کیا۔ فرمایئے اگر میں لڑوں اللہ سبحانہٗ کی راہ میں جم کر اور ثواب کی نیت سے، اور منہ نہ پھیروں لڑائی سے، کیا معاف ہو جائیں گے میرے گناہ۔ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ ہاں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے ایک ساعت ۔ فرمایا ۔ کہاں ہے وہ سائل! وہ آدمی بولا ۔ حاضر ہوں میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ تو نے کیا کہا تھا؟ وہ بولا ۔ کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں ثابت قدم رہ کر ۔ ثواب

بات ہو تو میں ان پر خوب روؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے ام حارثہؓ (ایک جنت کیا) وہ تو جنت کے اندر بہت سی جنتوں میں ہیں اور بے شک تمہارا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۲ شمار ۲، ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۵)

حضرت سمرہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ آج شب میں نے دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور مجھے درخت پر چڑھا لے گئے پھر انہوں نے ایک گھر میں جو نہایت عمدہ اور افضل تھا کہ اس سے عمدہ (مکان) میں نے کبھی نہیں دیکھا مجھے داخل کیا ان دونوں آدمیوں نے (مجھ سے) بیان کیا کہ یہ تو شہدا کا مکان ہے۔

(بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۴۲ شمار ۵، ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۵/۶)

حضرت ابو سلامؓ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے سُنا۔ ایک شخص سے جو صحابی تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ وہ کہتا تھا۔ ہم نے حملہ کیا جہینہ کے ایک قبیلے پر، تو ایک مسلمان نے قصد کیا ایک آدمی کے مارنے کا ان میں سے پھر مارا اس کو تلوار سے، لیکن تلوار نے خطا کی، اور خود اسی کو لگ گئی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لوگو! اٹھو اور خبر لو اپنے بھائی مسلمان کی، لوگ جلدی سے دوڑے اس کی طرف، دیکھا، تو وہ مر گیا ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسی کے کپڑوں اور زخموں میں لپیٹا اور

جس طرح کہ وہ اپنے خون میں لوٹ رہا ہو۔ (ابوالدرداءؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۳۳۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوار ہو دریا میں مگر حج یا عمرے کی نیت سے یا جہاد کی نیت سے (یہ نہی احتیاطی ہے ورنہ تجارت اور سوداگری اور ملاقاتِ احباب کے لئے جہاز میں سوار ہونا درست ہے) کیونکہ سمندر کے تلے آگ ہے، اور آگ کے تلے سمندر ہے (یعنی آفت پر آفت ہے خوف کا مقام ہے) (عبداللہ بن عمروؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲ شمار ۲۴۰۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو دریا میں سوار ہو۔ (حج یا جہاد کے لئے) پھر اس کا سر گھومے اور قے کرے، تو اس کو ایک شہید کا ثواب ہے، اور جو ڈوب جاوے، تو دو شہیدوں کا ثواب ہے۔

(ام حرامؓ / ابوداؤدؒ / ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۵۲۲/۲۳ شمارہ ۲۴۱۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۷)

کے لئے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے۔ کیا بخش دے گا اللہ سبحانہٗ میری خطائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ہاں۔ مگر قرض نہ بخشا جائے گا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ جبریل علیہ السلام نے ابھی کہا مجھ سے چپکے سے

(نسائی شریف جلد دوم صفحہ ۲۶۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۶/۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ دریا کے جہاد کا ایک شہید خشکی کے دو شہیدوں کے برابر ہے۔ اس میں وہ شخص جس کا سر گھوم رہا ہو، خون میں لوٹنے والے کی طرح ہے۔ اور ایک موج سے دوسری موج تک جانے والا ایسا ہے۔ جیسا اللہ کی راہ میں دنیا کا سفر کرنے والا۔ اللہ سبحانہٗ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام کو جانوں کے قبض کرنے پر متعین کیا ہے مگر جو شخص دریا میں شہید ہوا ہو۔ اس کی جان اللہ سبحانہٗ خود اپنے دستِ قدرت سے نکالتا ہے۔ خشکی کے شہید کے ماسوائے قرض کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن دریا کے شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور قرض بھی معاف ہو جاتا ہے۔ (ابو امامہؓ / ابنِ ماجہؒ)

(ابنِ ماجہ شریف صفحہ ۲۳۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، دریا کا ایک جہاد خشکی کے دس جہادوں کے برابر ہے۔ اور دریا میں کسی کے سر کا گھومنا ایسا ہے،

کے درمیان تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی، اور ہم سب نے تکبیر کہی، یعنی دونوں صفوں نے، پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی، اور ہم سب نے تکبیر کہی، یعنی دونوں صفوں نے، پھر قرأت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ اور ہم سب نے (دونوں صفوں نے) رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کے لئے جھکے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف بھی جھکی، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب تھی۔ یعنی پہلی صف۔ اور دوسری صف دشمن کے مقابلہ پر کھڑی رہی، پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کر چکے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ صف کھڑی ہو گئی، جس نے سجدہ کیا تھا، تو پھر دوسری صف سجدے میں جھکی، اور جب اس نے سجدے کر لئے، تو وہ بھی کھڑی ہو گئی، اور پھر دوسری صف پہلی صف کی جگہ اور پہلی صف دوسری صف کی جگہ پر آ گئی۔ اس کے بعد قرأت پڑھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ اور ہم سب نے یعنی دونوں صفوں نے رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا، اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب والی صف نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ جو پہلے کھڑی رہی تھی، اور دوسری صف کھڑی رہی، جس نے پہلے سجدہ کیا تھا۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے فارغ ہو گئے۔ تو دوسری صف نے سجدہ کیا اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم سب نے سلام پھیرا۔

صَلوٰةُ الخَوفِ

حضرت یزید بن رومانؒ صالح بن خواتؓ سے اور وہ اس شخص سے جسنے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں نمازِ خوف پڑھی تھی، نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک جماعت نے صف باندھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (نماز کیلئے) اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی، اور دوسری رکعت اس نے خود پڑھ لی۔ اور اس کے بعد وہ دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی، اور دوسری جماعت واپس آئی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی ایک رکعت نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم التحیات میں بیٹھے رہے، اور اس جماعت نے اپنی دوسری رکعت خود پوری کر لی۔ اور التحیات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے ساتھ سلام پھیرا

(یزید بن رومان صالحؓ / بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۴۔ شمار ۱۳۲۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۰۹)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ خوف پڑھائی۔ پس ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دو صفیں باندھیں۔ اور دشمن ہمارے اور قبلہ

سجدہ کیا۔ انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر جو گروہ دشمن کے ساتھ تھا۔ وہ آیا۔ انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے۔ اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، وہ بھی بیٹھے رہے۔ پھر سلام ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ اور سب لوگوں نے سلام پھیرا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ اور سب لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰-۲۹۱ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۰-۱۱۱۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھی، تو ایک صف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑی ہوئی۔ اور ایک صف دشمن کے سامنے کھڑی ہوئی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت پڑھی پہلے گروہ کے ساتھ پھر دوسرا گروہ آیا، اور ان کی جگہ پر کھڑا ہوا۔ اور یہ دشمن کے سامنے چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ بھی ایک رکعت پڑھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا۔ ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت اکیلے ادا کی۔ پھر سلام پھیر کر چلے گئے دشمن کے سامنے اور پہلا گروہ جو ایک رکعت پڑھ چکا تھا۔ آیا، اور انہوں نے ایک رکعت اکیلے پڑھ کر سلام پھیر دیا۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۸۹ شمار ۱۰۸۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (لڑائی میں) تو پھر نماز کھڑی ہوئی۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے،

(جائز، مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۵۵ شمار ۱۳۲۸، ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۰)

حضرت مروان بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کیا تم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، ہاں! حضرت مروان رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کب؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ جس سال نجد کی لڑائی ہوئی تھی، تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز کیلئے کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک گروہ کھڑا ہوا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے کھڑا ہوا۔ ان کے پیٹھ قبلہ کی طرف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تو سب لوگوں نے تکبیر کہی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اور جو لوگ دشمن کے سامنے کھڑے تھے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی گروہ نے سجدہ کیا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے کھڑا رہا۔ پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ گروہ کھڑا ہوا، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا۔ پھر وہ گروہ دشمن کے سامنے چلا گیا۔ اور جو گروہ دشمن کے سامنے تھا۔ وہ آیا۔ انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہے، پھر وہ رکوع اور سجدہ کر کے جب کھڑے ہوئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کا رکوع کیا انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رکوع کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں نے بھی اللہ کی قسم ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بطحان کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ اور بعد آفتاب غروب ہو جانے کے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر بعد اس کے مغرب کی نماز پڑھی

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۱۱ شمار ۸۸۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۲)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ اللہ جل جلالہٗ نے تمہارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے تم پر حضر میں چار رکعتیں فرض کیں، اور سفر میں دو اور خوف میں ایک۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمار ۱۰۸۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۲)

اور ایک گروہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا۔ اور ایک گروہ دشمن کے سامنے۔ جو لوگ پیچھے تھے ان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا۔ اور دو سجدے کئے پھر وہ چلے گئے، اور ان لوگوں کی جگہ کھڑے ہوئے جو دشمن کے سامنے تھے، اور وہ گروہ آیا۔ اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکوع کیا۔ اور دو سجدے کئے پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا۔ جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے، اور جو دشمن کے سامنے تھے، انہوں نے بھی سلام پھیرا۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۱)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف میں ظہر کی نماز پڑھی۔ کچھ لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھی اور کچھ لوگوں نے دشمن کے سامنے صف باندھی۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا۔ پھر یہ لوگ چلے گئے۔ اور وہ لوگ آئے جو دشمن کے سامنے تھے۔ ان کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیرا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں۔ اور ان اصحاب کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔ اور حسن رضی اللہ عنہ اسی روایت پر فتویٰ دیتے تھے۔ ابوداؤد نے کہا مغرب میں امام کی چھ رکعتیں اور قوم کی تین رکعتیں ہوں گی۔

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۹۰ شمارہ ۱۰۹۰

ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۲ — ۱۱۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ خندق کے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کفارِ قریش کو برا کہتے ہوئے آئے، اور کہنے لگے۔ کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

اَلعُیَادَتْ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ مومن کو جب کبھی کانٹا بھی چبھتا ہے۔ یا اس سے بھی کم مصیبت پہنچتی ہے، تو اللہ سبحانہٗ اس کے بدلہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ اور اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت ابو امامہؓ، حضرت ابو سعیدؓ، حضرت انسؓ، حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت اسد بن کرزؓ، اور حضرت عبدالرحمٰن بن ازہرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت عائشہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے۔ (عائشہ صدیقہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۷۔ شمار ۸۷۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ مومن کو تھوڑی سی تکان یا تکلیف یا رنج یا درد یا غم یا کوئی اور مصیبت، یہاں تک کہ معمولی سی فکر بھی ہوتی ہے، تو اللہ سبحانہٗ اس کی وجہ سے اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کر دیتا ہے۔ اس باب میں یہ حدیث حسن ہے۔ حضرت وکیعؒ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے صرف اسی حدیث میں سنا ہے۔ کہ آئندہ کا غم گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ بعض روایت سے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی مروی ہے۔ (ابو سعید خدریؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۷/۸۸ شمار ۸۷۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۵۰
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

الجنائز

جاتے ہیں۔ اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے تو اللہ سبحانہٗ اس کو غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ تاکہ اس سے گناہوں کا کفارہ ہو سکے (عائشہؓ / احمد)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷/۸ شمارہ ۱۴۶۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۴)

حضرت ثویرؓ اپنے والدؓ سے بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ کہ چلو حضرت حسینؓ (یا حضرت حسنؓ) کی عیادت کریں۔ ہم نے ان کی عیادت کی۔ تو ان کے پاس حضرت ابو موسیٰؓ کو پایا۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا۔ کہ اے ابو موسیٰؓ تم عیادت کے لئے آئے ہو یا ملاقات کی غرض سے؟ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا۔ کہ عیادت کے لئے آیا ہوں! حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے۔ اس پر شام تک ستر ہزار فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اور اس کے لئے بہشت میں ایک باغ ہوگا۔ یہ حدیث حسن وغریب ہے۔ یہ حدیث حضرت علیؓ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔ بعض راویوں نے اس کو موقوف رکھا ہے (یعنی حضرت علیؓ کا اپنا قول بتایا ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۸۸ شمارہ ۸۷۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب مسلمان اپنے بھائی (یعنی مسلمان) کی عیادت کرتا ہے تو جب تک اس کے پاس رہ کر اس کی تسلی د

حضرت شداد بن اوسؓ اور حضرت صنابحیؓ کہتے ہیں۔ کہ وہ دونوں ایک مریض کی عیادت کو گئے۔ اور اس سے کہا، تو نے کیونکر صبح کی۔ اس نے کہا۔ اللہ کا شکر ہے میں نے نعمت الٰہی پر صبح کی، انہوں نے کہا۔ خوش ہو گناہوں کے دور ہونے اور خطاؤں کے معاف ہو جانے سے۔ اس لئے، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو بیماری میں مبتلا کرتا ہوں، اور وہ اس ابتلا پر میری تعریف کرتا ہے، تو وہ اپنے بستر علالت سے ایسا پاک وصاف اٹھتا ہے، جیسا کہ اس کی ماں نے آج ہی اُس کو جنا ہے۔ اور کوئی گناہ اس کا باقی نہیں رہتا۔ اور اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو قید کیا۔ اور مصیبت میں ڈالا۔ اور اس کا امتحان کیا۔ پس اے فرشتو! تم اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل لکھو، جو اس کی صحت کی حالت میں لکھتے تھے۔ یعنی اعمال صالحہ (شداد بن اوسؓ وصنابحیؓ / احمد)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۷ شمار ۱۴۸۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۴/۱۱۱۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب مبتلا کیا جاتا ہے کسی مسلمان کو جسمانی بیماری میں، تو فرشتہ سے کہا جاتا ہے۔ تو اس کے نامۂ اعمال میں وہی عمل صالح لکھتا رہ، جو وہ تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔ پھر اگر شفا دی اس کو اللہ نے تو اس کے گناہوں کو دھوتا اور اس کو پاک کرتا ہے۔ اور اگر اس کو اٹھا لیتا ہے تو بخشتا ہے اُس کو، اور اس پر رحم کرتا ہے۔ (انسؓ / شرح السنۃ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۵ شمار ۱۴۶۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب بندے کے گناہ زیادہ ہو

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۷۹/۷۸ ۲ شمار ۱۴۹۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی شخص کسی مریض کی عیادت کو جاتا ہے۔ تو گویا جنت کے پھل توڑتا جاتا ہے (یا یہ، کہ جنت کے راستے پر چل رہا ہے) جب جاکر بیٹھ جاتا ہے۔ تو اس کو رحمت چھپا لیتی ہے۔ اگر یہ شام کا وقت ہے۔ تو ستر ہزار فرشتے صبح تک اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اگر صبح کا وقت ہوتا ہے۔ تو شام تک ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (علیؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۴ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۵)

تشفی کرتا رہتا ہے) برابر بہشت کے خرفہ یعنی پھلوں اور پھولوں میں رہتا ہے
اس باب میں حضرت علیؓ، حضرت ابو موسےؓ، حضرت براءؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت
انسؓ اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ثوبانؓ کی حدیث حسن ہے۔

(ثوبانؓ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف صفحہ ۱۸۸ شمار ۸۷۶

ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۵/۱۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص بیمار کی عیادت کرتا
ہے، تو ایک فرشتہ آسمان سے پکار کر کہتا ہے۔ تجھ کو دنیا اور آخرت میں خوشی میسّر
ہو۔ اور دنیا اور آخرت میں تیرا چلنا مبارک ہو۔ اور تجھ کو جنت میں ایک بڑا درجہ
حاصل ہو۔ (ابو ھریرہؓ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۰ شمار ۱۴۷۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا
اور محض ثواب حاصل کرنے کی غرض سے مسلمان بھائی کی عیادت کی، تو دور رکھا جاتا
ہے اس کو دوزخ سے ساٹھ برس کی مسافت کی دوری پر (انسؓ / ابو داودؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۴۵۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۵)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے، کہ جب تو کسی مریض کی عیادت کو جائے، تو اس سے کہہ، کہ وہ تیرے لئے دعا
کرے، اس لئے کہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی مانند ہوتی ہے (عمرؓ / ابن ماجہؒ)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نعی "سے بچو، کیونکہ "نعی" جاہلیت کے عملوں میں سے ہے اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ نعی میت کی منادی کرنے کو کہتے ہیں۔ اس باب میں حضرت حذیفہؓ سے بھی روایت ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۱ شمار ۸۹۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۶)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) طاعون کا ذکر کیا۔ تو فرمایا۔ کہ بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر جو عذاب بھیجا گیا تھا۔ یہ اُسی کا بچا ہوا ہے۔ لہٰذا جب کسی زمین میں طاعون پھیلا ہوا ہو، تو وہاں سے مت نکلو، اور جب کسی ایسی زمین میں پھیلا ہوا ہو۔ جہاں تم نہیں ہو تو تم وہاں مت جاؤ۔ اس باب میں حضرت سعدؓ، حضرت خزیمہ بن ثابتؓ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ، حضرت جابرؓ، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہے حضرت اسامہ بن زیدؓ کی حدیث حسن صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۶ شمار ۹۶۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۷ — ۱۱۱۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ "شہید پانچ (قسم کے) ہیں (اول وہ) جو طاعون سے مرے (دوئم وہ) جو پیٹ کی بیماری سے مرے (سوم وہ) جو دب کر مرے (چہارم وہ) جو ڈوب کر مرے (پنجم وہ) جو اللہ کی راہ میں شہید ہو۔"

اس باب میں حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت صفوان بن امیہؓ، حضرت جابرؓ

الجنائز

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ (ایک مرتبہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میرے پاس ایک آنے والا میرے پروردگار کے پاس سے آیا۔ اور اس نے مجھے خبر دی۔ یا یہ فرمایا۔ کہ مجھے بشارت دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرے گا۔ کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں ہو گا۔ میں نے عرض کیا۔ اگرچہ اس نے زنا کیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگرچہ زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷۶ شمار ۱۱۴۷ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کا تحفہ موت ہے۔

(عبداللہ بن عمر رضہ - بیہقیؒ - مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۸۱ شمارہ ۱۵۱۰
ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کا مرنا پیشانی کے پسینے سے ہوتا ہے۔ (یعنی پیشانی کا پسینہ موت کی علامت ہے۔ یا یہ کہ موت کے وقت اس کو صرف پیشانی پر پسینہ آتا ہے) (بریدہ / نسائیؒ)

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۵۳ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۶)

اَلغُسلُ

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی کا انتقال ہوا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ کہ انہیں بیری کے پانی سے طاق غسل دینا۔ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ اگر تم ضرورت سمجھو اور آخری مرتبہ کافور ملا کر (غسل) دینا یا (یہ فرمایا۔ کہ) کچھ کافور۔ پھر جب تم (غسل سے) فارغ ہو جاؤ، تو مجھے اطلاع دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے (تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند ہمیں دیا۔ اور فرمایا۔ کہ اس کو ان کے جسم سے ملا دینا۔ چنانچہ ہم نے ملا دیا۔ پھر ہم نے ان کے بال تین حصے کر کے گوندھ دئے تھے، اور ان کو ان کے پیچھے ڈال دیا تھا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۱ شمار ۱۱۷۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۸)

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ جب ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا۔ اور ہم (اس وقت) غسل دے رہے تھے۔ کہ ان کی داہنی جانب اور ان کے اعضائے وضو سے (غسل کی) ابتدا کرنا۔

بن عتیکؓ، حضرت خالد بن عرفطہؓ، حضرت سلیمان بن صردؓ، حضرت ابو موسیٰؓ، اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایت ہے، حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن و صحیح ہے (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۶ شمارہ ۹۶۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۷)

حضرت ابو اسحٰق سبیعیؒ کہتے ہیں۔ کہ حضرت سلیمانؓ بن صرد نے حضرت خالدؓ بن عرفطہ سے یا حضرت خالدؓ نے حضرت سلیمانؓ سے کہا۔ کیا تم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے نہیں سُنا۔ کہ جس کو اس کے پیٹ نے مار ڈالا۔ (یعنی جو پیٹ کی بیماری سے مر گیا) اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا۔ ان دونوں میں سے کسی ایک نے اپنے ساتھی سے کہا ہاں! (میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے) یہ حدیث اس باب میں حسن و غریب ہے۔ اور علاوہ ازیں دوسرے طریقۂ اسناد سے بھی مروی ہے

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۶ شمارہ ۹۶۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ سفر میں مرنا شہادت ہے

(ابن عباسؓ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل

صفحہ ۲۷۹ شمار ۱۴۹۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۷)

فرماتے ہیں۔ کہ میرا خیال ہے۔ کہ میت کے نہلانے والے پر غسل واجب

نہیں۔ اور اس کے متعلق سب سے کم جو کہا گیا ہے۔ وہ وضو ہے (یعنی

کم از کم اسے وضو ضرور کر لینا چاہیئے) امام اسحقؒ فرماتے ہیں۔ کہ وضو ضروری

ہے۔ امام عبد اللہ بن مالکؒ کہتے ہیں۔ کہ مردہ کو نہلانے والے پر نہ غسل

واجب ہے، اور نہ وضو کی ضرورت ہے۔

(ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ / ترمذیؒ۔ ترمذی شریف

جلد اول صفحہ ۱۹۲ شمار ۹۹۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ جب

صحابہ کرام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا۔ تو انہوں نے

کہا۔ قسم اللہ کی۔ ہم نہیں جانتے۔ کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اتاریں

جیسے مردوں کے ہم کپڑے اتارتے ہیں۔ یا کپڑے پہنے رہنے دیں اور کپڑوں

ہی پر غسل دیں۔ جب ان لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا۔ تو اللہ سبحانہٗ

نے ان پر نیند بھیجی۔ یہاں تک کہ کوئی آدمی ان میں سے نہ رہا۔ مگر اس کی

ٹھوڑی اپنے سینے پر تھی۔ (یعنی اونگھ گیا اور سو گیا) اس وقت ایک بات

کرنے والے کی آواز آئی گھر کے ایک کونے میں سے۔ معلوم نہ ہوا۔ وہ کس

نے آواز دی۔ وہ بات یہ تھی۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے

پہنے پہنے۔ پھر یہ سن کر لوگ اٹھے۔ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۰ شمارہ ۱۱۶۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص کو اس کے اونٹ نے کچل ڈالا۔ اور ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (مقامِ عرفات میں) تھے۔ اور وہ شخص احرام باندھے ہوئے تھا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اس کو غسل دیدو۔ (خواہ خالص) پانی سے اور (خواہ) بیری (کے پانی) سے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیدو۔ اور اس کے (جسم میں) خوشبو نہ لگانا۔ اور اس کا سر بند نہ کرنا۔ کیونکہ قیامت کے دن اللہ سبحانہٗ اسے بحالتِ احرام اٹھائے گا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۲ شمارہ ۱۱۷۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ مردہ کو غسل دینے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اور اس کو اٹھانے سے وضو ضروری ہو جاتا ہے۔ اس باب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوفاً بھی روایت ہے۔ مردے کو غسل دینے والے کے متعلق علماء کی مختلف رائیں ہیں۔ اہلِ علم صحابہؓ و تابعینؒ کی ایک جماعت بتلاتی ہے۔ کہ مردے کو نہلانے کے بعد خود بھی غسل کرنا واجب ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ مُردے کو نہلانے والے پر صرف وضو کرنا واجب ہے۔ امام مالک بن انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ مُردے کو غسل دینے والے کو غسل کرنا میں واجب نہیں سمجھتا۔ بلکہ مستحب سمجھتا ہوں۔ امام شافعیؒ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ امام احمدؒ

الکفن

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے، تو اس کو چاہیئے۔ کہ اچھا کفن دے (جابرؓ/مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۸۸ شمار ۱۵۳۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ زیادہ قیمتی کپڑا کفن میں نہ لگاؤ۔ اس لئے کہ وہ جلد چھین لیا جاتا ہے۔ یعنی جلد خراب و خستہ ہو جاتا ہے۔ (علی المرتضیٰؓ/ابوداودؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۸۹ شمار ۱۵۴۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سُنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی مر جائے۔ اور اس کے وارث مالدار ہوں، تو کفن دیوے حبرہ کا (جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا یمن کا بنا ہوا)

(ابوداود شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۶ شمار ۱۳۹۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ سفید کپڑے پہنا کرو وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں۔ اور انہی میں کفن دیا کرو اپنے مردوں کو۔

کو غسل دیا کرتہ پہنے پہنے۔ تو پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک کرتے سے، نہ اپنے ہاتھوں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اگر پہلے سے مجھے یاد آتا، جو بعد کو آیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیتیں :

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۴-۵۵۳ شمارہ ۱۳۸۴
ترتیب شریف صفحہ ۱۱۱۹)

البکا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر کسی قبر کے پاس ہوا۔ وہ رو رہی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا۔ کہ اللہ سے ڈر اور صبر کر۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷۹ شمارہ ۱۱۶۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس نے (اپنے کسی رشتہ دار کے مرنے کے وقت اپنا) گریبان چاک کیا، اور اپنے گالوں پر تھپڑ مارے اور زمانہ جاہلیت کی سی پکار کی۔ وہ ہم میں سے نہیں (یعنی جس نے اس قسم کی آہ و بکا اور واویلا کیا۔ وہ مسلمان نہیں) یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ (عبداللہ رضؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۳ شمارہ ۹۰۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۱)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی نوحہ کرنے والی عورت اور نوحہ سنانے والی عورت کو۔

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۴۹۵ شمارہ ۱۳۶۱۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۱)

حضرت اسید بن ابی اسید رضی اللہ عنہ ایک عورت سے روایت کرتے ہیں۔ جس نے بیعت کی تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہ ان باتوں میں جن کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا۔ یہ بھی تھیں۔ کہ ہم حضور اقدس

(نمبر ۳ / نسائی / نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۶۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئے گئے یمن کے تین کپڑوں میں، جو روئی کے تھے، نہ ان میں کرتہ تھا نہ عمامہ، (بلکہ ایک آزار تھی اور ایک کفنی اور ایک لفافہ۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ کہ کفن میں یہی تین کپڑے سنّت ہیں۔ اور عمامہ اور قمیص خلافِ سُنّت ہے)

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۶۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۰)

نے فرمایا۔ نہیں (میں نے رونے سے منع کیا) البتہ میں نے دو بیوقوفی اور نافرمانی کی آوازوں سے منع کیا ہے۔ ایک مصیبت کے وقت کی آواز جب منہ نوچے اور گریبان چاک کرے۔ دوسرے شیطان کے رونے کی آواز جس میں لے اور سُر ہو۔ اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام ہے۔ یہ حدیث حسن ہے:

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۵ شمار ۹۱۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۲)

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جنازہ کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے۔ جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی عورت ہو۔

(ابن عمرؓ / احمدؒ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۰۳ شمار ۱۶۴۷ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۲)

حضرت ابو سنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے اپنے بیٹے سنان کو دفن کیا۔ اور حضرت ابو طلحہ خولانیؓ قبر کے کنارے پر بیٹھے ہوئے تھے جب میں نے قبر سے (نکلنے کا ارادہ کیا) تو حضرت ابو طلحہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ کہ اے ابو سنانؓ! کیا میں تمہیں ایک خوشخبری نہ دوں؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں انہوں نے کہا۔ کہ مجھے حضرت ضحاکؓ بن عبد الرحمن نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے ذریعے خبر دی۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کسی بندہ کا بیٹا مرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں۔ کہ تم نے میرے بندہ کے لڑکے کی روح قبض کی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں، ہاں! پھر فرماتے ہیں۔ کہ تم نے اس کے

صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں۔ اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی کو نہ پکاریں،
اور کپڑے نہ پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں۔

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۵۱-۵۵۰ شمارہ ۱۲۶۴ ترتیب شریف ص ۱۱۲۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مردہ کو عذاب ہوتا ہے قبر
میں۔ جب لوگ اس پر نوحہ کہتے ہیں۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۵۹ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب کوئی مرنے والا
مرتا ہے، اور اس پر رونے والا کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ "اے میرے پہاڑ! اے
میرے سردار!" یا اسی طرح کے الفاظ، تو اس پر دو فرشتے مقرر کئے جاتے ہیں، جو
اس کے سینہ میں گھونسے مارتے ہیں۔ (اور کہتے ہیں، کیا تو) ایسا ہی تھا۔

(یہ حدیث حسن وغریب ہے) (ابو موسیٰ اشعریؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۴۱۹ شمارہ ۹۰۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا۔ اور ان کو لے
کر اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ابراہیمؑ اسوقت
حالت نزع میں تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی گود میں لے لیا۔
اور رونے لگے۔ حضرت عبد الرحمٰنؓ نے عرض کیا۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روتے
ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

(ام المؤمنین) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جب کہ
ان کے بھائی کی وفات ہو گئی تھی۔ تو انہوں نے خوشبو منگائی۔ اور اس کو استعمال
کیا۔ اس کے بعد کہا۔ کہ مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی۔ سوائے اس کے کہ میں نے
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ کہ جو عورت اللہ سبحانہٗ پر اور آخرت
پر ایمان رکھتی ہو۔ اُسے جائز نہیں۔ کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے
مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰۵ شمار ۱۱۸۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۳)

دل کے پھل (کی روح) کو قبض کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں۔ ہاں! پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (اس مصیبت عظمیٰ پر) میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں۔ کہ تیری حمد کی اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ (بے شک ہم تیرے ہی ہیں اور بے شک ہم تیری ہی طرف لوٹنے والے ہیں۔) اس پر اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ میرے بندے کے لئے بہشت میں گھر بناؤ اور اس کا نام "بیت الحمد" رکھو (یعنی حمد و شکر کا گھر) یہ حدیث حسن و غریب ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹ شمارہ ۹۲۶ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس مسلمان کے تین لڑکے مر جائیں۔ اور وہ صبر کرے، تو قیامت کے روز وہ لڑکے بچائیں گے۔ اس کو جہنم سے۔ ایک عورت نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر دو مر جائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ بھی: (ابو النضر سلمیؓ / امام مالکؒ)

مؤطا شریف صفحہ ۲۳۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۳)

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کہتی ہیں۔ کہ میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین کے پاس گئی۔ تو انہوںؓ نے کہا۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ کسی عورت کو جو اللہ سبحانہ پر ایمان رکھتی ہو۔ یہ جائز نہیں ہے۔ کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ مگر شوہر پر چار مہینے دس دن (سوگ کرنا چاہیئے) اس کے بعد میں

اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت میں اس کی تعزیت کرتا ہے۔ (اور اس کو تسلی دیتا ہے) اللہ سبحانہ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہنائیگا

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اپنے مصیبت زدہ بھائی کو تسلی دیتا ہے۔ اس کو اسی جیسا اجر عنایت کیا جاتا ہے

(عبد اللہ رضی اللہ عنہ / ابن ماجہ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۹۴ —— ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۴)

التعزیۃ

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت جعفر رضؓ کے مرنے کی خبر سُنائی گئی، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ حضرت جعفر رضؓ کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ ان کے پاس اپنے میں مشغول کرنے والی مصیبت آئی ہے۔

یہ حدیث حسن ہے۔ بعض اہلِ علم مستحب سمجھتے تھے۔ کہ میت کے گھر والوں کے پاس کچھ بھیج دیا جائے۔ کیونکہ وہ مصیبت میں مشغول ہوتے ہیں۔ امام شافعیؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۳ شمارہ ۹۰۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جس نے اس عورت کی تعزیت کی اور دلاسا دیا، جس کا فرزند مر گیا ہو۔ اس کو بہشت میں ایک چادر پہنائی جائے گی۔ (ابو ہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۸ شمارہ ۹۸۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۴)

حضرت عبد اللہ ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ، ابن عمر رضؓ ابن حزم رضؓ اپنے والدؒ کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص

ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری سے انکار کیا۔ جب جنازہ سے فارغ ہو کر لوٹے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جانور پر سوار ہوئے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی۔ (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کیوں سوار نہ ہوئے تھے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے جنازہ کے ساتھ فرشتے پا پیادہ جا رہے تھے، اس واسطے میں سوار نہیں ہوا۔ کہ وہ پاؤں سے چلتے تھے۔ جب فرشتے چلے گئے، تو میں سوار ہو گیا۔

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۵ شمار ۱۴۲۰ از ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۵)

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے ہمراہ جانے سے ممانعت کر دی گئی تھی۔ مگر کوئی سخت تاکید (کے ساتھ ممانعت) نہیں کی گئی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۸۵ شمار ۱۱۸۶ از ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۶)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا۔ اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا۔ ہم کو حکم دیا تھا جنازوں کے ہمراہ جانے کا۔ اور مریض کی عیادت کرنے کا۔ اور دعوت کے قبول کرنے کا، اور مظلوم کی مدد کرنے کا، اور قسم کے پورا کرنے کا۔ اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور ہمیں منع فرمایا تھا چاندی کے برتن (کے استعمال) سے اور سونے کی انگوٹھی اور حریر

اَلْجَنَازَہْ

جب میت کو چار پائی پر رکھو، یا اُسے اٹھاؤ :

بِسْمِ اللّٰہِ	۱ بار
اللہ کے نام کے ساتھ	

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "جو شخص میت کو چار پائی پر رکھے، یا اُسے اٹھائے، تو "بِسْمِ اللّٰہ" کہے۔

(ابن عمرؓ / ابن ابی شیبہؒ موقوفاً ـ حصن حصین صفحہ ۳۹۰ - ۳۹۱)

(از ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے۔ نہ اس کے پیچھے آواز ہو (رونے چلانے والوں کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے (ابوہریرہؓ / ابوداؤدؒ)

(ابوداؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۶۳ شمارہ ۱۴۱ از ترتیب شریف صـ ۱۱۲۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لئے ایک جانور لایا گیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے

گیا۔ کہ قیراط کیا چیز ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جیسے دو بڑے پہاڑ

(ابوہریرہؓ / بخاریؒ ۔ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۶۹۵ شمارہ ۱۲۲۷)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۷ ۔ ۱۱۲۶)

حضرت ابومہزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ میں حضرت ابوہریرہؓ کے ساتھ دس سال رہا ہوں۔ ایک مرتبہ میں نے ان کو یہ کہتے سُنا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے۔ کہ جو جنازہ کے پیچھے چلا، اور اسے تین بار اٹھایا۔ تو اس کے ذمے جنازہ کا جو حق تھا۔ وہ اس نے ادا کر دیا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے روایت کی ہے، اور اسے مرفوع نہیں کیا۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۲ شمارہ ۹۴۶ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۷)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حکم دیا۔ کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ مسجد میں سے ہو کر ان کے حجرہ پر سے جائے تا کہ میں دعا کروں ان کے لئے، سو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ تب کہا آپؓ نے، کیا جلدی لوگ بھول گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہیلؓ بن بیضا پر نماز نہیں پڑھی مگر مسجد میں۔

(مؤطا شریف صفحہ ۲۲۶ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ

دیباج و قز اور استبرق (کے پہننے) سے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۷۶ شمارہ ۱۱۴۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جب تیرے قریب سے کسی یہودی یا نصرانی یا مسلمان کا جنازہ گذرے، تو کھڑے ہو جاؤ۔ تم جنازہ کے (ادب و احترام کے لئے) کھڑے نہیں ہوتے، بلکہ ان فرشتوں کیلئے کھڑے ہوتے ہو۔ جو جنازہ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (ابو موسیٰؓ / احمدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۴ شمارہ ۱۵۸۳ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو، جو شخص ساتھ جائے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے۔

(ابو سعیدؓ / نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے رہو، حتّٰی کہ جنازہ آگے نکل جائے۔ یا زمین پر رکھا جائے۔

(عامر بن ربیعہ عدویؓ / نسائیؒ۔ نسائی شریف جلد اول صفحہ ۱۷۴)

(ترتیب شریف صفحہ —— ۱۱۲۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص جنازے کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ اس کی نماز پڑھ لے، تو اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس کے ہمراہ رہے یہاں تک کہ وہ دفن کر دیا جائے، تو اسے دو قیراط، عرض کیا

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور اسے مرد اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں۔ تو اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے، کہ مجھے جلدی لے چلو۔ اور اگر صالح نہیں ہوتا۔ تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے۔ مجھے کہاں لئے جاتے ہو، اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے، سوائے انسان کے۔ اور اگر انسان اس کو سُن لے۔ تو (فوراً) مر جائے

(ابو سعید خدریؓ / بخاریؒ ۔ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹۳ شمارہ ۱۲۱)

(ترتیب شریف ۔ صفحہ ۱۱۲۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک جنازہ نکلا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی (اچھا شخص تھا) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہو گئی۔ پھر دوسرا جنازہ نکلا۔ لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ماں باپ میرے، ایک جنازہ گذرا، لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واجب ہو گئی پھر دوسرا جنازہ نکلا، لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واجب ہو گئی (اس سے کیا مراد ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کی تم نے تعریف کی۔ اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ اور جس کی تم نے برائی کی، اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ اور تم اللہ کے گواہ ہو،

عنہ پر نماز پڑھی گئی مسجد میں (جمہور علماء کے نزدیک نماز جنازہ مسجد میں درست ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک مکروہ ہے)

(مؤطا شریف صفحہ ۲۲۶۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جنازہ جلدی جلدی لے چلو۔ اگر وہ اچھا ہوگا، تو اچھے کی طرف لے چلوگے، اور اگر وہ برا ہوگا، تو اپنی گردن سے اتار پھینکوگے۔

اس باب میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے۔ (ابوہریرہؓ/ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۶ شمار ۹۲۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، سوار جنازے کے پیچھے چلے، اور پیدل جہاں چاہے رہے، اور بچے پر نماز پڑھی جائے۔

(مغیرہ بن شعبہؓ/نسائیؒ/نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۷۶)

(ترتیب شریف ـــ صفحہ ۱۱۲۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جنازہ متبوع ہے، تابع نہیں ہے۔ جو شخص جنازے سے آگے چلے گا، وہ جنازہ کے ساتھ شمار نہیں کیا جائے گا۔ (عبداللہ بن مسعودؓ/ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۰۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۷)

الصَّلٰوۃ علیٰ الجَنائز

حضرت ابو غالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرد کے جنازے کی نماز پڑھی۔ تو حضرت انسؓ اس مرد کے سرہانے کی طرف کھڑے ہوئے، پھر لوگ قریش کی ایک عورت کا جنازہ لائے، اور کہا، کہ ابو حمزہؓ، اس پر نماز پڑھو۔ (یعنی اس کی نماز جنازہ پڑھاؤ) تو وہ تابوت کے وسطی حصہ کے سامنے کھڑے ہوئے۔ اس پر حضرت علاء بن زیادؓ نے ان سے کہا۔ کہ کیا تم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے جنازہ کی نماز میں اسی حصہ کے سامنے کھڑے ہوئے ہوں، جس کے مقابل آپ کھڑے ہوئے ہیں۔ (یعنی درمیانی حصہ کے مقابل) اور مرد کے جنازے کے اسی حصے کے مقابل کھڑے ہوئے ہوں، جس حصہ کے مقابل آپ اس مرد کی نماز میں کھڑے ہوئے (یعنی مرد کے سر کے مقابل) حضرت انسؓ نے فرمایا۔ ہاں! اور فارغ ہونے کے بعد فرمایا۔ کہ اسے اچھی طرح یاد کرلو۔ اس باب میں حضرت سمرہؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث حسن ہے۔ بعض علماء اسی کی طرف گئے ہیں

زمین ہیں۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۷۴ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۸)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک مردہ شخص کا ذکر برائی سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مردوں کا ذکر مت کرو۔ مگر بھلائی سے۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۷۵ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، برا مت کہو مردوں کو۔ وہ تو پہنچ گئے اپنے عملوں کو

(عائشہ صدیقہؓ / نسائیؒ — نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۷۵)

(ترتیب شریف — صفحہ ۱۱۲۸)

(موطا شریف صفحہ ۲۲۶/۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۰)

حضرت نافعؓ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے۔ کہ جنازہ کی نماز بغیر وضو کے کوئی نہ پڑھے۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۰)

امام مالکؒ نے پوچھا حضرت ابنِ شہاب رضی اللہ عنہ سے۔ کہ جس شخص کو بعض تکبیریں جنازہ کی ملیں، اور بعض نہ ملیں وہ کیا کرے؟ کہا جس قدر نہ ملیں، ان کی قضا کرے

(موطا شریف صفحہ ۲۲۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ "بچہ جب تک پیدا ہونے پر نہ روئے، تب تک بچہ کی نہ نماز جنازہ پڑھی جائے اور نہ وہ (ترکہ کا) وارث ہو۔ اور نہ اس کے ترکہ کا کوئی وارث ہو"۔ اس حدیث میں لوگ مضطرب ہیں۔ (یعنی مختلف ہیں) بعضوں نے اسے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع کیا ہے۔ اور بعضوں نے اسے حضرت جابرؓ تک موقوف رکھا ہے اور یہ موقوف روایت مرفوع روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ بعض علماء اسی حدیث کی طرف گئے ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہے۔ کہ جب تک بچہ پیدا ہونے کے بعد نہ روئے (یعنی کوئی ایسی بات اور ایسی حرکت نہ کرے، جس سے اس کا زندہ ہونا معلوم ہو) تب تک بچہ پر نمازِ جنازہ نہ پڑھیں۔ امام سفیان ثوری اور

امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۹ شمار ۹۳۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۹)

(اور جو شخص (امام) کہ نماز پڑھے، وہ میت کے سینے کے برابر کھڑا ہو)

(شرح وقایہ نور الہدایہ صفحہ ۱۶۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۹)

حضرت سمرہؓ بن جندب سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت کے جنازہ کی، جو اپنی حالتِ نفاس میں مرگئی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جنازے کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

(ابو داؤد شریف جلد دوم صفحہ ۵۷۲ شمار ۴۳۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۲۹)

حضرت عطا بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمارؓ کے سامنے ایک جنازہ آیا لڑکے کا اور ایک عورت کا، تو انہوں نے لڑکے کو لوگوں کے قریب رکھا اور عورت کو اس کے پیچھے اور دونوں پر نماز پڑھی۔ اس وقت لوگوں میں حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابو قتادہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا یہی سنت ہے

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۸۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۰)

امام مالکؒ کو پہنچا۔ کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے عورتوں اور مردوں پر ایک ایک بار میں تو مردوں کو امام کے نزدیک رکھتے تھے اور عورتوں کو قبلہ کے نزدیک۔

کے لئے کوئی چیز چھوڑ رکھی ہے؟ اگر لوگ کہتے جی ہاں، اس نے اتنا مال چھوڑا ہے، کہ اس کا قرض بخوبی ادا ہو جائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھ لیتے، اور اگر ایسا نہ ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (دوسرے مسلمانوں سے فرما دیتے، کہ تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو، پھر جب اللہ سبحانہٗ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتوحات کے دروازے کھول دئے، (اور مالِ غنیمت خوب آیا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر فرمایا۔ کہ میں مسلمانوں کے لئے خود ان سے بھی زیادہ مہربان و خیر خواہ ہوں، تو جو مومن مر گیا۔ اور اپنے پر قرض چھوڑ گیا۔ تو اس کا ادا کرنا میرے ذمہ ہے۔ اور اگر وہ کوئی مال چھوڑ گیا، تو وہ اس کے وارثوں کا ہے (میں اس میں سے نہیں لونگا)

(یہ حدیث حسن و صحیح ہے)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۷ شمار ۹۴۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۱)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص لایا گیا، تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم لوگ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ (میں نہیں پڑھتا کیونکہ) اس پر قرض واجب ہے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا، کہ یہ قرض مجھ پر ہے۔ (یعنی اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وفا

امام شافعیؒ کا یہی قول ہے (جابرؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۹ شمار ۹۳۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۰/۱۱۳۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو مار ڈالا، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، یہ حدیث حسن ہے، اور علماء کا اس میں اختلاف ہے، بعض علماء فرماتے ہیں، کہ جو قبلہ کی طرف نماز پڑھتے ہوں، ان سب کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے۔ اور خودکشی کرنے والے کی بھی پڑھی جائے۔ سفیان ثوریؒ اور امام اسحٰقؒ اسی کے قائل ہیں۔ امام احمدؒ فرماتے ہیں۔ کہ خودکشی کرنے والے کے جنازہ پر امام نماز نہ پڑھے، اس کے سوا اور لوگ پڑھ سکتے ہیں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۷ شمار ۹۷۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۱)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے۔ وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا۔ اور جو شخص اپنے زخم مار لیتا ہے۔ وہ دوزخ میں برابر اپنے زخم مارا کرے گا۔ (ابوہریرہؓ / بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۰۵ شمارہ ۱۲۶۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نمازِ جنازہ کے لئے) اگر ایسا وفات شدہ آدمی لایا جاتا، جس پر قرض ہوتا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے، کہ اس نے اپنا قرض ادا کرنے

حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص خیبر میں مرگیا، تو حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحابہؓ سے، تم اس پر نماز پڑھ لو (میں نہیں پڑھتا) اس نے اللہ کی راہ میں چوری کی، جب ہم نے اس کا اسباب دیکھا، تو ایک نگینہ پایا یہود کے نگینوں میں سے۔ جس کی قیمت دو درم کی بھی نہ تھی۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۰۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۲)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک قبر کے سہارے بیٹھے دیکھا، تو فرمایا، تو اس قبر والے کو اذیت نہ دے یا یہ فرمایا، کہ اس کو ایذا نہ دے (عمرو بن حزمؓ / احمدؒ) (مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۸ شمارہ ۱۶۱۷ ترتیب شریف صفحہ ۳۳/۱۱۳۲)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے کہا، تین ساعتیں ایسی ہیں، جن میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے ہم کو نماز پڑھنے سے یا مردے کو دفن کرنے سے، ایک تو جس وقت آفتاب نکلتا ہو۔ یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور ایک ٹھیک دوپہر کو، یہاں تک کہ آفتاب ڈھل جائے، اور ایک جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے۔ (نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۹۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۳)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت کریبؓ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابنِ

کے ساتھ؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ہاں!۔ وفا کے ساتھ! (یعنی میں پورا پورا ادا کر دوں گا) تب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی۔ اس باب میں حضرت جابرؓ، حضرت سلمہ بن اکوعؓ اور حضرت اسماء بنت یزیدؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت حسن و صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۷ شمار ۹۷۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (دوسرے طریق سے) روایت ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہے۔ جب تک کہ اس کی طرف سے قرضہ کو ادا نہ کر دیا جائے۔ یہ حدیث حسن ہے (ابوہریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۹ شمار ۹۸۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۹۸۲)

عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ کہ لعنت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد پر جو کفن چرائے اور اس عورت پر جو کفن چرائے

(موطا شریف صفحہ ۲۲۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۲)

امام مالکؒ کو پہنچا۔ کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں۔ کہ میت مسلمان کی ہڈی توڑنا ایسا ہے، جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنا۔

(موطا شریف صفحہ ۲۲۴/۲۲۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۲)

یہ حدیث محمد بن اسحٰقؒ سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے حضرت ابراہیمؒ بن سعد کی روایت میں حضرت مرثدؓ اور حضرت مالکؓ بن ہبیرہ کے درمیان ایک اور شخص بھی داخل ہے۔ اور وہی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۸ - ۱۹۹ شمار ۹۳۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو کوئی مسلمان مرے پھر اس کے جنازے پر ایک جماعت مسلمانوں کی نماز پڑھے، جن کا شمار سو تک ہو، اور وہ اُس کی سفارش کریں، اللہ کے پاس تو اللہ ان کی سفارش قبول کریگا۔

(عائشہ صدیقہؓ / نسائیؒ / نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۸۷)

(ترتیب شریف — صفحہ ۱۱۳۴)

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی (بادشاہ) کی نماز جنازہ پڑھی، تو چار مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا۔ اس باب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابن ابی اوفیؓ، حضرت جابرؓ، حضرت انسؓ اور حضرت یزیدؓ بن ثابت، سے بھی روایت ہے، حضرت یزیدؓ بن ثابت، حضرت زیدؓ بن ثابت کے بڑے بھائی ہیں۔ جو جنگِ بدر میں شریک ہوئے، اور حضرت زید بن ثابتؓ بدر میں شریک نہیں ہوئے، حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن و صحیح ہے اور اکثر صحابہؓ و تابعینؒ کا اسی پر عمل ہے، اور ان کی رائے ہے، کہ نماز جنازہ کی چار

عباسؓ نے بیان کیا، کہ ان کا بچہ مقام قدید یا عسفان میں (یہ دونوں مقام مکّہ کے قریب واقع ہیں) مرا۔ انہوں نے کہا، اے کریبؓ! دیکھ نماز کے لئے کتنے آدمی جمع ہوئے ہیں؟ حضرت کریبؓ کہتے ہیں۔ کہ میں نے باہر نکل کر دیکھا۔ تو بہت سے آدمی جمع تھے، میں نے حضرت ابن عباسؓ کو اس کی خبر دی، تو انہوں نے پوچھا، تیرے خیال میں یہ لوگ چالیس ہونگے، میں نے عرض کیا، ہاں! انہوں نے کہا۔ اچھا جنازہ نکالو۔ اس لئے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا ہے، کہ جب کسی مسلمان کی میت پر چالیس۴۰ آدمی ایسے جمع ہو جائیں، جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں (یعنی اس میت کے جنازہ پر نماز پڑھیں) تو قبول کرتا ہے اللہ ان کی شفاعت کو میت کے حق میں (کریبؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۱/۹۲ شمار ۱۵۶۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۳)

حضرت مرثد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضرت مالک بن ہبیرہؓ جب کسی میت پر نماز پڑھتے، اور آدمی کم ہوتے، تو تین صفوں میں ان کو بانٹ دیتے، پھر فرماتے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ جس پر تین صفوں نے نماز پڑھی، تو اس پر اللہ نے (جنت) واجب کر دی۔

اس باب میں حضرت عائشہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت میمونہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے، حضرت مالک بن ہبیرہؓ کی حدیث حسن ہے۔

نمازِ جنازہ یوں پڑھو :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (مثل تکبیر تحریمہ کانوں تک ہاتھ اٹھاکر)

اللہ سب سے بڑا ہے

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ

اے اللہ! تو تمام عیب سے پاک ہے اور تیری تعریف (بجا) ہے اور

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

تیرا نام بابرکت ہے اور تیری بزرگی بلند مرتبت ہے اور تیری

وَجَلَّ ثَنَآؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط ابار

تعریف بزرگی والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں

(بغیر ہاتھ اٹھائے) کہو :

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ابار

اللہ سب سے بڑا ہے

پھر (درود شریف)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى

اے اللہ درود بھیج محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

تکبیریں ہیں۔ سفیان ثوریؒ، امام مالکؒ، امام ابن مبارکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحٰقؒ کا یہی قول ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۹۷ شمارہ ۹۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۴)

حضرت یزید بن ثابتؓ سے روایت ہے۔ وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے، ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تازی قبر دیکھی۔ پوچھا، یہ کیا ہے، لوگوں نے عرض کیا۔ یہ فلانی عورت ہے، فلاں لوگوں کی لونڈی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پہچان لیا۔ یہ دوپہر کو مر گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے تھے، اور سو رہے تھے، ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جگانا اچھا نہ معلوم ہوا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، اور لوگوں نے صف باندھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی چار بار۔ پھر فرمایا جو کوئی تم میں سے مرے میری زندگی میں، تو مجھے خبر کرنا، اس لئے کہ میری نماز اس کے لئے رحمت ہے۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۹۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۴)

پھر یہ دُعا پڑھو (اگر میّت بالغ مرد یا عورت ہو)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا

اے اللہ ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں ہمارے

وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا

حاضر ہمارے غائب ہمارے چھوٹے ہمارے

وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا

بڑے ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ

اے اللہ تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام

عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ

پر زندہ رکھ اور جسے موت دے تو اسے ایمان

مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ۱ بار

پر موت دے

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے کہو :

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۱ بار

اللہ سب سے بڑا ہے

ایسی ہی حضرت ابوہریرہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہے۔ مگر اس میں یہ الفاظ بڑھا دئے ہیں۔ اللّٰھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان۔

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى

کی آل پر۔ جس طرح تو نے درود بھیجا ابراہیم (علیہ السلام)

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

پر اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ

بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے اے اللہ برکت

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ

نازل کر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ

کی آل پر جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم (علیہ السلام) پر

وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

اور ابراہیم (علیہ السلام) کی آل پر بے شک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۱ بار

تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے

بغیر ہاتھ اٹھائے کہو

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے

نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھو :

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ

اے اللہ فلاں بن فلاں تیرے

فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ

ذمہ اور تیری پناہ میں ہے (ایمان لاکر)

فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ

تیرے عہد و پیمان پر مرا تو اسے قبر کے فتنے اور دوزخ کے

النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ

عذاب سے بچا اور تو ہی اپنا وعدہ پورا کرنے والا

وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ

اور حق کا مالک ہے اے اللہ اس میت کو بخش دے

وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ

اور اس پر رحم فرما بے شک تو ہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ط ابار

رحم کرنے والا ہے

(یا) نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ

اے اللہ تو اس عورت کا رب ہے اور تو ہی نے

[Handwritten marginal notes, largely illegible: references to مشکوٰۃ شریف، ابوداؤد، ابن ماجہ; اللھم انت ربھا وانت خلقتھا وانت ھدیتھا ...]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کی نماز پڑھتے تو یوں دعا کرتے: اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا ...الخ

ابوداؤد، احمد، ترمذی، ابن ماجہ

مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۱۵۷۴

ترغیب شریف صفحہ ۱۱۳۸

یا نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھو :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ

اے اللہ! ہمارے زندہ و مردہ ہمارے

شَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا

حاضر و غائب ہمارے چھوٹے اور

وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا

بڑے ہمارے مرد اور عورت کی مغفرت

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ

فرما اے اللہ ہم میں سے جس کو زندہ رکھے اسے اسلام

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ

پر زندہ رکھ اور جس کو تو اٹھائے اسے

مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَى الْاِیْمَانِ ط

ایمان پر اٹھا

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا

اے اللہ ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس

تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ ۱ بار

کے بعد فتنہ میں نہ ڈال

یا

(۱۱) نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھو :

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ
اے اللہ (یہ) تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا

كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
گواہی دیتا تھا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ
نہیں اور محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے

رَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ
اور رسول ہیں اور تو اسے مجھ سے زیادہ جانتا

مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ
ہے اگر (یہ) نیک ہو تو اس کی نیکی

اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ
زیادہ کر اور اگر گنہگار ہو تو اس کی

وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا
بخشش فرما اور ہمیں اس کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اس

بَعْدَهٗ ابار
کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈال

(۱۱)

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے :- اللھم عبدک وابن عبدک کان یشھد ان لا الٰہ الا اللہ ... الخ

اخرجه ابو یعلیٰ / ابن حبان عن ابوہریرہ
حصن حصین صفحہ ۲۹۷/۹۳
ترغیب و ترہیب صفحہ ١١٣٩

خَلَقْتَهَا وَ اَنْتَ هَدَيْتَهَا اِلَى

اسے پیدا کیا اور تو ہی نے اس کو اسلام کی طرف ہدایت

الْاِسْلَامِ وَ اَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا

کی اور تو ہی نے اس کی روح قبض کی

وَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا

اور تو ہی اس کے ظاہر و باطن سے زیادہ باخبر ہے

جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا ۔ ا بار

ہم اس کی سفارش کرنے آئے ہیں (تو اپنے فضل و کرم سے) اس کی مغفرت فرما

(یا) نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھو :

ؔ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ

اے اللہ! یہ تیرا بندہ اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے

اِحْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ اَنْتَ

تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب

غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ

دینے سے بے پرواہ ہے۔ اگر (یہ) اچھا ہو

مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ

تو اس کی اچھائی زیادہ کر اور اگر برا ہو

مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔ ا بار

تو اس سے درگذر فرما

ؔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللّٰھم عبدک و ابن امتک احتاج الی رحمتک ... الخ

بحوالہ یرین دلائل الاحکام، حصن حصین صفحہ ۹۳-۳۹۲، ترتیب شریف صفحہ ۱۱۳۶/۳۹

اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو، تو نماز جنازہ میں

یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ

اے اللہ بنا اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رو اور

لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا

بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور اس کو ہمارے لئے سفارش

شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ؕ ا بار

کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

اگر میت نابالغہ لڑکی کی ہو تو نماز جنازہ میں

یہ دُعا پڑھو

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا

اے اللہ بنا اس (لڑکی) کو ہمارے لئے پیش رو اور بنا اس کو

لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا

ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے

شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً ؕ ا بار

سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی

نمازِ جنازہ میں یہ دُعا پڑھو :

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَ

اے اللہ اسے بخشش دے اور اس پر رحمت کر اور

عَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَ اَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَ

اسے نجات دے اور اس کی خطا معاف فرما اور اس کی اچھی مہمانی

وَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَآءِ وَ

کر اور اس کا ٹھکانا عمدہ بنا اور اس کی قبر کشادہ کر اور اسے پانی اور

الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا

برف اور اولے سے دھو کر خطاؤں سے اس طرح پاک و

کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ

صاف کر دے جس طرح تو کپڑے کو میل کچیل سے صاف

الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ

کر دیتا ہے اور اس کو دنیا کے گھر سے بہتر گھر اور اس

وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا

کے گھر والوں سے بہتر گھر والے اور دنیا کی بیوی سے اچھی

مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَنَجِّہٖ مِنَ

بیوی بدل دے اور اسے بہشت میں داخل کر اور دوزخ سے نجات

النَّارِ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَبَارَ

دے یا عذاب قبر سے بچا لے

حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھتے تھے ایک میت پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اللہم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ ... الخ

حضرت عوف نے کہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا سن کر میں نے آرزو کی کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا (دو یہی دعا سے سرفراز ہوتا)

نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۸۵ [illegible] شریف صفحہ ۱۱۳۰

وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى

اور اسی سے (قیامت کے دن) تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے

بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى

اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۱ بار

وسلم کے دین پر (اسے دفن کرتا ہوں)

جب میت کے دفن سے فارغ ہو جاؤ تو قبر پر کھڑے ہو کر

۱۔ اللہ سے اپنے بھائی کیلئے مغفرت چاہو

۲۔ اس کے ثابت قدم رہنے کی دُعا کرو

میت کو دفن کر چکنے کے بعد قبر پر یہ پڑھو:

سورۃ البقرۃ آیات ۱ تا ۵ ۱ بار

سورۃ البقرۃ آیات ۲۸۵ تا ۲۸۶ ۱ بار

اَلدَّفْنُ

جب میّت کو قبر میں داخل کرو، تو کہو :

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ
اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے (حکم کے) ساتھ اور رسول اللہ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ۱بار
صلی اللہ علیہ وسلم کے مذہب پر

بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی سُنَّۃِ
اللہ کے نام سے اور اس کے حکم سے اور رسول اللہ صلی اللہ

رَسُوْلِ اللّٰہِ ۱بار
علیہ وسلم کی سنت پر

جب میّت کو قبر میں رکھو، تو کہو :

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ
لوگو! اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے، اور اس کے ساتھی (اس کو دفن کر کے) واپس ہونے لگتے ہیں (مردہ کو اس وقت ایسا ادراک ہوتا ہے کہ) وہ اُن کے جُوتوں کی آواز کو سُنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔ اور اسے بٹھلاتے ہیں۔ پھر اس سے پوچھتے ہیں؛ کہ تو اس شخص یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کیا کہتا تھا؟ پس (اگر) وہ کہہ دیتا ہے، کہ میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں۔ تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا، دیکھ۔ اس کے عوض میں اللہ سبحانہٗ نے تجھے جنت کا ایک مقام دیا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، کہ وہ دونوں مقامات کو دیکھ لیتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق ۔ تو وہ یہ جواب دیتا ہے۔ کہ میں کچھ نہیں جانتا، جو کچھ دوسرے لوگ کہتے تھے، وہی میں بھی کہہ دیتا تھا۔ پس اس سے کہا جائے گا۔ کہ نہ تو تُو نے عقل کے ذریعے پہچانا اور نہ نقل (فہمائش) کے ذریعہ۔ اس کے بعد لوہے کی ہتھوڑی سے ایک ضرب اس کے دونوں کانوں کے درمیان میں ماری جائے گی۔ جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ مارے گا۔ کہ اس کے قریب کے تمام ذی حس اس چیخ کو سنیں گے علاوہ انسانوں اور جنوں کے۔

میت کو جب دفن کر چکو، تو قبر پر کھڑے ہو کر کہو

یَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۳ بار

اے فلاں کہہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

یَا فُلَانُ قُلْ رَبِّیَ اللّٰہُ وَدِیْنِیَ الْاِسْلَامُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ ۱ بار

اے فلاں کہہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم میرے نبی ہیں

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۰۰، شمار ۱۲۶۹۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۴)

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ ایک شخص مر گیا۔ جس کی حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ شب میں مرا۔ اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن میں خبر دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے باز رکھا کہ مجھے (اس وقت) اطلاع دیتے، لوگوں نے عرض کیا۔ کہ رات تھی، اور ہمیں اچھا معلوم نہ ہوا۔ کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو۔ اور (اس وقت) اندھیرا (بھی بہت) تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نماز پڑھی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸۲۰، شمار ۱۱۵۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ تو ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحابؓ میں سے۔ جو مر گیا تھا، اور اس کو رات ہی رات ایک ناقص کفن میں گاڑ دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا رات کو گاڑنے سے (یعنی دفن کرنے سے)، مگر جب ایسی ہی لاچاری ہو۔

(نسائی شریف جلد اول صفحہ ۴۹۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۵)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) رات کے وقت (جنازہ دفن کرنے) ایک قبر میں داخل ہوئے،

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۲۹۷-۲۹۸ شمار ۱۲۳۹-ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۳/۴۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گذرے، جن پر عذاب ہو رہا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ اور کسی بڑی (دشوار) بات کے لئے ان پر عذاب نہیں ہوتا۔ ایک شخص ان میں سے پیشاب سے نہ بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلخوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تر شاخ لی۔ اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ہر قبر میں ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس لئے، کہ جب تک یہ دونوں خشک نہ ہو جائیں گی، ان پر سے عذاب کی تخفیف کر دی جائیگی۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۰۴-۱۲۶۰ شمار -ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں میں جھانکا۔ (جہاں بدر کے مشرکین مقتولین پڑے ہوئے تھے) اور فرمایا۔ کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے سچا وعدہ کیا تھا۔ اُسے تم نے پالیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مردوں کو پکارتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو ہاں! وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔

زمین کھود کر مردہ رکھا جاتا ہے۔ اور شق اس کو جو بالکل سیدھی کھودی جاتی ہے
اور اس میں مردہ کو رکھ کر ڈھک دیا جاتا ہے) اس باب میں حضرت جریرؓ بن عبداللہ
حضرت عائشہؓ حضرت ابن عمرؓ، اور حضرت جابرؓ سے بھی روایت ہے حضرت
ابن عباسؓ کی حدیث اس طریقہ سے غریب ہے۔ (ابن عباسؓ/ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۲ شمارہ ۹۵۰
ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۶)

حضرت سفیان تمارؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کی قبر مبارک دیکھی۔ وہ اونٹ کے کوہان کے مشابہ ہے۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۳۱۳ شمارہ ۱۲۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۶)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر
نماز پڑھی۔ پھر اس کی قبر پر آئے اور مٹی کی تین لپیں اس کے سرہانے ڈالیں۔

(ابوہریرہؓ/ابن ماجہؒ/مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۹۸ شمارہ ۱۶۱۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۱)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چراغ روشن کیا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (میت کو) قبلہ کی طرف سے لیا۔ اور فرمایا رحمک اللہ ان کنت لا داھا تلاء للقرآن (اللہ تم پر رحم کرے تم تو بہت دردمند اور آہ آہ کرنے والے اور قرآن کو بہت زیادہ تلاوت کرنے والے تھے) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر چار بار اللہ اکبر کہا۔ اس باب میں حضرت جابرؓ اور حضرت یزید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ کی حدیث حسن وصحیح ہے بعض علماء اسی طرف گئے ہیں اور کہا ہے۔ کہ میت قبر میں قبلہ کی طرف سے داخل کی جائے۔ اور بعض فرماتے ہیں، کہ سر کی طرف سے کھینچیں۔ اور اکثر علمائے کرام نے رات کے وقت دفن کرنے کو جائز بتایا ہے۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۴ شمار ۹۶۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۵)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والدؓ سے مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر تین لپیں ڈالیں اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی قبر پر پانی چھڑکا اور قبر پر نشان کے لئے پتھر کے ٹکڑے رکھے۔ (جعفر بن محمدؓ/شرح السنۃ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۲۷۹ شمار ۱۶۰۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے علاوہ دوسروں کے لئے ہے۔ لحد اس قبر کو کہتے ہیں۔ جس میں قبلہ کی طرف

پر لکھنے، اس پر عمارت بنانے اور اس پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کئی طریقوں سے مروی ہے۔

بعض علماء نے جن میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بھی داخل ہیں۔ قبروں کے گل کرنے اور لیپنے کی اجازت دی ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، کہ قبروں کے گل کرنے اور لیپنے میں کچھ حرج نہیں (یعنی مٹی سے لیپنے میں)

ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۲۰۳۔ شمار ۹۵۶

ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۷

زِیَارَۃُ الْقُبُوْرِ

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ میں تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا۔ اب تم ان کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ قبروں کی زیارت کرنا بیزار کرتا ہے دنیا سے، اور آخرت کو یاد دلاتا ہے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۰۶ شمارہ ۱۶۶۵ / ترتیب شریف صـ ۴۷ ۱۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو گچ (پلاستر) کرنے اُس

السلام علیکم دار قوم مومنین اللھم اغفر لاھل البقیع الغرقد نسائی شریف جلد اول صفحہ ۲۹۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۴۸

وَقَرِيبٌ بِكُمْ لَاحِقُونَ ۱ بار

ملاقات کرنے والے ہے

۱ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ

سلام ہے تم پر اے (اس) بستی کے رہنے والے

مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا وَإِيَّاكُمْ مُتَوَاعِدُونَ

مومنو! اور ہم اور تم وعدہ دیے گئے ہیں

غَدًا وَمُوَاكِلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ

کل کا اور اگر اللہ چاہے

اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ۱ بار

تو ہم تم سے ملنے والے ہیں

۲ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ

سلامتی ہو تم پر اے قوم مومنین

مُؤْمِنِينَ وَأَتَاكُمْ مَا تُوعَدُونَ

اور تمہارے پاس وہ چیز آئی جس کا تم سے

غَدًا مُؤَجَّلُونَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ

وعدہ کیا گیا تھا کل کو یعنی قیامت کے دن کو اور تم کو مہلت دی

اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ

گئی ایک مدت معین تک اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تمہارے پاس آنے

جب قبرستان میں جاؤ، تو کہو :

۱ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ
اے قبر والو! تم پر سلام ہو
يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ وَ أَنْتُمْ سَلَفُنَا
اللہ ہم کو اور تم کو بخش دے اور تم ہم سے پہلے پہنچ گئے ہو
وَ نَحْنُ بِالْأَثَرِ ؕ ابار
اور ہم تمہارے پیچھے پہنچ رہے ہیں
۲ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ
اے (اس) بستی کے رہنے والو مومنو تم پر سلام ہو اور
مُّؤْمِنِيْنَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ
ہماری بھی انشاء اللہ تم سے ملاقات ہونے
لَاحِقُوْنَ ابار
والی ہے
۳ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ
سلامتی ہو تم پر اے مسلمان گھروں کے رہنے
مُّؤْمِنِيْنَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ
والو! اور ہماری بھی انشاء اللہ عنقریب تم سے

۱؎ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

سلام ہے تم پر اے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ

مومن اور مسلمان گھر والو اور ہم بھی اگر اللہ نے

اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ

چاہا تمہارے پاس آنے والے ہیں تم ہم سے آگے گئے ہو

وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ

اور ہم تمہارے پیچھے ہیں میں اللہ سے عافیت چاہتا ہوں

لَنَا وَلَكُمْ ابار

تمہارے لئے اور اپنے لئے

۲؎ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ

سلام ہو تم پر اے رہنے والے گھروں کے

الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ

ایمان والوں سے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے

لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ

ملنے والے ہیں تم ہمارے پیش رو ہو اور تمہارے

لَكُمْ تَبَعٌ نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ

پیچھے ہیں ہم ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے

الْعَافِيَةَ ابار

عافیت مانگتے ہیں

٤ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو سکھاتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یہ کہیں السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین و المسلمین ۔۔۔ الخ بحوالہ مسلم و مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ٣٠٥ شمارہ ١٦٦٠ ترتیب شریف صفحہ ١١٣٩

لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ ١ بار

والے ہیں اے اللہ بخش دے بقیع غرقد والوں کو

٤ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ

اے گھر والو مومنو! اور مسلمانو! تم پر

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا

سلامتی ہو اور ہم بھی

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ

اگر اللہ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں دعا کرتے ہیں

اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ١ بار

ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کی

٥ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ

سلامتی ہو مومن اور مسلمان

الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ

گھر والوں پر اور رحم کرے

اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ

اللہ ہم سے پہلے جانے والوں پر اور پیچھے آنے والوں پر

وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ

اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تم سے آکر

لَلَاحِقُوْنَ ١ بار

ملنے والے ہیں

٥ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ قبروں کی زیارت کے وقت میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کہو السلام علی اہل الدیار من المؤمنین ۔۔۔ الخ بحوالہ مسلم و مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ٣٠٥ شمارہ ١٦٦٢ ترتیب شریف صفحہ ١١٣٩

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
ادارہ
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

التوبۃ والاستغفار

جب گناہ کرو

صلٰوۃ التوبۃ

۱۔ غسل کرو	
۲۔ اچھی طرح وضو کرو	
۳۔ نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	۳ بار
بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے	
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ	
اے اللہ! تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے	
تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	۱ بار
بڑی برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے	

اَلتَّوْبَۃُ وَالْاِسْتِغْفَارِ

صَلٰوۃُ لِرَفْعِ عَذَابِ الْقَبْرِ

نفل	۲ رکعتیں
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	۱ بار
اللہ سب سے بڑا ہے	
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	۳ بار
اے اللہ تو ہمیں بچا لے	
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ	
اے اللہ تو سلامتی دینے والا ہے اور تجھی سے سلامتی مل سکتی ہے	
تَبَارَکْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	۱ بار
بڑی برکت والا ہے تو اے بزرگی اور عزت والے	

حاصل کرتا ہے اور پھر نماز پڑھتا ہے۔ اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتا ہے، تو اللہ تعالیٰ ہر ایسا کرنے والے کا گناہ بخش دیتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی :-

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ

(آل عمران)

(اور وہ لوگ جن کا حال یہ ہے، کہ جب کوئی گناہ کر بیٹھتے یا اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو اللہ کو خوب یاد کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اپنے کئے پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے یہی وہ لوگ ہیں، جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش کی صورت میں ملتا ہے (اور آخرت میں ان کیلئے باغ ہیں۔ جنکے نیچے نہریں بہتی ہیں یہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۶۷ شمارہ ۸۶
ترتیب شریف صفحہ ۱۱۵۲/۵۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی شخص سے کوئی خطا یا گناہ سرزد ہو اور وہ اللہ سے توبہ کرنا چاہے، تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہے

اللھم انی اتوب الیک منہا لا ارجع الیہا ابدا

تو اس کے تمام گناہ اور نقص معاف ہو جاتے ہیں جب تک کہ وہ دوبارہ ان کا مرتکب نہ ہو

پھر اللہ سبحانہٗ سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہو

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ

اے میرے پروردگار میرے گناہوں کو بخش دے کیونکہ بے شک گناہوں کو

الذُّنُوْبَ غَیْرُكَ بار بار

تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا

حضرت اسماء بن حکم فزاریؓ کہتے ہیں، کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے سنا کہ میں ایسا شخص تھا، کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا نفع پہنچاتا اور جب مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی حدیث بیان کرتا۔ تو میں اس سے قسم لیتا۔ جب وہ میرے کہنے پر قسم کھالیتا۔ تب میں اس کی تصدیق کرتا۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے مجھ سے حدیث بیان کی اور انہوں نے سچ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی شخص بھی جب گناہ کرتا ہے، پھر اٹھ کر پاکی (وطہارت)

استغفار فرمودہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ

اَللّٰهُمَّ اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ

اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ سے

قَوِيَ عَلَيْهِ بَدَنِي بِعَافِيَتِكَ اَوْ نَالَتْهُ

جس پر میرا جسم قادر ہے تیری معافی سے اور ہر اس گناہ سے

قُدْرَتِي بِفَضْلِ نِعْمَتِكَ اَوْ بَسَطْتُ

جس پر میری طاقت حاوی ہو تیرے انعام کے فضل سے اور ہر اس گناہ

اِلَيْهِ يَدَايَ بِسَابِغِ رِزْقِكَ اَوِ اتَّكَلْتُ

سے جس کی طرف میرے ہاتھ بڑھتے ہیں تیرے فراخ رزق سے یا میں نے بھروسہ

فِيهِ عِنْدَ خَوْفِي مِنْكَ عَلٰى اَنَاتِكَ

کر لیا تجھ سے ڈرنے والا حالانکہ تو دیر گیر ہے

اَوْ وَثِقْتُ بِحِلْمِكَ اَوْ عَوَّلْتُ فِيهِ

یا میں نے پورا وثوق کر لیا ہو تیرے حلم اور بردباری پر یا میں نے اعتماد

عَلٰى كَرَمِ عَفْوِكَ - اَللّٰهُمَّ اِنِّي

کر لیا تیرے عفو کے لطف و کرم پر اے اللہ! میں تجھ سے ہر

اَسْتَغْفِرُكَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ خُنْتُ

گناہ کی معافی کا خواستگار ہوں جس پر میری

جب کوئی گناہ سرزد ہو، تو اللہ سبحانہ کے حضور میں ہاتھ اٹھا کر یوں کہو

ﷲ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا

اے اللہ میں تیرے سامنے (ان گناہوں سے) توبہ کرتا ہوں (اور)

اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا	۱ بار
اب کبھی نہیں کروں گا	اور پھر بار بار

جب کوئی گناہ یا خطا کرو، تو کہو:

ﷲ اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَ

اے اللہ! میرے گناہوں سے تیری مغفرت بہت وسیع ہے اور مجھے اپنے

رَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ ۳ بار

عمل کی بہ نسبت تیری رحمت کی زیادہ امید ہے

ﷲ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ

اے اللہ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور ہماری توبہ قبول فرما

عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۱ بار

بیشک تو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

فَجَعَلْتَ عَنِّیْ فَلَمْ تُدْخِلْنِیْ فِیْهِ

وہ بوجھ مجھ سے اتار دیا اور تونے مجھے

جَبْرًا وَلَمْ تَحْمِلْنِیْ عَلَیْهِ قَهْرًا

کسی مجبوری میں داخل نہیں کیا۔ اور نہ ہی تونے

وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ شَیْئًا یَا اَرْحَمَ

زبردستی مجھے اس پر برانگیختہ کیا۔ اور نہ ہی تونے مجھ پر کوئی

الرَّاحِمِیْنَ یَا صَاحِبِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ

ظلم کیا۔ اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے اے میری سختی میں میرے

یَا مُوْنِسِیْ فِیْ وَحْدَتِیْ یَا حَافِظِیْ

ساتھی اے میرے اکلاپے میں میرے ساتھی اے میری نعمتوں

فِیْ نِعَمِیْ یَا وَلِیِّیْ فِیْ نِقْمَتِیْ یَا

میں میرے حافظ اے میری پکڑ میں میرے والی اے میری

کَاشِفَ کُرْبَتِیْ یَا مُسْتَمِعَ دَعْوَتِیْ

مصیبتوں کے کھولنے والے اے میری دعاؤں کے سننے والے

یَا رَاحِمَ عَبْرَتِیْ یَا مُقِیْلَ عَثْرَتِیْ

اے میرے آنسوؤں پر رحم کرنے والے اے لغزشوں سے درگزر

یَا اِلٰهِیْ بِالتَّحْقِیْقِ یَا رُکْنِیَ

فرمانے والے اے میرے بلاشبہ برحق اللہ اے میرے مضبوط ستون

الْوَثِیْقَ یَا جَارِیَ الصِّدِّیْقَ یَا

اے میرے قدیمی پڑوسی

فِيهِ أَمَانَتِي أَوْ بَخَسْتُ فِيهِ نَفْسِي

امانت میں خیانت سرزد ہو گئی ہو یا میرے نفس نے کمی کی ہو

أَوْ قَدَّمْتُ فِيهِ لَذَّاتِي أَوْ آثَرْتُ

یا میں نے پہلے ہی لذتیں حاصل کر لی ہوں یا میں نے شہوتوں

فِيهِ شَهَوَاتِي أَوْ سَعَيْتُ فِيهِ

کو پسند کر لیا ہو یا میں نے کسی اور کے لئے کوشش کی

لِغَيْرِي أَوِ اسْتَغْوَيْتُ فِيهِ مَنْ

ہو یا میں نے اپنے تابعداروں کو لڑا بھڑا

تَبِعَنِي أَوْ غَلَبْتُ فِيهِ بِفَضْلِ حِيلَتِي

دیا ہو یا میں اپنے مکر و فریب سے کامیاب ہو گیا ہوں

إِذَا حُلْتُ فِيهِ عَلَيْكَ مَوْلَايَ

یا میں نے تیری جناب میں کوئی چال چل ہو اور تو نے

فَلَمْ تُغَلِّبْنِي عَلَى فِعْلِي إِذْ كُنْتَ

مجھے اپنے فعل پر مجبور نہ کیا ہو کیونکہ

سُبْحَانَكَ كَارِهًا لِمَعْصِيَتِي لٰكِنْ

تو پاک ہے کہ مجھے نافرمانی پر مجبور کرے لیکن

سَبَقَ عَلَيْكَ عِلْمُكَ فِي اخْتِيَارِي

تیرا علم میرے اختیار اور میری مراد اور میری

وَاسْتِعْمَالِي وَمُرَادِي وَإِيْثَارِي

پسند کو پہلے سے جانتا تھا۔ پھر تو نے

الْمُضْطَرِّيْنَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ

سننے والے اللہ! اے دنیا اور آخرت کے رحم کرنے

الْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى

والے اللہ! اور پیارے اللہ اپنے تمام جہان

خِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدِنِ

کی بہترین ہستی حضرت محمد رسول اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نازل فرما

وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ

اور آپ کی آل جو طیب اور طاہر ہے ان پر

وَفَرِّجْ عَنِّيْ مَا قَدْ ضَاقَ بِهٖ

بھی اور میرے سینہ پر جو تنگی ہے اسے کھول

صَدْرِيْ وَعِيْلَ مِنْهُ صَبْرِيْ

دے اور جس پر صبر مشکل ہے اسے بھی کھول دے

وَقَلَّتْ فِيْهِ حِيْلَتِيْ وَضَعُفَتْ

اور اس کو بھی دور کر جہاں میرے تمام حیلے اور طاقتیں ختم

لَهٗ قُوَّتِيْ يَا كَاشِفَ كُلِّ ضُرٍّ

ہیں اور میری طاقت کمزور ہے اے ہر مصیبت اور آفت

وَّبَلِيَّةٍ وَّيَا عَالِمَ كُلِّ سِرٍّ وَّ

کے دور کرنے والے اور اے ہر پوشیدہ بھید کے جاننے والے

مَوْلَایَ الشَّفِیْقِ یَا رَبَّ الْبَیْتِ

اے میرے پیارے مہربان اے آزاد گھر کے

الْعَتِیْقِ اَخْرِجْنِیْ مِنْ حِلَقِ

رب مجھے تنگی کے گھیروں سے نکال کر

الْمَضِیْقِ اِلٰی سَعَۃِ الطَّرِیْقِ

فراخ راستہ پر ڈال

وَفَرَجٍ مِّنْ عِنْدِكَ قَرِیْبٍ وَّثِیْقٍ

اور کھول دے اپنی طرف سے قریب پختہ امور

وَاكْشِفْ عَنِّیْ كُلَّ شِدَّۃٍ وَّضِیْقٍ

اور کھول دے میرے لیے ہر سختی اور تنگی

وَاكْفِنِیْ مَا لَا اُطِیْقُ اَللّٰھُمَّ

اور مجھے جن کاموں کی طاقت ہے یا نہیں ہے ان سے

فَرِّجْ عَنِّیْ كُلَّ ھَمٍّ وَّغَمٍّ

کفایت کر اے اللہ! میرا ہر غم اور فکر دور کر دے

وَاَخْرِجْنِیْ مِنْ كُلِّ حُزْنٍ وَّكَرْبٍ

اور مجھے ہر قسم کے حزن و ملال سے نکال دے

یَا فَارِجَ الْھَمِّ یَا كَاشِفَ الْغَمِّ

اے فکر کو دور کرنے والے اللہ اے غموں کو کھولنے والے

یَا مُنْزِلَ الْقَطْرِ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ

اللہ اے بارشوں کے برسانے والے اللہ! اے لاچاروں کی دعا

سُبْحٰنَكَ رَبِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

پاک ہے تو میرا پروردگار میں نے اپنے نفس پر ظلم

فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

کیا پس تو مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا کوئی (گناہ) بخشنے

اِلَّآ اَنْتَ ۔ ۳ بار

والا نہیں

شرکِ خفی سے بچنے کے لئے یہ کہو،

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُشْرِكَ

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں شریک ٹھہراؤں

بِكَ وَاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا

تیرے ساتھ اس حال میں کہ مجھے معلوم ہو اور میں تجھ سے بخشش مانگتا

لَآ اَعْلَمُ ۳ بار

ہوں اس چیز سے جو میں نہیں جانتا

خَفِيَّةٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے اللہ

اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ

میں اپنے تمام کاموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ

بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ وَمَا تَوْفِيْقِیْ

تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھنے والا ہے اور میرا بھروسہ سوائے اللہ تعالیٰ کے

اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ

کسی پر نہیں ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ بڑے عرش

رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۱ بار

کا پروردگار ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِيْمَ لِیْ وَ

میں اپنے لئے اللہ عظمت والے سے بخشش طلب

لِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

کرتا ہوں اور اپنے والدین اور تمام مومن ومسلمان مردوں اور

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ

عورتوں کے لئے بخشش طلب کرتا ہوں جو ان میں سے زندہ

مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ۲۵ بار

ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں۔

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ ایک بندے نے ایک گناہ کیا اور پھر کہا اے پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے، تو اس کو معاف کر دے، یہ سن کر اللہ سبحانہٗ فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کو اس کا علم ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو بخشتا ہے گناہوں کو (جب اس کا جی چاہے) اور پکڑتا ہے گناہوں پر (جب اس کا جی چاہے) پس میں نے بخش دیا اپنے بندے (کے گناہ) کو۔ پھر باز رہا بندہ گناہ سے کچھ دن۔ یعنی جتنے دن اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد پھر گناہ کیا اور کہا اے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے، تو اسکو معاف کر دے۔ پس کہا اللہ نے فرشتوں سے کیا جانتا ہے میرا بندہ، کہ اس کا ایک پروردگار ہے، جو بخشتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر، بخش دیا میں نے اسے۔ پھر باز رہتا ہے بندہ گناہ سے، جب تک اللہ چاہے۔ اور اس کے بعد پھر گناہ کر لیتا ہے۔ اور کہتا ہے اے رب میں نے ایک اور گناہ کیا ہے تو اس کو بخش دے، پس کہا اللہ سبحانہٗ نے فرشتوں سے، کیا میرے بندہ کو یہ معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو معاف کرتا ہے گناہوں کو اور پکڑتا ہے گناہوں پر پس بخشا میں نے اسے اب وہ جو چاہے کرے (ابو ہریرہؓ / بخاریؒ و مسلمؒ) (مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۹۲، شمار ۲۲۱۰ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۳)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا جنگل میں اونٹ کھویا ہوا مل جائے (انس بن مالکؓ / بخاریؒ)

(بخاری شریف جلد سوم صفحہ ۲۸۶ شمار ۱۲۳۲ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۳)

حضرت جندبؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان کی کہ ایک شخص

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ قسم ہے اس ذات کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ سبحانہ تم کو ختم کر دے اور تمہاری جگہ ایک ایسی قوم کو لائے جو گناہ کرے اور اللہ سبحانہ سے مغفرت چاہے اور پھر اللہ سبحانہ اس کے گناہ بخش دے (اس سے مقصود گناہ کی ترغیب نہیں ہے بلکہ اپنی شانِ مغفرت کا اظہار مقصود ہے) (ابو ہریرہؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۱-۳۹۲ شمارہ ۲۲۰۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ سبحانہ دراز کرتا ہے ہاتھ اپنا رات کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا دن کا اور پھیلاتا ہے ہاتھ اپنا دن کو تاکہ توبہ کرے گناہ کرنیوالا رات کا (اور وہ اس توبہ کو قبول کرے اور یہ سلسلہ اسوقت تک جاری رہیگا) جب تک کہ نکلے آفتاب مغرب کی جانب سے، یعنی قیامت تک (ابو موسیٰؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۲۲۰۶- ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا اور پھر توبہ کرتا ہے، تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے (عائشہؓ / بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۲۲۰۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۲)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص توبہ کرے آفتاب کے مغرب سے نکلنے سے پہلے (یعنی قیامت سے پہلے) اللہ سبحانہ اسکی توبہ قبول کرتا ہے (ابو ہریرہؓ / مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۲ شمارہ ۲۲۰۸ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۲)

قدرت رکھتا ہوں۔ تو میں اس کو بخش دوں گا جب تک وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔ (ابن عباسؓ / شرح السنّۃ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۳ شمارہ ۲۲۱۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم قرار دے لے، تو اللہ سبحانہٗ ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ اس کیلئے نکال دیتا ہے۔ اور ہر غم و رنج سے اس کو نجات دیتا ہے۔ اور ایسی جگہ سے رزق بہم پہنچاتا ہے۔ جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔

(ابنِ عباسؓ / احمدؒ / ابوداؤدؒ / ابن ماجہؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول)

(صفحہ ۴۹۳ شمارہ ۲۲۱۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے۔ تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ بنا دیا جاتا ہے جب وہ نکال لیتا ہے (یعنی اپنے دل سے گناہ کو نکال پھینکتا ہے یا پاک کر لیتا ہے) اور معافی چاہتا ہے۔ اور توبہ کر لیتا ہے، تو اس کے دل کی صفائی کر دی جاتی ہے، اور اگر وہ دوبارہ گناہ کرتا ہے، تو اس نکتہ کو بڑھا دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ رفتہ رفتہ اس کے تمام دل پر چھا جاتا ہے۔ اور یہی ران (زنگ) ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے ذکر کیا ہے ــــ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ؁ (ایسا ہرگز نہیں، بلکہ یہ لوگ جو (اعمالِ بد)

نے یہ کہا کہ قسم ہے اللہ کی، فلاں شخص کو اللہ نہیں بخشے گا۔ اور اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔ کون ہے، جو مجھ پر قسم کھا کر کہتا ہے، کہ میں فلاں آدمی کو نہیں بخشوں گا۔ پس میں نے بخش دیا فلاں شخص کو، اور ضائع کیا تیرے عمل کو۔

(جندب رضؓ / مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۳۹۲ شمار ۲۲۱۱)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۳)

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا۔ کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔" اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا اور امید رکھتا رہے گا، میں تجھے بخشتا رہوں گا۔ خواہ کس قدر گناہ تجھ میں ہوں۔ میں پرواہ نہیں کرتا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں۔ اور پھر تو مجھ سے بخشش چاہے، تو بھی میں بخش دوں گا۔ میں پرواہ نہیں کرتا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے برابر بھی گناہ (بخشوانے) لائے گا۔ اور مجھ سے اس حال میں ملے گا۔ کہ تو نے (دنیا میں) کسی کو میرا شریک نہ کیا ہوگا۔ تو بھی میں تجھے اس کے برابر مغفرت (بخشش) دوں گا (یہ حدیث حسن غریب ہے) اس کو ہم صرف اسی طریقہ سے جانتے ہیں

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۲ شمارہ ۱۳۸۸ ترتیب شریف صہ ۱۱۶۴)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ جس شخص نے اس بات کو جان لیا۔ کہ میں گناہوں کو بخشنے کی پوری

فرمایاجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ شیطان نے اپنے پروردگار سے عرض کیا قسم ہے تیری عزت کی اے پروردگار! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا۔ جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں ہیں پروردگار بزرگ و برتر نے فرمایا، اور قسم ہے مجھ کو اپنی عزت اور اپنے جلال کی۔ اور اپنے بلند مرتبہ کی، جب تک میرے بندے مجھ سے بخشش مانگتے رہینگے میں ہمیشہ ان کو بخشتا رہوں گا۔ (ابو سعیدؓ / احمدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۴۹۴ شمار ۲۲۲۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۶)

فرمایاجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اللہ سبحانہٗ بندہ کی توبہ اس وقت تک توبہ قبول کرتا ہے۔ جب تک وہ (موت کے وقت) غرغرہ نہ کرے (یہ حدیث حسن غریب ہے) (ابن عمرؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۱ شمار ۱۳۸۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۶)

فرمایاجناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہٗ نے مغرب کی جانب توبہ کا ایک دروازہ بنایا ہے۔ جس کا عرض ستر برس کی مسافت ہے اور یہ دروازہ اس وقت تک بند نہ ہوگا۔ جب تک آفتاب مغرب سے نہ نکلے (یعنی قیامت نہ آئے) اور یہی معنی ہیں اللہ تعالےٰ کے اس قول کے یَوْمَ یاتی بعض ایات ربک لاینفع نفسًا ایمانھم لم تکن امنت من قبل یعنی اس روز کہ ظاہر ہوں گی بعض نشانیاں

کرتے ہیں۔ وہ ان کے دلوں پر زنگ بن کر چھا جاتے ہیں)

(یہ حدیث حسن صحیح ہے) (ابو ھریرہؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۷۳ شمار ۱۱۸۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جس نے معفرت مانگی، اس نے اصرار نہیں کیا، اگرچہ اس گناہ کو اس نے دن میں ستر بار کیا (یہ حدیث غریب ہے) اس کی اسناد قوی نہیں (صدیق اکبرؓ / ترمذیؒ)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۳۳۶ شمار ۱۴۰۸ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ تمام آدمی گنہگار ہیں اور اچھے گنہگار وہ ہیں۔ جو توبہ کرتے ہیں۔ (انسؓ / دارمیؒ)

(دارمی شریف صفحہ ۷۰۱ شمار ۲۶۹۴ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۵)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ قسم ہے اس کی جس کے قابو میں میری جان ہے۔ کہ اگر تم سدا اپنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو۔ اور یاد الٰہی میں رہو۔ تو البتہ تم سے فرشتے مصافحہ کریں۔ تمہارے فرشوں پر اور تمہاری راہوں میں۔ ولیکن اے حنظلہؓ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور دوسری ساعت یادِ پروردگار۔

(حنظلہؓ / مسلمؒ / مشارق الانوار صفحہ ۲۴۶ شمار ۱۹۴۱ ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۵)

شخص کے لئے! جس کے نامۂ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا جائے۔
(عبداللہ بن بسرؓ / ابن ماجہ / نسائیؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول
صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے! کہ اللہ سبحانہٗ اس
مومن بندہ کو بہت دوست رکھتا ہے۔ جو بہت سے گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے
اور بہت توبہ کرتا ہے (علی کرم اللہ وجہہٗ / احمدؒ
(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۵ ترتیب شریف ص ۱۱۶۷)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے سُنا۔ کہ میں اس آیۃ کے مقابلہ میں اپنے لئے دنیا کو
پسند نہیں کرتا۔ یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم
لا تقنطو... الخ ایک شخص نے پوچھا۔ جس نے شرک کیا (کیا وہ بھی
اس آیت کے موافق بخشا جائے گا؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا
جواب نہیں دیا۔ اور پھر کچھ توقف کے بعد کہا۔ خبردار! ہر وہ شخص جس نے
شرک کیا۔ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ فرمائے۔
(ثوبانؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳۶
ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جو شخص اللہ سبحانہٗ

تیرے پروردگار کی. نہیں نفع دیگا کسی جان کو ایمان لانا اس کا جب تک کہ وہ اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ (صفوان بن عسالؓ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۴ شمار ۲۲۲۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہٗ جنت میں اپنے نیک بندے کا درجہ بلند فرماتا ہے، تو وہ بندہ پوچھتا ہے۔ اے اللہ! مجھ کو یہ درجہ کیونکر ملا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ تیرے بیٹے کے استغفار کی بدولت۔

(ابو ھریرہؓ / احمدؒ / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۵ شمارہ ۲۲۳۰ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۶)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ قبر میں مردہ کی حالت ایسی ہوتی ہے۔ جیسی کہ ڈوبنے والے شخص کی ہوتی ہے، وہ ہر وقت اپنے متعلقین (ماں، باپ، بھائی یا دوست) کی طرف دعا کا منتظر رہتا ہے، اور جب وقت اس کو دعا پہنچتی ہے۔ تو وہ اس کے نزدیک دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔ اور اللہ سبحانہٗ قبر والوں کو دنیا والوں کی دعا کا اتنا بڑا ثواب پہنچاتا ہے۔ جیسا پہاڑ، اور زندوں کی طرف سے مردوں کے لیے بہترین ہدیہ استغفار ہے۔ (عبداللہ بن عباسؓ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶ شمار ۲۲۳۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ خوشخبری ہے اس

نہیں! اس نے عابد کو (بھی) مار ڈالا۔ اور پھر اسی طرح لوگوں سے پوچھتا پھرا۔
ایک شخص نے اس سے کہا۔ تو فلاں آبادی میں جا۔ اور نام و پتہ بتایا (چنانچہ
وہ ادھر چل دیا) راستہ میں اس کو معلوم ہوا۔ کہ موت قریب ہے (وہ آدھا
راستہ طے کر چکا تھا۔ موت کو قریب پاکر) اس نے اپنا سینہ آبادی کی طرف
بڑھا دیا۔ (یعنی جب موت نے اس کو آ لیا۔ تو وہ لیٹ گیا۔ اور سرک کر اپنے
سینہ کو اس آبادی کی طرف بڑھا لیا۔ گویا اس نے آدھے راستہ سے زیادہ
طے کر لیا) موت کے فرشتے، جن میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے
دونوں تھے۔ اس کی روح قبض کرنے آئے، اور دونوں میں جھگڑا ہوا۔ کہ
کون اس کی روح قبض کرے۔ (یعنی رحمت کے فرشتے قبض کریں یا عذاب
کے فرشتے) اللہ سبحانہ نے اس بستی کو، جدھر وہ توبہ کے ارادہ سے جا رہا
تھا۔ حکم دیا۔ کہ وہ میت کو اپنے سے قریب کرے۔ یا میت کے قریب ہو جائے
اور جس آبادی سے وہ چلا تھا۔ اس کو حکم دیا۔ کہ تو میت سے دُور ہو جا۔ پھر
اللہ سبحانہ نے جھگڑا کرنے والے فرشتوں سے کہا۔ کہ تم دونوں کا فاصلہ
ناپو۔ (چنانچہ وہ فاصلہ ناپا گیا) ناپنے سے معلوم ہوا۔ کہ جدھر وہ جا رہا تھا۔
ادھر کا فاصلہ ایک بالشت کم ہے۔ پس اللہ سبحانہ نے اس کو بخش دیا۔

(ابو سعید خدریؓ / بخاریؒ و مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول ص ۳۹۱
شمارہ ۲۲۰۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۹)

سے اس حال میں ملے، کہ اس کے برابر کسی کو نہ مانتا ہو۔ (یعنی شرک نہ کرتا ہو) تو اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ ہوں گے اللہ سبحانہ ان کو بخش دے گا۔ (ابو ہریرہؓ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷ شمار ۲۲۳۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ سبحانہ بخشتا ہے اپنے بندے کے گناہوں کو، جب تک بندہ کے اور رحمت حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ حضرات صحابہؓ نے پوچھا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کیا ہے۔ فرمایا یہ کہ آدمی شرک کی حالت میں مرے (ابوذرؓ / احمدؒ / بیہقیؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۶/۹۷ شمار ۲۲۳۷ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، گناہ سے توبہ کرنے والا شخص ایسا (پاک وصاف) ہو جاتا ہے۔ جیسے اس نے کبھی گناہ ہی نہیں کیا۔

(عبد اللہ بن مسعودؓ / ابن ماجہؒ / بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹۷ شمار ۲۲۳۹ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۸)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ بنو اسرائیل میں ایک شخص تھا۔ جس نے ننانویں ۹۹ آدمی قتل کئے تھے۔ پھر وہ بنو اسرائیل میں سے یہ پوچھتا ہوا نکلا۔ کہ اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟ وہ ایک عابد کے پاس گیا۔ اور اس سے پوچھا۔ کہ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ عابد نے کہا،

○

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ

سب ذکروں میں بہتر اور اچھا ذکر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ہے

○ —— اور —— ○

سَب دُعاؤں سے اچھّی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

ہے

(یہ حدیث حسن غریب ہے)

(جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ / ترمذی / ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۸ شمارہ ۱۲۳۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۰

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جن گناہوں کو تم حقیر اور ناچیز خیال کرتے ہو، ان سے بھی پرہیز کرو (عائشہؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۹)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر تم لوگوں میں سے کوئی شخص اس قدر گناہ کرے، کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں، اور پھر وہ شخص توبہ کرے، تو اللہ سبحانہٗ ان کو معاف کر دے گا۔ (ابوہریرہؓ / ابن ماجہؒ)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۸ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۹)

حضرت ابن معقلؓ کا بیان ہے، کہ ایک روز میں اپنے والدؓ کے ہمراہ حضرت عبداللہ کی خدمت میں گیا۔ تو آپ فرما رہے تھے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (گناہ سے پشیمانی ہی گناہ کی توبہ ہے۔ میرے والدؓ نے حضرت عبداللہؓ سے کہا۔ کیا آپؓ نے خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انھوںؓ نے کہا، کہ ہاں: میں نے اپنے کانوں سے سنا تھا۔

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۱۹ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۶۹)

اَلذِّکْرُ الَّذِیْ وَرَدَ فَضْلُہٗ غَیْرَ مَخْصُوْصٍ بِوَقْتٍ وَّلَا سَبَبٍ وَّلَا مَکَانٍ

وہ ذکر جس کی فضیلت کسی وقت یا سبب یا مکان کی خصوصیت کے بغیر وارد ہوئی ہے

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ

اِلَّا اللّٰہُ	○	لَآ اِلٰہَ
مگر اللہ	○	کوئی معبود نہیں

ہے۔ کہ یہی افضل الذکر ہے

(جابرؓ۔ ترمذیؒ۔ حصن حصین صفحہ ۳۹۷ ترتیب شریف ص۱۷۱)

اور یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔!

(بریدہؓ / احمدؒ / حصن حصین صفحہ ۳۹۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۱)

الانفاق فی سبیل اللہ

قال اللہ تبارک و تعالیٰ عز و جل ذو الجلال و الاکرام

(۱)

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ (البقرہ ع ۲۲)

ترجمہ :- سارا کمال اسی میں نہیں (ہے) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو یا مغرب کو۔ لیکن (اصلی) کمال تو یہ ہے، کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتابوں پر اور پیغمبروں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۲ھ
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی اٰلہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

الانفاق فی سبیل اللہ

دی ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے۔ جس میں نہ تو خرید و فروخت ہوگی، نہ دوستی ہوگی، اور نہ کسی کی (اللہ کی اجازت کے بغیر) سفارش ہوگی۔

(۵)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ ع ۳۶)

ترجمہ:۔ جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں، ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے۔ جیسے ایک دانہ کی، جس سے سات بالیں اگیں (اور) ہر بال کے اندر سو دانے ہوں۔ اور یہ افزونی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۶)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى ۙ لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ (البقرہ ع ۳۶)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جس کو دیا اس پر) احسان جتلاتے ہیں، اور نہ (برتاؤ سے)

پر اور اللہ کی محبت میں مال دیتا ہو اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور ـ (قیدیوں اور غلاموں کی) گردن چھڑانے میں، اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو۔

(۲)

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَلَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّهۡلُکَةِ (البقرہ۔ ع ۲۴)

ترجمہ :۔ اور تم لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو۔ اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ ڈالو۔

(۳)

وَیَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا یُنۡفِقُوۡنَ قُلِ الۡعَفۡوَ (البقرہ۔ ع ۲۷)

ترجمہ :۔ اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ (خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں۔ آپ فرما دیجئے کہ جتنا (ضرورت سے) زائد ہو۔

(۴)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰکُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ (البقرہ ع ۳۴)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو! خرچ کرو ان چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو

ترجمہ :- تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے۔ یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز کو خرچ نہ کرو گے۔

(۱۰)

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ (الانفال ع ۸)

ترجمہ :- اور جو کچھ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے۔ اس کا ثواب تم کو پورا پورا دیا جائے گا۔ اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱)

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ یُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ ٥ (ابراہیم ع ۵)

ترجمہ :- جو میرے خالص ایمان والے بندے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں۔ اور ہم نے جو کچھ ان کو دیا ہے۔ اس میں سے پوشیدہ اور آشکارا خرچ کیا کریں۔ ایسے دن کے آنے سے پہلے۔ جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی ہو گی۔

(۱۲)

وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْ

اس کو آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا ان کے پروردگار کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ ان پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

(۷)

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (البقرہ ع ۳۸)

ترجمہ :- جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دن میں (یعنی بلاتخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا (یعنی بلاتخصیص حالات) سو ان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ ان کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے

(۸)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ۗ (البقرہ ع ۳۸)

ترجمہ :- اللہ تعالٰی سود کو مٹاتا (بے برکت بناتا) ہے اور صدقات (کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

(۹)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۗ (آل عمران ع ۱۰)

اس کے ثواب کو اس کے لئے بڑھاتا جائے اور اس کے لئے بہترین بدلہ ہے

(۱۶)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید، ع ۲)

ترجمہ:۔ بے شک صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والی عورتیں اللہ تعالٰی کو قرض حسنہ دے رہے ہیں۔ ان کا ثواب بڑھایا جائے گا۔ اور ان کے لئے نفیس اجر ہے۔

(۱۷)

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ؕ (والضحٰی)

ترجمہ:۔ اور سوال کرنے والے کو مت جھڑک۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحَاتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى ؕ

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۳ تا ۱۱۷۷)

نَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ (التوبہ، ع ۲)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو (زیادہ حرص سے) سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں۔ اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے سو آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

(۱۳)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا، ع ۵)

ترجمہ:۔ اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے، اللہ تعالٰی اس کا بدل عطا کرے گا۔ اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۱۴)

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذریت، ع ۱)

ترجمہ:۔ یعنی ان (مالداروں) کے مالوں میں سوال کرنے والے اور (سوال نہ کرنے والے) مفلس کا حق ہے۔

(۱۵)

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗٓ اَجْرٌ كَرِيْمٌ (الحدید ع ۲)

ترجمہ:۔ کون شخص ہے جو اللہ تعالٰی کو قرض حسنہ دے، پھر اللہ تعالٰی

سَرَّنِيْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ (بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۷)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۸)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص میری امت میں سے کسی شخص کی (دینی یا دنیوی) حاجت کو پورا کرے، اور اس سے اس کا منشا اس کو خوش کرنا ہو۔ تو اس نے مجھ کو خوش کیا۔ اور جس نے مجھ کو خوش کیا۔ اس نے اللہ کو خوش کیا۔ اور جس نے اللہ کو خوش کیا۔ اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

(۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا كَتَبَ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَّسَبْعِيْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِيْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ كُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ -

(بیہقیؒ، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۷۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۹)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے، اللہ اس کے لئے تہتر ۷۳ بخششیں لکھ دیتا ہے۔ جس میں ایک بخشش وہ ہے، جو اس کے تمام

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(۱)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ

(بخاری/ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۷ شمارہ ۱۷۶۵ ترتیب شریف ۱۱۷۸)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو۔ کہ اس پر تین دن گذریں، اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے۔ مگر صرف اس قدر کہ میں اس سے قرضہ ادا کر سکوں

(۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ یَّسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَ مَنْ

علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم۔ نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیت کی

(۶)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَا یَتَخَطَّاھَا

(رزین) (مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۴۶ شمار ۱۷۹۳۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۷۹)

ترجمہ:۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو۔ اس لئے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی

(۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا (بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۵۹ شمار ۱۸۵۰۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۰)

ترجمہ:۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔بہترین صدقہ یہ ہے۔ کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے

کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے۔ اور بہتر بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔

(۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِيَالِهٖ

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۱۵ شمار ۴۷۷۹ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۹)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ تو اللہ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اس کے ساتھ احسان کرے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا وَّلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ

(مسلم / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد سوم صفحہ ۲۲۷ شمار ۵۷۱۹ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۹)

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

خرچ کر، کہ میں بھی تیرے اوپر خرچ کروں۔ اور فرمایا۔ کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

(۱۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ يَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا (بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم صفحہ ۴۳۷ شمار ۱۷۶۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۸۱)

ترجمہ :- حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما اور دوسرا دعا کرتا ہے۔ اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر۔

(۱۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ

جگر (یعنی پیٹ) کا۔

(۸)

عَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ (مالکؒ۔ نسائیؒ۔ ترمذیؒ۔ ابوداؤدؒ)

(مشکوٰۃ شریف جلد اول مترجم صفحہ ۴۵۸ شمارہ ۱۸۴۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۰)

ترجمہ:- حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر۔ اگرچہ وہ جلا ہوا سُم ہی کیوں نہ ہو۔

(۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُبَلِّغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْکَ وَقَالَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ لَا یُغِیْضُھَا شَیْءٌ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ (مسلم شریف جلد سوم صفحہ ۲۵ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۰)

ترجمہ:- حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے بیٹے آدمؑ کے!

(ایسا کرے گی) تو اللہ تجھ پر شمار کرے گا۔ اور محفوظ کر کے نہ رکھ۔ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ بھی تجھ پر محفوظ کر کے رکھے گا۔ عطا کر۔ جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔

(۱۳)

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَ اِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

(ابوداؤد شریف جلد اصفحہ ۲۶۷ شمار ۱۶۶۳ - ترتیب شریف صفحہ ۸۲-۱۱۸۱)

ترجمہ :- حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے۔

(۱۴)

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْئَلَهُ فَكُلْ وَ تَصَدَّقْ

(ابوداؤد شریف جلد اول صفحہ ۲۴۶ شمار ۱۶۴۷ - ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۲)

ترجمہ :- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جب تجھ کو بدوں مانگے کچھ ملے۔ تو

قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَ كَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ

(بخاریؒ و مسلمؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴ شمار ۳۲۷۴ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸)

ترجمہ :- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے۔ وہ ثواب میں اس کے برابر ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔ مجھ کو گمان پڑتا ہے۔ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ کہ وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہے، جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا۔ جس کی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا۔ جس کا کبھی روزہ نہ ٹوٹے۔

(۱۲)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ اِرْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ (بخاریؒ و مسلمؒ)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۳۷ صفحہ ۱۷۶ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸)

ترجمہ :- حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کہ خوب خرچ کیا کر، اور شمار نہ کر۔ اور

عَلٰی بِلَالٍ وَعِنْدَہٗ صُبْرَۃٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا بِلَالُ قَالَ شَیْءٌ اِدَّخَرْتُہٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَہٗ غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا

(بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول صفحہ ۴۲۵/۴۴ نمبر ۱۷۹۱ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۳)

ترجمہ :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس کھجوروں کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ بلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا۔ ایک چیز ہے۔ جس کو میں نے کل کے لئے جمع کیا ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تو اس سے نہیں ڈرتا۔ کہ اس کا بخار بنے دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن۔ بلالؓ! اس کو خرچ کر دے اور عرش عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ الْکَرِیْمُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَائِمًا اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۷۸ تا ۱۱۸۳)

اس کو کھا۔ اور اللہ کی راہ میں دے۔

(۱۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۵۴ شمارہ ۲۲۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۲)

ترجمہ :۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے کوئی چیز کل کے لئے جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔

(۱۶)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ یَأْتِیْ عَلَیْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللُّحَیْمِ (بخاری و مسلم)

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۴۹ شمارہ ۸۰۰۴۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۲)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ بعض مہینے ہم پر ایسا گذر جاتے تھے۔ کہ ہم اس میں آگ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ مگر جب کہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔

(۱۷)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

تقسیم وہبۃ

اِلٰی مَذْکُوْرِیْنَ تَحْتَ مِنْ ھٰؤُلَاءِ لِرَضِیَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی وَ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا وَ مِنْ اُمَّۃِ حَبِیْبِکَ وَ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ عَلَیْہِ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ تَحِیَّۃٍ وَّ سَلَامٍ

---

(۱) اَلْاَرْمِلَۃُ (بیوہ)
(۲) اَلْیَتِیْمُ (یتیم)
(۳) اَلْمِسْکِیْنُ (مسکین)
(۴) اَلْمُحْتَاجُ (حاجت مند)
(۵) اَلْمَرِیْضُ (مریض)
(۶) اَلْاَسِیْرُ (قیدی)
(۷) غَیْرُ کَاسِبٍ (ناکارہ)
(۸) اَلْاَعْمٰی (اندھا)
(۹) اَلْاَعْرَجُ اَوْ مَا شَاکَلَہٗ (لنگڑا، لولا یا ان کے مشابہ شخص)
(۱۰) اَلْمُھَاجِرُ (مہاجر)
(۱۱) اَلْمُصَابُ بِالْقَحْطِ (قحط زدہ)
(۱۲) اَلْمُصَابُ بِالْوَبَاءِ (وبازدہ)
(۱۳) اَلْمَجْرُوْحُ (زخمی)
(۱۴) اَلْمَظْلُوْمُ (مظلوم)
(۱۵) لَا وَارِثُ (لاوارث)
(۱۶) اَلْمَنْکُوْبُ (مصیبت زدہ)
(۱۷) اَلْمُنْکَسُ (بدحال، بوڑھا)

اَلجَدوَلُ الیُومِیُّ

لِلاِنفَاقِ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ

مِن

دارُ الاِحسان

نمرة المذكورين فوق (مذکورہ بالا نمبر)	اِسمُ المَوهُوبُ وَمَسكَنُهُ (نام اور پتہ)	اَلنَّقدُ (نقد)		اَلمَاکُولَاتُ					
		روپیہ	پیسہ	آٹا	دال	چاول	چینی	چائے	نمک

الیوم السّعید ---------- ١٣سنه هجری المقدس

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِیعُ العَلِیمُ سُبحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ العِزَّةِ
عَمَّا یَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَی المُرسَلِینَ وَالحَمدُ لِلّٰهِ رَبِّ العٰلَمِینَ
بِمَنِّكَ یَا مَنَّانُ وَبِجُودِكَ یَا جَوَادُ وَبِكَرَمِكَ یَا اَكرَمَ
الاَكرَمِینَ وَبِرَحمَتِكَ یَا اَرحَمَ الرّٰحِمِینَ

اٰمِین اٰمِین اٰمِین

(۱۸) اِبْنُ السَّبِيْلِ (مسافر)

(۱۹) اَلنِّكَاحُ لِلْيَتِيْمَةِ اَوْ لِلْيَتِيْمِ الَّذِىْ لَا مُعِيْنَ لَهٗ (یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے کا نکاح جو لاوارث ہو)

(۲۰) اَدَاءُ الْقَرْضِ (قرض کی ادائیگی)

(۲۱) لِاَدَاءِ نَفَقَةِ التَّعْلِيْمِ (تعلیمی اخراجات کے لئے)

(۲۲) لِاِسْتِعْدَادِ الْجِهَادِ (جہاد کی تیاری کے لئے)

(۲۳) عُدَّةُ الْجِهَادِ (جہاد کا سامان)

(۲۴) اَلرَّاتِبُ الشَّهْرِىُّ لِلْمُوَظَّفِيْنَ (ماہوار وظیفہ۔ وظیفہ خواروں کیلئے)

(۲۵) دَارُ الضِّيَافَةِ (مہمان خانہ)

(۲۶) دَارُ الْاِقَامَةِ (رہائش گاہ)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۵)

(اشیائے خوردنی)								اَلْمَلْبُوسات (پہننے کی چیزیں)									
مرچ	گھی	صابن	تیل	گوشت	ادویات	درسی کتب		قمیص	پاجامہ	غرارہ	تہبند	چادر	اوڑھنی	لحاف	کھیس	کمبل	

دربار مُصطفویہ (صلی اللہ علیہ وسلم) خضریہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) علویہ (کرم اللہ وجہہ) سعیدیہ (علیہ السلام) اویسیہ (رضی اللہ عنہ) علویہ (رضی اللہ عنہ) ہجویریہ (رضی اللہ عنہ) قادریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) صابریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) قلندریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مجددیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) غفوریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رحیمیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کریمیہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امیریہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

المقام النّجاف الصّحاف المقبُول المُصطفین

سالار والہ ○ لائل پور

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۱۰

اے ہمارے رب بخش دے ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کیلئے کینہ نہ ڈال اے ہمارے رب بیشک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے!

اَلْاَدْعِيَةُ لِمَغْفِرَةِ اُمَّةِ

سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی

مغفرت کیلئے دعائیں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاغْفِرْ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ بخش دے مجھے اور بخش دے تمام امت سیدنا و مولانا حضرت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ اٰمِيْن

محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ رحم کر مجھ پر اور رحم کر تمام امت سیدنا و مولانا حضرت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارِكْ وَسَلَّمْ اٰمِيْن

محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم پر آمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت ۵۳ دعوت و تبلیغ الاسلام

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

الادعیۃ

لمغفرۃ

امۃ سیدنا ومولنا وحبیبنا

محمد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ انْصُرْنِيْ وَانْصُرْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ مدد کر میری اور مدد کر تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ وَافْتَحْ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ کشادگی (فتح) دے مجھے اور کشادگی دے تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ وَبَارِكْ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ برکت دے مجھے اور برکت دے تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اشْفِنِيْ وَاشْفِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ شفا دے مجھے اور شفا دے تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْشُدْنِيْ وَارْشُدْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ سیدھے راستے پر چلا مجھے اور چلا سیدھے راستے پر تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ وَاحْفَظْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ حفاظت کر میری اور حفاظت کر تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَاهْدِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ
اے ہمارے اللہ ہدایت دے مجھے اور ہدایت دے سیدنا و مولانا
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کی تمام امت کو آمین

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ وَعَافِ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ
اے ہمارے اللہ عافیت دے مجھے اور عافیت دے تمام امت
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن
سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ وَارْزُقْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ
اے ہمارے اللہ رزق دے مجھے اور رزق دے تمام امت سیدنا و
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن
مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اجْبُرْنِيْ وَاجْبُرْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ
اے ہمارے اللہ جوڑ دے مجھے اور جوڑ دے تمام امت سیدنا و
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن
مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ارْفَعْنِيْ وَارْفَعْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ
اے ہمارے اللہ بلند کر میرا مرتبہ اور بلند کر مرتبہ تمام امت سیدنا و
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن
مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کا آمین

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ وَوَفِّقْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ
اے ہمارے اللہ توفیق دے مجھے اور توفیق دے تمام امت سیدنا و
مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن
مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وبارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ كُرُوْبِيْ وَكُرُوْبَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ دور کر کرب میرے اور دور کر کرب تمام امت سیدنا

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ بَلِيَّاتِيْ وَبَلِيَّاتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ دور کر میری بلاؤں کو اور دور کر بلائیں تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ وَسَاوِسِيْ وَوَسَاوِسَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا

اے ہمارے اللہ! دور کر وسوسے میرے اور دور کر وسوسے تمام امت

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ ادْفَعْ اَهْوَالِيْ وَاَهْوَالَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ دور کر خوف میرے اور دور کر خوف تمام امت سیدنا

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّى الضَّرَّآءَ وَعَنْ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا

اے ہمارے اللہ دور کر تنگی میری اور دور کر تنگی تمام امت سیدنا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اَغْلِبْنِيْ وَاَغْلِبْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اے ہمارے اللہ! غالب کر مجھے اور غالب کر تمام امت سیدنا و

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اخْتِمْ لِیْ بِالْخَیْرِ وَاخْتِمْ بِالْخَیْرِ لِجَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا

اے ہمارے اللہ خاتمہ بالخیر کر میرا اور خاتمہ بالخیر کر تمام امت سیدنا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کا آمین

اَللّٰهُمَّ اقْضِ حَاجَاتِیْ وَحَاجَاتِ جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا

اے ہمارے اللہ میری حاجتوں کو پورا کر اور پوری کر حاجتیں تمام امت

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اكْفِ مُهِمَّاتِیْ وَمُهِمَّاتِ جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ کفایت کر میری مہمات کی اور کفایت کر مہمات تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ جَمِیْعَ مُشْكِلَاتِیْ وَمُشْكِلَاتِ جَمِیْعِ اُمَّةِ

اے ہمارے اللہ! دور کر دے میری مشکلات اور مشکلات تمام امت سیدنا

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ غُمُوْمِیْ وَغُمُوْمَ جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ دور کر غم میرے اور دور کر غم تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ هُمُوْمِیْ وَهُمُوْمَ جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! دور کر فکر میرے اور دور کر فکر تمام امت سیدنا

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

ومولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنْ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! معاف کر ہمیں اور معاف کر تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ جَاوِزْ عَنَّا وَجَاوِزْ عَنْ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! تجاوز کر ہم سے اور تجاوز کر تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم سے آمین

اَللّٰهُمَّ امْنُنْ عَلَيَّ وَامْنُنْ عَلٰى جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! احسان کر مجھ پر اور احسان کر تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ اِلَيَّ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ احسان کر مجھ پر (یعنی بہتر بنا) اور احسان کر تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ عَلَيَّ وَالْطُفْ عَلٰى جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! لطف (مہربانی) کر مجھ پر اور لطف کر تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰهُمَّ اَكْرِمْنِيْ وَاَكْرِمْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اے ہمارے اللہ! کرم کر مجھ پر اور کرم کر تمام امت سیدنا و مولانا

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین!

اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ سَيِّاٰتِيْ وَسَيِّاٰتِ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا

اے ہمارے اللہ! لے جا میری برائیوں کو اور لے جا برائیاں تمام امت

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کی آمین

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عُيُوْبِيْ وَعُيُوْبَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ چھپا عیب میرے اور چھپا عیب تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَاغْفِرِ الذُّنُوْبَ لِجَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا

اے ہمارے اللہ! بخش میرے گناہوں کو اور بخش گناہ تمام امت سیدنا

وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کے آمین

اَللّٰهُمَّ اجْنُبْنِيْ وَاجْنُبْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اے ہمارے اللہ! ایک طرف کر دے مجھے (یعنی بچا) اور ایک طرف کر تمام امت

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کو آمین

اَللّٰهُمَّ اَحْبِبْنِيْ وَاَحْبِبْ جَمِيْعَ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اے ہمارے اللہ! محبت کر مجھ سے اور محبت کر تمام امت سیدنا و مولانا

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم سے آمین

اَللّٰهُمَّ نَوِّرْ قَلْبِيْ وَنَوِّرْ قُلُوْبَ جَمِيْعِ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! روشن کر دل میرا اور روشن کر دل تمام امت سیدنا و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ اٰمِيْن

مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک و سلم کے آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○

اے ہمارے رب قبول فرما ہم سے بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

پاک ہے آپ کا رب رب عزت والا جس کے بارے میں باتیں بناتے ہیں

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور سلام ہو رسولوں پر اور ساری تعریف ہے

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اٰمِيْن ○

جہانوں کے رب کی آمین

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۸۹ تا ۱۱۹۲)

احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام التجاف الصحاف المقبول المصطفین سالار والہ

لائل پور۔ مغربی پاکستان

اَللّٰھُمَّ تَفَضَّلْ عَلَیَّ وَتَفَضَّلْ عَلٰی جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! فضیلت دے مجھے اور فضیلت دے تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم کو آمین

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلِ الرَّحْمَةَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ! رحمت نازل کر مجھ پر اور رحمت نازل کر تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ اَنْزِلِ الْبَرَکَةَ عَلَیَّ وَعَلٰی جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اے ہمارے اللہ برکت نازل کر مجھ پر اور برکت نازل کر تمام امت

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و بارک وسلم پر آمین

اَللّٰھُمَّ انْصُرْ دِیْنَ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ

اے اللہ مدد فرما حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِکْ وَسَلَّمَ اٰمِیْن

و بارک وسلم کے دین کی آمین

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اَئِمَّةِ الْمُتَّقِیْنَ وَ

اے اللہ! مجھے متقیوں کے اماموں میں سے بنادے

اجْعَلْنِیْ خَادِمَ جَمِیْعِ اُمَّةِ سَیِّدِنَا وَ

اور مجھے سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ و

مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَبَارِکْ

بارک وسلم کے سارے امتیوں کا خادم

وَسَلَّمَ اٰمِیْن

بنادے! آمین!!

مَجَالِسُ الذِّکرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ہے، جو راستوں میں ان لوگوں کو تلاش کرتی رہتی ہے۔ جو ذکر الٰہی کرتے ہیں پس جب وہ کسی جگہ ذکر الٰہی کرنے والے لوگوں کو پا لیتے ہیں۔ تو اپنے ساتھیوں سے پکار کر کہتے ہیں۔ آؤ، اپنے مقصد کی طرف آؤ۔ (یعنی ذکر الٰہی کو سننے اور ذکر اللہ کرنے والوں سے ملنے کے لئے) اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ فرشتے (آجاتے ہیں۔ اور) اپنے پروں سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ڈھانک لیتے ہیں۔ اور آسمان سے دنیا تک پھیل جاتے ہیں، پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب فرشتے واپس جاتے ہیں۔ تو ان کا پروردگار ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ ان سے زیادہ اپنے بندوں کے حال سے واقف ہوتا ہے، کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے۔ فرشتے کہتے ہیں، تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ تیری عظمت و بزرگی کا ذکر کر رہے تھے، تیری تعریف کر رہے تھے اور عظمت کے ساتھ تجھ کو یاد کر رہے تھے۔ پھر اللہ سبحانہ فرشتوں سے پوچھتا ہے کیا انہوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں قسم ہے اللہ کی۔ انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا۔ اللہ سبحانہ کہتا ہے اگر وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ تجھ کو دیکھ

سلسلۂ اشاعت
۵۴
دعوت و تبلیغ
الاسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یاحیّ یا قیّوم

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

مجالس الذکر

کے فرشتوں کی ایک جماعت زیادہ پھرنے اور گشت لگانے والی ہے۔ یہ جماعت ذکر الٰہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتی رہتی ہے۔ پس جب یہ فرشتے کسی الٰہی مجلس کو پاتے ہیں۔ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو یہ فرشتے بھی اس مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور بعض فرشتے بعض کو اپنے پروں سے گھیر لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ساری فضا جو آسمان اور اس مجلس کے درمیان ہے۔ فرشتوں سے بھر جاتی ہے۔ پھر جب ذکر الٰہی کرنے والوں کی یہ مجلس منتشر ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے آسمان پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں۔ تو ان سے اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے حالانکہ اللہ ان سے زیادہ ذکر الٰہی کرنے والوں کے حال سے واقف ہوتا ہے، کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے کہتے ہیں ہم تیرے ان بندوں کے پاس سے آرہے ہیں۔ جو زمین میں ہیں اور جو تیری پاکی بیان کرتے ہیں تیری عظمت کا ذکر کرتے ہیں۔ تیرا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور تجھ کو تیری بزرگی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اور تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں۔ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے پروردگار نہیں۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے، اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے، تو ان کا کیا حال ہوتا؟ پھر فرشتے کہتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے، وہ کس چیز سے میرے ذریعہ پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں، تیری دوزخ کی آگ سے، اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے میری دوزخ کی آگ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں! اللہ سبحانہٗ

لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ تیری بزرگی بیان کرتے اور بہت
زیادہ تیری پاکی کا ذکر کرتے۔ پھر اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے
کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ اللہ سبحانہٗ پوچھتا ہے۔ کیا انہوں نے جنت کو دیکھا
ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم۔ انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ کہتا
ہے۔ اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اگر وہ جنت کو دیکھ
لیتے تو جنت کی خواہش ان میں بڑھ جاتی۔ جنت کی طلب ان میں زیادہ ہو جاتی اور جنت
کی طرف ان کی رغبت بہت بڑھ جاتی۔ پھر اللہ پوچھتا ہے۔ اور وہ کس چیز سے پناہ
مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں دوزخ کی آگ سے۔ اللہ پوچھتا ہے کیا انہوں نے دوزخ
کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ نہیں۔ اللہ کی قسم اے پروردگار! اس کو انہوں نے
نہیں دیکھا ہے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے
کہتے ہیں! اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو وہ اس سے بہت زیادہ بھاگتے اور بہت زیادہ
خوف زدہ ہوتے۔ اللہ سبحانہٗ کہتا ہے میں تم کو گواہ بناتا ہوں۔ کہ میں نے ان کو بخش دیا۔
(یہ سن کر) ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان لوگوں میں تو ایک ایسا بھی
شخص تھا۔ جو ان میں شامل نہ تھا۔ راہ چلتا کھڑا ہو گیا تھا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ وہ
(یعنی ذکر الٰہی کرنے والے لوگ) ایسے بیٹھنے والے ہیں کہ نہیں محروم رکھا جاتا ان کے
پاس بیٹھنے والا۔ (بخاریؒ)

اور مسلمؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سبحانہٗ

بحسرت وندامت ہوگی۔ اب اگر اللہ تعالیٰ چاہے۔ تو اس کو عذاب دے۔ اور چاہے تو بخش دے۔ (یہ حدیث حسن ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی سے کئی طریقوں سے مروی ہے)۔

(ابو ہریرہ رضی ترمذی رح۔ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۶/۲۸۷ شمار ۱۲۳۲ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹۰)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ جب تک بندہ میرا ذکر کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے ہونٹ حرکت میں ہوتے ہیں۔ میں اس کے قریب ہوتا ہوں۔ (ابو ہریرہ رضی ابن ماجہ رح)

(ابن ماجہ شریف صفحہ ۵۶۸ ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹۰)

کہتا ہے، اگر وہ میری دوزخ کی آگ کو دیکھ لیتے، تو ان کا کیا حال ہوتا؛ فرشتے کہتے ہیں،
اور وہ تجھ سے بخشش بھی مانگتے ہیں، تو اللہ سبحانہٗ کہتا ہے: میں نے انکو بخش دیا، اور وہ چیز بھی
دی، جو انہوں نے مانگی، یعنی جنت۔ اور اس چیز سے پناہ بھی دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی
یعنی دوزخ سے؛ فرشتے کہتے ہیں، اے پروردگار! ان میں فلاں بندہ بھی تھا، جو بڑا گنہگار ہے وہ
کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں ان لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ سبحانہٗ فرماتا ہے۔ اس کو
بھی میں نے بخش دیا، وہ ایک ایسی جماعت ہے۔ جس کے پاس بیٹھنے والے
کو بھی محروم نہیں رکھا جاتا۔

(مشکوٰۃ شریف جلد اوّل صفحہ ۲۷۹/۲۸۰ شمارہ ۲۱۴۷ / ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹۷)

حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوسعید خدریؓ (دونوں) ہی گواہی دیتے ہیں کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ جماعت جو اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ اس کو فرشتے
آکر گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت (الٰہی) ان کو ڈھانک لیتی ہے۔ اور ان پر اطمینان
قلب نازل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ملائکہ مقربین میں ذکر کرتا ہے۔

(یہ حدیث حسن وصحیح ہے) (ترمذیؒ ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۲۸۷ شمارہ ۱۲۳۰)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹۶/۹۷)

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ ہر وہ مجلس، جو کوئی قوم منعقد
کرے۔ اور اس میں اللہ کا ذکر نہ ہو۔ اور نہ اس کے نبی (کریم صلی اللہ علیہ وسلم)
پر درود بھیجا جائے۔ تو ایسی مجلس اس قوم پر وبال اور باعثِ نقصان اور موجب

اسماء بدریین

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحُرْمَةِ

سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْبَدْرِیِّیْنَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ وَسَیِّدِنَا اَبِیْ بَكْرِ ﹰالصِّدِّیْقِ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۲۔ وَسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ " "

۳۔ وَسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ " "

۴۔ وَسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ " "

سلسلہ اشاعت
۵۵
دعوت و تبلیغ
الاسلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد النبی الامی وعلیٰ آلہ

وسلم تسلیماً کثیراً کثیراً ابداً ابداً

وظیفہ

اسمائے بدریین

۱۹۔ وسیدنا انسۃ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ
۲۰۔ وسیدنا انیس بن قتادۃ رضی اللہ عنہ
۲۱۔ وسیدنا اوس بن ثابت رضی اللہ عنہ
۲۲۔ وسیدنا اوس بن خولی رضی اللہ عنہ
۲۳۔ وسیدنا اوس بن الصامت رضی اللہ عنہ
۲۴۔ وسیدنا ایاس بن البکیر رضی اللہ عنہ
۲۵۔ وسیدنا ایاس بن ودقۃ رضی اللہ عنہ

ب

۲۶۔ وسیدنا بجیر بن ابی بجیر رضی اللہ عنہ
۲۷۔ وسیدنا بحاث بن ثعلبۃ رضی اللہ عنہ
۲۸۔ وسیدنا بسبسۃ بن عمرو رضی اللہ عنہ
۲۹۔ وسیدنا بشر بن البراء رضی اللہ عنہ
۳۰۔ وسیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ
۳۱۔ وسیدنا بلال بن رباح رضی اللہ عنہ

نمبر ۱۹ تا ۲۳، ۲۷، ۲۹، ۳۰ سیرت ابن ہشام نمبر ۲۴، ۳۱ بخاری وغیرہ
ابن ہشام۔ نمبر ۲۵۔ استیعاب نمبر ۲۶، ۲۸ اصابہ

۵- وَسَیِّدِنَا طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۶- وَسَیِّدِنَا زُبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۷- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۸- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۹- وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

الف

۱۰- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عُبَیْدَةَ بْنِ الْجَرَّاح رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۱- وَسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۲- وَسَیِّدِنَا الْاَخْنَسِ بْنِ خُبَیْبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۳- وَسَیِّدِنَا اُبَیِّ بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۴- وَسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۵- وَسَیِّدِنَا اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۶- وَسَیِّدِنَا اَسْعَدَ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۷- وَسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

۱۸- وَسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ

نمبر ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۴، ۱۶، ۱۸ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۶، ۷، ۹ بخاری وسیرۃ ابن ہشام - نمبر ۱۲ اسد الغابہ و نمبر ۱۷- البدایہ

ج

۴۴- وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رِئَابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۵- وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ الْاَشْہَلِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۶- وَسَیِّدِنَا جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۷- وَسَیِّدِنَا جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۸- وَسَیِّدِنَا جَبْرِ بْنِ عَتِیْکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۹- وَسَیِّدِنَا جُبَیْرِ بْنِ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۰- وَسَیِّدِنَا جَبَلَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ح

۵۱- وَسَیِّدِنَا حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۲- وَسَیِّدِنَا اَلْحَارِثِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۳- وَسَیِّدِنَا اَلْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۴- وَسَیِّدِنَا اَلْحَارِثِ بْنِ اَوْسِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۵- وَسَیِّدِنَا اَلْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۶- وَسَیِّدِنَا اَلْحَارِثِ بْنِ خَزْمَۃَ الْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۴۴ تا ۴۹ و ۵۲، ۵۴ تا ۵۶ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۵۰، ۵۲۔ اصابہ

نمبر ۵۱ بخاری و سیرۃ ابن ہشام

ت

۳۲- وَسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی خِرَاشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۳- وَسَیِّدِنَا تَمِیْمٍ مَوْلٰی بَنِیْ غَنْمِ بْنِ السَّلْمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۴ وَسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یَعَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ث

۳۵- وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْاَقْرَمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۶- وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷- وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸- وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ خَنْسَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹- وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰- وَسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ الْھَزَّالِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۱- وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ حَاطِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۲- وَسَیِّدِنَا ثَعْلَبَۃَ بْنِ غَنَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۳- وَسَیِّدِنَا ثَقْفِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۳۲ تا ۴۳ سیرۃ ابن ہشام

۷۲- وَسَیِّدِنَا حَرَامِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۳- وَسَیِّدِنَا حُرَیْثِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۴- وَسَیِّدِنَا الْحُصَیْنِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

خ

۷۵- وَسَیِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ الْحُمَیِّرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۶- وَسَیِّدِنَا خَارِجَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۷- وَسَیِّدِنَا خَالِدِ بْنِ الْبُکَیْرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۸- وَسَیِّدِنَا خَالِدِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۹- وَسَیِّدِنَا خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۰- وَسَیِّدِنَا خَبَّابٍ مَوْلٰی عُتْبَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۱- وَسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ اَسَافٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۲- وَسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ عَدِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۳- وَسَیِّدِنَا خِدَاشِ بْنِ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۴- وَسَیِّدِنَا خِرَاشِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۵- وَسَیِّدِنَا خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۷۲ تا ۸۱، ۸۴ سیرۃ ابنِ ہشام   نمبر ۸۳، ۸۵ اصابہ

نمبر ۸۲ بخاری

۵۷- وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ خَزَمَةَ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۸- وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۵۹- وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ عَرْفَجَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۰- وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَیْسِ اِلْاَوْسِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۱- وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ قَیْسِ نِ الْخَزْرَجِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۲- وَسَیِّدِنَا الْحَارِثِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۳- وَسَیِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ الْخَزْرَجِیِّ الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۴- وَسَیِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۵- وَسَیِّدِنَا حَارِثَةَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۶- وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۷- وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۸- وَسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَتِیْکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۶۹- وَسَیِّدِنَا حُبَابِ بْنِ قَیْظِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۰- وَسَیِّدِنَا حُبَابِ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۷۱- وَسَیِّدِنَا حَبِیْبِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۵۷، ۶۸، ۶۹ اصابہ نمبر ۵۸ تا ۶۲، ۶۴، ۶۵، ۷۰، ۷۱

سیرۃ ابن ہشام نمبر ۶۳، ۶۶ بخاری وسیرۃ ابن ہشام نمبر ۶۷ سیرۃ ابن ہشام واصابہ

۹۹- وَسَیِّدِنَا	رَافِعِ بْنِ عَنْجَدَۃَ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۰- وَسَیِّدِنَا	رَافِعِ بْنِ الْمَالِکِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۱- وَسَیِّدِنَا	رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّی الشَّہِیْدِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۲- وَسَیِّدِنَا	رَافِعِ بْنِ یَزِیْدَ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۳- وَسَیِّدِنَا	رِبْعِیِّ بْنِ رَافِعٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۴- وَسَیِّدِنَا	رَبِیْعِ بْنِ اِیَاسٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۵- وَسَیِّدِنَا	رَبِیْعَۃَ بْنِ اَکْثَمَ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۶- وَسَیِّدِنَا	رُخَیْلَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۷- وَسَیِّدِنَا	رِفَاعَۃَ بْنِ الْحَارِثِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۸- وَسَیِّدِنَا	رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۰۹- وَسَیِّدِنَا	رِفَاعَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۱۰- وَسَیِّدِنَا	رِفَاعَۃَ بْنِ عَمْرٍو	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ز

۱۱۱- وَسَیِّدِنَا	زِیَادِ بْنِ السَّکَنِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۱۲- وَسَیِّدِنَا	زِیَادِ بْنِ عَمْرٍو	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۹۹، ۱۰۱ تا ۱۰۶، ۱۱۰ تا ۱۱۲ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۱۰۰، ۱۰۷ اصابہ نمبر ۱۰۹- البدایہ نمبر ۱۰۸ بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۸۶- وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۷- وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ سُوَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۸- وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۸۹- وَسَیِّدِنَا خَلَّادِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۰- وَسَیِّدِنَا خُلَیْدَۃَ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۱- وَسَیِّدِنَا خُلَیْفَۃَ بْنِ عَدِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۲- وَسَیِّدِنَا خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۳- وَسَیِّدِنَا خَوَّاتِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۴- وَسَیِّدِنَا خَوْلِیِّ بْنِ اَبِیْ خَوْلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ذ

۹۵- وَسَیِّدِنَا ذَکْوَانَ بْنِ عَبْدِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۶- وَسَیِّدِنَا ذِی الشِّمَالَیْنِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ر

۹۷- وَسَیِّدِنَا رَاشِدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۹۸- وَسَیِّدِنَا رَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۸۶ تا ۹۱ و ۹۳ تا ۹۸ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۹۲ بخاری

۱۲۷- وَسَیِّدِنَا اَلسَّائِبِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۲۸- وَسَیِّدِنَا اَلسَّائِبِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۲۹- وَسَیِّدِنَا سَبْرَةَ بْنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۰- وَسَیِّدِنَا سُبَیْعِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۱- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۲- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الْفَاکِہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۳- وَسَیِّدِنَا سَعْدٍ مَوْلٰی حَاطِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۴- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۵- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَیْثَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۶- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۷- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۸- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۳۹- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ سُهَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۴۰- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۴۱- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۱۲۷ تا ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۳۸- اصابہ نمبر ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۵، ۱۳۷ تا ۱۳۹، ۱۴۱ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۱۳۴ بخاری و سیرۃ ابن ہشام نمبر ۱۴۰- استیعاب

۱۱۳۔ وَسَیِّدِنَا زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۴۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۵۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۶۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۷۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ عُبَیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۸۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۱۹۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ وَدِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۰۔ وَسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ الْمُزَیْنِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

س

۱۲۱۔ وَسَیِّدِنَا سَالِمٍ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۲۔ وَسَیِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۳۔ وَسَیِّدِنَا سَالِمِ بْنِ غَنْمِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۴۔ وَسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۵۔ وَسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۲۶۔ وَسَیِّدِنَا السَّائِبِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

نمبر ۱۱۳ تا ۱۱۶ ، ۱۱۹ تا ۱۲۲ ، ۱۲۵ ، ۱۲۶ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۱۱۷ ، ۱۱۸ ، ۱۲۴ ۔ اصابہ نمبر ۱۲۳ ۔ البدایہ

۱۵۷- وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۵۸- وَسَیِّدِنَا سِمَاكِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۵۹- وَسَیِّدِنَا سِنَانِ بْنِ اَبِیْ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۰- وَسَیِّدِنَا سِنَانِ بْنِ صَیْفِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۱- وَسَیِّدِنَا سَہْلِ بْنِ حُنَیْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۲- وَسَیِّدِنَا سُہَیْلِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۳- وَسَیِّدِنَا سَہْلِ بْنِ عَتِیْكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۴- وَسَیِّدِنَا سَہْلِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۵- وَسَیِّدِنَا سُہَیْلِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۶- وَسَیِّدِنَا سُہَیْلِ بْنِ وَہْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۷- وَسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ رِزْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۸- وَسَیِّدِنَا سَوَادِ بْنِ غَزِیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۶۹- وَسَیِّدِنَا سُوَیْبِطِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ش

۱۷۰- وَسَیِّدِنَا شُجَاعِ بْنِ وَہْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۱۵۷ تا ۱۶۰، ۱۶۳ تا ۱۷۰ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۱۶۲- استیعاب نمبر ۱۶۱- بخاری و سیرۃ ابن ہشام

۱۴۲- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۳- وَسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۴- وَسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۵- وَسَیِّدِنَا سُرَاقَۃَ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۶- وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۷- وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۸- وَسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ سُہَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۴۹- وَسَیِّدِنَا سُفْیَانَ بْنِ نَسْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۰- وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ اَسْلَمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۱- وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۲- وَسَیِّدِنَا سَلَمَۃَ بْنِ سَلَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۳- وَسَیِّدِنَا سُلَیْطِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۴- وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۵- وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۱۵۶- وَسَیِّدِنَا سُلَیْمِ بْنِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۱۴۲ تا ۱۴۶ ، ۱۴۹ تا ۱۵۶ سیرۃ ابن ہشام
نمبر ۱۴۷ - اصابہ نمبر ۱۴۸ - استیعاب

۱۸۳-وَسَیِّدِنَا الطُّفَیلِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۸۴-وَسَیِّدِنَا الطُّفَیلِ بْنِ النُّعمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۸۵-وَسَیِّدِنَا طُلَیبِ بْنِ عُمَیرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ظ

۱۸۶-وَسَیِّدِنَا ظُهَیرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ع

۱۸۷-وَسَیِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۸۸-وَسَیِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ عَدِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۹-وَسَیِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ الْعُکَیرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۰-وَسَیِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ قَیسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۱-وَسَیِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُکَیرِ الشَّهِیدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۲-وَسَیِّدِنَا عَامِرِ بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۳-وَسَیِّدِنَا عَامِرِ بْنِ الْبُکَیرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۴-وَسَیِّدِنَا عَامِرِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۹۵-وَسَیِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِیعَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۸ تا ۱۹۳ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۱۸۵ - استیعاب

نمبر ۱۸۶ بخاری نمبر ۱۸۷، ۱۹۵ بخاری وسیرۃ ابن ہشام نمبر ۱۹۴ - اصابہ

۱۷۱- وَسَیِّدِنَا شُقْرَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۷۲- وَسَیِّدِنَا شَمَّاسِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ص

۱۷۳- وَسَیِّدِنَا صُبَیْحٍ مَوْلٰی اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۷۴- وَسَیِّدِنَا صَخْرِ بْنِ اُمَیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۷۵- وَسَیِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ بَیْضَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۷۶- وَسَیِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ وَھْبِ نِ الشَّھِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۷۷- وَسَیِّدِنَا صُھَیْبِ بْنِ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۷۸- وَسَیِّدِنَا صَیْفِیِّ بْنِ سَوَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ض

۱۷۹- وَسَیِّدِنَا الضَّحَّاکِ بْنِ حَارِثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۸۰- وَسَیِّدِنَا الضَّحَّاکِ بْنِ عَبْدِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱۸۱- وَسَیِّدِنَا ضَمْرَۃَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ط

۱۸۲- وَسَیِّدِنَا الطُّفَیْلِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۱۷۱، ۱۷۸ - اصابہ نمبر ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۵ تا ۱۷۷، ۱۷۹ تا ۱۸۲
سیرۃ ابن ہشام نمبر ۱۷۴ - البدایہ

۲۱۱- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْجَدِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۲- وَسَیِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَیْسِ بْنِ عَیْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۳- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحُمَیِّرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۴- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۵- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۶- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۷- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۸- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُرَاقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۱۹- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۲۰- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَہْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۲۱- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سُہَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۲۲- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ طَارِقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۲۳- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۲۴- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۲۵- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۱۱، ۲۱۳ تا ۲۲۵ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۲۱۲ - روض الانف

۱۹۶-وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۹۷-وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۹۸-وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ فُهَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۱۹۹-وَسَيِّدِنَا عَامِرِ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۰-وَسَيِّدِنَا عَاقِلِ بْنِ الْبُكَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۱-وَسَيِّدِنَا عَائِذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۲-وَسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۳-وَسَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۴-وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ كَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۵-وَسَيِّدِنَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۶-وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۷-وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۸-وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۰۹-وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

۲۱۰-وَسَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

نمبر ۱۹۶-اصابہ نمبر ۱۹۷ تا ۱۹۹، ۲۰۱ تا ۲۰۳، ۲۰۶، ۲۰۸ تا ۲۱۰ سیرۃ ابنِ ہشام

نمبر ۲۰۰ فتح الباری نمبر ۲۰۴، ۲۰۷-البدایہ، ۲۰۵ بخاری وسیرۃ ابنِ ہشام

۲۴۱۔ وَسَیِّدِنَا عَبْسِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۲۔ وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۳۔ وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ التَّیِّھَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۴۔ وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۵۔ وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۶۔ وَسَیِّدِنَا عُبَیْدِ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۷۔ وَسَیِّدِنَا عُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّھِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۸۔ وَسَیِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۹۔ وَسَیِّدِنَا عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۰۔ وَسَیِّدِنَا عُتْبَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۱۔ وَسَیِّدِنَا عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۲۔ وَسَیِّدِنَا عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۳ وَسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۴ وَسَیِّدِنَا عَدِیِّ بْنِ الزَّغْبَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۵ وَسَیِّدِنَا عِصْمَۃَ بْنِ الْحُصَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۴۱ تا ۲۴۴ ، ۲۴۶ ، ۲۴۸ تا ۲۵۱ ، ۲۵۳ تا ۲۵۵ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۲۴۵ ۔ البدایہ نمبر ۲۴۷ بخاری وسیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۵۲ ۔ بخاری

۲۲۶- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اُبَیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۲۷- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُرْفُطَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۲۸- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۲۹- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۰- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۱- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۲- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ قَیْسِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۳- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۴- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۵- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۶- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۷- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۸- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَقٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۳۹- وَسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۲۴۰- وَسَیِّدِنَا عُبَادَۃَ بْنِ الْخَشْخَاشِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۲۶ تا ۲۳۴ ، ۲۳۶ تا ۲۴۰ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۲۳۵ بخاری وسیرۃ ابن ہشام

۲۷۱- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمُهَاجِرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۲- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ سُرَاقَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۳- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ طَلْقٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۴- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۵- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَامِرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۶- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَیْسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۷- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۸- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۹- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۰- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَیْسِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۱- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۲- وَسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۳- وَسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ الْحَرَامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۴- وَسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ الْحُمَامِ الشَّهِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۵ وَسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۷۱ تا ۲۷۳، ۲۷۸ تا ۲۸۴ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۷۴ بخاری

نمبر ۲۷۵، ۲۷۶ - البدایہ نمبر ۲۷۷ - استیعاب نمبر ۲۸۵ - اصابہ

۲۵۶- وَسَیِّدِنَا عِصْمَۃَ الْاَسَدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۷- وَسَیِّدِنَا عِصْمَۃَ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۸- وَسَیِّدِنَا عَطِیَّۃَ بْنِ نُوَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۹- وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۰- وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۱- وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۲- وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ وَھْبِ بْنِ کَلْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۳- وَسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ وَھْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۴- وَسَیِّدِنَا عُکَّاشَۃَ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۵- وَسَیِّدِنَا عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۶- وَسَیِّدِنَا عُمَارَۃَ بْنِ حَزْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۷- وَسَیِّدِنَا عُمَارَۃَ بْنِ زِیَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۸- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۶۹- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۷۰- وَسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۵۶، ۲۶۷- اصابہ نمبر ۲۵۷ تا ۲۶۰، ۲۶۲ تا ۲۶۶، ۲۶۸، ۲۶۹

سیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۶۱ بخاری نمبر ۲۷۰- استیعاب

۲۹۸- وَسَیِّدِنَا قُطْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۹۹- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ السَّکَنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۰- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۱- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ مِحْصَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۲- وَسَیِّدِنَا قَیْسِ بْنِ مُخَلَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ک

۳۰۳- وَسَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۴- وَسَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۵- وَسَیِّدِنَا کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۶- وَسَیِّدِنَا کُلْفَۃَ بْنِ ثَعْلَبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

م

۳۰۷- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ اَبِیْ خَوْلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۸- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ الدُّخْشُمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۰۹- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ رَبِیْعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۰- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۹۸ تا ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۸ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۳۰۶- البدایہ

نمبر ۳۰۹ بخاری نمبر ۳۱۰- اصابہ

۲۸۶- وَسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۷- وَسَیِّدِنَا عُمَیْرِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصِ نِ الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۸- وَسَیِّدِنَا عِمْرَانَ بْنِ حَصِیْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۸۹- وَسَیِّدِنَا عَنْتَرَۃَ مَوْلٰی سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۹۰- وَسَیِّدِنَا عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۹۱- وَسَیِّدِنَا عُوَیْمِ بْنِ سَاعِدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۹۲- وَسَیِّدِنَا عِیَاضِ بْنِ زُھَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

غ

۲۹۳- وَسَیِّدِنَا غَنَّامِ بْنِ اَلْاَوْسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ف

۲۹۴- وَسَیِّدِنَا اَلْفَاکِہِ بْنِ بِشْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۹۵- وَسَیِّدِنَا فَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ق

۲۹۶- وَسَیِّدِنَا قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۹۷- وَسَیِّدِنَا قُدَامَۃَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۸۶ تا ۲۸۹، ۲۹۲، ۲۹۴، ۲۹۵ سیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۶

۲۹۷ بخاری و سیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۹۳ - اصابہ

۳۲۶- وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۲۷- وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۲۸- وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۲۹- وَسَيِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ عَبْدِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۰- وَسَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۱- وَسَيِّدِنَا مُظْهِرِ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۲- وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۳- وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۴- وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ الصِّمَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۵- وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۶- وَسَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۷- وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ عَبَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۸- وَسَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۳۹- وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۳۴۰- وَسَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

نمبر ۳۲۶، ۳۲۸، ۳۳۰، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۶ تا ۳۳۸، ۳۴۰ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۴۔ اصابہ۔ نمبر ۳۳۱، ۳۳۹ بخاری ۳۳۵ بخاری و سیرۃ ابن ہشام

۳۱۱- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۲- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ قُدَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۳- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۴- وَسَیِّدِنَا مَالِکِ بْنِ نُمَیْلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۵- وَسَیِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۶- وَسَیِّدِنَا مُجَذَّرِ بْنِ زِیَادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۷- وَسَیِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۸- وَسَیِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۱۹- وَسَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۲۰- وَسَیِّدِنَا مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۲۱- وَسَیِّدِنَا مَرْثَدِ بْنِ اَبِیْ مَرْثَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۲۲- وَسَیِّدِنَا مُرَارَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۲۳- وَسَیِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۲۴- وَسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۲۵- وَسَیِّدِنَا مَسْعُوْدِ بْنِ خَلْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۳۱۱ تا ۳۲۱ - سیرۃ ابن ہشام ، نمبر ۳۲۲ بخاری

نمبر ۳۲۳ بخاری و سیرۃ ابن ہشام نمبر ۳۲۴، ۳۲۵ سیرۃ ابن ہشام

ن

۳۵۵۔ وَسَیِّدِنَا	النَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ		رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۵۶۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ الْاَعْرَجِ		رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۵۷۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	اَبِیْ خَزَمَۃَ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۵۸۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	سِنَانٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۵۹۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	عَبْدِ عَمْرٍو	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۰۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	عَجْلَانِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۱۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	عَصَرٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۲۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	عَمْرٍو	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۳۔ وَسَیِّدِنَا	النُّعْمَانِ بْنِ	مَالِکٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۴۔ وَسَیِّدِنَا	نُعَیْمَانَ بْنِ	عَمْرٍو	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۵۔ وَسَیِّدِنَا	نَوْفَلِ بْنِ	عَبْدِ اللّٰہِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

و

۳۶۶۔ وَسَیِّدِنَا	وَاقِدِ بْنِ	عَبْدِ اللّٰہِ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
۳۶۷۔ وَسَیِّدِنَا	وَاقِدِ بْنِ	عَبْدِ مَنَافٍ	رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۳۵۵، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۴ تا ۳۶۷ سیرۃ ابن ہشام۔ نمبر ۳۵۶

۳۵۷، ۳۶۰، اصابہ۔ نمبر ۳۶۳۔ استیعاب

۲۴۱- وَسَیِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ قُشَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۲- وَسَیِّدِنَا مَعْقِلِ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۳- وَسَیِّدِنَا مَعْمَرِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۴- وَسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۵- وَسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ یَزِیْدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۶- وَسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ الْحَارِثِ الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۷- وَسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۸- وَسَیِّدِنَا الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۴۹- وَسَیِّدِنَا مُلَیْلِ بْنِ وَبَرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۰- وَسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۱- وَسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۲- وَسَیِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۳- وَسَیِّدِنَا مُنَافِ بْنِ حَبِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۲۵۴- وَسَیِّدِنَا مِہْجَعِ بْنِ صَالِحِ نِ الشَّہِیْدِ مَوْلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۲۴۱، ۲۴۵- اصابہ نمبر ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹ تا ۲۵۲، ۲۵۴

سیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۴۴، ۲۵۳ بخاری و سیرۃ ابن ہشام نمبر ۲۴۸- استیعاب

۳۸۱- وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۲- وَسَیِّدِنَا اَبُوْ عَرْفَجَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۳- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ الْاَعْوَرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۴- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۵- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حَبَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۶- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حَبِیْبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۷- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۸- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حَسَنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۹- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حَنَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۰- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ الْحَمْرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۱- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ خُزَیْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۲- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ خَلَّادٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۳- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ دَاوٗدَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۳۸۲، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۲، ۳۸۵- اصابہ نمبر ۳۸۲- البدایہ

نمبر ۳۸۷، ۳۹۰- بخاری و سیرۃ ابن ہشام

۳۶۸- وَسَیِّدِنَا وَرَقَةَ بْنِ اِیَاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۶۹- وَسَیِّدِنَا وَدِیْعَةَ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۰- وَسَیِّدِنَا وَھْبِ بْنِ اَبِیْ سَرْحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۱- وَسَیِّدِنَا وَھْبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ہ

۳۷۲- وَسَیِّدِنَا ھَانِیءِ بْنِ نِیَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۳- وَسَیِّدِنَا ھُبَیْلِ بْنِ وَبَرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۴- وَسَیِّدِنَا ھِلَالِ بْنِ الْمُعَلّٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۵- وَسَیِّدِنَا ھِلَالِ بْنِ اُمَیَّةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۶- وَسَیِّدِنَا ھِلَالِ بْنِ اَبِیْ خَوْلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ی

۳۷۷- وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْاَخْنَسِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۸- وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ الْحَارِثِ الشَّہِیْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۷۹- وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ حِذَامٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۸۰- وَسَیِّدِنَا یَزِیْدَ بْنِ رُقَیْشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۴، ۳۷۸، ۳۸۰ سیرۃ ابن ہشام۔ نمبر ۳۷۰، ۳۷۹- اصابہ نمبر ۳۷۳، ۳۷۶، ۳۷۷- استیعاب نمبر ۳۷۵ بخاری

۴۰۸- وَسَيِّدِنَا اَبِيْ لُبَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۰۹- وَسَيِّدِنَا اَبِيْ مَخْشِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۰- وَسَيِّدِنَا اَبِيْ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۱- وَسَيِّدِنَا اَبِيْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۲- وَسَيِّدِنَا اَبِيْ مُلَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۳- وَسَيِّدِنَا اَبِي الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۴- وَسَيِّدِنَا اَبِي الْهَيْثَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

۴۱۵- وَسَيِّدِنَا اَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

وَرِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ

وَعَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ اَجْمَعِيْنَ

○

(ترتیب شریف صفحہ ۱۱۹۹ تا ۱۲۲۵)

نمبر ۴۰۸ بخاری و سیرۃ ابن ہشام نمبر ۴۰۹ ، ۴۱۰ ، ۴۱۲ تا ۴۱۵
سیرۃ ابن ہشام نمبر ۴۱۱ - بخاری

۳۹۴- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ دُجَانَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۵- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۶- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ سَبْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۷- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۸- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ سُلَیْطٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۳۹۹- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ سِنَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۰- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ شَیْخٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۱- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ حِرْمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۲- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ صَبَّاحٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۳- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۴- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ عَقِیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۵- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۶- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۴۰۷- وَسَیِّدِنَا اَبِیْ کَبْشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

نمبر ۳۹۵ ، ۴۰۳ بخاری و سیرۃ ابن ہشام نمبر ۳۹۴ ، ۳۹۶ تا ۴۰۰ ،

۴۰۲ ، ۴۰۴ ، ۴۰۷ سیرۃ ابن ہشام

نمبر ۴۰۱ ، ۴۰۵ ، ۴۰۶ - اصابہ

وَ اٰيَاتِكَ وَ اَنْ تَحْبِسَ عَنِّيْ

اور تو روک لے مجھ سے برائیوں

شَرَّ الْاَشْرَارِ وَ تَحْجُبَنِيْ بِنُوْرِ

کو اور اپنی عظمت کے نور سے

عَظَمَتِكَ مِنَ الظُّلْمَةِ وَ الْفُجَّارِ

صدقے سے مجھے محجوب رکھ ظلمت اور گناہوں سے

وَ اَنْ تَعْقِدَ عَنِّيْ كُلَّ لِسَانٍ نَاطِقٍ

اور ہر برائی کی زبان کو گرہ لگا دے اور ہر

بِشَرٍّ وَ تَرُدَّ عَنِّيْ كُلَّ سَهْمٍ رَامٍ

نقصان پہنچانے والے تیر کو مجھ سے

بِضَرٍّ وَ اَنْ تُعْمِيَ كُلَّ بَصَرٍ يُبْصِرُ

پھیر دے اور ہر حسد سے میری طرف

اِلَيَّ بِالْحَسَدِ رَامِقٍ وَ كُلَّ قَلْبٍ لِيْ

دیکھنے والی آنکھ کو اندھا کر دے اور ہر مجھ سے دشمنی

بِالْعَدَاوَةِ خَافِقٍ وَ اَنْ تَقْهَرَ

رکھنے والے دل کو بے چین کر دے اور مجھ پر قہر کرنیوالے

مَنْ يُرِيْدُ قَهْرِيْ قَهْرًا وَ

کو مقہور کر دے اور منع کر دے اس کو

تَمْنَعَهُ الرَّاحَةَ وَ تُضَيِّقَ عَلَيْهِ

راحت اور تنگ ہو جائے اس کے اوپر

أَنْ تَجْعَلَنِيْ فِيْ حِمَاكَ الَّذِيْ

تو کر دے مجھے اپنی اس حمایت میں جو نہیں زائل

لَا يُرَامُ وَجِوَارِكَ الَّذِيْ لَا

کی جاتی اور اس پڑوس میں جس کو نہیں خراب

يُخْفَرُ وَلَا يُضَامُ وَوِقَايَتِكَ

کیا جاتا اور نہ ظلم کیا جاتا ہے اور اپنی اس کافی حفاظت

الْكَافِيَةِ الَّتِيْ لَا تُدْرَكُ وَسِتْرِكَ

میں جس کا ادراک نہیں کیا جا سکتا۔ اور اپنے اس کامل

الضَّافِي الَّذِيْ لَا يُهْتَكُ وَ

پردے میں جس کو نہیں چاک کیا جاتا اور اپنی

حِصْنِكَ الشَّامِخِ الْمَنِيْعِ وَ

اس بلند حفاظت میں جو روکنے والی ہے اور

وَدَائِعِكَ الْمَصُوْنَةِ الَّتِيْ لَا

اپنی ان محفوظ امانتوں میں جو کہ نہیں ضائع

تَضِيْعُ وَأَنْ تَضْرِبَ عَلَيَّ

ہو نہیں اور تو میرے اوپر اپنی حفاظت اور

سُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ

عنایت کے پردے لٹکا دے اور رکھ تو

وَتُرَدِّيَنِيْ بِكَنَفِكَ وَكِلَاءَتِكَ

مجھے اپنے سایہ اور اپنی حفاظت میں

قَلْبِیْ مِنَ الْحَسَدِ وَالْاَحْقَادِ

اور لے جا سے کینوں اور حسد کو

وَالْاَوْحِنِ وَاَنْ تَذْهِبَ مِنَ

مجھ سے تو لے جا کر یہ اور کو برائیوں تو

السُّوْٓءِ مَا خَلْفِیْ وَ اَمَامِیْ وَتُبَلِّغَنِیْ

پہنچا مجھے اور سے پیچھے میرے اور آگے میرے برائی

فِی الدَّارَیْنِ اَقْصَا مَرَامِیْ وَاَنْ

اور مقصود تک انتہائی کے جہانوں دونوں میرے دے

تُخْفِیَنِیْ بِاَلْطَافِكَ الْخَفِیَّةِ فِیْ

اور قضا و میں خفیہ الطاف اپنے مجھے چھپا دے

قَوَاسِرِ الْاَقْضِیَةِ وَنَوَازِلَ الْاَقْدَارِ

میرا میں امور مخفی تمام کے قدر

تَصْحَبُنِیْ بِمَعِیَّتِكَ الْخَفِیَّةِ فِیْ

مصاحب ہو جا

سَائِرِ التَّقَلُّبَاتِ وَالْاَطْوَارِ فِیْ

اختلاف کے رات دن اور

لَیْلِیْ وَنَهَارِیْ وَظَعْنِیْ وَاَسْفَارِیْ

میں حضر اور سفر اور میں

وَنَوْمِیْ وَقَرَارِیْ وَعَلَانِیَتِیْ

و خلوت اور میں قرار اور میں نیند اور

فَسِيحِ الْأَرْضِ وَوَاسِعِ الْأَقْطَارِ
فراخی زمین کی اور وسعت اطراف کی
وَأَنْ تُخْرِجَ كُلَّ مُؤْذٍ لِّيْ
اور نکالا جائے ہر موذی میرے لئے علم
عَنْ دَائِرَةِ الْحِلْمِ وَاللُّطْفِ
اور لطف اور آہستگی کے دائرے سے
وَالْمَهَلِ وَتَغُلَّ أَيْدِي أَعْدَائِي
اور میرے دشمنوں کے ہاتھوں میں طوق
وَتُرْبَطَ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَلَا
باندھے جائیں اور ان کے دلوں کو جکڑا جائے اور ان
تُبَلِّغَهُمُ الْأَمَلَ وَأَنْ تَكْفِيَنِي
کی امیدیں نہ پوری ہوں اور تو کافی ہو مجھے میرے
كُلَّ بَاغٍ وَشَامِتٍ وَتَكُونَ
ہر باغی اور دشمن سے اور ہو جائے تو میرے
لِيْ عِوَضًا عَنْ كُلِّ هَالِكٍ وَ
لئے عوض ہر ہلاکت اور
فَائِتٍ وَأَنْ تَعْصِمَنِيْ مِنْ شُرُوْرِ
فوت سے اور تو حفاظت کر میری فتنوں اور
الْفِتَنِ وَالْأَنْكَادِ - وَأَنْ تُنَقِّيَ
برائیوں کے شر سے اور صاف کر میرے دل

عَيْنِيْ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ

اور بخش دے میرے گناہوں کو اور میرے

تُطَيِّبَ لِيْ كَسْبِيْ وَ اَنْ تُقِيْلَ

کسب کو پاک کر دے اور میری لغزشوں سے

عَثَرَاتِيْ وَ تَتَقَبَّلَ اَعْمَالِيْ

در گذر فرما اور میرے اعمال وصفات کو قبول

وَ حَسَنَاتِيْ وَ اَنْ تُخْرِجَنِيْ وَ

فرما اور مجھے اور میری اولاد کو ظلمات سے

ذُرِّيَّتِيْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

نکال کر روشنی کی طرف لے جا اور

وَ تَحُوْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْمَعَاصِيْ

میرے اور میرے گناہوں کے درمیان عظیم ڈھال

بِاَعْظَمِ جُنَّةٍ وَ اَحْصَنِ سُوْرٍ

کو حائل کر دے اور قلعہ جیسی دیوار اور

وَ اَنْ تَجْعَلَ الْاِسْلَامَ مُنْتَهٰى

اسلام کو میری رضا کا منتہا کر دے

رِضَائِيْ وَ تُحْيِيَنِيْ حَيٰوةً طَيِّبَةً

اور مبارک بنا دے میرے لئے پاکیزہ حیات

مُعَافًا فِيْ دِيْنِيْ وَ دُنْيَايَ

میرے دین اور میری دنیا میں

وَ اَسْرَارِیْ اَللّٰهُمَّ وَ اَسْئَلُكَ

جلوت میں اے اللہ اور میں سوال کرتا

بِهِمْ اَنْ تَجُوْدَ عَلَيَّ بِعَفْوِكَ

ہوں تجھ سے بسبب اپنے ممنوں کے کہ تو میرے اوپر درگزر

الشَّامِلِ لِكُلِّ جَانٍ وَ عُقُوْقٍ وَ

فرما بسبب اپنے اس عفو کے جو شامل ہے واسطے تمام جرمے

بِرِّكَ الْمُتَنَاوِلِ كُلَّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ

بڑھنے والوں اور نافرمانی کرنے والوں کو اور بسبب اپنے اس کرم

وَ لَا حَقَّ عَلَيْكَ لِمَخْلُوْقٍ وَ اَنْ

کے جو شامل ہے ہر نیک و فاجر کو اور نہیں واجب ہے کسی مخلوق کا

تُغْنِيَنِيْ عَمَّنْ سِوَاكَ وَتَمُدَّ

کوئی حق اور میں سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے بے پرواہ کردے اپنے

عَيْشِيْ مَدًّا وَ تُمَهِّدَ لِيْ فِيْ

ماسوا سے اور میری گزران کو دراز کردے اور پیدا کردے اپنے

قُلُوْبِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وُدًّا

مومن بندوں کے دلوں میں میرے لئے محبت اور ادا کردے

وَ اَنْ تَقْضِيَ عَنِّيَ الْحُقُوْقَ وَالدَّيْنَ

میری طرف سے تمام حقوق اور قرضہ جات کو

وَ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ

اور مجھے میرے نفس پر ایک لمحہ کے لئے نہ چھوڑ

قِصَرَ بَاعِيْ وَ تُزِيْلَ طِبَاعِيْ وَاَنْ

کوتاہی کو اپنے طول کے سبب سے اور فنا کردے میری طبیعت

تُوْقِظَ مِنِّيْ فَوَاتِرَ الْهِمَمِ وَ

کو اور دور کردے مجھ سے افکار کی پریشانیوں کو اور

اَنْ تُرْسِلَ فِيْ خَشْيَتِكَ مِنْ

جاری کردے اپنے خوف سے میرے

عَبَرَاتِيْ لَوَاقِحَ الدِّيَمِ وَاَنْ

آنسو متواتر بارش جیسے اور میرے لئے

تُبِيْحَ لِيْ جَلِيْلَ الْمَطَالِبِ وَ

مشکل معاملات کو مباح کردے اور میرے

تُحْسِنَ لِيَ الْخَوَاتِيْمَ وَالْعَوَاقِبَ

خاتمہ اور میری عاقبت کو بہتر بنا دے

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ

اور رحمت نازل فرما اے اللہ اپنے حبیب پاک پر اور

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

اور ان کی آل پر اور صحابہ رض پر

اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ

ہم تجھ سے رحمت مانگتے ہیں اے

الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ وَاَسْئَلُكَ

ارحم الراحمین اے اللہ اور میں تجھ سے سوال

وَلَا اٰيِسًا مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اور مجھے نا امید نہ کر اپنے فضل اور رحمت سے

وَلَا مُقْنِطًا مِنْ عَفْوِكَ وَرَاْفَتِكَ

اور مایوس نہ کر اپنی مغفرت اور شفقت سے

وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّيْ مَا يُمَازِجُ

اور پھیر دے مجھ سے اس چیز کو جو چھوتی ہے

كُلِّيَّتِيْ مِنَ الظُّلْمِ وَالْاَغْبَارِ

مجھے ظلم اور دشمنوں سے اور

وَتَجْبُرَ قَلْبِيَ الْكَسِيْرَ بِالظَّفَرِ

جوڑ دے میرے ٹوٹے ہوئے دل کو کامیابی

وَالْاِنْتِصَارِ وَاَنْ تَرْزُقَنِيْ

اور مدد سے اور مجھے حسن یقین اور

الْاِنَابَةَ وَحُسْنَ الْيَقِيْنِ وَتُرِيَنِيْ

رجوع عطا فرما اور مجھے دنیا

الدُّنْيَا كَمَا اَرَيْتَهَا عِبَادَكَ

اس طرح دکھا جیسے تو نے اس دنیا کو سارے اپنے

الصّٰلِحِيْنَ وَاَنْ تُوْصِلَ بِفَضْلِكَ

نیک بندوں کو دکھایا اور تو پہنچا اپنے تفضل سے میرے

حَبْلَ اِنْقِطَاعِيْ وَتُطِيْلَ بِطُوْلِكَ

انقطاع کے وقت میں اور لمبا کر دے میرے طول کی

أَهْلٌ وَإِنْ كَانَتْ أَعْمَالِيْ وَعِزَّةُ

آپ کی سخاوت کی بنا پر اور اگرچہ میرے اعمال اس قابل

الْمَسَالِكُ فَحِمَاكُمْ لِلْقَاصِدِيْنَ

نہیں ہیں۔ مگر آپ کی حفاظت میں قاصدین کے لئے

رَحْبٌ وَسَهْلٌ۔ أَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ

وسعت اور سہولت ہے اے اللہ مجھے ان بزرگوں

شَفَاعَتَهُمْ وَأَوْصِلْ إِلَيَّ مِنْ

کی شفاعت عطا فرما اور مجھ تک ان کے فیوضات اور

فُيُوْضَاتِهِمْ وَفُتُوْحَاتِهِمْ

فتوحات پہنچا دے ہم تجھ سے

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

رحمت مانگتے ہیں اے رحم کرنے والوں کے رحم کرنے والے

يَا ذَا النُّوْرِ الْمُبِيْنِ اَنْ تَمُدَّنِىْ

کرتا ہوں اے صاحب نور مبین تو مدد فرما میری

وَوَالِدَىَّ وَ ذُرِّيَّتِىْ وَمَشَائِخِىْ

اور میرے والدین کی اور میری اولاد کی اور میرے استادوں

وَالْمُحِبِّيْنَ بِحُرْمَةِ السَّادَةِ

کی اور دوستوں کی ساتھ بدر کے بزرگوں کی عزت

الْبَدْرِيِّيْنَ اَيُّهَا السَّادَةُ الْكِرَامِ

کے اے سادات کرام میری

اَمِدُّوْنِىْ بِنَفْحَةٍ وَ اَسْعِدُوْنِىْ

مدد کیجئے ایک سانس میں اور میری موافقت کیجئے ایک

بِلَمْحَةٍ وَ اَعِيْنُوْنِىْ بِقُوَّةٍ وَاَيِّدُوْنِىْ

لمحہ میں اور میری مدد کیجئے ساتھ قوت کے اور مجھے طاقت دیجئے

وَاَغِيْثُوْنِىْ بِنَظْرَةٍ تَدْفَعُ عَنِّىْ

اور میری فریادرسی کیجئے ساتھ اپنی نظر کے جو مجھ سے دور کر

كُلَّ بَغْىٍ وَّ كَيْدٍ فَاِنْ لَّمْ اَكُنْ

دے ہر بغاوت اور مکر کو اور اے سادات کرام!

اَيُّهَا السَّادَةُ اَهْلًا لِّذٰلِكَ

اگر میں اس مدد کا اہل نہ ہوں پس ہم

فَجِئْنَا بِكُمْ لِلْاَعْضَادِ وَالسَّمَاحِ

حاضر ہوئے ہیں آپ کے پاس طاقت حاصل کرنے کے لئے

وظیفہ اسمائے اصحابِ کہف

اِلٰهِی بِحُرْمَتِ یَمْلِیْخَا[1]

اے اللہ یملیخا

مَکْسَلْمِیْنَا کَشْفُوْطَطَ کَشَا فَطْیُوْنُسْ

مکسلمینا کشفو طط کشا فطیونس

تَبْیُوْنُسْ اٰذَرْ فَطْیُوْنُسْ یُوْانُسْ

تبیونس آذر فطیونس یوانس

بُوْسُ وَ کَلْبُهُمْ قِطْمِیْرُ وَعَلَی

بوس کی حرمت سے اور ان کا کتا (جس کا نام) قطمیر ہے اور

اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ

اللہ تعالیٰ تک پہنچتی ہے سیدھی راہ اور بعض راستے

وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰکُمْ اَجْمَعِیْنَ

ٹیڑھے ہیں اور اگر وہ (اللہ) چاہے تو تم سب کو ہدایت دیدے

[1] منقول از بیاض محمدی مولانا الشیخ محمد محدث التھانوی صفحہ ۳

ترتیب شریف صفحہ ۱۲۳۲

شجرۂ طیّبہ

قادریہ مجددیہ غفوریہ

رحیمیہ کریمیہ امیریہ

یارحیما رحم کر مجھ پر زِ حرمت مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
ہم زِ حرمت شہِ مردانِ علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہ

اور حسنؒ بصری خیر التابعیں کے فیض سے
اور حبیبؒ عجمی کی برکت سے خدایا دلکشا

خواجہ داؤد طائی حضرتِ معروف کرخ
ہر دو شاہِ دیں کی برکت سے غفورا اغفر خطا

سلسلہ اشاعت
۵۶
دعوت و تبلیغ
الاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ
وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

مجموعہ

شجرات طیبہ

دینداری کو مری دے روشنی آفاق میں
از طفیلِ شمسِ دیں صحرائی با صدق و صفا

دے گدائی اپنے گھر کی اے غنی و بے نیاز
از سعی شاہ گدا رحمانؒ امامِ اتقیاءؒ

بوالحسنؒ اور شمس دیں عارف کی برکت سے الٰہ!
اہلِ عرفاں میں جگہ دے مجھ کو تو روزِ جزا

فضل کر مجھ پر طفیل شاہ گدا رحمان کے
واز طفیلِ آں فضیلؒ صاحبِ جود و سخا!

دے کمال اور بادشاہی دین کی مالک مرے
از طفیلِ شاہ کمالؒ و شاہ سکندر بادشا

خواجہ احمد مجددؒ کے لئے اے ذی الکرم
ہر ولایت اور مقام اور حال کر مجھ کو عطا

خواجہ عبداللہ سری سقطیؒ اور حضرت جنیدؒ

بندہ حق شیخ شبلیؒ کی دعا ہے یا خدا

حُبِّ ایمانی عطا کر اور راہِ توحید نیز

عبدِ واحدؒ کے سبب سے یا احد دکھلا سدا

بوالفرح طرطوسیؒ کی برکت سے دے فرحت قدیم

بوالحسن ہنکاریؒ کی حرمت سے دے حسنہ مرا

دو جہاں کی دے سعادت از طفیل بوسعیدؒ

محیِ دیں محبوبِ سبحانی کی حُرمت سے حیا!

از طفیلِ بندہ رزّاقؒ دے روزی حلال

شرف دے برکت سے شرف الدینؒ کی اے مالک مرا

عبدِ وہابؒ اور بہاؤالدینؒ اور سید عقیلؒ

ان کی عزت سے کریما! عقلِ کامل کر عطا!

خادمی عبدالکریمؒ اہلِ حکومت ہیں کریم
کردے اس احقر جہاں کو اتقیا کا پیشوا

یا کریما! از طفیلِ سیّدِ میر الحسنؒ
ہو عطا عین الفقر کا جامۂ صدق وصفا

واز طفیلِ جُملہ مستانِ مئے عرفاں بدہ!
من کمینہ را یکے جُرعۂ جامِ دِل کُشا

○

احقر برکت علی لدھیانوی عفی عنہ
المہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

ترتیب شریف صفحہ ۱۷۳۳ تا ۱۷۳۷

آدمیت مجھ کو دے از برکتِ آدمؑ شریف
اور محبت دے نبیؐ کی از حبیبِ کبریا

از طفیلِ شاہ باز و مومنِ کلکہ ئیؒ ولی
مجھ کو بھی ایماں عطا کر ہمچو ایمانِ اولیاء

دے مجھے صدیقیتؓ کا مرتبہ اے اصدقا!
از کرم بشو انزیؒ صدیق آں صاحب وُلا

حفظ دے شرعی حدوں کا مجھے یا حافظا
از سعی حافظ محمد باکمال و مقتداء

مجھ کو بھی مقبول کرنا از کرم حضرت شعیبؒ
واز کرم عبد الغفورؒ قطبِ عالم رہنما

خادمی عبد الرحیم اہلِ حکومت بیں رحیم
کر دے اس احقر جہاں کو اتقیا کا پیشوا

شیخ کریم الدین محمد شعیب صاحب
تور ڈھیری قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ حافظ محمد صاحب رشغری قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ محمد صدیق بشوانڈی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ جنید صاحب پشاوری قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ احمد ملتانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ شاہ عالم صاحب دھلوی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ شاہ منوّر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ شاہ دولہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت سید السادات قطب ربّانی محبوب سبحانی
غوث الثقلین سید محی الدّین ابو محمّد
عبد القادر صاحب جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو سعید مبارک صاحب مخزومی
قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو الحسن علی صاحب
الھنکاری قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو الفرح صاحب طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هٰذه السّلسلة المُبارکة

القادریّة الجُنیدیّة الغفوریّة الرّحیمیّة الکریمیّة

فیض یافت احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

از

حضرت سرکار پیر و مُرشد شاہ ولایت حکیم امیر الحسن

صاحب سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیرپوری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت عارفِ مدقق و ماہر محقق معدنِ اسرار

و مخزن انوار مقبول بارگاہ اللہ حاجی

عبد الرّحیم شاہ السرساوی السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت کثیر البرکۃ قطب الخافقین ھادی الثقلین

شیخ عبد الغفور صاحب صوانی سلمہ

اللہ الشکور قدس اللہ سرہ العزیز

و اوشان از حضرت قدوہ عارفان آفتاب سپہر علم الیقین

صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلیٰ آلہٖ
واصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین
الیٰ یوم الدین

○

نیز نسبت حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ بہ علی موسیٰ
رضاؒ از امام موسیٰ کاظمؒ از امام جعفر صادقؒ از امام
قاسم بن محمدؒ از سلمان فارسیؓ از ابوبکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میرسد
نیز نسبت حضرت حسن بصریؒ از حضرت انسؓ خادم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می رسد

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۳۸ تا ۱۲۴۰)

واوشان ازحضرت شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن
عبدالعزیز تمیمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ شبلی (ابوبکر عبداللہ شبلی)
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ سید الطائفہ ابوالقاسم
جنید بغدادی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ عبداللہ سری سقطی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت خیر التابعین شیخ حسن بصری
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شاہ نجف امیر المؤمنین اسد اللہ
الغالب علی المرتضیٰ ابن ابیطالب
کرم اللہ وجہہ
واوشان ازحضرت سید الکونین رسول الثقلین
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

واوشان ازحضرت کثیر البرکت قطب الخافقین

ہادی الثقلین شیخ عبدالغفور

صاحب شرف اللہ بفیضہٖ اہل

الدہور بطول بقائہٖ قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ محمد شعیب صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ حافظ محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ محمد صدیق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ جُنید پشاوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ محمد معصوم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ حاجی سید صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ خیر اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ غیاث الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ عبدالرزاق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ سید زین الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ سید مستان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ یٰسین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ سید جلال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هٰذه السّلسلة المبارکة

القادریّة المعصومیّة الغفوریّة ــــ

ــــ الرّحیمیّة الکریمیّة

فیض یافت احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

از حضرۃ سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت

شاہ حکیم امیر الحسن صاحب

سہارن پوری قدس اللہ سرہ العزیز

و او شان از حضرت قاری شاہ عبدالکریم صاحب

نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز

و او شان از حضرت عارف صدّیق و ماہرِ محقّق معدنِ

اسرار و مخزنِ انوار مقبولِ بارگاہ

اللہ حاجی عبدالرحیم شاہ صاحب

السرساوی السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

جنید بغدادی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

داوشان ازحضرت شیخ عبد اللہ سری سقطی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ المشائخ معروف کرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شاہ نجف امیر المؤمنین اسد اللہ
الغالب علی المرتضیٰ بن ابی طالب
کرّم اللہ وجہہٗ

واوشان ازحضرت سید الکونین رسول الثقلین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ صلوات اللہ وسلامہ
علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ
اجمعین الی یوم الدین

(ترتیب شریف ○ صو ۱۲۴۱ تا ۱۲۴۳)

واوشان ازحضرت شیخ بہاء الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ عبداللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ احمد صاحب ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ احمد مستان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ المشائخ سید عبد القادر
جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو سعید مبارک صاحب
مخزومی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو الحسن صاحب
ہنکاری قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو الفرح صاحب
طرطوسی قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن
عبد العزیز تمیمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ شبلی (ابو بکر عبد اللہ
شبلی) صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ سید الطائفہ ابو القاسم

واوشان ازحضرت کثیر البرکت قطب الخافقین

هادی الثقلین شیخ عبدالغفور

صاحب سلمہ الشکور قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ مُحمّد شعیب صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ حافظ مُحمّد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ مُحمّد صدیق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ مومن ککری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ شاہباز پشاوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ حبیب پشاوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید آدم شریف الحسینی بنوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ احمد کابلی سرھندی

فاروقی مجدّد الف ثانی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ شاہ سکندر ابن عماد

صاحب کیتھلی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت جد خویش شیخ شاہ کمال

صاحب کیتھلی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ شاہ فضیل صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هٰذه السّلسلة المُبارکة

القادریّة المُجدّدیّة المومنیّة الغفوریّة

الرّحیمیّة الکریمیّة

فیض یافت احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

ازحضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت

شاہ حکیم امیر الحسن صاحب

سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت قاری شاہ عبدالکریم صاحب

نصیرپوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت عارف مدقّق وماہر محقّق

معدن اسرار ومخزن انوار

مقبول بارگاہ الٰہ حاجی عبدالرحیم شاہ

صاحب الترسادی السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ ابوالفرح طرطوسی
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابوالفضل صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت عبدالواحد ابن عبدالعزیز
تمیمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ سید الطائفہ ابوالقاسم
جنید بغدادی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ عبداللہ سرّی سقطی
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ المشائخ معروف کرخی
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت خیرالتابعین شیخ حسن
بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید شمس الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شاہ گدا رحمٰن بن محبوب علی

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت خواجہ شمس الدین عارف صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ خواجہ ابوالحسن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ سید گدا رحمٰن ابن

ابی الحسن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید شمس الدین صحرائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید عقیل صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید بہاء الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید شرف الدین قتال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید السادات سید عبد الرزاق

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت پدرِ خود غوثِ اعظم جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ ابوالحسن علی الهنکاروی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هٰذه السّلسلة المُبارکة

القادرّية المُجدّدية الغفورّية

الرّحيميّة الکريميّة

فیض یافت احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

از حضرت سرکار پیر و مرشد شاہ ولایت

شاہ حکیم امیر الحسن صاحب

سہارن پوری قدس اللہ سرہ العزیز

و او شان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب

نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز

و او شان از حضرت عارف مدقّق و ماہر محقق

معدنِ اسرار و مخزنِ انوار

مقبولِ بارگاہِ الٰہ حاجی عبد الرحیم شاہ

السّرساوی السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

و او شان از حضرت شاہ نجف امیر المومنین

اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ

ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ'

و او شان از حضرت سید الکونین رسول الثقلین

احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ

صلوات اللہ و سلامہ علیہ وعلیٰ

آلہٖ و اصحابہٖ واتباعہٖ اجمعین

الیٰ یوم الدین

(ترتیب شریف از صفحہ ۱۲۴۴ تا ۱۲۴۶)

واوشان ازحضرت شیخ شاہ فُضَیل صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید شمس الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت گدا رحمٰن بن محبوب علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ خواجہ شمس الدین

عارف صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ خواجہ ابوالحسن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ سید گدا رحمٰن ابن ابی

الحسن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید شمس الدین صحرائی

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید عقیل صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید بہاء الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید شرف الدین قتال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت سید السادات سید عبدالرزاق

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت غوث الاعظم عبدالقادر

جیلانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت کثیر البرکت قطب الخافقین
هادی الثقلین عبد الغفور افاض
علیٰ رؤسنا الشکور الفضل والرحمۃ قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ محمد شعیب صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ حافظ محمد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ محمد صدیق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ اخوند محمد شاہ سدوحی
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ محمد نعیم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ مامون یوسف زئی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ بہادر کوہاٹی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت سید آدم بنوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ احمد کابلی سرہندی
فاروقی مجدد الف ثانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شاہ سکندر ابن عماد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت جدِ خویش شیخ شاہ کمال
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ

و از حضرت مادرِ خود سیدۃ النساء فاطمۃ

الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

و اوشان از حضرت شیخ خود و پدرِ خود سید المرسلین

خاتم النّبیّین شفیع المذنبین

احمد مُجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلوات

اللہ وسلامہ و رحمۃ و محبتہ واسباع

اکمل انعامہ علیہ وعلیٰ اصحابہ و

اہل بیتہ و اتباعہ ومشائخنا اجمعین

الیٰ یوم الدّین اٰمین یارب العٰلمین

○

(ترتیب شریف از صفر ۱۲۴۷ تا ۱۲۵۰)

واوشان ازحضرت پدرِخود سید السادات سید
ابو صالح صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید موسیٰ جنگی
دوست صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید عبد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید یحییٰ زاہد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید موسیٰ مورث صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید داؤد مورث صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید موسیٰ جون صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید عبد اللہ
المحض صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود سید السادات جامع
البرکات حسن مثنیٰ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت پدرِخود امام المؤمنین قدوۃ
المتقین امام حسن رضی اللہ
تعالیٰ عنہُ
واوشان ازحضرت پدرِخود امام الہدیٰ امیر المومنین

سبق ششم : اللہ ھُو ذکرِ عروج راگویند

سبق ہفتم : ھُوَ اللہ ذکرِ نزول راگویند

سبق ہشتم : اَنْتَ الھادی انت الحق لیس الھادی الّاھو
ذکرِ عجز و انکساری راگویند، زیراکہ خدائے تعالےٰ ہادی مطلق می باشد

سبق نہم :
درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ بعد اتمام سبق ہا ہر روز ہر سبق ہزار ہزار بار بخواند، و دیگر ہر قدر کہ تواند، نفی اثبات بخواند، نفی و اثبات را طالب علم دوازدہ ہزار بار بخواند و متوسط سی ہزار بار بخواند و شیخ کامل ہفتاد ہزار بار بخواند

(از ترتیب شریف صفحہ ۱۲۵۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اورادِ طریقہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ

زاد اللہ لنا الی یوم القیام

سبق اوّل :

نفی و اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ذکر ناسوتی راگویند، مقام ناسوت شریعت موجودات عالم حِسّی راگویند

سبق دوم :

اثبات اِلَّا اللہ ذکر ملکوتی راگویند، مقام ملکوت طریقت موجودات معنوی راگویند

سبق سوم :

مراقبہ تصورِ مرشد کردہ با حبسِ نفس دل را نگاہ کردہ اسمِ ذات اللہ را بخواند کہ در مراقبہ کشایشِ باطنی بسیار می باشد

سبق چہارم :

اسمِ ذات اللہ جبروتی راگویند، مقامِ جبروت حقیقت بالقوۃ راگویند

سبق پنجم : ھُوْ ذکر ناسوتی راگویند، مقام لاہوت معرفتِ ذات راگویند

سبق ششم : "اَللهُ هُوْ" کو ذکرِ عروج کہتے ہیں

سبق ہفتم : "هُوَ اللهُ" کو ذکرِ نزول کہتے ہیں

سبق ہشتم :

اَنْتَ الھادی انت الحق لیس الھادی الا ھُو کو ذکرِ عجز و انکساری کہتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہادیٔ مطلق ہے

سبق نہم :

درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ تمام اسباق کے اختتام کے بعد ہر روز ہر سبق ہزار ہزار مرتبہ پڑھے، اور دیگر جس قدر ہو سکے، ذکرِ نفی و اثبات کرے، نفی و اثبات کو طالبِ علم بارہ ہزار بار پڑھے، اور متوسط تیس ہزار بار اور شیخ کامل ستر ہزار مرتبہ پڑھے۔

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۵۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اورادِ طریقہ قادریہ، جُنیدیہ، غفوریہ

سبق اوّل :

نفی و اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کو ذکر ناسُوتی کہتے ہیں، مقامِ ناسُوت شریعت موجوداتِ عالم حسّی کو کہتے ہیں

سبق دوم :

اثبات اِلَّا اللّٰہ کو ذکر ملکوتی کہتے ہیں، مقامِ لاہُوت، طریقت موجوداتِ معنوی کو کہتے ہیں۔

سبق سوم :

مراقبۂ تصوّرِ مرشد کر کے حبسِ دم کے ساتھ دل کی طرف متوجہ ہو کر اسمِ ذات "اللّٰہ" کا ذکر کریں کہ مراقبے میں کشائش باطنی زیادہ ہوتی ہے۔

سبق چہارم :

اسم ذاتِ اللّٰہ "کو ذکرِ جبروتی کہتے ہیں، مقامِ جبروت حقیقت بالقوۃ کو کہتے ہیں

سبق پنجم :

ھُو کو ذکر ناسُوتی کہتے ہیں، مقامِ لاہوت معرفتِ ذات کو کہتے ہیں۔

واوشان ازحضرت شاهباز بلند پرواز روح ملکوت
سرور سرفراز بارگاہ والاجبروت
فانی رضا و محو لقائے خالق حیّ و
سما قطب العالم الغوث المکرّم
الشیخ عبد الغفور صوات بُنیری
مدّ اللہ ظلال جلالہ السّرمدیّ قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت قطب الاقطاب وغوث الاغواث
شیخ کریم الدّین مُحمّد شعیب
توڈیری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ حافظ مُحمّد صاحب اشنغری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت شیخ مُحمّد صدیق[۱] صاحب بشوانڑی قدس اللہ سرہ العزیز

---

[۱] حضرت شیخ محمد صدیق بشوانڑی صاحبؒ را نیز خلافت از حضرت شیخ مومن گگروی صاحب است واوشان را ازحضرت شیخ شاهبازؒ صاحب و اوشان را از حضرت شیخ حبیبؒ صاحب پشاوری و اوشان را از حضرت شیخ فرید الدّین ابن بیخو صاحبؒ و اوشان را از حضرت شیخ آدم الحُسینی بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هٰذہ السّلسلة المُبارکه

نقشبندیّه مُجدّدیّه غفُوریّه رحیمیّه

کریمیّه امیریّه

فیض یافت احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنه

از سرکار پیر و مرشد شاہِ ولایت

شاہ حکیم امیر الحسن صاحب

سہارن پوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت قاری شاہ عبدالکریم صاحب

نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت عارفِ مدقق و ماہرِ محقق

معدنِ اسرار و مخزنِ انوار مقبولِ

بارگاہِ اللہ حاجی عبدالرحیم شاہ صاحب

السرساوی السہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت پدرِ خود خواجه درویش محمّد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت خالِ خود مولانا خواجه محمّد زاهد ولی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت خواجه عبیداللہ احرار صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مولانا یعقوب چرخی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت خواجه علاء الدین عطار صاحب[1] قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت سید بهاء الدین محمّد نقشبند بخاری صاحب[2] قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت سید میر کلال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت خواجه محمد باباسماسی[3] صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

---

[1] ایضاً حضرت خواجه علاؤالدین عطّار از حضرت خواجه محمد پارسا صاحبؒ واوشان از حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند صاحب واوشان از حضرت خواجه محمد باباسماسی صاحبؒ

[2] حضرت خواجه بهاء الدین رحمۃ اللہ علیه بطریقِ اویسیه فیض از روحِ مطهر خواجه عبدالخالق غجدوانی یافتند

[3] حضرت خواجه نقشبندؒ نیز از حضرت باباسماسیؒ

واوشان از حضرت شیخ محمد شاہ صاحب سدومی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت شیخ محمد مامون شاہ صاحب یوسف زئی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت شیخ بہادر صاحب کوھائی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت شیخ سید آدم بنوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت امام ربانی شیخ احمد[1] مجدد الف ثانی کابلی سرہندی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت خواجہ[2] محمد باقی باللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مولانا خواجہ خواجگی محمد امکنگی صاحب[3]

---

[1] حضرت مجدد الف ثانیؒ را خلافت نیز از حضرت شیخ عبد الرحمٰن صاحب واوشان را از حضرت شیخ حافظ سلطان صاحبؒ واوشان را از حضرت شیخ عمور صاحبؒ واوشان را از شیخ سید صاحبؒ واوشان را از حضرت ابوبکر الصدیق امام الصدیقین رضی اللہ عنہ

[2] حضرت خواجہ باقی باللہ بطریق اویسیہ فیض از روحِ خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ یافتند

[3] حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ نیز از حضرت شیخ محمد قاضی صاحبؒ واوشان از حضرت مولانا یعقوب چرخی صاحبؒ۔

واوشان ازحضرت امام ابو القاسم قشیری صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابو علی دقّاق صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرات شیخین ابو القاسم صاحب نصرآبادی	
و ابو الحسن صاحب حضرمی	قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ ابوبکر شبلی	قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت سید الطائفہ ابو القاسم	
جنید بغدادی	قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت خال خود عبد اللہ سرّی ابن	
مغلس سقطی	قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان ازحضرت شیخ المشائخ معروفؒ کوخی صاحب	قدس اللہ سرہ العزیز

لے حضرت معروف کرخی صاحبؒ نیز ازحضرت امام ہمام علی ابن موسیٰ رضاؓ واوشان ازحضرت امام موسیٰ کاظمؓ واوشان ازحضرت امام محمد باقرؓ واوشان ازحضرت امام زین العابدینؓ واو شان ازحضرت سید الشہدا رأس الاولیا امام حسین رضی اللہ عنہ واوشان ازحضرت امیر المومنین سید الاشجعین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

ایضاً

حضرت امام جعفر صادقؓ ازحضرت جدِ مادری خود (باقی برحاشیہ صفحہ آئندہ)

واوشان از حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان از حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان از حضرت خواجہ محمد عارف صاحب ریوگری قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان از حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان از حضرت خواجہ ابو یعقوب یوسف ھمدانی
صاحب قدس اللہ سرہ العزیز
واوشان از حضرت خواجہ ابو علی فارمدی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

لے حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ نیز از حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی واوشان از حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ و اوشان از حضرت امام جعفر صادق صاحبؒ واوشان از حضرت امام قاسمؒ بن محمد بن ابی بکرؓ و اوشان از حضرت سلمان فارسیؓ و اوشان از حضرت سیدنا ابو بکرؓ و اوشان از حضرت ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

لے حضرت خواجہ ابو علی فارمدیؒ نیز از حضرت ابو القاسم گرگانی صاحبؒ و اوشان نیز از عثمان مغربی صاحبؒ و اوشان از حضرت شیخ ابو علی کاتب صاحبؒ و اوشان از حضرت ابو علی رودباری صاحبؒ و اوشان از حضرت سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی صاحبؒ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرحمۃ

سبق اوّل :

لطیفۂ قلب ، زیرِ پستان چپ

سبق دوم :

لطیفۂ روح ، زیرِ پستان راست

سبق سوم :

لطیفۂ نفس ، زیرِ ناف

سبق چہارم :

لطیفۂ سر درمیانِ سینہ

سبق پنجم :

مصفا درمیانِ پیشانی

سبق ششم :

خفا ، منتہائے ناصیہ

سبق ہفتم :

واوشان از حضرت شیخ داؤد طائی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت شیخ حبیب عجمی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت خیرالتابعین شیخ حسن

بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت شہسوار صفدر کرار اسد اللہ علی

المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

واوشان از سرور کائنات افضل مخلوقات رسالت پناہ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم الف الوف مرات وعلیٰ جمیع الانبیاء

والمرسلین ومن تابعہم الیٰ یوم الدین وآخر

دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۵۳ تا ۱۲۵۷)

(بقیہ از صفحہ گذشتہ) امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ واوشان از حضرت سلمان فارسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوشان از حضرت امیر المومنین افضل المسلمین بعد النبیین والمرسلین حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اوشان از حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

وتعالیٰ خالی و غافل نباشد

نظر بر قدم :

آنست کہ سالک را در راہ رفتن و آمدن در شہر و صحرا و ہمہ جا نظر او بر پشت پائے او باشد تا نظر او پراگندہ نہ شود و بجائی کہ می باشد نیفتد، آیۂ کریمہ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ناظر باین معنی است و می شاید کہ نظر بر قدم اشارت بسرعت سیر سالک بود در قطع مسافات ہستی و طی عقبات خود پرستی یعنی نظرش بہر جا کہ منتہی شود، فی الحال قدم بر آں نہد

سفر در وطن :

آنست، کہ سالک از طبیعت بشری سفر کند یعنی از صفات بشری بصفات ملکی و از صفاتِ ذمیمہ بصفاتِ حمیدہ بحکم تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللہ انتقال فرماید۔ حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہ فرمودہ اند، شخصے خبیث ہر جائیکہ انتقال کند، خباثت او زائل نشود، تا انتقال نکند از صفاتِ خبیثہ

خلوت در انجمن :

از حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہٗ پرسیدند، کہ بناءِ طریقۂ شما بر چیست ؟ فرمودند۔ کہ خلوت در انجمن ۔ بظاہر با خلق و باطن

اختصار بر کارخ دماغ منتہائے دماغ

سبق نفی و اثبات :

ناسُت و قوف عددی

ذکرِ معدوده :

ذکر سلطان و باز آخر ش درود شریف که در اورادِ قادریه نوشته شده و باید که سبق ہائے قادریه را چہار زانو نشسته رُو بقبله ادا کند و سبق ہائے نقشبندیه بدو زانو نشسته رو بقبله خوانده باشد

کیفیت کلمات مصطلحات حضرات عالیہ نقشبندیہ

ہوش دردم	نظر بر قدم	سفر در وطن	خلوت در انجمن
یاد کرد	بازگشت	نگہداشت	یاد داشت
وقوف عددی	وقوف زمانی	وقوفِ قلبی که یازده کلمه معمولہ می باشد	

ہوش دَردم :

آنست که ہر نفسی که از درون بر آید باید که از سر حضور و آگاہی باشد و غفلت بآں راه نیابد، حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہ العزیز فرموده اند، که ہوش دَر دم یعنی انتقال از نفس بنفسی می باید، که از سر غفلت نباشد و از سر حضور باشد و ہر نفسی که می زند از حق سبحانہٗ

برسد و طریقش آنست وکلمہ لا را بطرف بالا کشد و اللہ را بطرف
دستِ راست حرکت کردہ کلمۂ إِلَّا اللہ را سخت بر دلِ صنوبری
زند۔ چنانچہ حرارتِ او بتمام اعضا برسد و در طرف نفی وجود
جمیع محدثات را بنظرِ فنا و ناخواستن مطالعہ باید کرد و در طرف
اثبات وجود حق سبحانہٗ را بنظر بقا و مقصودی مطالعہ باید کرد

بازگشت :
آنست، کہ باریکہ بزبانِ دل کلمہ طیبہ را گوید در عقب ہماں زبان
گوید، کہ خداوندا! مقصودِ من توئی و رضائے تو تا از وعید أَفَرَأَيْتَ
مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهٗ هَوَاهُ بیرون آید

نگاھداشت :
عبارت از مراقبۂ خواطر است و چنانچہ در یک دم چند بار کلمہ
طیبہ را گوید کہ خاطرِ او بغیر تردد حضرت مولانا کاشغری قدس
اللہ سرہ در معنی ایں کلمہ فرمودہ اند، کہ باید کہ در یک ساعت
دو ساعت و زیادہ از دو ساعت آن، آن ومقداریکہ میسر
شود خاطرِ خود را نگاھدارد و بخاطرِ وی غیرے نگذرد و حتٰے کہ
از اسماء و صفات ہم غافل شدہ احدیتِ مجردہ وراء الوراء منظور
داشتہ باشد، بحکم أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ

با حق سبحانہ و تعالیٰ۔ آیہ کریمہ : وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ﴿٨﴾ (۷۳ : ۸) رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ اشارت باین مقام است خواجہ اولیاً کلاں قدس اللہ سرہ فرمودہ اند کہ خلوت در انجمن آنست کہ اشتغال و استغراق در ذکر بمرتبہ رسد، کہ اگر ببازار در آید ہیچ سخن و آواز نشنود بسبب استیلائے ذکر لسانے بر حقیقتِ دل۔

یاد کرد :

عبارت از طرد غفلت بذکر لسانی یا ذکر قلبی است بحکم قولہ عزوجل تعالے شانہٗ وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ ﴿﴾ (۷ : ۲۰۵) حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرمودہ اند، کہ طریقۂ تعلیم ذکر آنست، کہ اول بدل گوید لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ مرید دل خود را حاضر کند و در مقابلۂ شیخ دل بدارد و چشم فراز کند و دہان را استوارد و زبان بکام چسپاند و دندان برہم نہد و نفس را بگیرد و با تعظیم و قوتِ تمام در ذکر شروع کند بر موافقت شیخ و بدل گوید نہ بزبان و در حبس صبر کند و در یک نفس ۳ بار گوید چنانچہ اثر ملاقات ذکر بدل

کند، و در حالِ بسط بشکر گراید۔ دیگر اینست، کہ سالک دریابندہ نفس

شود کہ بحضور می گذرد، و یا بغفلت و نزد یک صوفیہ قدس اللہ اسرارہم

وقوف زمانی عبارت از محاسبہ است و الیہ اشارۃ فی قول عمر رضی اللہ عنہ

حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسِبُوْا ـــ و فی قولہ تعالیٰ :

وَ اَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَہٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ

یَّاْتِیَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ○ خواجہ بہاء الدین قدس

اللہ سرہ فرمودند، آنکہ محاسبہ آنست، کہ ہر ساعتے آنچہ برما گشتم محاسبہ

می کنم، کہ غفلت چیست و حضور چیست ـــ می بینم، کہ ہمہ نقصان است

بازگشت می کنم و عمل از سر می گیرم

وقوفِ عددی :

عبارت از رعایتِ عدد است، در ذکر حضرت خواجہ بہاء الدین قدس سرہ

فرمودہ اند، کہ رعایتِ عدد در ذکرِ قلبی برائے جمع خواطر متفرقہ است،

ذاکر را باید، کہ در یک نفس سہ کرت یا پنج کرت یا ہفت کرت یا بست

کرت گوید و عدد طاق را لازم شمرد

وقوفِ قلبی :

بر دو معنی محمول است یکے آنکہ در ذکر واقفِ و آگاہ باشد بحق سبحانہ و آں مقولہ

یاد داشت است، حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ فرمودہ اند کہ وقوفِ

یاد داشت :

کہ مقصود ازیں ہمہ ہمینست عبارت از دوام آگاہست بحق سبحانہ' وتعالیٰ بر سبیلِ ذوق و بعضے بایں عبارت گفتہ، کہ حضورِ بے غیبت است و نزدِ اھلِ تحقیق مشاھدہ استیلا شہود حق است بر دل، بتوسط حبِ ذاتی کہ نامش مشاھد است، حضرتِ ایشان درایں چہار کلمہ مذکور شدہ ایں عبارت فرمودہ اند، کہ یادکرد عبارت از تکلف است در ذکر و بازگشت عبارت از رجوع است بحق سبحانہ' وتعالیٰ بر آں وجہ کہ ہر بار کہ کلمۂ طیبہ را گوید از عقبِ آں بدل گوید۔ کہ "خداوندا! مقصودِ من توئی" و نگاہداشت عبارت از محافظت ایں رجوع است بے گفت زبان و یادداشت عبارت از رجوع است و نگاھداشت بدانکہ دوام آگاہی اگر چناں مستولی است کہ کثرت گویند مزاحمِ آں نشود، بلکہ شعور باوجود خود نماند، آں را فنا نامند، اگر شعور بایں بے شعوری دارد و اگر شعور بے شعوری ہم نماند، آں را فنائے فنا نامند و ایں را جمع الجمع و عین الیقین نیز گویند۔

وقوفِ زمانی :

آنست، کہ سالک واقفِ احوال خود باشد، کو ہر زمان صفت وحال او چیست موجبِ شکر است یا موجبِ عذر۔ در حالِ قبض استغفار

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اسباق مشائخ نقشبندیہ علیہم الرحمۃ

سبقِ اوّل :

لطیفۂ قلب، بائیں پستان کے نیچے

سبق دوم :

لطیفۂ روح، دائیں پستان کے نیچے

سبق سوم :

لطیفۂ نفس، ناف کے نیچے

سبق چہارم :

لطیفۂ سر، سینہ کے درمیان

سبق پنجم :

مصفا، پیشانی کے درمیان

سبق ششم :

خفا، پیشانی کی آخری حد

سبق ہفتم :

قلبی عبارت از آگاہی و حاضر بودنِ دل است بحق سبحانہٗ، براں وجہ کہ دل با ہیچ شئے غیراز حق سبحانہٗ نباشد وجای فرمودہ اند کہ در حینِ ذکر ارتباط و آگاہی بمذکور شرطاست و ایں آگاہی را شہود و وصول و وجود و قوفِ قلبی می گویند، دوم آنست کہ ذاکر از دل واقف بود، یعنی در اثنائے ذکر متوجہ بایں قطعہ لحم صنوبری الشکل شود کہ آنرا مجازا دل می گویند و در جانب الیسر مجازی پستان چپ واقع است و او را مشغول بذکر کند و نگزارد کہ از ذکر و مفہومِ ذکر غافل و زایل گردد، زیرا کہ خلاصۂ مقصودِ ذکر ہمیں است ؎

ماندِ مرغ باش ہاں بر بیضۂ دل پاسباں

کز بیضۂ دل زایدت مستی و ذوقِ قہقہا

والی الوقوف قلبی اشارۃ فی قولہ تعالیٰ ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ○ فان ذکر اللسان قلیل باعتبار العورد فانہ اللسان فحسبہ والذکر الکثیر موردہ اللسان و القلب وسائر البدن عند سلطان الذکر و باعتبار الزمان لا بد فی ذکر اللسان من الفترۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائم الذکر باعتبار القلب

○

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۵۸ تا ۱۲۶۳)

کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں۔ کہ ہوش در دم یعنی ایک سانس سے دوسری سانس کے وقفہ میں غفلت نہ ہو، اور حضوری حاصل ہو، اور جو سانس بھی لے، حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی یاد سے غافل نہ ہو

نظر بر قدم :

یہ ہے، کہ سالک راہ میں چلتے پھرتے خواہ شہر ہو یا جنگل، تمام جگہ اپنی نظر پشتِ پا پر رکھے، تاکہ اس کی نظر نہ بھٹکے، اور جس جگہ کہ یہ ہو، نہ ہٹے۔ حسب آیتِ کریمہ ۔ "اور مت چلو زمین پر اکڑ کر" اور ناظر اس معنی میں ہے۔ کہ نظر بر قدم اشارہ ہے سالک کی سُرعتِ رفتار کی طرف، جس سے وہ ہستی کی مسافت اور خود پرستی کی دشوار گھاٹی طے کرتا ہے، یعنی نظر کی انتہا (منزلِ مقصود) پر اس کا قدم پڑتا ہے۔

سفر در وطن :

یہ ہے، کہ سالک بشری حالت سے سفر کرے، یعنی صفاتِ بشری سے ملکوتی صفات اور صفات ذمیمہ سے صفاتِ حمیدہ کی طرف آئے۔ بحکم اللہ ۔ " اللہ کے اخلاق پیدا کرو۔" حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں، کہ خبیث شخص جہاں کہیں بھی جائے، اس کی خباثت زائل نہیں ہوتی، جب تک کہ اپنی خباثت کو چھوڑ نہ دے۔

اخفا، کھوپڑی پر دماغ کی آخری حد

نفی اثبات :

کہ اسے وقوف عددی کہتے ہیں

ذکر معدُودہ :

پہلے ذکر سلطان اور اس کے آخر میں درود شریف جو اورادِ قادریہ میں منقول ہے، اور چاہیئے، کہ سلسلۂ قادریہ کے اسباق کو چار زانو قبلہ رُو بیٹھ کر ادا کرے، اور نقشبندیہ سلسلہ کے اسباق کو دو زانو قبلہ رُو بیٹھ کر پڑھا جائے۔

کیفیت کلمات مصطلحات حضرات عالیہ نقشبندیہ رحمہم اللہ تعالیٰ

ہوش در دَم ، نظر بر قدم ، سفر در وطن، خلوت در انجمن ، یاد کرد ، بازگشت ، نگہداشت ، یاد داشت،

وقوفِ عددی، وقوفِ زمانی ، وقوفِ قلبی

کہ یہ سب گیارہ کلمے معمول ہوتے ،

ہوش در دم :

یہ ہے، کہ ہر سانس، جو کہ اندر سے باہر آئے، چاہیئے، کہ حضور اور آگاہی کے ساتھ ہو، اور اس میں غفلت راہ نہ پائے، حضرت مولانا

اور شیخ کے مقابل رکھے، اور آنکھیں بند کرلے، دہان استوار کرے (لب بند رکھے) اور زبان تالو سے چپاں کرے اور دانتوں کو بٹھائے اور سانس کو روک کر نہایت تعظیم اور پوری قوت سے ذکر شروع کرے، اشیخ کی موافقت کے ساتھ دل سے ذکر کرے، نہ کہ زبان سے، اور سانس کے روکنے میں صبر سے کام لے، کہ ایک سانس میں تین بار کہے، چنانچہ ذکر کا اثر دل پر پہنچتا ہے. اور اس کا طریقہ یہ ہے، کہ کلمہ "لا" کو اوپر کی طرف کھینچے اور "اللہ" پر داہنے ہاتھ کی طرف حرکت کرتے ہوئے کلمہ "الا اللہ" کو زور سے دلِ صنوبری پر مارے، چنانچہ اسکی گرمی تمام اعضاء میں پہنچ جاتی ہے اور (کلمات) نفی ادا کرتے وقت تمام محدثات کے وجود کو فنا اور ناپسندیدگی کی نظر سے مطالعہ کرنا چاہیئے اور (کلمات) اثبات کی طرف وجودِ حق سبحانہٗ کو بقا اور مقصود ہونے کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔

بازگشت :

اس سے مراد یہ ہے، کہ ایک بار دل سے کلمۂ طیبہ پڑھے، اور اُس کے پیچھے زبان سے کہے، کہ اے اللہ! میرا مقصود تیری ذات اور تیری رضا ہے، تاکہ آیہ ـــ "کیا تو نے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود پکڑا۔" کی وعید کی زد میں نہ آئے

نگاہداشت :

خلوت در انجمن :

حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہٗ سے لوگوں نے پوچھا، آپ کے طریقے کی اصل کس چیز پر ہے ؟ فرمایا۔ خلوت در انجمن پر بظاہر خلق کے ساتھ ہو، مگر باطن حق سبحانہٗ و تعالٰے کے ساتھ ہو۔ آیات ـــ " اپنے پروردگار کے نام کو یاد کرو، اسی کی طرف کشش ہو کر " ـــ اور ـــ " لوگ ہیں، کہ انہیں غافل نہیں کرتے تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے "، میں اسی مقام کی طرف اشارہ ہے، خواجہ اولیا، کلاں قدس سرہٗ نے فرمایا ہے، کہ خلوت در انجمن یہ ہے، کہ ذکر میں ایسا مشغول اور منہمک ہو، کہ اگر بازار میں آجائے تو کوئی بات یا آواز نہ بانی ذکر کے دل پر حاوی ہونیکی وجہ سے سنائی نہ دے یاد کرد :

اس سے مراد زبانی یا قلبی ذکر سے غفلت کا دور کرنا ہے، بموجب حکم اللہ عز و جل " اپنے پروردگار کو یاد کرو گڑگڑا کر اور ڈر سے نہ کہ پکار کر صبح و شام، اور غافلوں میں نہ ہو۔ "

حضرت مولانا سعد الدین کاشغری قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں، کہ ذکر کے سکھانے کا طریقہ یہ ہے، کہ اول شیخ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ دل سے کہے، مرید اپنے دل کو متوجہ کرے

ہے، تو اس کے بعد دل سے کہتا ہے، کہ "اے اللہ! میرا مقصود تو ہے"! ـــــ اور نگاھداشت سے مراد اس رجوع کی محافظت ہے بغیر زبان سے ادا کئے ہوئے، اور یادداشت سے مراد رجُوع ہے، نگہداشت کی طرف ـــــ اس لئے، کہ دوام آگاہی اتنی غالب آجائے، کہ کثرتِ ذکر مزاحم اس میں نہ ہو، بلکہ اپنے وجود کا شعور (احساس) رہ جائے، اس کو فنا کہتے ہیں، اگر اس شعور میں بے شعوری کا شعور بھی نہ ہو، اس کو فنائے فنا کہتے ہیں، اور اس کو جمع الجمع اور عین الیقین بھی کہتے ہیں۔

وقوفِ زمانی :

یہ ہے، کہ سالک اپنے احوال سے واقف ہوتا ہے، کہ ہر وقت اس کی صفت اور حالت کیا ہے، موجبِ شکر ہے یا موجبِ عُذر، قبض کی حالت میں استغفار کرتا ہے، اور بسط کی حالت میں شکر کرتا ہے، دیگر یہ ہے، کہ سالک اپنے نفس کو پہچان لیتا ہے، کہ حضوری میں ہے یا غفلت میں ہے۔ اور صوفیاء کرام قدس اللہ اسرارہم کے نزدیک وقوفِ زمانی سے مراد محاسبہ ہے، اور اس کی طرف حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول میں اشارہ ہے۔ کہ "اپنے نفس کا محاسبہ کرو، قبل اس کے، کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے"!

اس سے مراد دل کے مراقبہ سے ہے۔ چنانچہ چند بار کلمۂ طیبہ ایک سانس میں پڑھے، تاکہ اس کا دل متردد نہ ہو، حضرت مولانا کاشغری قدس اللہ سرہٗ اس کلمہ کے معنی یوں بیان کرتے ہیں، کہ ایک گھڑی یا دو گھڑی اور ان دو گھڑیوں سے جو بھی میسر ہو، اپنے دل کی حفاظت کرے، اور اس کے دل میں دوسرا (ماسوا اللہ) داخل نہ ہو۔ یہاں تک کہ اس کے اسماء و صفات سے غافل ہو کر صرف احدیت ہی نظر میں رکھے۔ بحکم آیۂ

"کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں!"

یادداشت :

اس سے مقصود یہ، کہ — حق سبحانہٗ تعالےٰ کی یاد میں اپنے ذوق کی وجہ سے ہمیشگی ہو، اور بعضوں نے اس کو مکمل حضوری سے تعبیر کیا ہے۔ جس میں پردہ نہ ہو، اور محققوں کے نزدیک مشاہدہ استیلا دل پر ذاتی محبت کے توسط سے حق کا ظہور ہے کہ اس کا نام مشاھدہ ہے، اور حضرت موصوف نے مذکورہ بالا چار کلمات کے بارے میں یہ فرمایا ہے، کہ — "یاد کرد" سے مراد ذکر میں تکلف ہے۔ اور بازگشت سے مراد حق سبحانہ و تعالےٰ کی طرف رجوع کرنا ہے۔ اس وجہ سے، کہ ہر بار جب کلمہ طیبہ لیتا

اور آگاہی شرط ہے، اور اس آگاہی کو شہود، وصول، وجود اور وقوفِ قلبی کہتے ہیں، دوسرا یہ ہے، کہ ذاکر دل سے واقف ہو، یعنی ذکر کے دوران گوشت کے اس ٹکڑے کی طرف متوجہ ہو، جو صنوبری شکل کا ہوتا ہے. کہ اس کو مجازاً دل کہتے ہیں، اور بائیں پستان کی جانب واقع ہے اور اس کو ذکر میں مشغول کرتا ہے، اور اس کو نہیں چھوڑتا ہے، کہ ذکر اور مفہومِ ذکر سے غافل ہو جائے اور زائل ہو جائے، اس لئے، کہ ذکر کے مقصود کا خلاصہ یہی ہے ؎

"تو دل کی اس طرح نگہبانی کر، جس طرح پرندہ انڈے کی نگہبانی کرتا ہے، کیونکہ بیضۂ دل کی نگہداشت سے ذکر میں تیزی اور ذوق و مستی زیادہ ہوتی ہے۔"

اور وقوفِ قلبی کی طرف اشارہ ہے، اللہ کے قول :

"اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت سے کرو!"

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۶۴ تا ۱۲۷۰)

اور اللہ تعالیٰ کے قول کہ "اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو، اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اس سے قبل کہ تم پر عذاب نازل ہو۔" میں اشارہ ہے۔ خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔ کہ محاسبہ یہ ہے، کہ ہر ساعت جو مجھ پر گذری ہے، محاسبہ کریں۔ کہ کون سی غفلت کی تھی، اور کونسی حضوری کی۔ جب دیکھتے ہیں، کہ ضائع گئی، اس کا اعادہ کرتے ہیں، اور عمل کو اور توجہ سے کرتے ہیں۔

وقوفِ عددی :

اس سے مراد ذکر میں عدد کا لحاظ رکھنا ہے، حضرت خواجہ بہاء الدین قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں، کہ ۔ ذکرِ قلبی میں عدد کا لحاظ منتشر خیالات کو مجتمع کرنے کے لئے ہے، ذاکر کو چاہیئے، کہ ایک سانس میں تین یا پانچ یا سات یا اکیس کرنت رکھے، اور طاق عدد کو لازم قرار دے

وقوفِ قلبی :

یہ دو معنی پر مشتمل ہے، ایک یہ جبکہ ذکر میں حق سبحانہٗ سے واقف و آگاہ ہو اور معقولہ یادداشت ہے، حضرت عبید اللہ احرار قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں۔ وقوفِ قلبی حق سبحانہٗ کے ساتھ آگاہی اور حضوریٔ قلب سے مُراد ہے اس وجہ سے، کہ دل حق سبحانہٗ کے علاوہ کسی اور دیگر چیز کے ساتھ نہیں ہوتا اور ایک جگہ فرمایا ہے۔ کہ ذکر کے وقت مذکورہ (اللہ) کے ساتھ رابط

صاحب خشوع وحضور شیخ

عبد الغفور عز برکۃ قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت مقبول بارگاہِ صمدیت عارف بلا ریب

شیخ مُحمّد شعیب قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت عالمِ کامل وسالک امجد شیخ

حافظ مُحمّد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت ہادی طریق شیخ محمد صدیق صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت حامل انکسار ومظلومی اخوند مُحمّد

شاہ صاحب سدومی قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت مصدر صبر وشکیبائی حضرۃ مامون

صاحب یوسف زئی قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت محترز معاصی ونزھاتی شیخ بہادر

صاحب کوھاتی قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت منبع غیبوبت وحضوری سید آدم

بنوری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واو شان از حضرت موردِ کمال وکاملی شیخ احمد

کابلی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هٰذه السّلسلة المُبارکة

چشتیّہ شریفہ صابریّہ غفوریّہ

رحیمیّہ کریمیّہ امیریّہ

فیض یافت احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

از سرکار پیر و مُرشد شاہ ولایت حکیم

امین الحسن صاحب سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب

نصیر پوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت موشگافِ اسرار توحید یکہ سوار

بادیہ تفرید مقبول اللہ حاجی

عبد الرحیم شاہ صاحب دامت فیضہ قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت بحرِ ذخار معارفِ صمدی

عافتول طمطام علوم ازلی وابدی

واوشان ازحضرت تابع قضا وقدر شیخ فرید الدین

گنج شکر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت بنوع عجز و سینہ خاکی قطب

الاقطاب خواجہ قطب الدین

بختیار اوشی کاکی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت قامع بناء و بدعت و زشتی خواجہ

معین الدین حسن سنجری

چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت قاتل نفس طاحونی خواجہ

عثمان هارونی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت جلیس آں امگہ امن وامانی

خواجہ حاجی شریف زندانی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت مُحب حق ودُود خواجہ مودُود

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت مقبول سُبحان خواجہ ابویوسف

بن سمعان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان ازحضرت راهبر بهشتی خواجہ ابومحمّد

واوشان از حضرت مستاً صل حقد وحسد شیخ

عبد الاحد صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت حامی دینِ متین شیخ رکن الدین

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت قاتلِ نفس وسوس خواجہ قطب العالم

شیخ عبد القدّوس صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت معدنِ علوم ومعارف شیخ مُحمّد

عارف صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مزیل غش ذوق خواجہ عبد الحق

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت حامل صدمہ مصیبتی شیخ

جلال الدین کبیر الاولیاء

پانی پتی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مخدوم حوران بہشتی خواجہ

شمس الدین تُرک پانی پتی چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مقبول اصاغر واکابر سیدی مخدوم

علاؤ الدین علی احمد صابر صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت زبدۂ اہل عصری خواجہ حسن

بصری صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت ہادی مقتدا ء حضرۃ علی مرتضیٰ

کرّم اللہ وجہہٗ

واوشان از حضرت رسول الثقلین صاحبِ قاب

قوسین محبوب اللہ حضرت

مُحَمّد رسول اللہ

صلّی اللہ علیہ وسلّم

○

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۱ تا ۱۲۷۳)

چشتی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت سالک باکمال خواجہ ابو احمد

ابدال صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت ستودۂ آفاق خواجہ ابو اسحاق

صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت موردِ حلم وصبوری خواجہ

ممشاد علوی دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مصدر انکسار وکسری خواجہ

ھُبیرۃ البصری قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت مزیل خداع وغشی خواجہ

حذیفۃ المرعشی قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت متحمل اثقال غموم وھم خواجہ

سلطان ابراھیم بن ادھم قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت سالکِ ریاض خواجہ فضیل بن

عیاض صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

واوشان از حضرت قامع مکر وشید خواجہ عبد الواحد

بن زید صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

هوالآخر هوالآخر هوالآخر

هوالظاہر هوالظاہر هوالظاہر

هوالباطن هوالباطن هوالباطن

در سه نقش کما حرر مع الخطوط یک صد بار یا قدر یکه ممکن باشد ورد کند و اذکار باقیه حواله ارشاد الطالبین است، مجموعه سلاسل قادریه و نقشبندیه منظومه مختصره برائے یاد داشت شائقینِ حفظ و ضبطِ تحریر کرده شد، برین طریق که هر سلسله را جداگانه نیز می تواند نوشت

○

(ترتیب شریف صفحه ۱۲۷۴)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اذکار مشائخ چشتیہ

که می رسیده هر دو جهریه است

○

سبقِ اوّل :

ذکر دوازده تسبیح است، که اول کلمهٔ طیّبه تمام سه بار بعده کلمهٔ شهادت یک بار بعدهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ صد بار بعد ازاں کلمهٔ طیّبه و شهادت هکذا بعدهٗ اِلَّا الله اِلَّا الله چهار صد بار بعد ازاں کلمهٔ طیّبه و شهادت و هکذا بعدهٗ الله الله شش صد بار، بعد ازاں کلمهٔ طیّبه و شهادت هکذا بعدهٗ الله یک صد بار با حبس و دَم بعد ازاں کلمه طیّبه و درود و اوّل و آخر شهادت هکذا لازم است

سبقِ دوم :

هو الاوّل هو الاوّل هو الاوّل

ھُوالاوّل	ھُوالاوّل	ھُوالاوّل
ھُوالاٰخر	ھُوالاٰخر	ھُوالاٰخر
ھُوالظّاھرُ	ھُوالظّاھرُ	ھُوالظّاھرُ
ھُوالباطن	ھُوالباطن	ھُوالباطن

تین سانس میں ایک سو بار، جیسا کہ لکھا گیا ہے، یا جتنا ممکن ہو سکے، اتنا ورد کرے ۔

○

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۵)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اذکار مشائخ چشتیہ

ہر دو جہری ہیں

سبقِ اوّل :

ذکر بارہ تسبیحات ہیں ، اوّل پورا کلمۂ طیبہ تین مرتبہ اس کے بعد کلمۂ شہادت ایک بار ، اس کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سو بار ، اس کے بعد کلمہ طیب و شہادت اسی طرح ، اس کے بعد اِلَّا اللّٰہ اِلَّا اللّٰہ چار سو بار ، اس کے بعد کلمۂ طیب و شہادت اسی طرح ، اس کے بعد اللّٰہ اللّٰہ چھ سو بار ، اس کے بعد کلمۂ طیب و شہادت اسی طرح ، اس کے بعد اللّٰہ ایک سو بار سانس روک کر ، اس کے بعد کلمۂ طیّب اور درود ، اول و آخر اور کلمۂ شہادت اسی طرح لازم ہے

سبقِ دوم :

الحزب الواهب الحسنات

قلك الله تعالى عزّ وجل عمّ نواله وعزّ برهانه

(۱)

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ (سورۂ حشر آیہ ۱۰)

"اے ہمارے رب! ہمیں مغفرت فرما اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی (مغفرت فرما) جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ ہونے دیجیے، اے رب! آپ بڑے شفیق اور رحیم ہیں۔"

(۲)

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط (سورہ نوح آیہ ۲۸)

"یعنی اے میرے رب! مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو مومن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہیں، ان کو (یعنی اہل و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

سلسلہ اشاعت
۵۷
دعوت و تبلیغ
الاسلام

اللھم صل علی سیدنا محمد النبی الامی و علی الہ

وسلم تسلیما کثیرا کثیرا ابدا ابدا

لمغفرۃ

امۃ

سیدنا و مولنا

و

حبیبنا

الحزب الواھب الحسنات

محمد النبی الامی صلی اللہ علیہ وسلم

"آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کا یقین رکھئے، کہ بجز اللہ کے اور کوئی قابلِ عبادت نہیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے لئے بخشش مانگتے رہیئے اور (دوسرے) سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لئے بھی بخشش مانگتے رہیں"۔

(۶)

بحوالہ بیہقی شعب الایمان ـ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں، کہ میت قبر میں غرق ہونے والے فریادی کی مانند ہوتی ہے، اور وہ اپنے ماں، باپ، بیٹا دوست مخلص کی دعا کی منتظر ہوتی ہے، جو اس کے لئے ساری دنیا و ما فیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہٗ اس دعا کے اجر کو پہاڑ کی مانند قبر میں داخل فرماتے ہیں۔ اور زندوں کا ہدیہ مُردوں کے لئے ان کی بخشش و مغفرت طلب کرنا ہے

(شرح الصدور صفحہ ۲۰۶ ـ ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۸)

(۷)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، قیامت کے دن مومن کے ساتھ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی، وہ کہیں گے، دنیا میں تو ہم نے اس قدر نیکیاں نہیں

عیال) اور تمام مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دیجئے "

(۳)

وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ قف (حشر آیہ ۹)

" یعنی دوسروں کی حاجت بر آری کے لئے بخشش کرتے ہیں یعنی اپنے نفسوں پہ دوسروں کو بخشش کے طور پر مُقدّم رکھتے ہیں - اگرچہ انہیں اس کی خود بھی ضرورت ہو ، اور ایثار کرتے ہیں ، اگرچہ خود اس کے حاجت مند ہوں "

(۴)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ (آل عمران : ۹۲)

" اے لوگو ! تم اس وقت تک ہرگز نیکی کو نہیں پہنچ سکتے ، جب تک اللہ کی راہ میں اپنی پیاری محبوب چیزیں خرچ نہ کرو "

ف : بے شک نیکیاں انسان کا محبوب ترین مال اور باقیات الصالحات ہیں -

(۵)

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ (سورہ محمد آیہ ۱۹)

(ابی الدرداؓ / حصن حصین صفحہ ۱۲۷ - ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۹)

(۱۰)

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں، کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت میں سے بعض ایک گروہ کے لئے سفارشش کریں گے، بعض قبیلہ کے لئے، بعض عصبہ (یعنی دس سے چالیس کی جماعت) کے لئے، اور بعض صرف ایک ہی شخص کی شفاعت کریں گے آخر یہ سب کے سب جنت میں داخل ہونگے (یہ حدیث حسن ہے)

(ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۶۲ شمار ۲۰۳۰ - ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۹)

(۱۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ میری امت، امتِ مرحومہ ہے، وہ قبر میں گنہگار داخل ہو گی، اور قبروں سے بغیر گناہوں کے اٹھے گی، ان کے لئے مومنوں کے بخشش مانگنے کی وجہ سے،

(طبرانی فی الاوسط — ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۹)

(۱۲)

بشار بن غالبؒ سے روایت ہے، کہ میں حضرت رابعہؒ کے لئے بہت دعا کرتا تھا۔ ایک بار ان کو خواب میں دیکھا، انھوں نے کہا، اے بشارؒ!

کی نہیں، اس قدر ثواب کہاں سے آیا۔ آواز آئے گی، کہ تیرے لڑکے نے تیرے واسطے استغفار کیا تھا، یہ وہی نیکیاں ہیں

(نور الصدور فی شرح القبور صفحہ ۱۹۷۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۹)

۸

حجاج ابن دینارؒ سے مروی ہے، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے، کہ جب تم نماز پڑھو، تو ان (مردوں) کے واسطے بھی پڑھو، اور جب روزہ رکھو، تو ان کے واسطے بھی رکھو، اور جب صدقہ دو، تو ان کے واسطے بھی دو، (مطلب یہ، کہ ان نفل نماز روزہ، صدقہ کا ثواب ان کو بھی بخش دو، تو ان کو بھی ثواب مل جائے گا اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔)

(نور الصدور فی شرح القبور صفحہ ۱۹۸۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۲۷۹)

۹

فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، جو شخص ہر روز مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے ستائیں یا پچیس بار مغفرت کی دعا مانگے گا، یعنی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ ۔ تو وہ مستجاب الدعوات لوگوں میں ہو جائے گا، جن کی وجہ سے زمین والوں کو رزق دیا جاتا ہے۔

رات کو اسی طرح سے دو رکعت نماز پڑھ کر مردوں کو بخشتا رہا۔ پس میں نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے مالکؒ ابنِ دینار! جس قدر تم نے میری امت کے لئے نور کا تحفہ بھیجا ہے، اس کی گنتی کے موافق اللہ تعالیٰ نے تمہاری مغفرت کی، اور اسی قدر تم کو بھی ثواب دیا اور تمہارے واسطے جنت میں ایک مکان تیار کیا ہے۔ جس کا نام منیف ہے۔

(شرح الصدور صفحہ ۲۰۵۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۲۸۰)

ف: اس کا یہ مطلب نہیں، کہ ایصالِ ثواب کے لئے یہ نماز اور یہ سورتیں مخصوص ہیں، بلکہ یہ مطلب ہے، کہ یہ ایک اللہ کے بندے کا ایک عمل ہے، جو اس نے اپنے بھائیوں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا۔ اس طرح ہر کوئی ہر وقت ہر قسم کی ہر شے پڑھ کر بخش سکتا ہے، نماز ہو یا قرآن، تسبیحات ہوں یا دعوات۔

(۱۴)

حضرت جنید بغدادیؒ کے کسی مرید کا رنگ یکایک متغیر ہو گیا، آپ نے سبب پوچھا، تو از روئے مکاشفہ اس نے کہا، کہ اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں، حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک لاکھ پچیس ہزار بار کبھی کلمہ طیبہ پڑھا تھا، یوں سمجھ کر، کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہٗ

تمہارا تحفہ نور کے طبق میں رکھ کر ہمارے پاس بھیجا جاتا ہے، جس پر حریر کا
رومال ہوتا ہے، میں نے کہا: "اس شان سے پہنچایا جاتا ہے"؟ فرمایا۔ ہاں!
مومن کی دُعا جب مُردہ کے لئے قبول ہوتی ہے، تو اسی طرح نور کے طبق میں
رکھ کر حریر کے رومال میں ڈھانپتے ہیں اور میت کے پاس لے جاکر کہتے ہیں
کہ فلاں شخص نے تم کو یہ تحفہ بھیجا ہے۔

(نورالصدور فی شرح القبور، ترتیب شریف صفحہ ۱۲۹/۸ جلد ۱۴۱)

(۱۳)

حضرت ابن نجارؒ نے مالک ابن دینارؒ سے روایت کی ہے، کہ میں جمعہ کی رات
کو قبرستان میں گیا۔ دیکھا، کہ وہاں نور چمک رہا ہے، میں نے خیال کیا، کہ
اللہ تعالٰے نے قبرستان والوں کو بخش دیا ہے، غیب سے آواز آئی، کہ اے
مالکؒ ابن دینار! یہ مسلمانوں کا تحفہ ہے، جس کو قبر والے بھائیوں کے پاس
بھیجا ہے، میں نے کہا، بخدا تم مجھے بتاؤ "یہ کیا تحفہ ہے"؟ کہا، ایک مومن
نے وضو کیا، اور دو رکعت نماز نفل پڑھی، پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۂ
کافرون اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ اخلاص پڑھی اور کہا۔ اے
اللہ! اس کا ثواب اس قبرستان کے مسلمان بھائیوں کو میں نے بخش دیا۔ اس
کی وجہ سے اللہ تعالٰے نے ہم پر روشنی اور نور بھیجا۔ اور ہماری قبروں کو
کشادہ کیا۔ مالکؒ ابن دینار کہتے ہیں، کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ جمعہ کی

المغرب

مرتبہ	اذکار الجمیل	نمبر شمار
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ علی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	آیۃ الکرسی	
	سورۃ البقرہ آخری دو آیات	
	آلِ عمران - آخر رکوع	
	سورہ مُسَبِّحَات	
	سورۂ زمر	
	سورۂ یٰسٓ	
	سورۂ دخان	
	" مُلک	
	" الم السجدہ	
	" الواقعہ	
	" الانشراح	
	" القدر	

مغفرت ہے، آپؒ نے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا۔ اور اس کو اطلاع نہ کی، مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں، کہ وہ نوجوان ہشاش بشاش ہے، آپ نے پھر سبب پوچھا، اس نے عرض کیا، کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں، سو آپ نے اس پر یہ فرمایا، کہ مجھے نوجوان کے مکاشفہ کی صحت تو حدیث سے معلوم ہوئی، اور حدیث کی تصحیح اس کے مکاشفہ سے ہو گئی (تحذیر الناس صفحہ ۳۴)

(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۸۱)

(۱۵)

انسان کو اپنے اعمال کا ثواب دوسرے کو پہنچانا درست ہے، نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا صدقہ یا قرآن کریم کی تلاوت یا اس کے سوا ہر قسم کے نیک اعمال ہوں، اور اہلِ سنت والجماعت کے نزدیک یہ ثواب میت کو پہنچتا ہے، اور اسے نفع دیتا ہے۔

(شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۰۸ و شرح کنز وغیرہ۔ ترتیب شریف صفحہ ۱۲۸۱)

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	نوافل	
	صلوٰۃ الاویسیہ والاستغفار	
	اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ	
	اِنَّ رَبِّیْ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ	
	اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ	
	سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ	
	سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ	
	سُبْحٰنَ ذِی الْهَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ	
	سُبْحٰنَ ذِی الْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ	
	سُبْحٰنَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ	
	سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ	
	اَللّٰهُمَّ رَفِیْقِ الْاَعْلٰی	
	اَللّٰهُمَّ رَفِیْقِ الْاَعْلٰی یَا عَزِیْزُ	
	سُبْحٰنَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحٰنَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ	

نمبر شمار	اذکار الجمیل	
	سورۂ الزلزال	
	" الکوثر	
	چہار قل شریف	
	یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	
	اَللّٰہُ الصَّمَدُ	
	یَا عَزِیْزُ	
	یَا بُدُّوْحُ	
	یَا لَطِیْفُ یَا یٰسٓ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ یَا وَاحِدُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا اَللّٰہُ یَا نُوْرُ یَا حَقُّ یَا مُبِیْنُ	
	اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ	
	اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	
	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	

العشاء

	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	

مرتبہ	اذکار الجسیل	نمبر شمار
	سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ	
	اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ بِهٖ شَيْئًا	
	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ	
	رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ	
	رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

الفجر

	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	سورۃ الفاتحہ	

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	التَّهَجُّد	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	اٰل عمران آخر رکوع	
	سورة العلق	
	" المزمّل	
	يَا غَفُوْرُ يَا رَحِيْمُ	
	سورة طٰہٰ یٰسٓ	
	" الفتح	
	" الرحمٰن	
	" النصر	
	اٰیۃ کریمہ	

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ	
	اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	
	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	

اَلْاِشْرَاق

نمبر شمار		مرتبہ
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	سورہ یٰسٓ	
	سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ	
	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ	
	یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ	
	یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ	

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	سورۃ الاخلاص	
	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	
	سورۃ الحشر آخر آیات	
	سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحٰنَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ	
	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	
	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	
	یَا حَقُّ	
	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ	
	سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ	
	سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی	
	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ	
	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْیَقِیْنُ	
	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	
	صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ رِضٰی نَفْسِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ زِنَةَ عَرْشِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

الزّوال

	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	صلوٰة التسبيح	
	يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	
	ایمان مفصّل	
	ایمان مجمل	

مرتبہ	اذکار الجمیل	نمبر شمار
	يَاحٰكِمَ الْحٰكِمِيْنَ	
	اَللّٰهُ حَافِظِيْ اَللّٰهُ نَاصِرِيْ اَللّٰهُ حَاضِرِيْ اَللّٰهُ نَاظِرِيْ اَللّٰهُ مَعِيْ وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

الضُّحٰى

مرتبہ	اذکار	نمبر شمار
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	نوافل	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْاَرْضِ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ	
	سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ	

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	نوافل	
	سورۃ یٰسٓ	
	درود تاج	
	درود لکھی	
	عہد نامہ	
	دلائل الخیرات	
	دُرود ھزارہ	
	دُرود خضری	
	قرآن کریم	
	سورۃ البقرۃ	
	حَقٌّ سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	
	حَقٌّ سُبْحَانَہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط	
	اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	

العصر

نمبر شمار	اذکار الجمیل	مرتبہ
	کلمۂ طیب	
	کلمۂ شہادت	
	کلمۂ تمجید	
	کلمۂ توحید	
	کلمۂ استغفار	
	کلمۂ ردّ کفر	
	حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ	
	اَسْمَآءُ اللّٰهِ الْحُسْنٰى	
	بروز جمعہ سورہ کہف	
	بروز جمعہ سورہ ھود	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	اَلظُّهر	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	

مرتبہ	اذکار الجمیل	نمبر شمار
	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ	
	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	
	وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
	اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ تَبَارَكْتَ	
	سُبْحٰنَ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ	
	رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ	
	سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى	
	الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ	
	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ كَمَا	
	يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى	
	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ	
	اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ	
	يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ	
	اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ	
	(ترتیب شریف صفحہ ۱۲۸۲ تا ۱۲۸۹)	

مرتبہ	اذکار الجمیل	نمبر شمار
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	
	سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ	
	سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ	
	اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ	
	سورۃ الحشر آخر آیات	
	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	
	لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ الْاِحْسَانِ	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَنَامِ	
	اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ	
	سورۃ النبا	
	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ	
	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ	

وَاَحْمَدَ الْمُجْتَبٰى لِمَغْفِرَةِ اُمَّتِهٖ ط

کی امت کی مغفرت کے لئے پیش کرتا ہوں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ

اے ہمارے رب! تو ہماری طرف سے قبول فرما بے شک تو

الْعَلِيْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ط يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

سننے والا جاننے والا ہے یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ط اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ ط

یا حی یا قیوم آمین ثم آمین

رَبَّنَا اَعْطِ ثَوَابَ هٰذَا الذِّكْرِ الْجَمِيْلِ

اے ہمارے رب اس ذکر جمیل کا ثواب ان لوگوں کو عطا کر فرما

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِكَ وَبِحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ

جو تجھ پر اور تیرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

پر ایمان لائے اور جنہوں نے تجھے

بِكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ

رحمٰن و رحیم اور محمد صلی اللہ

وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علیہ وسلم کو اپنا آقا و مولا تسلیم

سَيِّدُهُمْ وَمَوْلَاهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ لَمْ

کیا مگر نہ تو وہ تجھے راضی کر

يُرْضُوْكَ وَلَمْ يَتَمَسَّكُوْا بِسُنَّةِ حَبِيْبِكَ

سکے اور نہ ہی تیرے حبیب محمد صلی اللہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے اللہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایک ہے بے نیاز ہے جس نے نہ

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا

جنا اور نہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی ہمسر ہے

اَحَدٌ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ط اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ

یا حی یا قیوم میں خدائے عظیم رب کریم

رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ اَنْ یَّغْفِرَ اُمَّۃَ

کریم سے سوال کرتا ہوں کہ وہ حضور اقدس محمد مصطفےٰ

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ○ یَآ اِلٰہَ

صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو بخش دے اے تمام

الْعٰلَمِیْنَ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا رَبَّ

جہانوں کے معبود اے رحمٰن یا رحیم اے رب

الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ یَا رَبَّ الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ

عرش کریم اے رب عرش مجید اے

یَا رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ یَا ذَا الْجَلَالِ

رب عرش عظیم اے صاحب جلال و

وَالْاِکْرَامِ اجْعَلْ ثَوَابَ ھٰذَا الذِّکْرِ

عظمت! میں اس ذکر کا ثواب تیرے رسول

اِلٰی رَسُوْلِکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی

اور تیرے حبیب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

يَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ

اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اے سب رحم کرنے

الرّٰاحِمِيْنَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِيْنَ

والوں سے زیادہ رحم کرنے والے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے

اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ ط وَهٰذَا هَيِّنٌ لَّكَ

والے! آمین ثم آمین اے میرے مولا! یہ مجھ پر آسان

وَمَا عَلَيْكَ بِعَزِيْزٍ ط فَاِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

ہے اور تجھے کوئی مشکل نہیں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّبِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ ط

ہے۔ اور ہر التجا قبول کرنے کے لائق ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، اے زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے

ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط اَللّٰهُمَّ

صاحب جلال و عظمت اے اللہ

اَنْتَ مَوْلَايَ وَاَنَا عَبْدُكَ الضَّعِيْفُ

تو مولا ہے اور میں تیرا ضعیف و ناتوان

وَالْمِسْكِيْنُ وَاَنْتَ الْمَالِكُ الْاَحَدُ وَ

بندہ اور تو مالک ہے احد اور

اَنَا الْمَمْلُوْكُ وَاَنْتَ الْقَادِرُ الصَّمَدُ

میں مملوک اور تو قادر ہے بے نیاز اور

وَاَنَا الْمُحْتَاجُ وَاَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰى كُلِّ

میں محتاج اور تو ہر چیز پر قادر

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقُصُوْرِهِمْ

علیہ وسلم کی سنت کی پابندی کر سکے بوجہ اپنی

وَعَجْزِهِمْ وَلَمْ يَزَالُوْا فِي الدُّنْيَا

کوتاہیوں اور عجز کے اور دنیا میں ہمیشہ برائیاں ہی کرتے

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّئَاتِ وَلَمْ يَتَزَوَّدُوْا

رہے اور سوائے حسرت اور ندامت کے اپنی

لِقُبُوْرِهِمْ اِلَّا الْحَسْرَةَ وَالنَّدَامَةَ

برزخ کی زندگی کے لئے کوئی بھی زادِ راہ نہ تیار کر سکے اور اپنے

وَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ لِلْاَعْمَالِ

برے اعمال کی وجہ سے جو ان سے سرزد ہوئے اپنی

السَّيِّئَةِ الَّتِيْ اِرْتَكَبُوْهَا يَا رَبِّ فَاغْفِرْ

قبروں میں عذاب پا رہے ہیں یارب العزت ہمارے آقا و مولے

لِكُلِّ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر فرد

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

کو بخش دے اور تو ان کو عذاب نہ

تُعَذِّبْهُمْ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

دے یا حی یا قیوم یا حی یا قیوم

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَاِنَّ كَرَمَكَ الْجَمَّ وَ

یا حی یا قیوم کیونکہ تیرا کرم مکمل اور

لُطْفَكَ الَّذِيْ عَمَّ لَا يُدْرِكُهٗ اَحَدٌ

لطفِ عام کسی کے بھی احاطۂ علم میں نہیں آ سکتا

فہرست کتب

جن سے استفادہ کیا گیا

بخاری شریف	جلد ۱ تا ۲	مطبوعات اصح المطابع	نور محمد کراچی
مسلم شریف	جلد ۱ تا ۶	مطبوعات سعیدیہ	〃
ابوداؤد شریف	جلد ۱ تا ۲	مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز	〃
ترمذی شریف	جلد ۱ تا ۲	〃 اصح المطابع نور محمد	〃
نسائی شریف	جلد ۱ تا ۲	〃 مکتبہ ایوبیہ اے ایم	〃
ابن ماجہ شریف		〃 مطبع سعودیہ	〃
موطا امام مالکؒ		〃 اصح المطابع نور محمد	〃
مشارق الانوار		〃 〃	〃
حصن حصین		〃 〃 〃	〃
مشکوٰۃ شریف	جلد ۱ تا ۲	〃 محمد سعید اینڈ سنز	〃
بلوغ المرام		〃 اصح المطابع نور محمد	〃
کنز العمال		〃 مطبع النظامیہ حیدرآباد	دکن
عمل الیوم واللیلۃ لابن سنّی		〃 〃 〃	〃
سنن دارمی شریف		〃 محمد سعید اینڈ سنز	کراچی

شَیْءٍ وَّ اَنَا لَسْتُ بِشَیْءٍ یَا سَمِیْعُ اِسْمَعْ

ہے اور میں کچھ بھی نہیں اے سننے والے تو میری

لِیْ اِسْتِغَاثَتِیْ وَ تَقَبَّلْ دُعَائِیْ فَاغْفِرْ

فریاد سن لے اور میری دعا کو حضور اقدس

اُمَّۃَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی مغفرت کے لئے قبول فرما

وَسَلَّمَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ

یا حی یا قیوم یا ذوالجلال

الْاِکْرَامِ

والاکرام

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ

وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ

وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَآ

اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المہاجر اِلی اللہ و المتوکل علی اللہ العظیم

شرح وقایہ نورالہدایہ	مطبع نظامی واقع کانپور
الاذکار امام نوویؒ	مطبوعہ مصر
جامع صغیر مصری	" "
مسند امام اعظمؒ	مطبوعات محمد سعید اینڈ سنز کراچی
غنیۃ الطالبین	مکتبہ صدیقی لاہور ۱۳۲۳ھ
مروج الذہب	مطبع السعادۃ مصر
معاون الجواہر	" " "
حزب الاعظم	ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ
المنجد	مکتبہ الکاثولیکیہ بیروت
ملفوظات سلسلہ قادریہ مجددیہ غفوریہ رحیمیہ	قلمی نسخہ ۱۲۹۱ ہجری القدس
اسماء بدریین	قلمی نسخہ
"	مطبوعہ حاجی وجیہہ الدین ٹرسٹ کراچی

ان جملہ مطابع کے ارباب اختیار و کارکنان کا میں دلی ممنون ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام ان کے تمام گناہ معاف کرے، آمین! اور دنیا و آخرت میں عزت، ایمان، صحت اور عافیت سے رکھے۔ آمین!!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

(احقر برکت علی لودھیانوی عفی عنہ)

فہرست عنوان و مطالب

"کتاب العمل بالسنۃ" المعروف بہ "ترتیب شریف"

حصہ پنجم

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	الصیام والشہور سلسلہ اشاعت نمبر ۴۵	
	محرم الحرام	
۱	عاشورہ	۱۰۴۴
۲	رجب المرجب	۱۰۵۴
۳	ماہِ رجب کا چاند دیکھ کر یہ کہو	"
۴	رجب المرجب کی پہلی تاریخ کو (یہ نماز پڑھو)	"
۵	رجب المرجب کی درمیانی رات یعنی پندرھویں رات کو (یہ نماز پڑھو)	۱۰۵۷
۶	رجب المرجب کی آخری تاریخ کو (یہ نماز پڑھو)	۱۰۵۹

فہرست عنوان ومطالب "کتاب العمل بالسُّنّۃ"

المعروف بہ "ترتیب شریف"

(حصہ اول)

نمبر شمار	عنوان ومطالب	صفحہ
	دعوت وتبلیغ الاسلام	
۱	حکم	۳
۲	حوصلہ افزائی	۵
۳	حمایت	۶
۴	طریق کار	۷
۵	معیار	۸
۶	وعدہ	۹
۷	احیاء الاعمال	۱۰
۸	المبلغ	۱۳
۹	عقیدہ	۵۳

صفحہ	عنوان ومطالب	نمبر شمار
۱۲۸	ناقص تعلیم ناقص حال کی حامل ہوتی ہے	۲۳
۱۳۲	یہ نظام الاوقات ہے	۲۴
۱۳۵	فضائل الذکر	۲۵
۱۵۲	الطھارۃ (طہارت کا بیان)	۲۶
۱۵۹	السواک (مسواک کا بیان)	۲۷
۱۶۲	الوضوء (وضو کا بیان)	۲۸
۱۷۴	تیمم (تیمم کا بیان)	۲۹
۱۷۷	المساجد (مساجد کا بیان)	۳۰
۱۸۴	الصلوٰۃ (نماز کا بیان)	۳۱
۱۹۱	نماز میں جائز و ناجائز امور	۳۲
۱۹۵	اللباس	۳۳
۱۹۷	السترہ (سترہ کا بیان)	۳۴
۱۹۹	الاوقات	۳۵
۲۰۷	الجماعت (جماعت کا بیان)	۳۶
۲۱۷	الامامت (امامت کا بیان)	۳۷
۲۲۲	الصفوف (صفوف کا بیان)	۳۸
۲۲۶	القرأت (قرأت کا بیان)	۳۹

فہرست عنوان و مطالب کتاب العمل بالسُّنّۃ"

المعروف بہ" ترتیب شریف"

(حِصّہ دوم)

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ

فہرست عنوان و مطالب "کتاب العمل بالسُّنۃ"

المعروف بہ "ترتیب شریف"

(حصہ سوم)

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ
	الادعیة مخصوصة بوقتٍ وّ سبب	
۱۶۰	وضو کی دعائیں	۶۹۵
۱۶۱	بعد وضو	۷۰۳
۱۶۲	جب مسجد میں داخل ہو	۷۰۴
۱۶۳	مسجد میں داخل ہو چکنے کے بعد	۷۰۶
۱۶۴	جب مسجد سے باہر نکلو	"
۱۶۵	مسجد میں جب کوئی شخص گمشدہ چیز ڈھونڈے، تو اسے یوں کہو	۷۰۸
۱۶۶	جب کسی کو مسجد میں اشعار پڑھتے سنو، تو کہو	۷۰۹
۱۶۷	جب گھر سے نکلو	"
۱۶۸	مفلس آدمی جب گھر سے نکلے تو کہے	۷۱۱

صفحہ	عنوان و مطالب	نمبر شمار
	صلوٰۃ الکسوف والخسوف	
۷۷۲	(سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز)	۲۳۶
۷۷۵	جب کوئی چیز پہنو	۲۳۷
۷۷۷	جب نیا کپڑا پہنو	۲۳۸
۷۷۸	جب کپڑا پہن چکو	۲۳۹
۷۷۸	جب کسی دوست کو نیا کپڑا پہنے ہوئے دیکھو۔	۲۴۰
۷۷۹	جب لباس پہنو تو کہو	۲۴۱
۷۷۹	جب کپڑا اتارو	۲۴۲
۷۸۰	جب حمام میں داخل ہو تو کہو	۲۴۳
۷۸۰	نہانے کے وقت جب کپڑے اتارو تو کہو	۲۴۴
۷۸۰	جب کسی کو رخصت کرو	۲۴۵
۷۸۱	جب کسی مسلمان سے مصافحہ کرو تو کہو	۲۴۶
۷۸۲	جب کسی کو دوست رکھو تو کہو	۲۴۷
۷۸۲	جب تمہیں کوئی دوست رکھے تو کہو	۲۴۸
۷۸۳	ہر آدمی کو یہ دعا دو	۲۴۹
۷۸۳	اگر کوئی آواز دے تو کہو	۲۵۰

نمبر شمار	عنوان و مطالب	صفحہ

فہرست عنوان و مطالب "کتاب العمل بالسُّنّۃ"

المعروف بہ ترتیب شریف"

(حصّہ چہارم)